اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now

باکس میں موجود ناولز یا کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels

Novel Name : Yaar E Sitamgar

Jaan E Aziz Novel By Dua Khan

Lams E Junoon By Zoya Ali Shah

Teri Rahguzar Novel By Kitab Chehra

Bismil Novel By Mehrunnisa Shahmeer

Shiddat E Yaar Novel By Zoya Ali Shah

Ishq E Maknoon Novel By Maryam Jutt

Saza E Ishq Novel By Shahzmeen Mehdi

Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal

Novels Categories

Web Special

Short Novels

Long Novels

Digest Novels

Romantic Novels

Facebook Novels

Ebook Novels PDF

Youtube Novels PDF

Aakhri Ishq Season 1 By Ayesha Ali

مکمل ناول

TALIB E ISHAQ

(Seson 2)

Ayesha Ali

باطشہ آج صبح سے ہی کچن میں مصروف تھی آج سنڈے چھٹی کا دن تھا تو ابان شاہ بھی گھر پر ہی تھا بہت کم ایسا ہوتا ہے کے ابان شاہ چھٹی والے دن بھی گھر نظر آئے ورنہ ہر چھٹی پے اس کا کسی نہ کسی شہر میں جانا لگا ہی رہتا ہے شاہ انڈسٹری ایک برانڈ تھا جو نہ صرف پاکستان میں بلکے دوسروں ملکوں میں بھی اپنی کافی شاخیں بنا چکا تھا بڑے سے بڑے بزنس مین شاہ انڈسٹری کے ساتھ کام کرنے کے لیے کوشاں تھا ان چھ

سالوں میں ابان شاہ نہ بہت محنت کی تھی اپنے بزنس کو اگے بڑھانے میں جس میں اس کی محنت کا ہی ثمر تھا کے آج شاہ انڈسٹری اپنی الگ ہی پہچان بنا چکی تھی ...

باطشہ ناشتے پے ان کو بلانے کے لیے جیسے ہی کمرے میں آتی ہے چکرا کر رہے جاتی ہے پورا کمرہ میدان جھنگ کا سماں بنا پیش کر رہا تھا تکیوں سے روئی ی نکل نکل کر اپنے ناقدری پر جگہ جگہ گری رو رہی تھی بیڈ کی چادر زمین کو سلامی پیش کر رہی تھی صوفے پر پڑے کشن اس وقعت کمرے کے درمیان میں پڑے قلین پر بیکھرے پڑے تھے اور ان سب کے زمے دار بیڈ پر اچھل کود کرنے میں مصروف تھے

یہ سب کیا ہو رہا ہے باطشہ غصے سے لال پیلی ہوتی ان کی جانب بڑھتی ہے اس سے پہلے کے آج ان شرراتوں کی پوٹھلیوں کی دھلوائی ی ہوتی ابان شاہ ان کے درمیان حائی ل ہو جاتا ہے

مہران اور ساحل اپنے باپ پر واری صدقے ہوتے اس کے پیچھے کھڑے ہو جاتے ہیں

کیا کر رہی ہو تاشی بچے ہیں کیوں سختی کر رہی ہو ان کے ساتھ

اچھا یہ تو بچے ہیں پر یہاں تو بچوں کا باپ بھی فیڈر پینے والا بنا ہوا ہے

دس منٹ

دس منٹ ہیں تینوں کے پاس پورا کمرے چمکانے کے لیے ورنہ ناشتے اور کھانے کو بھول جانا تینوں وہ غصے سے ان کو وارننگ دیتی کمرے سے نکل جاتی ہے

پیچھے وہ تینوں ایک دوسرے کو پہلے تو سنجدہ ہو کر دیکھتے ہیں اور اس کے بعد آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو اشارے کرتے ہیں ؟؟

چلو میرے شیروں اس سے پہلے کے بھوک کی وجہ سے پیٹ میں چوہے نرگھس کا مجرا شروع کریں لگ جاؤ کام پے ...

اور ٹھیک پندرہ منٹ بعد وہ منہ ہاتھ دھوئے تینوں ڈائی نگ ڈیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے .....

باطشہ ان کی پھرتی دیکھ کر مسکرائی تھی اور پھر ان تینوں باپ بیٹوں کے سامنے ان کی پسند کا ناشتہ رکھتی ہے مہران اور ساحل تو اپنی پسند کا ناشتہ دیکھ خوشی خوشی ناشتہ کرنے لگتے ہیں جبکے ابان شاہ اپنی جان سے پیاری بیوی کو نہارنے میں مصروف تھے تاشی اس کی نظروں سے پزل ہوتی ایسے گھوری سے نوازتی پر یہاں اثر کیسے ہونا تھا۔

مہران کی نظر اپنے بابا پر پڑتی تو وہ بولتا ہے بابا یار ناشتہ کریں تاشی ماما یہی ہے بعد میں نہار لینا میری تاشی ماما کو اس کے ایسا کہنے سے یہاں سب کا مشترکہ قہقہ گونجا تھا تو وہی تاشی شرم سے جھکتی چلی گئ۔۔

اچھا ابھی سب ناشتہ کریں ٹھنڈا ہو رہا ہے پھر آج میرے دونوں جوان میرے ساتھ ڈیرے پر چلیں گے اسرار شاہ مسکرا کر ساحل اور مہران کو بولتے ہیں۔

سچی دادا جی ہم گاوں میں بھی جائیں گے اور وہ دونوں چہکنے لگ جاتے ہیں کیوں کے کبھی کبھار تو ان کو باہر گاؤں کی آزاد زندگی دیکھنے کا موقع ملتا تھا بھلا وہ کیوں ہاتھ سے جانے دیتے۔۔

بابا سائیں ان کو اب اسکول داخل کروا دینا چاھے ماشاءاللہ سے چھ سال کے ہو چکے ہیں تاشی اسرار شاہ کو بولتی ہے

ابان شاہ آپ کل آفس سے ٹائم نکال کر شہر کے کسی اچھے اسکول کا پتہ کر کے آنا اور ان کو اسکول بھجنا شروع کریں تاشی بیٹی صیح کہے رہی ہے دادا سائیں ہمارا ناشتہ ہو گیا اب چلیں گاؤں وہ دونوں تیار کھڑے تھے

ہاں میرا بھی ہو گیا چلو چلو گاڑی میں بیٹھو میں آتا ہوں۔۔

یاہو ہو یاہو کا نعرہ لگاتے وہ حویلی سے باہر کو بھاگے تھے

تاشی ملازمہ سے کہے کر برتن اٹھوتی ہے حیا بیگم کی طبیت اجکل صیح نہی رہتی تھی اس لیے تاشی اپنی ماں کو اورتائی ساس کی کچن سے چھٹی کروا چکی تھی اب وہ سارا کام ملازمہ کے ساتھ خود ہی نبٹا لیتی تھی۔

ابھی بھی وہ نہانے کی غرض سے کمرے میں آتی ہے تو ابان شاہ شرٹ لیس بیڈ پر لیٹا tv دیکھ رہا ہوتا ہے

بند کرتا ہوا بیڈ سے اتر کر اس کی جانب آتا ہے باطشہ tv باطشہ کو دیکھ وہ جو نہانے جانے کو پر تول رہی ہوتی ہے ابان شاہ کو اپنے قریب آتی کنفوز سی ہو جاتی ہے ابان شاہ ایسے پیچھے سے اپنی بانہوں کے حصار میں لیتا ہے اور اس کے کندھے پر اپنی ٹھوڑی ٹکا دیتا ہے۔۔

مسز ابان شاہ کیا بات ہے آپ اجکل ہم سے گریز برت رہی ہیں وہ اس کے کانوں کے گرد بال ہٹا کر اس کی کان کی لو کو دانت سے کٹ کر کے آہستہ آواز میں بولتا ہے تو تاشی ایک ہلکی سی سسکاری لے کر رہے جاتی ہے جبکے ابان شاہ کے چہرے پر ہلکی سے مسکراہٹ چھاپ چھوڑ کر گم ہوتی ہے۔۔۔

چھوڑ۔۔۔۔یں آہ

ابان کے جہاں بجا بوسوں سے باطشہ کی جاں لبوں پر اٹک رہی تھی وہ اترتی چڑھتی سانسوں کے بیچ ایسے روکنے کی ممکن کوشش کر رہی تھی پر ابان شاہ پر تو رومنس کا نشہ سر چڑھ کر بول رہا تھا وہ اس کی شرٹ کے اگلی بٹن کھول چکا تھا تاشی کو دیوار کے ساتھ پن کر کے وہ اس کی کمر کو چوم رہ تھا اور تاسی کی سسکاریاں پورے کمرے میں میوزک کی طرح گونج رہی تھیں تاشی کو ابان گود میں اٹھا کر بیڈ پر لاتا ہے اور بیڈ پر لیٹا کر

اپنی جھنز کا بلیٹ کھول کر صوفے کی جانب اچھال دیتا ہے اور اگے بڑھ کر باطشہ کی بھی شرٹ اتار دیتا ہے نیم تاریکی میں باطشہ کا گورا بدن ایسے مذید اکسا رہا تھا وہ اپنے ٹھٹاٹا مارتے جزبات کو تسکین پہچانے کے لیے باطشہ کے جسم پر اپنے پیار کی چھاپ چھوڑ رہا تھا اور باطشہ بھی اس سب ..... میں میں اس کا بھرپور ساتھ دیں رہی تھی

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

حسالہ کی دونوں پر نسس سمارہ اور امارہ اس وقعت اپنے بابا کے ساتھ شاہ منشن میں بنے ہرے بھرے گارڑن میں چھپن چھپائی کھیل رہی تھی آفس سے گھر آنے کے بعد دو گھنٹے امتثال شاہ اپنی دونوں پر نسس کے ساتھ ہی گزارتا تھا جب سے یہ سماریہ اور امارہ اس کی زندگی میں آئی تھیں اس کو جیسے زندگی کی ہر خوشی مل گئی تھی ان پانچ سالوں میں شاہ منشن میں بہت کچھ بدل گیا تھا آفس کا سارا انظام امتثال شاہ نے سنبھال

لیا تھا کیوں کے وہاب شاہ کا کہنا تھا وہ اب بوڑھا ہو چکا ہے اب اس کے آرام کرنے کے دن ہے (وہ بات الگ ہے کے سماریہ اور امارہ آرام کرنے کب دیتی تھیں اسے)

انوشے شاہ نے بھی گھر کی زمیداری حسالہ کو سونپ دی تھی کے اسی کا گھر ہے وہ جیسے چاھے ایسے سنوارے بہت کر لیے گھر کے کام ابھی کچھ عرصہ پہلے ہی انوشے اور وہاب شاہ عمرہ کر کے لوٹے تھے

دادو دادو انوشے شاہ جو لان میں رکھی گی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ اپنی دونوں لاڈلیوں کو اپنے باپ سے لاڈ اٹھوتے دیکھ رہی تھی امارہ کی آواز پر چونک کر اس کی طرف دیکھتی ہے۔

کیا ہوا امو

دادو بابا چیٹنگ کر رہے ہمارے ساتھ ہم جہاں بھی چھپ جائیں بابا ڈھنڈ لیتے ہیں وہ اپنی آئز صیح کلوز نہی کرتے انوشے شاہ دھیما سے مسکرا کر امارہ کی طرف دیکھتی ہے جو غصہ سے اپنی چھوٹی سی ناک سکیڑ کر کھڑی تھی

ادھر آؤ میری گڑیا وہ اپنی بانہیں وا کرتی ہے تو امارہ بھاگ کر اس کی گود میں چڑھ جاتی ہے اتنی دیر میں سماریہ بھی انوشے کے پاس خالی کرسی پر گرنے کے انداز میں بیٹھ جاتی ہے جب کے امتثال شاہ فریش ہونے اندر اپنے کمرے میں چلے جاتے ہیں۔

بابا چیٹنگ نہی کرتے بیٹا وہ بابا ہیں نہ تو بابا کو سب پتہ ہوتا اس کی پرنسس کہاں چھپ کر بیٹھی ہیں۔۔

اووووو۔۔۔اچھاتوایساہے امارہ اپنا چھوٹاساہاتھ اپنے متھے پر مار کر بولتی ہے ہاں بدھوایساہی ہے بابا کو سب پتہ ہوتے جیسے ماما کو سب پتہ ہمارے بارے سمارہ بولتی ہے اتنے میں حسالہ دودھ کے گلاس ٹرے میں رکھے ان کی جانب آتی ہے۔

چلودونوں جلدی سے دودھ فنش کرو شاباش میرے پیاری پیاری گڑیا حسالہ کو پتہ تھاامارہ دودھ پینے کے معاملے میں کتنی لاپرواہے ایسی لیے ایسے پچکارنے میں لگی تھی سماریہ کو دیکھ امارہ نے بھی دودھ کا گلاس ختم کرلیا تھا گڈ گرلز وہ دنوں کے باری باری گال کنھچتی ہے۔

چلودونوں کمرے میں صبح اسکول جاناہے اس کی سب تیاری کرتے ہیں اوکے ماما جانی دونوں بیک زبان بول کر اندر کی اور بھاگ جاتی ہیں۔

پھوپھو سائیں کچھ چاھے تو بتادیں میں بنواں دیتی ہوں حسالہ انوشے سے پوچھتی ہے نہی تم بھی جاؤ کمرے میں شاہ آیاہوا ایسے کسی چیز کی

ضرورت نہ ہو جاؤ بیٹا او کے پھو پھو حسالہ دودھ کے خالی گلاس واپس ٹرے میں رکھتی کچن کی طرف بڑھ جاتی ہے۔۔۔۔

زوایار خانزادہ آج اپنی چھ سالہ بیٹی امل اور تین سالہ بیٹے زوہان کے ساتھ مل کر عیشاہ کے لیے سرپرائز ناشتہ تیار کر رہے تھے ناشتہ کم بنا رہے تھے اور گندھ زیادہ مچار کھا تھا پر ان کو کیا یہ تو معصوم لوگ ناشتہ تیار کر رہے صفائی بھی ہو جائے گی😂😂 بابا مجھے بھی انڈہ کھانا ہے زوہان کچن کی سلیب پے بیٹھا اپنی فرمائش جاری کر چکا تھا

افففف زوہی میری جان پہلے ماما کے لیے بن جائے پھر ہم سب بھی کھائے کے امل ایسے بڑی اماں بنتی اپنے دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے بولتی ہے اور زوہان ہونٹ لٹکاتا ہوا دوبارہ سلیب پے ٹک جاتا ہے۔

بابا میں عیشو کو اٹھا کے لاؤ امل بھی زوایار کی طرح عیشاہ کو ماما کم اور عیشو زیادہ بلاتی تھی۔

اوکے زوایار بولتا ہے تو امل عیشا کو جگانے کمرے کی جانب بڑھ جاتی ہے اور زوایار زوہان کو سلیب سے نیچے اتار کر پہلے تو اپنا اپرن اتار کر وہی کنڈھی کے ساتھ لٹکاتا ہے اور پھر ناشتہ ڈیبل پر لگانے لگتا ہے۔۔

امل عیشا کے کمرے میں آتی ہے تو عیشاہ فریش ہو کر آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بال سنوار رہی تھی زوایار کو لمبے بال پسند تھے تو عیشا نے اپنے بال بڑھا لیے تھے ہر طرح کے ٹوٹکے ٹرائی کر کر کے اب اس کے گھنے سیاہ بال کمر سے نیچے تک جاتے تھے اور بالوں کو کلر کروا کر تو اور بھی پیارے لگ رہے تھے ..

امل چلتی ہوئی اپنی ماں کے پاس آتی ہے اور بولتی ہے عیشو جلدی سے آئیز کلوز کریں آج میں نے زوہی نے اور بابا نے مل کے آپ کے لیے سرپرائز پلان کیا عیشاہ حیرت سے اپنی نکی چڑھی کو دیکھ رہی تھی اور پھر مسکرا کر کنگا ڈرسنگ ڈیبل پے رکھ کر اس کی جانب متوجہ ہوتی ہے اور ??? پوچھتی ہے اچھا صبح صبح کون سا سرپرائز ہے

اف اووو۔۔۔ عیشو۔ اگر یہاں بتا دیا تو پھر سرپرائز تو نہی ہوا نہ

امل اپنے سر پے ہاتھ مارتی آنکھیں پٹپٹا کر بولتی ہے اچھا اچھا میری جان

عیشا اپنی آنکھیں بند کرتی ہے تو امل اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ نیچے لے جاتی ہے یہاں وہ دونوں باپ بیٹا ناشتہ لگا کر کرسیوں پر بیٹھے تھے

۔۔

امل ایسے ڈائینگ ڈیبل کے پاس لا کر کھڑا کرتی ہے اور بولتی عیشو اب آنکھیں کھول دیں اب اور جیسے ہی عیشو آنکھیں کھولتی ہے سامنے دیکھ کر وہ حیران رہے جاتی ہے ڈیبل پر اس کی پسند کا ناشتہ جو بنا ہوا تھا وہ اپنے جان سے پیارے محبوب شوہر کی طرف دیکھتی ہے اور نم آنکھوں سے مسکرا کر ایسے شکریہ بولتی ہے یہ سب آپ تینوں مل کر بنایا ہے

yas mom ۔

امل اور زوہان ایک ساتھ بولتے ہیں

اچھا باقی باتیں بعد میں پہلے سب ناشتہ کرتے ہیں نہی تو ٹھنڈا ہو جائے گا زوایار سب کو ناشتہ کی طرف متوجہ کرتا ہے اور پھر وہ چاروں مل کے ناشتہ کرنے لگتے ہیں

❤❤❤❤❤❤❤

آج ساحل اور مہران کے لیے بہت خوشی والا دن تھا کیوں کے آج لال حویلی کے دونوں لاڈلے سپوت اسکول جا رہے تھے ان کو پہلے دن ہی لیٹ نہ ہو جائے ایسی لیے باطشہ فجر کی نماز کے بعد سوئی ہی نہی تھی ابھی بھی وہ ان کو جلدی جلدی تیار کروا کر نچے ڈائنگ ڈیبل پر لائی تھی اور اب ان کو ناشتہ کروا رہی تھی ان کی پسند کا لنچ بوکس تیار کر کے وہ گاڑی میں رکھوا چکی تھی شہر دونوں بچوں کو لیجانے اور لانی کی زمیدار ریشد جو ان کا خاص ملازم تھا ایسے دی گئی تھی۔

ساحل پوراجوس کا گلاس ختم کرو ورنہ مجھ سے مار کھاؤ گے ساحل جو آدھا گلاس پی کر گلاس ڈیبل پر رکھنے ہی لگا تھا ماں کی دھمکی سن کر شرافت سے اچھا بچہ بنتا دوبارہ منہ کو لگا چکا تھا۔۔۔

ساحل اور مہران کو اسکول بھیجنے کے بعد وہ تاشی اب ملازمہ کے ساتھ مل کر باقی گھر والوں کا ناشتہ تیار کروا رہی تھی ابان شاہ بھی آفس کے لیے تیار ہوا نیچے آگیا تھا اس نے آس پاس نظر دوڑائی تو ایسے تاشی کچن میں کھڑی نظر آئی وہ مسکراتا ہوا کچن کی جانب آیا تو دیکھا بالوں میں کچر لگائے ڈوپٹہ کمر کے گرد باھندے توے پر روٹی ڈال رہی تھی ساحل اور مہران کے آنے سے باطشہ پر کافی بوجھ پڑھ چکا تھا رہی سہی کسر حیا بیگم کی روز بار روز بیماری نہ پوری کر دی تھی وہ خود بھی ابھی محض بیس سال کی تھی بچوں کے ساتھ ساتھ گھر کی زمیداری بھی اس پر پڑھ چکی تھی جیسے

وہ بنا پیشانی پر بل دے خوش اسلوبی سے نھبار ہی تھی ابان شاہ کو اپنی چھوٹی سی بیوی پر بہت پیار آرہا تھا وہ ملازمہ کو اشارے سے باہر کرتا خود باطشہ کے پیچھے جا کھڑا ہوتا ہے

باطشہ جو روٹی بنا کر ہاتھ دھونے کے لیے پیچھے کو مڑتی ہے تو اس کی ٹکر ابان شاہ سے ہو جاتی ہے۔۔

افففف مار ہی دیا آپ نے تو اور آپ کیا کر رہے ہیں کچن میں میں ناشتہ لا رہی ہوں پر بان تو اس کی بات سنے بنا ہی ایسے اپنی بانہوں میں بھر لیتا ہے اور اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھتا ہے تاشی کے پورے جسم میں سنسناہٹ پیدا ہو جاتی ہے کیا کر رہے ہیں آپ کوئی آجائے گا پلیز وہ شرم سے لال سرخ ہوتی ایسے دھکہ دے کر کچن سے باہر کرتی ہے اور

منہ دوسری طرف کر کے ہونٹ دانتوں تلے دبائے مسکرانے لگتی ہے

.....

حسالہ منہ پر کمبل اوڑھے سو رہی تھی کے امتثال شاہ جو جم سے ابھی ابھی واپس آیا تھا اس کی نظر اپنی متاع جان پر پڑھتی ہے تو سکون کی ایک لہر اس کے اندر تک پھیل جاتی ہے شادی کے اتنے سالوں بعد بھی وہ ایسے پہلے دن کی طرح ہی پیاری لگتی تھی وہ مسکراہتا ہوا بیڈ کی جانب آتا ہے اور اگے جھک کر سوئی ہوئی اپنی جان سے پیاری بیوی کی پیشانی پر لب رکھتا ہے اور پھر اس کی دونوں آنکھوں پر باری باری اپنے لب رکھتا ہے اور بولتا ہے صبح و خیر زندگی حسالہ تو اس کے پہلے لمس پر ہی اٹھ چکی تھی پر شرم سے آنکھیں نہی کھول پاہ رہی تھی پر اس کے شاہ کا اٹھانے کا انداز

ہی جان لیوا تھا بھلا وہ کیسے نہ اٹھتی وہ مسکراتی ہوئی آنکھیں کھولتی ہے اور اپنے اوپر جھکے ہوئے امتثال شاہ کی گردن میں بانہیں ڈال کر بولتی ہے

morning too shah jee

امتثال شاہ ہولے سے مسکراتا ہے اور ایسے بانہوں میں بھر کر اپنے ساتھ واشروم لاتا ہے اور پھر واپس جاتا ہے الماری سے اپنے اور حسالہ کے کپڑے لا کر کھونٹی پر لٹکا کر اسے اپنے ساتھ ہی شاور دلواتا ہے یہ عادت ایسے شروع سے ہی تھے جو سمارہ اور امارہ کے آنے کے بعد بھی نہی بدلی تھی ویسے بھی اس کا کہنا تھا وہ پیار ہی کیا جو وقعت کے ساتھ بدل جائے پیار تو وہ ہوتا جو جوانی سے لے کر پڑھاپے تک آپ کو بدلے نہ بلکے آپ کی ہر ادا پر جانثار ہو....

حسالہ اور امتثال شاہ دونوں سیڑھیاں اترتے نیچے آرہے تھے کے انوشے بیگم جو ملازمہ کے ساتھ مل کر ناشتہ لگوا رہی تھی اس کی نظر اپنے بیٹے کے ہنستے مسکراتے چہرے پر پڑھی تو دل میں ماشاءاللہ بول کر وہ دونوں کی دور سے ہی نظر اتارتی ہے ان کا بگڑا بیٹا آج کتنا زمیدار اور کامیاب انسان بن گیا تھا جس کی وجہ صرف اور صرف حسالہ ابرار شاہ ہی تھی۔(یہ بات تو سچ ہے عورت چاھے تو اپنی محبت سے اپنے ہمسفر کو اچھا انسان اور اپنے گھر کو جنت بنا سکتی ہے اور اگر عورت چاھے تو ایک اچھے انسان کو بھی حیوان بنا دیتی ہے ہنستا بستا گھر اجاڑ دیتی ہے یہ تو عورت کے ہاتھ میں ہوتا ہے کے وہ کیسے زندگی گزرانا چاھتی ہے)

ہمشہ کی طرح سر برائی کرسی پر وہاب شاہ بیٹھے تھے ان کے دائیں سائیڈ پر انوشے شاہ کی جگہ تھی اور اگر بائیں جانب دیکھیں تو اس گھر کی رونقیں

یعنی کے شاہ کی دونوں پر نسس سمارہ اور امارہ کرسیوں پر بیٹھی ناشتے کے انتظار میں منہ بسور بسور کر اپنی ماں اور باپ کی طرف دیکھ رہی تھیں جن کی وجہ سے ان کو بھی ناشتہ کے لیے لیٹ ہونا پڑا

ارے باباما اتنی دیر کون لگاتا ہے اٹھنے میں آپ سے تو ہم چھوٹی سی بچیاں اچھی ہیں جو صبح ٹائم سے اٹھ جاتیں ہیں امارہ ان کو دیکھتے ہی شروع ہو چکی تھی۔۔

پتہ دادو نے آپ لوگوں کے چکر میں ہمیں بھی بھوکا بیٹھا رکھا ہے انوشے بیگم تو اپنے اوپر لگے الزام سن کر امارہ کو محض گھور ہی سکی اور کر بھی کیا سکتی تھی اخر پھر بھی لاڈلی پوتی تھی ان کی جو صبح صبح اپنی دادو کو بھوکا رکھنے کا الزام دے رہی تھی۔۔

امتثال شاہ اپنی شرٹ کے کف فولڈ کرتا ہوا اپنی دونوں پرنسس کی" طرف آتا ہے اور ان کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے اور بولتا ہے؟؟؟

یہ تو بہت غلط ہوا میری جان بھلا میری پرنسس کو کیوں بھوک رکھا گیا اچھا بابا لیٹ آنے کے لیے سوری کرتا ہے امتثال شاہ اپنے دونوں ہاتھ پکڑ کر بولتا ہے پرومس کل سے ماما بابا اپنے دونوں شہزایوں سے پہلے اٹھ کر یہاں موجود ہو گے چلو اب ماما بابا کو معاف کر دیں امارہ اور سمارہ اپنی کرسیوں سے اٹھ کر اپنے بابا کے گلے لگ جاتیں ہیں ہے اور بولتیں ہیں۔۔

ہم نے معاف کیا مسز شاہ اور مسٹر شاہ کو آپ دونوں بھی کیا یاد کرو گے کتنی اچھی بیٹیاں ملی ہیں ایسا بول کر دونوں کھلکھلا کر ہنسنے لگ جاتیں ہیں جبکہ حسالہ تو اپنی بیٹیوں کی چلا کی دیکھتی رہتی ہیں پر خوش بھی تھی کے چلو شکر ہے اللہ کا میری بیٹیوں کا بچپن میری طرح حسرتوں میں نہی گزر رہا ایسے آج بھی یاد تھا کیسے وہ اپنے ماں باپ کی آئے دن کی لڑائی میں پستی رہی تھی ماں کے ہوتے ہوئے بھی اس نے بچپن سے لے کر جوانی تک ماں کے پیار کو ترستی رہی تھی اس لیے جب ایسے پتہ چلا تھا کے یہ ماں بننے والی ہے تو کتنی ہی دیر سجدے میں سر رکھ کر روتی رہی تھی اس دن اس نے خود سے عہد کیا تھا کے وہ اپنی اولاد کو ہر خوشی دے گی جان سے بڑھ کر خیال رکھے گی کم سے کم اس کے بچوں کا بچپن اس کی طرح محرمیوں بھرا نہی ہو گا.....

ہم لڑکیوں کی زندگی کا حسین سفر

امی چائے ☕ پلادو

بیٹی چائے ☕ پلادو

بہن چائے ☕ پلادو، اچھی بہن نہیں ہو کیا

بیگم چائے ☕ پلادو

بہو چائے ☕ پلادو

😑😑😑😑مرحومہ چائے بہت اچھی بناتی تھیں

عیشا نے منہ بناتے ہوئے آنکھیں گھمائیں پتہ نہیں اتنی چائے پینے کے بعد بھی پھر سے چائے ہی کیوں پینی ہوتی ہے آپ لوگوں کو صبح دوپہر شام رات ہر وقت چائے جب کوئی کام ہو چائے جب کوئی کام نا ہو

چائے جاگنا ہو تو چائے سونا ہو تو چائے بس چائے ہی چائے میری زندگی تو چائے ہی چائے ہو کر رہے گئی ہے۔

عیشاہ خانزداہ جس نے شادی سے پہلے کبھی کچن میں جانا ضروری نہی سمجا تھا اگر کبھی انوشے بیگم ایسے کچن کا کوئی کام بول دیتی تھی تو اس کا جواب ہوتا تھا ایسے شادی سے پہلے اپنی سکن خراب نہی کرنی ہے (بھلے شادی کے بعد سکن کا کچومر بن جائے😂😂) اور اکلوتی بہو ہونے کے ناطے گھر کی ساری ذمے داری اس کا سر پر تھی وہ کیسی اور کے سامنے تو اپنا دکھ بیاں نہی کر سکتی تھی پر کبھی کبھی زوایار کے سامنے جی بھر کر گھر کے کاموں کو کوس کر جی ہلکا کر لیتی تھی جیسے اب کر رہی تھی :^

کیا ہوا میری جان غصہ کیوں ہو رہی ہو مجھے بولوں کتنے کپ چائے بنانی میں بنا دیتا ہوں عیشاہ ایسے ایسی نظروں سے دیکھتی ہے کے وہ بچارا

گڑ بڑا جاتا ہے ارے میرا کہنے کا مطلب تھا چھوڑوں یہ رونا دھونا چلو آج کئی باہر چلتے ہیں ڈنر بھی وہی کر لیں گے (اب غصہ کرتی بیوی کو راضی بھی تو کرنا تھا پھر چاہے جیب کی وٹ لگ جاتی) وہ لیب ٹاپ بند کرتا عیشاہ کے پاس آتا ہے اور ایسے شانوں سے پکڑ کر کھڑا کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر آئینے کے سامنے لا جا کر کے کھڑا کر دیتا ہے پیچھے سے اسے بانہوں میں لے کر بولتا ہے اب اتنی پیاری بیوی ہے میری غصہ کرتی اچھی تو نہی لگتی نہ یہ تو بس اس بندھ نہ چیز کو پیار کرتی ہی اچھی لگتی ہے وہ اس کی گردن پر اپنے لب رکھتا ہے عیشاہ جو آئینے کے سامنے کھڑی زوایار کے ساتھ خود کو مکمل محسوس کر رہی تھی اچانک اس آفت پر سمٹ کر رہے جاتی ہے

ک۔۔۔کیا کر رہے ہیں وہ لفظ توڑ توڑ کر بولتی ہے پیار کر رہا ہوں جانے من اب اتنی جوان اور خوبصورتی بیوی پلس محبوبہ پاس ہو تو کون کمبخت اگنور کرے گا اتنا بول وہ اس کی گردن سے بال ہٹائے جا بجا بوسوں کی بارش کرنے لگتا ہے اور عیشاہ خود میں ہی سمٹتی جا رہی تھی کے اچانک وہ اس کا چہرہ اپنی طرف کرتا اس کے نازک پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں کا جام پینا شروع ہو گیا تھا ہونٹوں کی نازکی دیکھ کر تو اس پر سرور سا چھایا جا رہا تھا کافی دیر تک اپنی پیاس بجھانے کے بعد وہ پیچھے ہٹا جب تک عیشاہ کو سانس لینا بھی مشکل ہو گیا تھا وہ اس کے سینے پر سر رکھے اپنی سانسیں درست کر رہی تھی۔۔۔

عیشاہ کے ہونٹ جو اس وقعت سرخ انار جیسے ہو چکے تھے زوایار کو اور بہکا رہے تھے اس سے پہلے کے وہ دوبارہ اس پر جھکتا عیشاہ اس کے اردے بھانپتی وہاں سے بھاگ چکی تھی زوایار تو اس کی پھرتی دیکھ کر

حیران تھااور پھر قہقہ لگاہنس پڑاکچھ بھی ہوپر شادی کے اتنے عرصے بعد بھی عیشاہ کااس سے یوں شرمانالیجانا ایسے بہت پسند تھااور دن بادن جہاں زوایار عیشاہ کے لیے جنونی بنتاجارہا تھاوہی عیشاہ بھی ایسے خود سے بھی زیادہ چاھنے لگی تھی دو بچوں کے ماں باپ ہونے کے بعد بھی وہ .....عاشق اور محبوبہ کی طرح ہی لگتے تھے

عیشاہ جو کمرے سے بھاگ کر نکلتی ہوئی بچوں کے کمرے میں جاتی ہے جہاں امل کاپی پر ڈرائنگ بنارہی تھی اور زوہان نیچے قالین پر بیٹھا اپنے کھلونوں سے کھیل رہا تھاعیشاہ چلتی ہوئی امل کے پاس بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے۔۔

کیابنارہی ہے میری ڈول وہ پیار سے امل کے سر پے ہاتھ پھیرتی ہوئی بولتی ہے

ماما یہ دیکھیں میں ہماری پوری فیملی کی ڈرائنگ بنائی ہے ایسا بول وہ کوپی عیشاہ کی طرف بڑھاتی ماشاءاللہ میری ڈول ہے اپنی فیملی بنائی ہے وہ خوش ہوتی ڈرائنگ دیکھنے لگ جاتی ہے جہاں ایک عورت جس نے اپنے شوہر کے کندھے پر سر ٹکائے کھڑی ہوتی ہے ان کے ساتھ دو بچے ہوتے ہیں ایک لڑکی اور ایک لڑکا اور ان سے تھوڑے فاصلے پر ایک بوڑھی عورت اور مرد کرسیوں پر بیٹھے ہاتھ میں کپ پکڑے چائے پی رہے تھے۔۔

کیسی بنی ماما امل پوچھتی ہے بہت بہت پیاری بنی میری جان وہ اس کے گال پر بوسہ دے کر بولتی ہے امل خوشی سے اپنی ماں کے گلے لگ جاتی ہے اور بولتی ہے ماما میں بابا کو بھی دیکھا کر آتی ہوں اور کاپی پکڑے باہر بھاگ جاتی ہے...

آج سمارہ اور امارہ کا اسکول جانے کا پہلا دن تھا ایسی لیے حسالہ صبح سے کچن میں مصروف تھی پہلے ان دونوں کو ناشتہ کروایا جہاں سمارہ مصومیت کا پیکر تھی وہی امارہ کو شرارتوں سے فرصت ہی نہی تھی ابھی بھی وہ اپنا املیٹ اور بریڈ ادھر ادھر دیکھ کر چپکے سے سمارہ کی پلیٹ میں رکھ چکی تھی جو کے حسالہ کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہے سکی تھی۔۔۔

امارہ ???.

YAS MOM

امارہ آنکھیں زور سے میچ کر کھولتی ہے اور پھر تیکی مسکراہٹ لیے حسالہ کی جانب متوجہ ہوتی ہے

میں کتنی بار سمجایا ہے کے زرق کی ناقدری نہی کرتے ہیں گڑیا آپ میری بات کو سمجھتی کیوں نہی اللہ ناراض ہوتے ہیں میرا بچہ کیا آپ چاھتی ہیں کے اللہ آپ سے ناراض ہو حسالہ ایسے اپنی گود میں بیٹھا کر پیار سے پچکارتی ہے وہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اپنی ماں کی طرف دیکھتی ہے اور سر نفی میں ہلاتی ہے سوری ماما امارہ کان پکڑ کر بولتی ہے میرا بچہ حسالہ کو یک دم اس پے اتنا پیار آتا ہے کے وہ چٹا چٹ امارہ کے پھولے ہوئے گالوں کو چوم جاتی ہے ..

کریں اموکی طرح kiss ماما میں بھی آپ کی ہی بیٹی ہوں مجھے بھی
سماریہ بھی پیچھے سے اپنی ماں کو ہگ کرتی آنکھیں پٹپٹا کر بولتی ہے تو
.... حسالہ دونوں کو گلے لگا کر باری باری دونوں کے گال چوم لیتی ہے
اگر ماں بیٹیوں کا پیار ختم ہو گیا ہو تو چلیں مجھے لگتا ہے پہلے دن ہی آپ
لوگوں کی ماما آپ دونوں کو لیٹ کروانا چاھتی حسالہ اس الزام پر امتثال
شاہ کو تگڑی گھوری سے نوازتی ہے جیسے دیکھ امتثال شاہ ہڑ بڑا جاتا ہے
میرا مطلب تھا آج پہلا دن ہے نہ تو کئی لیٹ نہ ہو جائیں وہ اپنے کان کی
لو کجھاتا ہوا بولتا ہے جہاں حسالہ اس کی بات بدلنے پر حیران ہو رہی
ہوتی ہے تو وہی سمارہ اور امارہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھیں اپنی مسکراہٹ کا گلہ
.... گھونٹ لیتی ہیں

چلو بھئی لیٹ ہو رہے ہیں امارہ بولتی ہے ان کا کھانا اور بیگ ملازم پہلے ہی گارڑی میں رکھ چکا تھا جب کے سماویہ اور امارہ دونوں نے اپنی اپنی پانی والی بوتل اٹھا رکھی تھوڑی دیر بعد وہ دونوں امثال شاہ کے ہمرا اپنے اسکول روانہ ہو چکی تھیں...

سمارہ جیسے ہی اسکول گیٹ سے اندر داخل ہوئی ساحل لپک کر اس کی جانب بڑھتا ہے۔۔

اتنی دیر لگادی سما (ساحل نے بچپن سے ہی سمارہ کو سما ہی بولتا ہے) شاہ وہ امو نے ہی لیٹ کروادی تھی سمارہ اپنے روئی جیسے نرم گالوں کو پھولا کر بولتی ہے نیلی آنکھوں والے سید ساحل شاہ کو وہ اتنی کیوٹ لگتی ہے کے وہ اگے بڑھ کر ایسے اپنے سینے سے لگالیتا ہے ایسے شروع سے یہ بات بتائی گئی تھی کے سمارہ صرف ساحل کی ہے جیسے جیسے ان کی عمر بڑھ رہی

تھی ویسے ویسے ساحل شاہ کی محبت بھی بڑھتی جارہی تھی یہ محبت اگے جاکر کون سا رنگ لاتی یہ تو آنے والا وقعت ہی بتا سکتا تھا۔۔۔۔

شاہ مجھے درد ہورہا وہ نازک سی ڈول جیسے ساحل شاہ گلے لگا کر چھوڑنا بھول ہی گیا تھا۔۔

سو۔۔۔۔۔ سوری۔۔۔ سوری کہاں درد ہورہا وہ تو تڑپ ہی اٹھا تھا بھلا وہ کب سہ سکتا تھا کے اس کی سما کو کچھ ہو جب کے اس کی اتنی فکر پر سمارہ خوشی سے جھوم اٹھی تھی وہ اگے بڑھ کر کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی۔۔۔

ہاہاہاہاشاہ کو بدھو بنایا بڑا مزا آیا

ہاہاہاوہ ایسے آنگھوٹا دیکھاتی زبان نکال کر دیکھا رہی تھی اور اپنے منہ پر اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ رکھتی ہنس رہی تھی اور ساحل شاہ ایسے ہنستے ہوئے دیکھ خود بھی ہنس رہا تھا۔۔۔

امل اپنی ڈرائنگ والی کوپی لیے زوایار کے پاس آتی ہے اور بولتی ہے بابا دیکھیں میں نے کیا بنایا ہے وہ اس کی گود میں بیٹھ چکی تھی۔۔۔

زوایار جو عیشاہ کے جانے کے بعد خود بھی فریش ہو کر باہر جانے کا سوچ رہا تھا وہ امل کی بات پر مسکرا کر اپنی لاڈلی کو دیکھتا ہے اور بولتا ہے ارے واہ کیا بنایا ہے بابا کی جان نے وہ کوپی اپنے بابا کے سامنے کرتی ہے زویار کوپی کی طرف دیکھتا ہے جہاں ایک عورت ایک مرد کے شانے پر سر ٹکائے کھڑی ہوتی ہے ساتھ ان کے بچے تھے۔۔

کیسی بنی ہے بابا میں نے بنائی ہے فیملی فوٹو ہم ایسے ایڈیٹ کروا کر اپنے ہال میں لگائیں گے امل بولتی ہے تو زویار اس کی پیشانی پر لب رکھتا ہے اور بولتا ہے جیسے میرا بچہ چاہے گا بابا ویسے ہی کریں گے۔۔

یاہو ہو۔۔۔آپ دنیا کے سب سے اچھے بابا ہے امل گود میں سے کھڑی ہوتی اپنے بابا کو زور سے ہگ کرتی ہے اور پھر اس کی گال پر بوسہ دیتی روم سے بھاگ جاتی ہے پیچھے زوایار بھی مسکراتا ہوا الماری میں سے اپنے کپڑے نکالتا ہے اور فریش ہونے چلا جاتا ہے۔۔۔

عیشاہ نے آج بچوں کے لیے چاکلیٹ کیک بیک کر رہی تھی جس کا زوہان اور امل کو بے صبری سے انتظار ہو رہا تھے وہ دونوں ہال میں پڑے صوفوں میں سے ایک صوفے پر بیٹھے تھے۔

زوہی تمھیں کیا لگتا کتنی دیر یہ بابا کی بیوی لگائے گی کیک بنانے میں (امل عیشاہ کو ماما کم اور بابا کی بیوی زیادہ بولتی ہے) پتہ نہی امیمی آپی کب بنے گا کیک افففف میرے تو منہ میں سوچ سوچ کر پانی آ رہا جب کیک بنے گا تب کتنا مزا آنا کھانے میں زوہان لبوں بر زبان پھیرتا ہوا بولتا ہے تو امل بل کھا کر رہے جاتی ہے۔۔

ندیدے کیوں بن رہے ہو ہمارے لیے بن رہا تو ہم ہی کھائیں گے ابھی سے کیوں رالیں ٹپک رہی تھماری امل کو اس کا یوں زبان پھیرنا اچھا نہی لگا تھا تبھی بیچ میں ہی بول پڑی۔۔

میں کب رالیں ٹپکا رہا وہ تو چاکلیٹ فلیور میرا پسندیدہ ہے تبھی بولا میں نے اور ویسے بھی مجھ سے زیادہ اوتاولی تو تم بن رہی جس کی نظریں ہی کچن کے دروازے سے نہی ہٹ رہیں وہ اس کی نظروں کا تعاقب دیکھ کر اس پر چوٹ کرتا ہے تو امل جو دروازے کی طرف ہی دیکھ رہی ہوتا وہ ایسے غصہ سے دیکھتی اور صوفے پر پڑا کشن اٹھا کر زوہان کو مارتی ہے زوہان ایسے کشن اٹھاتے دیکھ لیتا ہے جیسے ہی امل اس کی طرف کشن مارتی وہ پھیرتی سے جھک جاتا ہے اور کشن سیدھا جا کر کچن سے نکلتی عیشاہ کو لگتا ہے عیشاہ جو چہرے پر مسکان لیے ہاتھوں میں کیک پکڑے ہال کی طرف آ رہی ہوتی ہے اچانک اس کے ہاتھ پر کچھ زور کے آ کر لگتا ہے وہ ڈر کر اچھلتی ہے اور کیک اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر سیدھا زمین کو سلامی دیتا ہے عیشاہ جس نے گرمی میں دو گھنٹے کچن میں رہے کر

جاتی کیک بنایا تھا وہ اپنی محنت کو یوں ضائع ہوتے دیکھ صدمے میں چلی ہے۔۔

امل اور زوہان کو اب اپنی فکر لگ جاتی ہے کیوں کے عیشاہ تو آج ان کو چھوڑنے والی نہی تھی۔۔

ایمی اور زوہی اس سے پہلے کے وہ دونوں بھاگتے عیشاہ ان کو وہی روک چکی تھی دونوں کی سانسیں اور آنکھیں بند ہو چکی تھی ڈر سے۔۔۔۔

تاشی کی پچھلے کچھ دنوں سے طبیت کافی بوجھل سے ہو رہی تھی کبھی کام کرتے کرتے اچانک سے چکر آنے لگتے تھے اور کبھی جی بھی گھبرانے

لگتا تھا پر وہ اس بات کو اگنور کیے کاموں میں ہی بزی رہتی تھی آج بھی وہ کچن میں ساحل اور مہران کے لیے ان کی پسند کا پالگ گوشت بنا رہی تھی پالگ گوشت بنانے کے لیے فریج سے سارا سامان وہ نکال چکی تھی پالک کو دھو کر وہ جیسے ہی پیچھے کو مڑتی ہے ایک زور کا چکر آتا ہے ایسے اس سے پہلے کو گرتی ابان شاہ ایسے دونوں کندھوں سے پکڑ کر تھام چکا تھا۔

ابان شاہ جو ابھی ابھی آفس سے آیا تھا وہ پانی پینے کی غرض سے کچن کی جانب آتا ہے جیسے ہی وہ کچن میں انٹر ہوتا ہے سامنے نظر تاشی پر پڑتی ہے جو سینک کے آگے کھڑی سبزی دھو رہی ہوتی ہے وہ مسکر کر جیسے ہے اگے بڑھتا تاشی جو مڑنے لگتی ہے اچانک متھا مسلتی نچے کو گرنے لگتی ہے ابان شاہ اگے بڑھ کر ایسے تھام لیتا ہے۔۔۔

کیاہواجاناں طبیت خراب تھی توکیوں کچن میں آئی ہو آرام کرنا چاھے تھا چلو ہٹا ابھی ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں؟؟؟

شانو۔۔شانو ابان شاہ ملازمہ کو آوازیں دیتا ہے

جی صاحب جی شانو بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوتی ہے اور ابان شاہ کو دیکھ کر نظریں جھکا لیتی ہے کیوں کے باطشہ کو اس نے بانہوں میں بھر رکھا تھا۔۔۔

کتنی بار بولا ہے کچن میں تاشی بی بی کو زیادہ کام نہی کرنے دیا کرو تنخواکس لیے لیتے ہو آپ لوگ اب اگر یہ مجھے اکیلی کام کرتی نظر آئی تو اپنی نوکری کا انتظام کئی اور کر لینا۔۔

سوری صاحب جی شانو کی توڈر کے مارے آواز بھی نہی نکل رہی تھی اور ابان شاہ بنا کچھ بولیں باطشہ کو باہر کی جانب لے جاتا ہے۔۔

ابان شاہ کب سے کویڈ ورمیں یہاں سے وہاں بے چینی سے چکر لگا رہا تھا کیوں کے ڈاکٹر اندر باطشہ کا چیک اپ کر رہی تھی کافی دیر بعد ایک نرس اس کے پاس آتی ہے۔۔

ابان شاہ آپ ہیں؟؟ وہ اس کے قریب آکر پوچھتی ہے

جی میں ہی ہوں۔ وہ آپ کو ڈاکٹر صاحبہ اندر بولا رہی ہے وہ جلدی سے اندر کی طرف بڑھ جاتا ہے پیچھے نرس ایسے دیکھتی رہے جاتی ہے اور پھر کندھے اچکاتی دوسرے مریضوں کی جانب چلی جاتی ہے۔۔۔

ابان شاہ اندر آتا ہے تو ڈاکٹر فرح فائل کھول کر ایسے پڑھ رہی تھی جب وہ چلتا ہوا باطشہ کے ساتھ خالی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر صاحبہ کیا ہوا ہے میری وائف کو سب ٹھیک تو ہے نہ ڈاکٹر فرح نظر اٹھا کر اس شہزادوں جیسی آن بان والے جوان کو دیکھتی ہے جو بلیو شرٹ کے نیچے سفید پینٹ پہنے بال متھے پر بکھرے ہوئے اس اور بھی خوبصورت بنا رہے تھے وہ اپنی بیوی کے لیے بے چین ہو رہا تھا وہ مسکان چہرے پر سجائے سامنے رکھی فائل بند کرتی ہے اور ان کی طرف متوجہ ہوتی ہے باطشہ بھی نڈھال ہوئی کرسی پر بیٹھی تھی۔۔۔

بہت نازک سی ہے اس کو آرام کی wife دیکھیں مسٹر شاہ آپ کی ضرورت ہے انھیں ان دنوں ریسٹ کی بہت ضرورت ہے ورنہ ان کی طبیت مزید بگڑ سکتی ہے اور آپ کے بے بی کو بھی مسلہ بن سکتا ہے ابان

شاہ جو ڈاکٹر کی بات توجہ سے سن رہا تھا بے بی کے نام پر چونک سا گیا وہ حیرانی سے پہلے باطشہ کو اور پھر ڈاکٹر کو دیکھتا ہے

میں کچھ سمجا نہی ڈاکٹر ہمارا بے بی خوشی سے اس سے بات مکمل نہی ہو رہی تھی؟

پریگنٹ ہے دو ماہ کی مجھے لگتا یہ بات مسز wifi جس مسٹر شاہ آپ کی شاہ بھی نہی جانتی تھی۔۔آپ ان کو گھر لیجا سکتے ہیں پر میں ایک بار پھر بتادوں ان کو آرام کی بہت ضرورت ہے شکریہ ڈاکٹر آپ نہی جانتی آپ نے کتنی اچھی نیوز دی ہے اور پھر وہی باطشہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ بھی سات سال بعد دوبارہ ماں بننے کی خبر سن کر شرما رہی تھی ابان شاہ اگے بڑھ کر اس کی پیشانی پر لب رکھتا ہے اور ایسے اپنی بانہوں میں سمالیتا ہے باطشہ تو ڈاکٹر فرح کی موجودگی میں شرم سے پانی پانی ہو

رہی تھی چونک توڈاکٹر فرح بھی گئی تھی پر وہ اس چھوٹی سی لڑکی کی قسمت پر رشک بھی کر رہی تھی جیسے اتنی محبت کرنے والا شوہر ملا تھا۔۔ شکریہ میری زندگی مجھے پھر سے بابا بنانے کے لیے شکریہ میری جان مجھے ایک بار پھر سے اتنی بڑی خوشی دینے کے لیے اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے اس نے مجھے ایک بار پھر اس قابل سمجا کے مجھے اتنے سالوں بعد یہ دوبارہ باپ کے رتبہ پر فائز کیا وہ باطشہ کو گود میں اٹھا کر ہسپتال سے نکلتا ہے باطشہ تو شرم وحیا سے اس کے سینے سے لگی آنکھیں میچ لیتی ہے ہستال میں موجود لوگ مڑ مڑ کر اس شہزادے کو دیکھ رہے تھے اور اس کی بانہوں میں قید لڑکی کی قسمت پر رشک کر رہے تھے۔۔۔۔

وہ ایسے لا کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھتا ہے اور دوسری طرف سے آ کر گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی لال حویلی کی جانب موڑ لیتا ہے آخر اتنی بڑی خوشخبری حویلی والوں کو بھی تو سنانی تھی اور اپنے دونوں لاڈلوں کو بھی۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

باطشہ اور ابان شاہ جیسے ہی گھر پہنچتے ہیں حیا بیگم ان کے ہی انتظار میں لاونج میں پڑھے صوفے پر بے چینی سے بیٹھی ہوئی تھی وہ اگے بڑھتی ہوئی جلدی سے باطشہ کو گلے لگاتی ہے اور پھر چند نوٹ نکال کر پاس گزرتی ملازمہ کو دے دیتی ہے !!!

شاہ کیا ہوا ہے تاشی بیٹیا کو ڈاکٹر نے کیا بولا ہے سب ٹھیک تو ہے مجھے جب سے سیکنہ سے پتہ چلا تاشی کچن میں چکر کھا کر بے ہوش ہو گئی ہے

میں تب سے پریشان سی تم دونوں کا انتظار کر رہی ہوں فون بھی نہی لگ رہا تھا تھمارا وہ ابان شاہ کو خفگی سے بول رہی تھی کے اس کی نظر شرمائی سی باطشہ پر پڑھتی ہے۔۔

تاشی تم اتنا شرما کیوں رہی ہو

ارے ماں سا سانس تو لے لوں میری پیاری ماں ابان شاہ حیا بیگم کو دونوں کندھوں سے پکڑ کر سامنے صوفے پر بیٹھتا ہے کچھ نہی ہوا آپ کی لاڈلی بہو پلس بیٹی کو بلکے خوشی کی خبر ہے وہ کان کی لو کھجاتا ہوا بولتا ہے کیسی خوشی کی خبر حیا بیگم حیرانی سے باری باری دیکھتی ہے اور پوچھتی ہے ؟؟؟

خوشی کی خبر یہ ہے آپ پھر سے دادی بننے والی ہے تاشی تو حیا سے سرخ پڑتی نظریں جھکا جاتی ہے تو دوسری طرف ساحل اور مہران جو باہر حویلی

میں بنے گارڈن میں کھیل کر واپس آرہے تھے وہ بھی اپنے باباسا کی بات سن چکے تھے۔۔

بڑے تم نے بھی وہ ہی سنا جو میں نے سنا مہران ساحل سے پوچھتا ہے ہاں چھوٹی میں نے بھی وہی سنا مطلب ہماری کوئی چھوٹی سی گڑیا آنے والی ہے مہران خوش ہو کر پوچھتا ہے تم کیسے اتنے یقین سے بول سکتے ہو کے آنے والا نیا مہمان لڑکی ہی ہو گی ساحل اس کی طرف جھک کر رازداری سے پوچھتا ہے افففف بڑے آپ نے دیکھا نہی عیشاہ خالہ کے بھی امل کے بعد زوہی آیا اور حسالہ خالہ کی بھی بس ہماری طرح دو بیٹیاں ہی ہیں اور ہم پہلے بھائی آئے تھے تو اس حساب سے اب باری بہن کی ہے نہ وہ حویلی کے دروازے پر کھڑے ہی باتیں کر رہے تھے جب ابان شاہ کی نظر اپنے لاڈلوں پر پڑتی ہے۔

تم دونوں وہاں کیا کھسر پھسر کر رہے ہو یہاں آؤ دونوں بابا کے پاس وہ زمین پر گھٹنے ٹیک کر بانہیں پھیلاتا ہے تو ساحل اور مہران بھاگ کر اس کے گلے لگتے ہیں ہے بابا سا ہماری بھی چھوٹی سی بہن آنے والی ہے نہ بھلا مہران کب چپ رہنے والا تھا۔جی ہاں آپ دونوں کی چھوٹی سی بہن یا بھائی آنے والا ہے نہی بابا ہمیں بہن چاہے میں اللہ سے روز دعا کروں گا کے اللہ مجھے بہن دے اللہ چھوٹے بچوں کی دعا ضرور سنتا ہے دیکھ لینا میری بھی سننے کا مہران کا اللہ پر یقین دیکھ کر ابان شاہ جو ایسے کچھ اور بھی کہنے والا تھا چپ ہو گیا۔۔۔

حیا بیگم تو خوشی سے نہال ہو گئی تھی اتنے سالوں بعد اللہ نے ان کے گھر دوبارہ سے خوشخبری دی تھی وہ تو باطشہ کو گلے لگا کر ڈھیروں دعائیں دیتی

ہے۔شاہ آج سے باطشہ گھر کے کام نہی کریں گی میں اور امینہ خود کر لیا کریں گی باقی کاموں کے لیے ملازم بہت ہیں کچن کا کام ہم خود دیکھ لیں گی یہ بس آرام کریں ایسے اپنی زبان میں بھی یہ بات سمجا دینا اگر یہ مجھے کچن میں نظر آئی تو میں اس سے ناراض ہو جانا ہے حیا بیگم ساس والا روب جھاڑ رہی تھی اور باطشہ اپنی ماں جیسی ساس کا اس قدر پیار دیکھ کر .. دل ہی دل بھی رب کا شکریہ ادا کر چکی تھی

❤❤❤

بچوں کے ساتھ بھلا کب انجوئے ہوتا اب تو دونوں بچیاں کافی بڑی ہو گئی تھیں اور پھر اسکول بھی جانے لگی تھی۔۔

شاپنگ ان دونوں نے کر لی تھی کافی ساری حسالہ نے اسمارہ اور امارہ کے بھی کافی سارے کپڑے سینڈلز پونیاں کلپ اور جو جو ضرورت کی چیزیں تھی وہ لے لی تھی اب ان کا اردہ پاس میں ہی کسی ہوٹل میں لنچ کرنے کا تھا کیوں کے بھوک تو دونوں کو کافی لگ رہی تھی۔۔

لنچ سے فارغ ہو کر اب وہ ساحل سمندر کی جانب روانہ ہو چکے تھے جیسے ہی وہ لوگ وہاں پہنچتے تو تقریبن چار سے اوپر کا ٹائم ہوتا ہے دھوپ بھی مدھم پڑ چکی تھی سورج کی کرنیں سمندر کے نیلے پانی پر پڑھ رہی تھیں جو دیکھنے والوں کے دلوں کو بہت بھا رہیں تھیں حسالہ اور امتثال شاہ نے

بھی جوتے اتار کر ہاتھوں میں پکڑ لیے اور ننگے پاؤں ہی گیلی ریت پر چہل قدم شروع کر دی تھی۔۔۔

کافی دیر وہ دونوں یوں ہی چلتے رہے ایک جگہ پر سیپیوں سے بنی خوبصورت جولیری نظر آئی تو امتثال شاہ نے ایک سفید سیپی سے بنا بریسلٹ خرید کر وہی حسالہ کا ہاتھ پکڑ کر وہ بریسلیٹ ایسے پہنا دیا حسالہ کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ نمودار ہوتی ہے بہت خوبصورت ہے پہلے نہی تھا پر اب آپ کے ہاتھ میں آکر خوبصورت ہو گیا ہے !!!!! امتثال شاہ محبت سے چور لہجے میں بولتا ہے

شکریہ شاہ اتنا پیارا گفٹ دینے کے لیے!!! حسالہ کہتی ہے

شاہ کی جان میرا بس چلیں تو پوری دنیا کی خوشیاں تمھارے قدموں میں ڈھیر کر دوں آپ نہی جانتی آپ میرے لیے کیا ہو میرے جینے کی وجہ ہو جانِ شاہ آپ ساتھ ہوتی ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے امتثال وہاب شاہ کی دنیا مکمل ہے وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے

???

تمہارے میسر ہونے پر میرا دھیان ایسے بھٹکتا ہے کہ میں بھول جاتا

ہوں اپنے آپ کو

اپنے آس پاس کو

سامنے پڑے کھانے کو

چولہے پر رکھی چائے کو

ہاتھ میں پکڑی شے کو

دوستوں کے بھیجے پیغامات کو

مجھے بھول جاتا ہے ہر ضروری کام

یاد رہتا ہے تو بس یہ کہ تو فی الحال ساتھ ہے۔

یار میرے دل نے بارہاں مجھے یہ جتایا ہے کہ تمہارے ساتھ گزارے وقت کے بعد اسے کسی شے کی طلب نہیں رہتی۔

حسالہ تو سانسیں روکے بس اس دیوانے کی دیوانگی دیکھ رہی تھی وہ اکثر سوچا کرتی تھی بھلا کوئی کسی کو اتنا کیسے چاہ سکتا ہے جیسے امتثال شاہ اس کے لیے دیوانہ ہے ایسے آج بھی وہ دن اچھے سے یاد ہے جب حسالہ کو لیبر پین شروع ہوئے تھے رات کے تین بجے تھے کے اچانک حسالہ کے پیٹ میں درد اٹھا درد کی شدت اتنی تیز تھی کے وہ اٹھنے کی کوشش کرتی رہی پر اس سے اٹھا ہی نہی جا رہا تھا ساتھ ہی بیڈ پر امتثال شاہ سو رہا تھا

پر حسالہ ایسے پریشان کرنا نہی چاھتی تھی کیوں کے وہ بارہ بجے تو گھر آیا تھا دو دن سے شہر سے باہر تھا کسی ضروری مٹینگ کے لیے اس کی تھکن کا احساس کرتے ہوئے وہ خود درد میں تڑپتی جا رہی تھی اپنی سسکیوں کا گلہ گھونٹے کے ایک درد کی لہر پیٹ میں اٹھی جو برداشت سے باہر تھی۔۔

حسالہ کے حلق سے دردناک چیخ نکلتی ہے جیسے سن امتثال شاہ ڈر کے مار بیڈ سے اچھل کر کھڑا ہوتا ہے سامنے ہی حسالہ درد سے پیلی زرد ہوئی اوندھے منہ پڑی تھی وہ جلدی سے ننگے پاؤں انوشے بیگم کے کمرے کی طرف بھاگ کر جاتا ہے اور تھوڑی دیر بعد دونوں ماں بیٹا حسالہ کو گاڑی میں لیٹائے ہسپتال چلیں جاتے ہیں درد کے مارے حسالہ کی حالت بہت نازک ہوتی ہے جس کے چلتے ڈاکٹر فورن سیز رکا بولتی ہیں اور تقربن

چار گھنٹوں بعد ڈاکٹر دو الگ الگ کمبل میں لپٹے ننھنے وجود انوشے بیگم اور امتثال شاہ کی گود میں ڈالتیں ہیں جیسے دیکھ امتثال شاہ کی جان میں جان آتی ہے۔۔۔

وہ وہی ہسپتال میں کھڑا فیصلہ کر لیتا ہے کے وہ دوبارہ حسالہ کو اس تکلیف سے گزرنے نہی دے سکتا حسالہ کو کھونے کا ڈر اس کے اندر کونڈلی مارے بیٹھ چکا تھا !!!

اسمارہ اور امارہ کے بعد آج تک اس دوبارہ بچے کا نام نہی لیا تھا وہ کہتا تھا میری دو پرنسس میرے پاس ہیں مجھے اب کسی کی ضرورت نہی..!!؟

کیا میں اتنا پیار الگ رہا کے میری بیگم کی مجھ سے نظریں ہی نہی ہٹ رہی امتثال شاہ حسالہ کو کسی گہری سوچ میں گم دیکھ شرارت سے بولتا ہے اس کی آواز پر حسالہ ماضی سے نکل کر حال میں لوٹتی ہے جی ہاں پیارے تو آپ ہو پر مجھ سے تھوڑے کم حسالہ ایک آنکھ ونک کر کے ایسے بولتی ہے ہاں یہ تو آپ نے صیح کہا امتثال شاہ بھی اس کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے چلیں کافی لیٹ ہو گیا حسالہ وقعت کا احساس کرتے ہوئے بولتی ہے تو امتثال شاہ بھی اپنی کلائی پر بندھی گھڑی پے ٹائم دیکھتا اٹھ کھڑا ہوتا ہے !!!!!

آبان شاہ باطشہ کو کسی کام کو ہاتھ نہی لگانے دیتا تھا جس کی چلتے وہ سارا دن آرام کر کر کے بھی تنگ آچکی تھی ساحل اور مہران کو بھی جب سے

پتہ چلا تھا کے ان کا چھوٹا بھائی یا بہن آنے والے تو وہ دونوں بھی اب اسکول جاتے وقعت خود ہی تیار ہوتے تھے یہی وجہ تھی کے باطشہ کے پاس کرنے کو اب کچھ نہی تھا ابھی بھی وہ بیڈ پر بیٹھی اپنے فون میں عیشاہ سے چیٹنگ کر رہی تھی اور عیشاہ اس کی اس حالت پر دانت نکال رہی تھی!!؟

مطلب سیر سلی باطشہ ابان شاہ کام کرنے کے لیے مری جا رہی ہے اور ایک میں ہوں جو چاھتی مجھے کوئی کام نہ کرنا پڑے بس کھانا پینا اور آرام !!!! ہو بس عیشا اس کا مزاق اڑاتی ہوئی بولتی ہے

دفعہ ہو جامیں تجھ سے بات دل ہلکا کرنے کے لیے کی اور تم ہو کے باتیں سنا رہی مجھے باطشہ جھٹ ایسے کال کر کے دانت پیستے ہوئے بولتی ہے اور عیشاہ اس کے مزے لیتی زور زور سے ہنسنے لگتی ہے:::!

اچھا یار میں تو ایسے تنگ کر رہی تھی تمھیں ویسے اگر ڈاکٹر نے ریسٹ کا بولا تو کرنے چاھے اتنے سال بعد بے بی آنا والے ہوا یہ نہ ہو کچھ مسلہ بن جائے بعد میں رونے دھونے سے اچھا ابھی سے احتیاط کی جائے ایک بار میری بہو پیدا ہو جائے عیشاہ شرارت سے بولتی ہے پھر کرتی رہنا سارا دن کام جیسے ابھی تک کرتی آئی ہو؟؟؟

باطشہ جو اس کی باتیں سنجیدہ ہو کر سن رہی تھی بہو لفظ پر چونک گئی تھی کیا مطلب تمھارا عیشا تم ابھی سے رشتے داری بنا رہی ہو ابھی تو وہ معصوم

اس دنیا میں آیا بھی نہی اور کیا پتہ وہ لڑکا بھی تو ہو سکتا تم بھی مہران کی طرح لڑکی سوچے بیٹھی ہو۔۔۔

ہاں تو وہ اللہ کی مرضی بیٹی دیں یا بیٹا پر کیا میں سوچ بھی نہی سکتی کچھ مجھے تو سچی بہت بہت خوشی ہے اللہ نے مجھے پھر سے خالہ بنا دیا بس اب تم اپنا بہت سارا خیال رکھا کرو اور خوش رہا کرو ابان بھائی سے خوب چونچلے کرو پاگل یہ ہی تو دن ہوتے جب خاوند اس کے سارے نخرے بنا کوئی چوچرا کیا مانتا ہے۔۔۔

اچھا میری دادی ماں شکریہ اتنا اچھا مشورہ دینے کا ہاہاہا

اب میں فون رکھتی ہوں ساحل اور مہران آنے والا ہیں ہے میں زرا سیکنہ سے بول کر ان کے کھانے پینے کو کچھ ہلکا پھلکا بنواں لو ایسا بول باطشہ

فون بند کر کے بیڈ پر پڑا اپنا دوپٹہ سر پر اچھے سے اوڑھے کمرے سے باہر نکلتی ہے!!!!!

سیکنہ جو سبزیاں دھو کر فریج میں رکھنے لگتی ہے جب باطشہ وہاں آتی ہے سیکنہ ایسا کرو ساحل اور میران کے لیے کچھ ہلکا پھلکا سے بنا دیں۔۔

جی اچھی چھوٹی بی بی۔

چھوٹی بی بی آپ کے لیے جوس بنا دوں؟؟

نہی ابھی میرا دل نہی تم جلدی س بنالو ساحل اور مہران آنے والے ہے آپ کو پتہ ہے ان سے بھوک برداشت نہی ہوتی پوری حویلی سر پر اٹھا لیتے ہیں۔۔۔۔

جو رگ و پے میں رواں جوشِ لہو ہے تو ہے
دل دھڑکتا ہے جو سینے میں وہ تو ہے تو ہے

تو مرے سانس کی تسبیح عبادت ہے مری
جو مرے عشق میں آنکھوں کا وضو ہے تو ہے

لاکھ ہوتا ہی رہے گرچہ دریدہ دامن
جو مری روح کا ہر زخم رفو ہے تو ہے

یہ چمن آج بھی مہکا ھے تری یادوں سے
جو بھی گلزار کا اب رنگ ہے بو ہے تو ہے

تجھ سے تازہ ہے گلستانِ محبت میرا
دل کے جو پھول کی مہکار نمو ہے تو ہے

اب کوئی پھول ہو کانٹا ہو یہ قسمت میری
.جو بھی ہے دوست ہے دشمن ہے عدو ہے تو ہے

تاشی آئینے کے سامنے کھڑی بال بنا رہی تھی کے اس کی نظر اپنے
بھرے بھرے جسم پر جاتی ہے اس کا نواں مہنہ چل رہا تھا وقعت کتنی

تیزی سے گزر رہا تھا پتہ بھی نہی چلا ان نو مہنوں میں سب نے اس کا بھرپور خیال رکھا تھا خاص کر ابان شاہ نے اس نے تو ایسے ہاتھ کا چھلا بنا رکھا تھا کبھی کبھی تو باطشہ اپنی قسمت پر رشک کرتی بھلا مجھ سے بڑھ کر بھی کوئی؟؟خوش نصیب ہو سکتا ہے جو چاہ وہ پالیا تھا ابان شاہ کی اس قدر دیوانگی دیکھ کر وہ اندر سے ڈرتی بھی تھی_ اور ہمشہ اللہ سے دعا کرتی تھی کے ان کی خوشیوں کی کسی کی نظر نہ لگے اور پھر جو اللہ کے قریب ہو دوسروں سے مانگنے کی بجائے صرف اللہ پر کامل یقین رکھتا ہو بھلا مشکل میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسے کیسے اکیلا چھوڑ سکتا ہے اور باطشہ نے تو ہر تکلیف میں صرف اللہ کو ہی پکارہ تھا۔!!!

وہ آئینے کے سامنے کھڑی بال کم اور خود کو زیادہ گھور رہی تھی جب سے اس کا پیٹ بڑا ہوا تھا وہ گول مٹول سا بھالو ہی بن گئی تھی اور ابان شاہ

ایسے خوب تنگ بھی کرتا ہے کبھی کبھی تو باطشہ چڑ سی جاتی تھی اور پھر ابان شاہ سے ناراض ہو کر منہ بنا کر بیٹھ جاتی تھی اور ابان شاہ گھنٹوں ایسے منانے میں صرف کر دیتا تھا بغیر کوئی بھی متھے پر شکن لائے بنا!!!!!

ابان شاہ جو باطشہ کی وجہ سے اجکل جلدی آفس سے واپس آجاتا تھا وہ کمرے میں آیا تو باطشہ کو آئینے کے سامنے گم صم سی کھڑی دیکھ پیچھے سے آکر اس کے گرد بانہوں کا حصار بنا کر اس کے دائیں کندھے پر ٹھوڑی ٹیکا دیتا ہے!!!!

میرا بھالو کن سوچوں میں گم ہے کے ایسے اپنے بان کے آنے کا بھی پتہ نہی چل سکا وہ اپنے ڈاڑھی کو اس کی گردن پر مسلتے ہوئے نرم لہجے سے بولتا ہے تو باطشہ جو اپنے موٹے ہونے کا غم لیے کھڑی تھی وہ اس اچانک

افتاد پر ہڑ بڑا جاتی ہے اور پھر ابان شاہ کو دیکھ کر ایک لمبی سانس خارج کرتی ہے اور بولتی ہے دیکھیں نے بان میں کتنی موٹی ہو گئی ہو وہ برے برے منہ بنا کر بچوں کی طرح شکایات لگانے لگتی ہے۔۔۔

ابان شاہ ہولے سے مسکراتے ہیں اور پھر ایسے ہاتھ سے پکڑ کر بیڈ پر بیٹھاتا ہے اور کنگالے کر خود اس کے لمبے سیاہ گھنے بالوں میں نرم پیار سے پھیرنے لگتا ہے اتنے لمبے بال بھی ابان شاہ کی پسند پر ہی رکھے تھے باطشہ ہے_ کس نے کہا آپ موٹی ہو گئی ہو مجھے تو آپ ہر حال میں پیاری لگتی ہیں اور رہے بات موٹے ہونے کی تو آپ یہ بھی تو دیکھیں اللہ نے ایک بار پھر سے آپ کے قدموں تلے جنت رکھ دی ہے خوش قسمت ہیں آپ ورنہ بہت سی ایسی عورتیں بھی ہے جو ان پلوں کو محسوس کرنے کے لیے ترس رہی ہیں اور آپ نے موٹا ہونا محسوس کر لیا ہے پر

یہ نہی محسوس کر سکی کے آپ کے چہرے پر ممتا کے نور کس قدر پھیلا ہوا ہے۔اچھا سوری اب ایسا کچھ نہی سوچوں گی میں کچھ زیادہ ہی فیل کر گی تھی وہ اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر بولتی ہے اور ابان شاہ اگے بڑھ کر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھتا ہے اور پھر باری باری اس کی دونوں آنکھوں کو چومتا ہے باطشہ بھی سکون سے آنکھیں بند کر لیتی ہے۔۔۔۔

❤❤❤

کچن میں گھسی اس کی پسند کا کھانا تیار کر رہی تھی دوپہر سے شام ہونے کو آئی تھی پر پتہ نہی کون سی ڈیش تھی جو تیار ہونے کا نام ہی نہی لے رہی تھی پھر اللہ اللہ کر کے عیشاہ کچن سے باہر نکلتی ہے امل اور زوہی کی بھی جان میں جان آتی ہے ورنہ عیشاہ نے تو آج ان کے لیے بھی نو لفٹ کا بورڈ لگا رکھا تھا امل اور زوہی دل ہی دل میں اپنے باپ کو لیے جل بھن رہے تھے پر منہ سے کچھ کہنے کی جرات نہی کر سکتے تھے پتہ تھا پھر عیشاہ کی چپل نے ان کا دور تک پیچھا کرنا تھا۔۔ماما یار کب تک بابا آئیں گے عیشا جیسے ہی کچن سے فریش ہونے کو نکلتی ہے اگے اس کا سپوت باپ ??? کے لیے بے چینی لے کھڑا تھا

امل سے بولوں بابا کو فون کرے کب تک پہنچ رہے میں تب تک فریش ہو کر آتی ہوں وہ زوہی کی گال پر بھوسہ لیتی اوپر کمرے کی جانب چلی

جاتی ہے اور زوہی بجائے امل سے کہنے کے خود ہی زویار کو کال کرنے لگتا ہے۔۔

بابا کب تک آپ آئیں گے زوہی کب سے آپ کا ویٹ کر رہا مس یو سو مچ بابا جیسے ہی کال پک ہوتی زوہی بنا کچھ سنے اپنی بات سنا رہا تھا۔ زوایار جو منشن کے باہر گاڑی سے اتر رہا تھا وہ زوہی کی بات سن کر مسکراہتا ہے اور بولتا زوہی آنکھیں بند کرے دو منٹ بعد بابا زوہی کے پاس ہو گے ۔۔

زوہی جھٹ آنکھیں بند کرتا ہے ابھی ایسے آنکھیں بند کریں کچھ ہی سکینڈ ہوتے کے زوایار دبے قدموں چلتا اس کے پاس آتا ہے اور ایسے اپنی گود میں اٹھا کر چٹاچٹ اس کے گال چوم لیتا ہے زوہی بھی کھلکھلا کر

ہنسنے لگتا ہے۔بابا میں نے بہت مس کیا آپ کو زوہی اس کے گلے میں بانہیں ڈال کر بولتا ہے اچھا کتنا مس کیا میرے شہزادے نے مجھے بتاؤ بابا کو اتنا سارا وہ اپنے ننھے منے ہاتھ پھیلا کر بتاتا ہے۔۔

عیشا فریش ہو کر آئینے کے سامنے کھڑی ہلکا پھلکا میک اپ کر رہی ہوتی ہے جب کلک کی آواز سے ڈور کھولتا ہے اور زوایار خانزادہ اپنی بھرپور پرسنالٹی کے ساتھ کمرے میں داخل ہوتا ہے۔عیشاہ جو آنکھوں میں کاجل لگا رہی تھی وہ وہی ہے نظر بھر پیچھے دیکھتی ہے تو زوایار کو دیکھ ایک پل اس کے ہاتھ تھم جاتے ہیں پر دوسرے ہی پل وہ ناراضگی سے منہ موڑ لیتی ہے زوایار مسکرا کر اپنی نک چڑھی بیوی کو دیکھتا ہے اور اگے بڑھ کر اس بازو سے پکڑ کر اپنی طرف گھومتا ہے اور کس کر اس

اپنے حصار میں لے لیتا ہے۔یہ سب اتنی جلدی میں ہوتا ہے کے عیشاہ کو کچھ بولنے کا موقع ہی نہی ملتا۔۔

مس یوسوچ وائفی وہ اس کے بالوں پر لب رکھتا دھیرے سے بولتا ہے

عیشاہ جو سکون سے آنکھیں موندے اس کے سینے سے لگی ہوتی ہے

زوایار کے دھیرے سے بولے گئے ایک جملے پر ہی لال سرخ ہوتی چلی جاتی ہے زویار اس کے بالوں پر لب رکھنے کے بعد اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتا ہے اور بولتا ہے

???

ایک چہرہ جو میرے خواب سجا دیتا ہے

مجھکو میرے ہی خیالوں میں سدا دیتا ہے

وہ میرا کون ھے معلوم نہیں ھے لیکن

جب بھی ملتا ھے وہ پہلو میں جگہ دیتا ھے

میں جو اندر سے کبھی ٹوٹ کے بکھروں

وہ مجھکو تھامنے کے لیئے ہاتھ بڑھا دیتا ھے

میں جو تنہا کبھی چُپکے سے بھی رونا چاہوں

وہ دل کے دروازے کی زنجیر ھلا دیتا ھے

اُس کی قربت میں ھے نجانے کیا بات محسن

! ایک لمحے کے لیئے صدیوں کو بُھلا دیتا ھے

عیشاہ سے تو شرم کے بارے نظریں اوپر ہو ہی نہی رہی تھی زویار تو بس اس خوبصورت دھنک جیسے رنگوں کو تکتا جا رہا تھا جزبات تھے کے امنڈ امنڈ کر باہر نکلنے کو مچل رہے تھے وہ دل کی بقراری کو تسکین پہچانے کے لیے جھٹ اس کے گلابی باریک پنکھڑیوں جیسے لبوں پر جھک شدتیں لٹانے لگتا ہے پیاس تھی کے بڑھتی جا رہی تھی کافی دیر تک اپنی من مرضی کرنے کے بعد اس نے عیشاہ کو کچھ دیر سانس لینے کی آزادی دی تھی اور چند ہی پلوں بعد وہ دوبارہ سے ایسے اپنی محبت میں رنگنے لگا تھا جابجا چہرے پر بھوسوں کی بارش کرتا وہ عیشاہ کو بتا رہا تھا کے شادی کے اتنے سالوں بعد بھی اس کی دیوانگی میں کوئی کمی نہی آئی بلکے بڑھی ہی ہے عیشاہ تو حال سے بے حال ہو چکی تھی۔۔۔

اس چندپل کی قربت سے ہی پرزوایار خانزاہ تو اتنے دن کی دوری شاہد ابھی مٹانے کے چکر میں تھا۔۔

زاو۔۔۔۔۔ی ب۔۔۔۔۔س کر۔۔۔۔۔ے اس کے منہ سے الفاظ ٹوٹ پھوٹ کر نکل رہے تھے کیا ہوا جانم ابھی سے تھک گی ہو اتنے دن کا حساب کون پورا کریں کا میری شدتیں اور جنون کون سہے گا وہ اس کی گالوں پر اپنے لب رکھتا مسرور لہجے میں بول رہا تھا اور عیشاہ بھی قطرہ قطرہ اس کی محبت کی بارش میں پگھیل رہی تھی۔۔۔

بھو۔۔۔ک لگی ہو گی آ۔۔۔۔۔پ کو چلیں نہ نچے ڈنر کرتے ہیں وہ اس کی شدتوں سے سرخ انار جیسے چہرہ لیا بول رہی تھی پرزوایار خانزاہ تو اس کے ہلتے لبوں کو دیکھ کر بے چین ہو رہا تھا اس کے حلق میں جیسے

کانٹے اگ رہے تھے کچھ دیر وہ خود کو بغض رکھتا رہا پر جب کنٹرول نہ کر سکا تو عیشاہ کو بانہوں میں بھر کر بیڈ کی طرف بڑھتا ہے۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آج لال حویلی میں بہت گہما گہمی تھی شاہ منشن کے سبھی لوگ آج لال حویلی آئے ہوئے تھے باطشہ نے کل رات ایک پیاری سے گول مٹول بیٹی کو جنم دیا تھا ساحل اور مہران کی تو خوشی دیکھنے والی تھی وہ اس گلابی گڑیا کو اپنے پاس سے ہٹنے ہی نہی دے رہے تھے مہران کا کہنا تھا میں نے اللہ سے دعا کی تھی مجھے بہن چاہے اس لیے اللہ نے ہمارے گھر اس گلابی گڑیا کو بھیج دیا اسمارہ اور امارہ بھی اس ننھی گڑیا کو بڑے اشتیاق سے دیکھ رہی تھیں۔وہ گلابی گڑیا بھی تو سب کو یو آنکھیں مٹکا مٹکا کر دیکھ رہی تھی جیسے پہچاننے کی کوشش میں لگی ہو۔۔

فلش بیک۔

رات ابان شاہ دیر تک ڈیرے پر ٹہرا رہا تھا جس کی وجہ سے ایسے آنے میں کافی لیٹ ہو گیا تھا باطشہ کی شام سے ہی ہلکی ہلکی طبیت خراب تھی پر اس نے توجہ نہ دی نہ ابان کو اس بارے کچھ بتایا تھا اجکل باطشہ کی وجہ سے وہ کام پر بھی کم ہی دھیان دے پاہ رہا تھا اور پھر رات بھر وہ بار بار اٹھ کر چیک کرتا تھا کئی باطشہ کو کچھ مسلہ تو نہی درد تو نہی ساحل اور مہران تو اپنی دادی کے پاس سوتے تھے جبکے ان آخری دنوں میں باطشہ کو الٹیاں بھی آنے لگی تھی۔۔ جس کی وجہ سے ابان کئی آتا جاتا نہ تھا کے نا جانے کب ہو سپٹل جانا پڑھ جائے کل بھی ایک جرگے کا فیصلہ دینا تھا جس کی وجہ سے ایسے مجبورن جانا پڑا تھا۔۔ جب وہ واپس آیا تو باطشہ سو رہی تھی اس نے مسکرا کر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھے اور پھر اس پر کمبل صیح

سے ڈال کر الماری سے اپنا ایک سوٹ لیے فریش ہونے چلا جاتا ہے

فریش ہو کر بال بنانے کے بعد خود پر پرفیوم کا چھڑکاؤ کر کے وہ بیڈ پر آ کر کے سونے کے لیٹ جاتا ہے۔۔

ابھی ایسے سوئے کچھ دیر ہی ہوتی ہے کے باطشہ کے رونے کی آواز پر جھٹ وہ اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے تاشی میری جان کیا ہوا ہے

بہ۔۔۔۔۔ت د۔۔ر۔۔۔۔۔د ہو۔۔۔۔رہا

۔۔۔۔با۔۔۔۔۔۔۔ن

درد کی وجہ سے وہ بول بھی نہی پاہ رہی تھی ابان شاہ بنا دیری کیے اسے گود میں اٹھائے سڑھیوں سے نچے اتارتا ہے۔اور گاڑی میں کی پچھلی سیٹ پر لا کر ایسے لٹاتا ہے اور بنا کسی کو بتائے گاڑی ہو سپٹل بھگا کر لے جاتا ہے۔۔۔

اندر باطشہ کی آپریشن چل رہا تھا جب کے ابان شاہ باہر پریشان سا یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا چونکے رات کا ٹائم تھا اس لیے اس نے کسی کو بتا کر پریشان کرنا مناسب نہی سمجا تھا وہ تو یہ سوچ سوچ کر ہی پریشان ہو رہا تھا ??? کے اگر باطشہ کو کچھ ہو گیا تو

تقریبن دو گھنٹے بعد نرس گلابی کمبل میں لپٹے ایک ننھے سے وجود کو لے کر باہر نکلتی ہے۔

مبارک ہو سر بیٹی پیدا ہوئی ہے ابان شاہ بے اختیار نم آنکھوں سے اوپر کی جانب دیکھتا ہے جیسے عرش والے کا شکریہ ادا کر رہا ہو!!!

"میری وائف کیسی ہے سسٹر؟؟

آپ کی وائف بالکل ٹھیک ہے ماشاءاللہ سے نارمل ڈلیوری ہوئی ہے تو صبح تک آپ ان کو گھر لے کر کے جا سکتے ہیں نرس مسکرا کر جواب دیتی ہے!!!۔اور اس ننھی گڑیا کو ابان شاہ کو پکڑا کر دوبارہ اندر چلی جاتی ہے

"ابان شاہ اپنی گڑیا کی طرف دیکھتا ہے جو آنکھیں کھولے اپنے بابا کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی ابان شاہ اسے اپنے سینے سے لگا کر اس کی گالوں پر باری باری اپنے لب رکھتا ہے اور دل ہی دل میں اللہ کا ایک بار

پھر شکر ادا کرتا ہے جس نے ایسے اس قابل سمجا کے ایسے بیٹی جیسی رحمت سے نوازہ۔۔۔

! بیٹیاں اللہ کی رحمت ہوتی ہیں

!بیٹیاں سب کے مقدر میں کہاں ہوتی ہیں

!گھر خدا کو جو پسند آئے وہاں ہوتی ہیں

!بیٹی پہ تو جنت کی ضمانت ہے خدا کی

❤!یہ بوجھ نہیں یہ امانت ہے خدا کی

لال حویلی میں بھی ایک پر نور صبح کا آغاز ہو چکا تھا ایسی صبح جو حویلی میں" رہنے والے میکینوں کے لیے ایک بہت بڑی خوشخبری اپنے ساتھ لے کر کے آیا تھا!!!

حیا بیگم فجر کی نماز ادا کر کے اب قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی جبکے اسرار شاہ اور ابرار شاہ مسجد سے نماز پڑھ کر واپس گھر آ چکے تھے۔۔

اسرار شاہ جیسے ہے کمرے میں آتے تو اس کی فون کی رنگ ٹون بجتی ہے یا اللہ خیر اتنی صبح صبح کس کا فون ہو سکتا ہے؟؟؟

سکرین پر ابان شاہ کا نمبر دیکھ وہ جھٹ کال ریسیو کرتے ہیں اور اگے سے جو خبر ان کو سننے کو ملتی ہے وہ خوشی سے چیخ اٹھتے ہیں ہسپتال کا نام پوچھ کر اور وہاں آنے کا بول کر وہ جیسے ہی فون رکھتے ہیں۔۔۔

جو حیا بیگم پوچھتی کیا ہوا سب ٹھیک ہے نہ اور کون ہسپتال میں ہے

ارے بیگم مبارک ہو ہمارے گھر ایک اور تاشی آگئی ہے۔ابان شاہ کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے رات گئے تاشی بیٹی کی طبیت بگڑ گئی تھی تو ہمارا ابان ایسے ہو سپٹل لے گیا تھا اور صبح ہی تاشی نے ایک چھوٹی تاشی کو جنم دیا ہے۔۔۔

یااللہ تیرا شکر وہ قرآن غلاف میں لپٹے اللہ کا شکر ادا کرتی ہے چلو میں امینہ کو یہ خوشخبری سنا کر کے آتی ہوں آپ جب تک مٹھائی کا بندوبست کریں پھر سب مل کر ہوسپٹل جاتے ہیں۔

اس وقعت شاہ خاندان پورا ہسپتال کے پرائویٹ کمرے میں تاشی کے گرد گھیرا بنائے بیٹھے تھے ساحل اور مہران تو اس ننھنی پری کو اپنی گود سے نکلنے ہی نہی دے رہے تھے۔

بابا اس گڑیا کا نام میں رکھوں گا مہران ابان شاہ کو متوجہ ہو کر بولتا ہے۔۔

اوکے میری جان آپ ہی رکھ لیں نام سب کے لیے آج کا دن بہت اچھا ثابت ہوا تھا اور اتنے سالوں بعد لال حویلی میں بیٹی کا وجود آیا تھا بھلا کیوں کر نہ سب خوش ہوتے۔

?? بان آپ نے حسالہ اور انوشے پھوپھو کو بتا دیا"

باطشہ پوچھتی ہے۔

جی میری جان ساتھ عیشاہ اور زوی کو بھی پر وہ سب شام تک حویلی میں ہی پہنچ جائیں گے تھوڑی دیر تک میں ڈسچارج پیپر بنواں کر کے لاتا پھر گھر چلتے ہیں تو تاشی مسکراتی ہوئی سر ہلاتی ہے۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی ابان شاہ ڈسچارج پیپر بنوا کر لے ایا تھا اور ان کو چھٹی ہو گئی تھی باطشہ کو لے کر ابان شاہ لال حویلی واپس اگیا تھا وہ لوگ کب سے تاشی کے روم میں بیٹھے اس گلابی گڑیا سے کھیل رہے تھے۔

وہ گڑیا بھی تو سب کو آنکھیں مٹکا مٹکا کر دیکھ رہی تھی ساحل اور مہران نے الگ ہی جھنگ چھیڑ رکھی تھی ننھی گڑیا کے نام کو لے۔۔

ابھی تک ان سے نام ہی فائینل نہی ہوا تھا ساحل بولتا تھا اس کا نام میرب رکھیں جس کے معنی ہے (جنت کے پھول) جب کے مہران بول رہا تھا اس کا نام زمل ہونا چاھے معنی (پردہ) تو حیا بیگم نے مسکرا کر اپنے دونوں لاڈلوں کو اپنے پاس بلایا اور پاس بیٹھا کر بولی نام تو دونوں ہی پیارے ہیں پر اب دونوں تو رکھ نہی سکتے تو کیوں نے ہم وہ نام رکھ لیں ??? جو زیادہ اچھا ہو

??وہ کون سا داد و ساحل اور مہران ایک ساتھ بولے تھے"

اس سے پہلے کے حیا بیگم بولتی تاشی بول پڑی مجھے لگتا ہماری گڑیا کا نام میرب ہونا چاھے اپنے نام کے ساتھ ساتھ ایسے ہمشہ یہ یاد رہے گا یہ جنت کا پھول ہے اور جنت کے پھول کو اچھائی اور نیکی کے راستے پر چلنا ہے ہمشہ نہ کے شطیان کے راستے پے سبھی ہی اس نام سے متفیق ہوئے تھے۔۔

ٹھیک ہے آج سے یہ ہماری میرو ہو گی ساحل اور مہران بھی باطشہ کے پاس آکر اس کے گلے میں بانہیں ڈال کر خوش ہوتے بولتے ہیں تو سب ان کے اتنی جلدی مان جانے پر سکھ کا سانس لیتے ہیں۔۔۔

عیشاہ فریش ہو کر نکلتی ہے تو زوایار جو شیشے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا وہ ایک فلائنگ کس اس کی طرف اچھالتا ہے جیسے عیشاہ ایک گھوری مار اگنور کرتی ہے بالوں پر ٹاول لپیٹے وہ اپنا فون چیک کرنے لگتی ہے ابان شاہ کی کالز دیکھ کر وہ حیرت زدہ ہوتی ہے کیوں کے ابان شاہ اتنی کالز عام روٹین میں نہی کرتا تھا اس سے پہلے کے وہ بیک کال کرتی اس کے فون پے انوشے بیگم کی کال آنے لگتی ہے۔۔

??اسلام علیکم ورحمتہ اللہ ماما کیسی ہیں آپ

واعلیکم سلام عیشاہ کہاں بزی تھی کتنے فون کیسے یہ رکھا کس لیے ہوا اگر بروقعت کال سن نہی سکتی تو۔۔

انوشے بیگم بنا کچھ سننے عیشاہ کو اچھی خاصی سنا دیتی ہے پاس کھڑا زوایار ہڑ بڑا جاتا ہے ایسے پتہ تھا اب اس کی بیگم ماں کا غصہ اس پر نکالے گی۔۔ عیشاہ غصے بھری نظر زوایار پے ڈالے دوبارہ فون کی طرف متوجہ ہوتی ہے کیا ہوا اماما سب ٹھیک ہے نہ تاشی تو ٹھیک ہے نہ ابان لالہ کی بھی کافی !!! کال آئی ہوئی ہیں

ہاں سب ٹھیک ہے مبارک ہو خالہ بن گی ہو تاشی کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے ہم لوگ شام کو جا رہے حویلی آپ لوگ بھی آجانا بلکے میں تو کہتے تم زویار کو بولو تمھیں اور بچوں کو یہاں چھوڑ جائیں رات میں سب یہاں

سے ہی چلے جاتے ہیں ہے کیا خیال ہے۔۔۔ سچی ماما تاشی کے ہاں بیٹی ہوئی آپ کو بھی مبارک ہو ماما بہت ساری آپ سوچ بھی نہی سکتی میں کتنی خوش ہوں او کے ماما میں تھوڑی دیر میں آپ کے ہاں آتی ہوں ایسا بول وہ فون رکھتی ہے اور مسکراتی ہوئی بالوں سے ٹاول نکالے شیشے کے سامنے جا کر کے کھڑی ہوتی ہے۔۔

زوی مجھے اور بچوں کو ماما کے گھر ڈراپ کر دیں ہم سب رات میں لال حویلی جا رہے تاشی کے ہاں بیٹی ہوئی ایسے دیکھنے وہ مصروف سی بولتی ہے !!!!زویار تو اب کچھ بول بھی نہی سکتا تھا معا کئی بیگم ناراض نہ ہو جائے

اوکے میری جان تیار ہو جاؤ بچوں کو بھی کرو پھر چھوڑ کر آتا ہوں وہ جلدی سے کمرے سے نکل کر باہر جاتا ہے اور پھر ابان شاہ کو کال لگاتا ہے اخر دوست تھا مبارک باد دینا تو بنتا ہی ہے..

چلو بچوں جلدی سے تیار ہو جاؤ ہم نانو کے گھر جا رہے ہیں عیشاہ نک سک سا تیار ہو کر امل اور زوہاں کے مشترکہ روم میں آتی ہے۔

ماما آج تو بابا آئیں ہم آج کیوں جا رہے زوہان مصوم سے منہ بنائے بولتا ہے تو عیشا کے پاس آکر اس کے گالوں پر ایک کسی کرتے ہوئے بولتی ہے??

کیوں کے تاشی خالہ کے پاس ننھنی سی گڑیا آئی ہے جیسے امل آپ کی بہن ہے ویسے اللہ نے ساحل اور مہران بھائی کو بہن دی ہے نانو اور مامی لوگوں کے ساتھ ہم لوگ بھی حویلی جائیں کے بہنا کو دیکھنے کے لیے۔۔

واہ سچی ماما تاشی خالہ کے پاس بھی گڑیا آئی ہے امل بھی خوشی سے بیڈ سے چھلانگ لگاتی عیشا اور زوہان کے ساتھ کارپیٹ پر بیٹھ جاتی ہے۔۔جی میری جان تاشی خالہ کے پاس بھی آپ کے جیسے گڑیا آگئی ہے جیسے آپ میری گڑیا ہو۔۔

ماما کیا ہم اس گڑیا کو اپنے گھر نہی لا سکتے وہ ہمارے گھر ہی رہے میرے کھلونوں کے ساتھ وہ بھی کھیلیں زوہاں بولتا ہے۔

ارے بدھو وہ بہت چھوٹی سی ہو گی اور وہ اپنی ماما کے بغیر نہی رہے گی کہی بھی جیسے ہم نہی رہتے اپنی ماما کے بنا امل اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتی ایسے سمجاتی ہے او تو ایسا ہے چلو جب وہ بڑی ہو گئی تو ہم ایسے لے آئیں گے اپنے گھر پکا پکا زوہی دور تک سوچ کر بیٹھا تھا۔اور عیشاہ کو وہ بات یاد آجاتی ہے جب وہ تاشی کو بولتی ہے کے اگر بیٹی پیدا ہوئی تو میرے زوہان کی دلہن بنے گے ایک بھرپور سی مسکراہٹ عیشاہ کے لبوں کو چھو جاتی ہے۔۔۔

شام کا وقعت تھا پوری حویلی قہقوں سے گونج رہی تھی بچے کھیل کود میں بزی تھی مرد حضرات مردان خانے میں اپنی محفل لگا کر بیٹھے تھے اور عورتیں سب باطشہ کے روم میں رکھے صوفوں پر بیٹھی باتوں میں

مصروف تھی اور اگر دیکھا جائے ننھی میرب کی طرف تو وہ تیار شیار ہوئی اس وقعت عیشاہ کی گود میں مزے سے لیٹی ہوئی تھی زوہان تو میرب کو دیکھتا ہی اس کانچ سی آنکھوں والی گڑیا کا دیوانہ ہو گیا تھا ابھی بھی بڑی مشکل سے عیشاہ نے ایسے ساحل اور اسمارہ لوگوں کے ساتھ باہر بھجا تھا۔۔۔

انوشے بیگم بھی واری صدقے جا رہی تھی دنوں ماں بیٹی کے باطشہ میں تو سب کی جان تھی ہی اب میرب نے بھی سب کو اپنا دیوانہ کر لیا تھا !!!!

تاشی یہ کتنی سوفٹ ہے نہ اس کی آنکھیں دیکھوں بالکل تمھارے جیسی ہے موٹی موٹی اور ناک بھی چھوٹا سا ہے کتنی پیاری ہے میرو عیشاہ چاھے

دو بچوں کی ماں تھی پر اس وقعت وہ بالکل بارہ تیرا سال کی بچی بنی ہوئی تھی وہ بار بار میرب کے ہاتھ پاؤں چوم رہی تھی اور یہی بات اس ننھی گڑیا کو شاہدا اچھی نہی لگی تبھی وہ گلا پھاڑ پھاڑ کر رونے لگی تھی عیشا ایسے روتے دیکھ بوکھلا گئی تھی۔۔

عیشو ایسے میرے پاس لاؤ ایسے لگتا بھوک لگی ہے باطشہ بولتی ہے تو عیشاہ ایسے پکڑا دیتی ہے باطشہ کی گود میں جاتے ہیں میرب چپ ہو جاتی ہے عیشاہ کی تو صدمے کے مارے پوری کی پوری آنکھیں ہی کھل جاتی ہے۔۔

دیکھا عیشو آپی ہماری میرو ابھی سے کتنی چلاک ہے حسالہ میرب کی طرف مسکرا کر دیکھتی ہے اور پھر عیشاہ کو بولتی کو بولتی ہے؟؟؟

ہاہاہاہا چلاک تو اس کے ماں باپ بھی ہیں تبھی تو دیکھو اتنے سال بعد پھر سے بے بی آگیا اور ہمیں خبر تک نہ دی عیشاہ باطشہ کی طرف آنکھ ونک کر کے بولتی ہے تو باطشہ شرم سے سرخ ہوتی نظریں جھکا جاتی ہے۔۔

یوں باتوں ہی باتوں میں کھانے کا ٹائم ہو جاتا ہے عیشاہ اور حسالہ مل کر کھانا سرو کرتیں ہیں اور پھر ہنسی خوشی کے ماحول میں سب مل بیٹھ کھانا کھاتے ہیں ہے اس کے بعد حسالہ سب کے لیے چائے بنا کر کے لاتی ہے

۔

بچے بھی موج مستی کر کے تھک گ ئے تھے اس لیے سب سو چکے تھے صبح اتوار تھا اسکول سے چھٹی تھی تو سب حویلی ہی روک گے تھے زوایار

کو ضروری کام تھا وہ کھانا کھانے کے بعد چلا گیا تھا وہاب شاہ اور امتثال شاہ بھی نکل گے تھے اور عورتوں نے اب اپنی محفل لگالی تھی جو رات گ ئے تک جاری رہنے والی تھی۔۔

اثاثہ لگتے تھے مجھ کو کبھی جو خواب میرے

تمہارے بعد تو وہ بھی خسارے لگتے ہیں

اے میری روح کے حصّے " تمہیں پتہ ہے ؟ مجھے

✍- تمہارے نام کے انسان بھی پیارے لگتے ہیں

حسالہ اور انوشے بیگم بچوں کے ساتھ دوسرے دن واپس شاہ منشن آگئی تھیں وہ الگ بات تھی کے امارہ اور اسمارہ کا دل نہی لگ رہا تھا ننھی میرب کے بناپر واپسی بھی ضروری تھی اسمارہ کے پیپر شروع ہو رہے تھے جس کے لیے ایسے تیاری کرنی تھی اور امارہ تو پھر اسمارہ کے بنا رہے بھی نہی سکتی اس لیے وہ لوگ واپس آ چکے تھے۔۔

اموتاشی خالہ کی میرب کتنی پیاری ہے نہ بالکل ڈول کے جیسے میرا دل تو کر رہا تھا میں ایسے بھی شاہ منشن ہی لے آتی اسمارہ باہر لان میں جھولے پر بیٹھی امارہ کو بولتی ہے۔۔

اور جیسے وہ تمھارا کھڑوس ہینڈسم ساحل لانے دیتا نہ تمھیں امو کی بچی کتنی بار بولا وہ کھڑوس نہی ہے وہ بھت اچھے ہیں میرا اتنا خیال رکھتے ہیں ہے اور امو تمھیں پتہ وہ اسکول میں اپنا لنچ بوکس بھی میرے ساتھ شہیر کرتیں ہیں!!!

اچھا اچھا بس کرو پتہ مجھے کتنا اچھا کھڑوس امارہ منہ کے زوایے بگاڑتی ساحل کے بارے بول رہے تھی۔۔۔

جیسے ساحل اسمارہ کے لیے ابھی سے کچھ غلط برداشت نہی کرتا تھا اسمارہ بھی ویسے ہی ساحل کے بارے مزاق بھی برداشت نہی کرتی تھی ان کا یہ جنون ان کو کہاں تک لے کر جانا والا تھا اس سے دونوں ہی انجان تھے؟؟؟؟

"امارہ اسمارہ"

اپنی ماں کی آواز سن کر دونوں پیچھے مڑ کر دیکھتی ہیں یہاں حسالہ ان کے لیے فرنچ فائز بنا کر لاتی ہے ساتھ کیچپ بھی چلو فنش کرو جلدی سے میں داداو کو چائے دے کر آتی ہوں شاباش۔۔

?okay mom"

دونوں ایک ساتھ بول کر فرنچ فائز کھانے لگتی ہے اور حسالہ مسکراتی ہوئی دوبارہ کچن کی طرف چلی جاتی ہے۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

حسین رت میں گلاب چہرو مجھے بتاؤ اداس کیوں ہو
دلوں پہ بیتی ہوئی کہانی مجھے سناؤ اداس کیوں ہو؟

جو رنجشیں دل میں پل رہی ہیں منافقت میں جو ڈھل رہی ہیں
بھلا کے شکوے مٹا کے دوری گلے لگاؤ اداس کیوں ہو؟

کتاب دل کے ہر صفحے پہ لکھا ہے ہم نے لفظ محبت
ہمیں ہماری وفا کے بدلے سزا سناؤ اداس کیوں ہو؟

فریب کھانا بھی مشغلہ ہے فریب دینا بھی مشغلہ ہے
تو دل کے لٹنے پہ کیسا ماتم خوشی مناؤ اداس کیوں ہو.....؟؟

خیر تو ہے آج زوی صاحب بڑے شاعر بنے ہوئے ہیں عیشاہ جو اپنی اور زویار کی چائے لیے باہر لان میں آتی ہے تو زویار موبائل پر کوئی غزل لگائے سن رہا تھا۔۔

ارے بیگم صاحبہ آپ نہی سمجھو گی ہماری اداسی وہ مصوم سی شکل بنائے بولتا ہے عیشاہ اس کی نوٹنکی اچھے سے سمج رہی تھی تبھی کھلکھلا کر ہنستی ہوئی اس کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھتی ہے اور دونوں ہاتھوں کا پیالہ بنا کر اپنا چہرہ ٹکاتی ہوئی پوچھتی ہے ??

ارے میری بھولی عیشو شکر کرو دیوداس نہی بنا شاعر پر ہی گزار کر لیا میں نے زویار آنکھوں میں شرارت لیے بولتا ہے۔

اچھا بتائیں تو کیا ہوا ہے عیشاہ ایسے گھورتی ہوئی دوبارہ بولتی ہے تو زوایار کن اکھیوں سے ایسے دیکھتے ہوئے بولتا ہے!

یار دیکھو لوابان شاہ نے اتنے سالوں بعد سب کو سرپرائز کر دیا ہے کیا تمھارے دل میں خیال نہی آیا کے ایسا ہی کچھ سرپرائز ہم بھی دیں وہ کان کی لو کجھاتا ہوا بولتا ہے۔

عیشاہ جو نا سمجی سے ایسے دیکھ رہی تھی آخری بات کا مطلب سمجھتے ہیں زوایار محض گھور ہی سکی تھی پر شرم سے گالوں پر لالی بھی پھیل چکی تھی۔

اوئے ہوئے میری عیشو بلش کر رہی ہے زوایار اس کی گھوری کو خاطر نہ لاتے ہوئے ایسے چھیڑنے لگتا ہے۔

شرم کریں زوایار دو بچوں کے باپ ہوا بھی اور بھی بچہ چاھے پہلے تم تینوں مجھے سکون کرنے نہی دیتے اور اب ایک اور بچہ چاھے۔ نا بابا نہ مجھ سے تو نہی ہو گا عیشاہ کے تو کانوں سے بھی دھواں نکلنا شروع ہو چکا تھا ایک اور بچے کا سن کر ہی !

!!ہاہاہاہا!!! جاناں میں تو مزاق کر رہا تھا

اچھا چائے پی لیں ٹھنڈی ہو رہی عیشاہ ایسے خفگی سے بولتی وہاں سے واک اوٹ کر جاتی ہے۔ پیچھے زوایار چائے لبوں کو لگاتا ہے تو چائے

ٹھنڈی ہو چکی تھی وہ ایسے دوبارہ گرم کرنے کے لیے اندر بڑھ جاتا

ہے...

آنکھوں کی چمک پلکوں کی شان ہو تم

چہرے کی ہنسی لبوں کی مسکان ہو تم

دھڑکتا ہے دل بس تمہاری ہی آرزو میں

پھر کیسے نہ کہوں میری جان ہو تم

صبح ابان شاہ آفس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا باطشہ ابھی تک سو رہی

تھی میرب رات بھر وقفے وقفے سے ایسے جگاتی رہی تھی اس لیے اب

وہ گہری نیند سو رہی تھی اور میرب میڈم کی بیٹری ختم ہو چکی تھی ایسی لیے وہ آنکھیں مٹکا مٹکا کر یہاں وہاں دیکھ رہی تھی۔۔

ابان شاہ اپنی تیاری مکمل کر کے جیسے ہی مڑے تو بے بی کاٹ سے آتی !!!!میرب کی قلقاریوں نے ایسے اپنی جانب متوجہ کر لیا تھا

وہ میرب کے پاس جا کر روکتا ہے تو دیکھتا ہے وہ ننھی پری اپنا ایک انگوٹھا !! منہ میں ڈالے زور زور سے پاؤں ہلا رہی تھی

اپنے بابا کو دیکھتے ہی وہ مزید ہاتھ پاؤں چلانے لگتی ہے جیسے وہ ایسے پہچان چکی ہو۔۔

میرو میری جان آہستہ بولوں آپ کی ماما سو رہی ہے نہ ماما کی نینی خراب ہو جائے گی میری جان وہ اس کے گالوں کو ہاتھ سے سہلاتے ہوئے بولتا ہے۔تو میرب کی قلقاریاں کمرے میں گونجنے لگتی ہے۔

ابان شاہ ایسے احتیاط سے بے کاٹ سے نکال کر اپنے سینے سے لگاتا ہے اور پھر اس کے روئی کے جیسے نرم گالوں کو چٹاچٹ چومنے لگتا ہے۔اپنی ننھی شہزادی سے خوب سارا پیار اکر کے وہ ایسے اپنے ساتھ لیے باہر نکل جاتا ہے۔۔

ابان شاہ میرب کو اپنی گود میں اٹھائے ڈائننگ ڈیبل پر جاتا ہے جہاں ساحل مہران ناشتہ کر رہے تھے حیا بیگم کچن میں تھی۔

اور امینہ بیگم (باطشہ کی امی) ساحل مہران کو اپنی نگرانی میں ناشتہ کروا رہی تھی۔۔

دیکھوں بھئی آج ہمارے ساتھ کون ناشتہ کرنے آیا ہے؟؟

ابان شاہ کی آواز پر سب اس کی جانب دیکھنے لگتے ہیں جو ننھی میرب کو اپنی گود میں اٹھائے سڑھیاں اتر رہا تھا۔

!!!مہران تو اپنا ناشتہ چھوڑ میرب کی طرف لپکتا ہے

"میرو میری جان"

میرب پانچ ماہ کی ہو چکی تھی اس لیے اب مہران یا ساحل کو اٹھانے میں مسلہ نہی لگتا تھا ورنہ جب یہ پیدا ہوئی تھی ساحل نہی اٹھاتا تھا اس کا کہنا تھا چھوٹی سی ہے کئی کمبل سے گر نہ جائے مجھ سے۔اس میں کوئی شک نہی تھا دونوں بھائیوں کی جان بستی تھی اس گڑیا میں!!!

!! بابا ماما کہاں ہے؟؟ ساحل پوچھتا ہے

ساحل کی بات پر سب ابان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

یہ میرو نے رات بھر سونے نہی دیا تھا آپ کی ماما کو تو وہ ابھی سو رہی تبھی میں میرو کو بھی ساتھ ہی لے آیا ورنہ اس کا کیا کب جگا دیتی باطشہ کو۔۔

لاؤابان بیٹامیرو کو مجھے پکڑادو آپ کو بھی آفس سے لیٹ ہو رہااور ساحل مہران کا بھی ٹائم ہو گیااسکول جانے کا۔۔

حیا بیگم جوابان شاہ کاناشتہ لے کر آئی تھی وہ بولتی ہے توابان شاہ اپنے ننھی پری کی گالوں پر باری باری بھوسہ دیتے ہوئے ایسے اپنی ماں کو پکڑا دیتاہے!!!

چلو آج دادی پوتی مل کر ناشتہ کرتے ہیں کیوں میرو؟؟اور میرو بھی ہنسنے لگتی ہے جیسے ایسے بات سمج آگئی ہو حیا بیگم ایسے اٹھائے صوفے پر جا کر بیٹھی جاتی ہے تاکے میروب کو گود میں لٹائے آرام سے ناشتہ کر سکے_____

امل اور امارہ کلاس میں بیٹھی کاپی پر کچھ لکھ رہیں تھیں کے اسد نے امل کی کوپی پر پانی سے بھری بوتل گرادیتا ہے اور پھر اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر زور زور سے ہنسنے لگتا ہے۔

اسد ایک انتہائی بتمیز بچہ تھا جیسے ہر ایک سے پنگا لینے کے علاوہ کچھ نہی آتا تھا وہ ایک امیر باپ کی اولاد تھا اس لیے ٹیچر بھی اس کی غلطیوں کو اگنور کر دیتی تھیں جس کی بدولت وہ اب اتنا بگڑا ہوا تھا۔(ہمارے معاشرے کا یہی تو المیہ ہے طاقت وار پر ہاتھ نہی ڈالتے اور غریب کو روئی کی طرح دھک کر رکھ دیا جاتا ہے)..

امل جو اپنے دھیان تھی اچانک پانی گرنے کی وجہ سے اس کی کوپی کے ساتھ ساتھ اس کا یونیفام بھی گیلا ہو گیا تھا وہ غصہ سے سامنے کھڑے اسد کو دیکھتی ہے جو اس پر پانی پھینک کر اب اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر اس پر ہنس رہا تھا۔۔

وہ بھی امل خانزادہ تھی لڑنا سیکھا تھا اس نے کسی سے ڈرنا نہی کیوں کے وہ ڈرپوک لڑکی نہی تھی۔۔

امل اٹھ کر اسد کے سامنے جا کر کے کھڑی ہوتی ہے؟؟؟

اور اپنی پانی کی بوتل جو کچھ دیر پہلے ہی وہ امارہ کے ساتھ مل کر بھر کر لائی تھی وہ سارا کا سارا پانی اسد کے سر میں ڈال دیتی ہے۔۔

اسد جو امل کا مزاق بنا رہا تھا اس کے ہنستے لب پل بھر میں سکڑتے ہیں اور ایک ہاتھ کی مٹھی وہ زور سے بھینچ لیتا ہے۔۔

ایسے امل سے اس قدر جرات کی امید نہی تھی یا شاہد وہ ابھی تک امل !!! خانزادہ کو جانتا ہی نہی تھا

یہ کیا بتمیزی ہے یونیچ تم جانتی نہی ہو میں کون ہو اسد غصے سے اس کو بولتا ہے پر وہ امل ہی کیا جو ڈر جائے۔۔

اگر یہ بتمیزی ہے اسد راؤ تو شرافت وہ بھی نہی تھی جو کچھ دیر پہلے دیکھائی گئ تھی۔۔

اپنے کام سے کام رکھا کرو اسد راؤ ورنہ میں زبان کم اور ہاتھ زیادہ چلاتی ہوں وہ ایسے شہادت کی انگلی سے وارن کرتی ہوئی دوبارن اپنی سیٹ پر جا کر بیٹھ جاتی ہے۔۔

اور اسد پر پوری کلاس ہنسنے لگتی ہے۔۔
چھوڑوں گا نہی میں تمھیں امل خانزادہ دیکھنا اب میں کیا کرتا ہوں۔۔

امل اسے بنا کچھ جواب دیے بیگ سے دوسری کاپی نکالتی ہے۔۔

امیمی یار کیا ضرورت تھی اس کمینے کے منہ لگنے کی پانی ہی تو تھا ابھی سوکھ جاتا!!! مارہ ایسے بولتی ہے

دیکھ اموبات پانی کی نہی ہے بات ہے صیح غلط کی اگر میں آج چپ رہتی تو اس نے سمجنا تھا؟؟ میں اس سے ڈر گی ہوں اور اس زم میں اس نے روزنہ روز کچھ کرتے رہنا تھا۔۔

بابا کہتے ہیں مرض کا علاج جتنی جلدی کر لیں اتنا ہی اچھا ہوتا ہے اب تم چھوڑوں ان باتوں کو چلو کچھ کہتے ہیں آج عیشو نے مجھے لنچ بوکس نہی بنا کر دیا۔۔

امارہ تو امل کی باتوں پر حیران تھی چھوٹی سی ہو کر کتنی گہری باتیں کرتی ہے امل خانزادہ۔۔

چلو بھی کیا سوچ رہی ہو امارہ کو کسی گہری سوچ میں گم دیکھ امل اس کا کندھا ہلاتی ہے تو وہ گڑبڑا کر سیدھی ہوتی ہے۔ نہی کچھ نہی سوچ رہی چلو کچھ کہتے ہیں اور پھر دونوں کلاس روم سے باہر نکل جاتیں ہیں!!!!!!

عجیب دکھ ہے چاہو تمام عمر جسے
پھر ایک روز محبت سے وہ مکر جائے
ایک ایسا شخص خدایا سبھی کو دے دینا
!!!!کہ جس سے بات کرو تو تھکن اتر جائے

ابان شاہ آفس میں بیٹھا فائل چیک کر رہا تھا جب اس کے فون پر کال آتی ہے وہ نمبر دیکھتا ہے تو میری زندگی لکھا ہوتا ہے وہ فائل بند کرتا ہے اور کال ریسو کرتا ہے۔

جی میری جان کیا ہوا ہے؟؟؟

فون کے دوسرے پار باطشہ کی دل نے بیٹ مس کی تھی اس کے میری جان بولنے پر۔۔۔

کیوں کیا کام کی وجہ سے کال کر سکتی میں آپ کو وہ منہ بسورے بولتی ہے تو ابان شاہ کرسی پر سر ٹکائے ہولے سے مسکراتا ہے اور بولتا ہے۔۔ نہی تو آپ کا جب دل چاھے بات کر سکتی ہے مسز ابان شاہ یہ بندہ ناچیز ہر

وقعت آپ کا دل و جان سے منتظر ہے۔ باطشہ کھلکھلا کر ہنسنے لگتی ہے!!!۔

(اگر کسی عورت سے وفا چاہتے ہو تو اسے وقت دو محبت دو بھروسہ دو اور سب سے زیادہ اگر عزت دو گے تو وہ عورت تمہارے لیے اپنی جان تو دے دے گی مگر کبھی بے وفائی نہیں کرے گی)

صبح آپ میرے اٹھنے سے پہلے آفس آگے تھی تو میں سوچا ابھی بات کر لوں۔۔اچھا تو مطلب میری جان مس کر رہی تھی مجھے؟؟ جی ہاں یہ ہی سمجھ لیں وہ بھی جھٹ جواب دیتی ہے!!!!

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

(سٹوری اٹھارہ سال بعد کی)

یہ منظر صبح فجر کا تھا جہاں اس منشن میں رہنے والے میٹھی نیند لے رہے تھے وہی اسی منشن میں ایک کمرہ ایسا بھی تھا۔ جہاں ایک حجاب میں لپٹی باوضو ہو کر اپنے رب کی بارگاہ میں سر جھکائے ہوئے تھی۔ وہ نہایت توجہ اور دل سے نماز پڑھنے میں مشغول تھی۔ اس نے نماز کے بعد سلام پھیرا تو اپنے ساتھ والے بیڈ پر نظر ماری تو وہاں بھی ایک نفوس سر سے پیر تک چادر اوڑھے سو رہا تھا؟؟

اس نے واپسی نظریں جائے نماز پر ٹکائی اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اللہ سے راز نیاز کرنے کے بعد وہ جائے نماز اکٹھا کر کے رکھتی ہے اور

سلیف سے قرآن پاک نکال کر اس کی تلاوت کرنے لگتی ہے کچھ دیر بعد وہ قرآن پاک کو غلاف میں لپیٹ کر واپس شلیف پے رکھتی ہے۔۔

اور اپنا حجاب کھول دیتی ہے وہ اس وقعت سفید رنگ کی فراک پہنے ہوئے تھی جس کے چوڑی دیر بازو تھے سفید فراک کے ساتھ سفید پاجامہ پہنے اوپر سے نماز پڑھنے کا نور وہ کوئی حور ہی لگ رہی تھی۔۔ بالوں کا میسی جوڑا بنائے سر پر اچھے سے ڈوپٹہ اوڑھے وہ صبح کی تازہ ہوا کھانے کے لیے منشن کے بنے گارڈن میں چلی آتی ہے صبح صبح گارڈن میں پھولوں اور گھاس پر شبنم کے قطرے دیکھنے والے کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا رہے تھے وہ اپنی چپل اتارے ننگے پاؤں گھاس پر چہل قدمی کرنے لگتی ہے۔۔کافی دیر وہ وہی تازہ ہوا کھاتی رہی تھی۔

امتثال شاہ جو نماز پڑھ کر واپس گھر آیا تھا گارڈن میں کھڑی اپنی پرنسس کو دیکھتے ہوئے وہی آگیا تھا۔

اسمارہ پرنسس کیا کر رہی ہو اتنی صبح صبح اسمارہ جو پھولوں کی کیاری پر جھکی ایک سرخ رنگ کا پھول پکڑے اس کی خشبو سونگ رہی تھی۔۔

وہ مسکرا کر اپنے بابا کی طرف دیکھتی ہے اور بولتی ہے کچھ نہی بابا بس تازہ ہوا کھانے کو دل کر رہا تھا تو باہر گارڈن میں آگئی۔۔

ٹھیک ہے پرنسس آپ اپنا کام جاری رکھو میں فریش ہونے جاتا پھر آفس بھی تو جانا ہے نہ اموا ٹھی کے نہی ابھی تک وہ جاتے جاتے پیچھے مڑ کر اسمارہ سے پوچھتے ہیں؟؟

آپ کو اس کا پتہ تو ہے بابا سارا دن آفس میں سر کھپانے کے بعد رات گئے کمرے کو بھی اپنا آفس سمجھ کر کام کرتی رہتی ابھی اتنی جلدی کہاں وہ اٹھنے والی اسمارہ ہنستی ہوئی بولتی ہے تو امتثال شاہ سر ہاں میں ہلاتے اندر کی طرف بڑھ جاتے ہیں اور اسمارہ دوبارہ پھولوں سے اٹکیلیاں کرنے لگتی ہے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

اب آتے ہیں لال حویلی کے میکنوں کی طرف تو یہ صبح سات بجے کا ٹائم تھا جہاں ڈائننگ ڈیبل پر میرب میڈم کے روز کی طرح آج بھی ڈرامہ شروع تھا۔گھر بھر کی لاڈلی میر واٹھارہ سالہ میرب ابان منہ بسورے بیٹھی اٹھارہ سال کے ہونے کے باوجود بھی وہ اس بارہ سالہ بچی ہی تھی حویلی والوں کی تو جان تھی اس میں یہی وجہ تھی کے وہ اپنی عمر سے بہت

کم سمجدار لگتی تھی ساحل اور مہران نے ایسے بڑا ہونے ہی کب دیا تھا!!!

اس کی چھوٹی سے چھوٹی بات اس کے منہ سے نکلنے سے پہلے ہی پوری ہو جاتی تھی جہاں اتنا پیار وہ لوگ کرتے تھے وہاں غلط صیح کی بھی ایسے اچھے سے سیکھ دی جاتی تھی۔۔

ان کے لاڈ پیار کا غلط فائدا کبھی میرب نے بھی نہی اٹھایا تھا وہ بھلے لاڈ اٹھوتے وقعت چھوٹی بچی بن جاتی تھی پر صیح غلط کا فرق وہ بہت اچھے سے جانتی تھی۔۔

بابا اپنی بیگم سے کہے میرو کو بہت زور وکی بھوک لگی ہے جلدی سے انڈہ پراٹھا لے آئیں وہ مصوم سے شکل بنائے ابان شاہ کو بولتی ہے۔

ابان شاہ ایک نظر اپنی میرو کی طرف دیکھتا ہے جو پیلے رنگ کی کرتی شلوار پہنے سر پر سفید رنگ کا ڈوپٹہ اچھے سے ٹکائے منہ پھولے بیٹھی تھی۔۔

میرب ہو بہو اپنی ماں کی کاربن کاپی تھی ویسا رنگ ویسی شکل قد کاٹھ سب باطشہ سے ہی تو چرایا تھا بس ناک اور آنکھوں کا رنگ اپنے بابا سے پایا تھا۔۔ تبھی تو ابان شاہ کی اس میں جان تھی اس میرو میں ایسے باطشہ کی پرچھائی دیکھتی تھی۔۔۔

ارے میرو کی ماما کہاں رہے گئی آپ ہماری میرو کو بھوک لگی ہے جلدی سے ناشتہ لے کر کے آئیں ابان شاہ اخبار پڑھتے پڑھتے وہی سے جواب دیتے ہیں۔۔

اچھا میرو آپ کے دونوں بھائیو کدھر ہیں ہے؟؟؟

باپا ساحل لالہ تو جیم میں ہے اور مہران لالہ کا تو آپ کو پتہ ہے ابھی تک بستر پر ہو گا۔ میرو بھی اپنے دونوں بھائیوں کو بہت محبت کرتی تھی بالکل ویسے جیسے وہ دونوں اس سے کرتے تھے۔۔۔

لو جی میری میرو کا انڈہ پراٹھا چلو جلدی سے کھانا شروع کرو پھر میں چائے لاتی ہوں باطشہ ناشتہ لا کر ڈیبل پر رکھتی ہے اور بولتی ہے۔۔

ان گزرتے سالوں میں حیا بیگم جگر کی بیماری کی وجہ سے اس دنیا سے کوچ کر چکی تھی امینہ بیگم کی وفات بھی پچھلے سال ہو گئی تھی ابرار شاہ اپنا بزنس باہر کے ملک سیٹ کر کے وہی کا ہو کر رہے گیا تھا گزرتے سالوں میں سب کے اسرار کرنے پر اس نے ایک بیوہ سے شادی کر لی تھی جو قسمت اچھی سے بہت نیک اور نمازی عورت تھی حسالہ کو بالکل اپنی سگی بیٹی مانتی تھی۔۔

میرو آرام آرام سے کھاؤ کتنی بار بولا جلدی کا کام شیطان کا ہوتا ہے۔۔ سوری ماما لیکن میرو کو دیر ہو رہی یونی میں میرو کی بیسٹ فرینڈ میرو کا انتظار کر رہی ہو گی وہ منہ بسورے جواب دیتی ہے۔اچھا ٹھیک ہے جاؤ ساحل لالہ کو بلا کر کے لاؤ تمھیں یونی چھوڑ کر کے آئے۔۔

"اوکے ماما"

!!!!میرو کرسی سے اٹھتی جیم والے کمرے کی طرف چلی جاتی ہے

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"ساحل لالہ"

ساحل جو جیم میں فریش پر الٹا ہو کر پش لگا رہا تھا نسوانی آواز سن کر کھڑا ہوتا ہے اور ٹاول سے منہ پر آیا پسنہ صاف کرنے لگتا ہے وہ ستائیس سالہ گورا چٹا لمبے قد والا ایک خوبصورت لڑکا تھا جیم میں باڈی بنانے کی وجہ سے وہ اب تو اور بھی خوبصورت دیکھتا تھا۔۔وہ جہاں سے بھی گزرتا تھا لڑکیاں مڑ مڑ کر اسے نہارتی تھی اور ٹھنڈی آہیں بھرتی رہے جاتی۔۔

آفس میں بھی سبھی کام کرنے والی لڑکیوں کا کرش تھا ساحل شاہ پر وہ تو صرف اپنی دیوانی کا ہی دیوانہ تھا جیسے بچپن سے اپنے دل میں بسائے ہوئے تھا؟؟ جس کے سوا کسی کو سوچنا بھی وہ گناہ سمجھتا تھا۔

اصلی مرد (محرم) وہی ہوتا ہے جو پوری دنیا کے سامنے بھی آپ کا ہی ہو ...)

کیا ہوا میرو صبح صبح وہ اپنے بال پونچھتا ہوا جیم سے نکل کر اپنے روم میں آتا ہے!!!

لالہ ماما بول رہی ہے میرو کو یونی چھوڑ کر آئیں؟؟

اچھا میرا بچہ آج لالے کے ساتھ یونی جانا چاھتا ہے تو میرو نہ اپنی کانچ سی خوبصورت موٹی موٹی آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے سر مثبت میں ہلایا۔۔

اوکے تو لالہ کو میرو دس منٹ دیں لالہ آرہا ہے جب تک میرو اپنی ساری تیاری مکمل کریں وہ پیار سے میرو کے گال سہلاتا ہوا بولتا ہے اور میرو مسکراتی ہوئی ساحل کے روم سے نکل جاتی ہے۔۔

!!! ساحل شاہ کا روم بھی ساحل شاہ کی طرح بہت خوبصوت تھا پورا کمرے نیلے رنگوں میں رنگا ہوا تھا یہاں تک کے دیواریں اور کھڑکیوں پر پردے ہی گہرے نیلے رنگ کے تھے۔ایک دیوار پر اس کی اور اسکی سانسوں میں بس چکی وہ مصوم پری کی تصویروں سے بھری پڑی تھی۔۔کمرے کے درمیان میں کنگ سائز بیڈ رکھا ہوا تھا جس پر

نیلے ہی کلر کی چادر بچھائی ہوئی تھی تکیوں کے غلاف بھی نیلے ہی تھے۔۔

اس کے کمرے میں کسی کو آنے کی اجازت نہی تھی سوائے میرو اور تاشی کے یہ دو واحد ہستی تھی جن کو اس کمرے میں جب دل چاہے آنے کی اجازت تھی یہی وجہ تھی اس کے کمرے کی صفائی بھی باطشہ خود کرتی تھی۔۔

وہ اپنے کہے مطابق دس منٹ بعد تیار ہو تا نیچے ڈائننگ حال میں پہنچ گیا تھا جبتک میرو بھی اپنا عبایا پہنتی وہی آگئی تھی!!!

ساحل لالہ چلیں میں تیار ہوں

اچھا میرو چلو چلیں

ساحل ناشتہ تو کرتے جاؤ بیٹا باطشہ پیچھے سے آواز دیتی ہے۔۔۔ماما میں جوس پی لیا کافی ہے ہماری میرو کولیٹ ہو رہا ہے اور پھر مجھے آج جلدی آفس جانا ہے کچھ کلائنٹ کے ساتھ میٹنگ ہے میری وہ دھیمے مزاج سے ماں کو بتاتا ہے!!!

اکھ لڑانے میں کیا برائی ہے

یہ مری سولہویں ٹرائی ہے

پلس نے پارک سے انھیں پکڑا

ایک بابا ہے، ایک مائی ہے

ٹیسٹ ہوتے ہیں جس میں روزانہ

یہ محبت عجب پڑھائی ہے

اک کلینک پہ کچھ مریضوں نے

ڈاکٹر کو ڈرپ لگائی ہے

مولٹی فوم سے بھی ہے بہتر

بزم جاناں کی جو چٹائی ہے

دانش اپنی ورکشاپ پر بیٹھا گنگنانے میں مصروف تھا

جب اس کا باس آس کے پاس آکر کے بیٹھتا ہے کیا بے دانی کیا کیا گاتا

رہتا ہے رہے توں اگر کچھ گانا ہی ہوتا تو ڈھنگ کا گا لیا کر جتنی پیاری

تیری آواز ہے تجھے تو سنگر ہونا چاھے تھا تم کیوں یہ کالے تیل سے بھرے کپڑے اور ہاتھ لیے سارا دل گاڑیوں کے نیچے لیٹا رہتا ہے!!!

استاد یار؟؟ بات پتہ کیا ہے جب مجبوریاں انسان کو گھیر اڈال لیں نہ تو کوئی بھی کام مل جائے کرنا ہی پڑتا ہے اور ابھی تو میں صرف گاڑیوں کے نیچے لیٹتا ہوا کم سے کم ایک جگہ پر تو ہوں ورنہ لوگ ایسے ایسے بھی ہیں جو سارا سارا دن دس دس روپے مانگنے کے لیے در بدر کے دھکے کھاتے ہیں شکر ہے مولا کا وہ جس حال میں بھی رکھے!!

دانش تم نے اتنی بڑی بڑی باتیں کہاں یہ سیکھی ہے دانش کا استاد دانش سے پوچھتا ہے؟؟؟

استاد میری ماں کہتی ہے سر پر پڑھے نہ تو انسان سب کچھ سیکھ جاتا ہے

!!! میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا ہے

میں اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد ہوں میرے والد جب زندہ تھے نہ تو چاھے ہم غریب ہی صیح پر میری ہر خواہش پورے کیے کرتے تھے۔۔۔سچ کہا کسی نے عیاشی تو باپ کے پیسوں سے ہوتی اپنے پیسوں سے تو خرچے بھی پورے نہی ہوتے۔۔

باپ مر گیا ماں بیوہ ہو گی۔ میرے دادھیال والوں نے ماں کو بیکار چیز کی طرح اٹھا کر پھنک دیا میری ماں کے دنیا میں میرے سوا کوئی نہی تھا لوگوں کے گھروں میں برتن مانج کر مجھے پڑھانے لگی اور ایک دن ماں کو پتہ چلا وہ پیٹ سے ہیں۔۔ایک جان پل رہی تھی میں بارہ سال کا تھا تب

میری بہن پیدا ہوئی بس تب سے پڑھائی چھوڑ چھاڑ کر ماں اور بہن کا سہارا بن گیا۔۔نم آنکھوں سے وہ اپنا ماضی بتا کر جا چکا تھا۔۔

پیچھے استاد کو گہری سوچوں میں گھیرا چھوڑ کر۔۔

میرو جیسے ہی یونی کا گیٹ کراس کرتی ہے سامنے ہی ازمارے کالے عبائے میں مبلوس کھڑی اسی کا انتظار کر رہی تھی۔میرو بھاگ کر ازمارے کے لگے لگتی ہے۔۔

میرو اتنی دیر کون لگاتا ہے یار مجھے لگا آج آپ نہی آئیں گی یونی ازمارے خفگی سے بولتی منہ دوسری طرف کر لیتی ہے!!!

سوری ازی میری جان میری پیاری سہیلی سچی میرو تو صبح سے تیار تھی پہلے ماما نے ناشتہ لیٹ دیا؟؟اور پھر لالے نہ لیٹ کروادی وہ اپنی صفائی دیتی دونوں کانوں کو پکڑے ازمارے کو منانے کی کوشش کر رہی تھی!!!

ازمارے اور میرو ایک ہی کلاس میں پڑھتی تھی ازمارے سے میرو کی دوستی کو چھ ماہ ہو چکے تھے لیکن لگتا یوں تھا جیسے برسوں سے جان پہچان ہو!!

ازمارے ایک مڈل کلاس گھرانے سے تعلق رکھتی ہے وہ یونی میں سکالرشپ پر پڑھ رہی تھی؟؟جہاں صرف امیر ترین لوگوں کے بچے

ہی پڑھتے تھے دوسرے کی نسبت ازمارے فیشن نہی بلکے سادگی سے یونی آتی تھی عبایا پہنے تیکے تیکے نین نقش والی ازمارے میرو کو پہلے دن ہی پسند آجاتی ہے بس پھر کیا تھا؟؟

ہماری میرو نے پوری کلاس کو چھوڑ ازمارے سے دوستی کی جو دن بدن مظبوط ہوتی جارہی تھی۔۔

دوست کو دولت کی نگاہ سے مت دیکھو

❤وفا کرنے والے دوست اکثر غریب ہوتے ہیں

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

اسمارہ حسالہ کے ساتھ دوپہر کا لنچ تیار کروانے کے بعد فریش ہونے اوپر کمرے میں آتی ہے تو امارہ جو بلیک ڈھیلے ڈھالے ٹروزر پہلے کانوں پے ہیڈ فون لگائے گانے سننے کے ساتھ ساتھ بڑے مزے سے فیس ماکس لگائے صوفے پر آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی اسمارہ اگے بڑھ کر اس کے کانوں سے ہیڈ فون نکال دیتی ہے۔۔

کیا مس۔۔۔۔۔لہ اگے کی بات امارہ کے منہ میں ہی رہے جاتی ہے جب وہ اسمارہ کو دیکھتی ہے جو کالے رنک کی لونگ فراک پہنے لمبے گھنے بال کیچر میں باندھے ایسے گھوری سے نواز رہی تھی !!

امارہ تم کب بڑی ہو گی بزنس وومن بن چکی ہو پر عقل سے ابھی بھی پیدل ہی ہو اسمارہ اس پر طنز کے تیر برسائے سامنے صوفے پر جا کر کے بیٹھ جاتی ہے!!!

اب میں نے کیا کر دیا ہے اسمارہ یار؟؟؟

تمھیں نہی پتہ ماما کے ساتھ کام بھی کروانا ہوتا ہے وہ اکیلی لگی رہتی سارا دن!!!

اسمارہ میری بہن تم کس مرض کی دوا ہو تم ماما کی ہیلپ کروا دیا کرو یار مجھ سے نہی ہوتا یہ گھر کا کام کاج وہ اکتائے لہجے میں جواب دیے دوبارہ آنکھیں بند کر لیتی ہے جس کا مطلب صاف تھا ایسے اب کوئی اور بات نہی کرنی اس بارے!!!

اسمارہ بھی اپنے کپڑے لیے فریش ہونے چلی جاتی ہے۔۔۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

میر واور ازمارے یونی کے گیٹ کے پاس کھڑی تھی اصل میں میر و کو لینے تو ابان شاہ خود ہی آنے والے تھے لیکن عین موقعے پر ان کو کوئی ضروری کام پڑھ گیا تھا جس کی وجہ سے اس نے میر و کو لینے کے لیے مہران کو بھجا تھا۔۔

!!! آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا پر مہران ابھی تک ایسے لینے نہی آیا تھا

ازی یار تم جاؤ کب تک میرے ساتھ کھڑی رہو گی آنٹی پریشان ہو رہی ہو گی تمھیں لیٹ ہوتا دیکھ کر مہران لالا آتے ہی ہو گے میں چلی جاؤں گی!!

میرو اپنے ساتھ کھڑی ازمارے کو بولتی ہے۔۔ نہی میرو میں تمھیں اکیلے یوں چھوڑ کر نہی جا سکتی!! اور تم بھی تو ایسا ہی کرتی ہو جب میرا رکشے والا لیٹ ہو تو میرو ازمارے کی بات پر مسکرانے لگتی ہے۔۔

اتنی دیر میں مہران شاہ کی انٹری ہوتی ہے جو بلیو جینز پر بلیو شرٹ پہنے پاؤں میں وائٹ شوز ہاتھ میں برینڈڈ گھڑی پہن رکھی تھی کالے گھنے

بال جو کچھ کچھ پیشانی پر بلا ترتیب بیکھرے ہوئے تھے آنکھوں پر کالا موٹے فریم کا چشمہ لگائے وہ سید ذاہ کم اور کسی فلم کا ہیرو زیادہ تھا۔۔۔

!!سو۔۔سوری میرو بچہ لالہ لیٹ ہو گیا

!!!وہ ازمارے کو دیکھے بنا میرو کو منانے لگتا ہے

مہران لالہ میرو کب سے انتظار کر رہی تھی آپ کا اور دیکھیں میرو کے ساتھ اس بچاری کو بھی لیٹ کروادیا میرو نے وہ خفگی سے منہ بسورتی "کوئی چھوٹی سی بچی ہی لگ رہی تھی۔

مہران ایک نظر عبایا پہنے لڑکی کو دیکھتا ہے جو پہلے ہی ایسے دیکھ رہی تھی
!!مہران کے دیکھنے پر ہڑ بڑا کر وہ یہاں وہاں دیکھنے لگتی ہے

کوئی بات نہی میرے بچے آپ اپنی دوست کو بھی ساتھ بیٹھا لیں پہلے
!!!ہم ایسے ڈراپ کر دیتے ہیں اور پھر حویلی کو نکلتے ہیں

یاہو ہو وہ خوشی سے چہکتی ازمارے کے نہ نہ کرنے کے باوجود ایسی اپنے ساتھ گھڑی میں بیٹھا چکی تھی_

میرو تو گاڑی میں بیٹھتے ہی مہران کو اپنی آج کی روداد سننا چلو ہو چکی تھی۔جبکے ازمارے کھڑکی سے باہر کے خوبصوت نظارے دیکھ رہی تھی۔اس بات سے انجان کے کوئی چپکے چپکے ایسے نہار رہا تھا۔۔۔

تقریبن دس منٹ بعد گاڑی ازمارے کے گھر کے سامنے روکتی ہے ازمارے کی ماں جو اس کے لیٹ ہونے کی وجہ سے پریشان سی بار بار باہر جھانک رہی تھی۔اپنے گھر کے باہر گاڑی روکتے دیکھ جلدی سے باہر نکلتی ہے۔۔

ازمارے گاڑی سے نکل کر میرو کو خدا حافظ بولتی جانے لگتی ہے جب ازمارے کی ماں گھر سے باہر نکلتی ہے ازمارے کو دیکھ جہاں وہ پر سکون سی ہوتی ہے وہی اتنی بڑی گاڑی دیکھ وہ دل میں ہزاروں وسوسے پالنے لگتی ہے؟؟

امل کراچی کے مشہور مال میں شاپنگ کرنے آئی ہوتی ہے وہ مہرون پینٹ کوٹ میں بال شولڈر کٹ کندھے پر کھولے چھوڑے میک اپ کے نام پر بس آنکھوں میں کاجل کی اور ہونٹوں لیپ لوز لگا رکھا تھا پیروں میں ہائی ہیل کے ساتھ آنکھوں پر کالے گلاسسز لگائے اپنی مغرور چال چلتے ہوئے مال میں داخل ہوتی ہے۔۔

وہ جہاں سے بھی گزر رہی تھی ہر ایک کا دل دھڑکا رہی تھی۔۔لڑکے تو لڑکے لڑکیاں بھی اس کی خوبصورتی پر فدا تھی !!

پر وہ امل خانزادہ تھی عیشاہ اور زوایار کی بیٹی جس کو لڑکوں سے زیادہ مار کٹائی میں دلچسپی تھی۔وہ اپنے لیے کچھ ڈریس لیتی ہے اور میچنگ باقی چیزیں اور پھر کچھ خریداری اپنی ماما عیشاہ کے لیے کرتی ہے !!!

وہ سارے شاپر اٹھائے جیسے ہی مال سے نکلنے لگتی ہے اس کی ٹکر ایک لڑکے سے ہو جاتی ہے وہ ایسے دیکھے بنا مال سے نکلتی ہے جب اپنے پیچھے ایسی لڑکے کی آواز سن کر وہ اپنے گلسسز اتارتی آئی بروا اوپر کرتی اس لڑکے کی طرف دیکھتی ہے جیسے پوچھ رہی ہو کیا مسلہ ہے اب؟؟

اتنی اکڑ کس بات کی ہے میڈم؟؟

زرا نرمی دیکھائے لڑکیوں پر اتنی اکڑ اچھی لگتی وہ اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتا اس وقعت امل کو زہر سے بھی برا لگا تھا۔۔

اوئے مسٹر اپنی زبان کو کنڑول کرو ورنہ اگر میرا ہاتھ اٹھ گیا نہ تو بائی گوڈ یہ کنڑول کر نہی سکوں گے تم وہ انگلی کے اشارے سے اسے وارن

کرتے ہوئے بولتی ہے اور دوبارہ آنکھوں پر گلاسسز لگائے پارکنگ ایریا کی طرف بڑھ جاتی ہے جہاں اس کی گاڑی پارک کی گئی تھی۔۔۔

پیچھے وہ تلملاتا رہے جاتا ہے۔۔۔

باسط راؤ تھا امیر باپ کی بگڑی اولاد تھا جس کام ہی لڑکیوں پر طعنے بازی کرنا راہ چلتی لڑکی پر آوازیں کسنا غنڈہ گردی ہر برے کام میں ملوث تھے !!! لڑکیوں کو فقط ٹیشو پیپر کی طرح سمجتا تھا

بڑی چکنی ہے مزا آئے گا تجھے کھانے میں وہ امل کو جاتا دیکھ پیچھے سے خباثت سے کمینی ہنسی ہنسنے لگا۔۔یہ جانے بنا کے ہر چیز کا اینڈ ہوتا ہے اور

اسدراؤ کا اینڈ امل خانزادہ کے ہاتھوں قسمت لکھ چکی تھی۔۔بس صیح وقعت آنے کی دیر تھی اب!!!

رنجش ہی سہی دل ہی دکھانے کے لیے آ

آ پھر سے مجھے چھوڑ کے جانے کے لیے آ

کچھ تو مرے پندار محبت کا بھرم رکھ

تو بھی تو کبھی مجھ کو منانے کے لیے آ

پہلے سے مراسم نہ سہی پھر بھی کبھی تو

رسم وراہ دنیا ہی نبھانے کے لیے آ

کس کس کو بتائیں گے جدائی کا سبب ہم

تو مجھ سے خفا ہے تو زمانے کے لیے آ

اک عمر سے ہوں لذت گریہ سے بھی محروم

اے راحت جاں مجھ کو رلانے کے لیے آ

اب تک دل خوش فہم کو تجھ سے ہیں امیدیں

یہ آخری شمعیں بھی بجھانے کو آ

اسمارہ کمرے میں آئی تو امارہ کو کرسی پر گم سم دیکھ اس کا دل کٹ کر رہے گیا تھا بظاہر وہ خود کو جتنا مرضی مظبوط ظاہر کرتی رہتی تھی سب کے سامنے پر اسمارہ جانتی تھی جو کچھ امو کے ساتھ ہوا وہ بھول جانا آسان تو نہی تھا۔۔ بھلا پیار بھی بھلایا جا سکتا ہے اور پیار بھی وہ جو آپ کا عشق بن چکا ہے!!!

امو چل آج تیری پسند کی موی دیکھتے ہیں ہے اسمارہ اگے بڑھ کر امارہ سے بولتی ہے ہے امارہ جو بکھرے بال لیے گھٹنوں میں سر دیے ماضی کی

تلخ یادیں یاد کر رہی تھی۔۔اسمارہ کی آواز پر حال میں لوٹتی ہے اس کی آنکھیں شدت سے رونے کی چغلی کھا رہی تھیں!!

امو کیوں خود کو اذیت دے رہی ہو وہ بھی ایسے انسان کی خاطر جیسے تمھاری زرہ برابر بھی فکر نہی ہے کسی کے جانے سے جینا تو نہی چھوڑا جا سکتا تم اپنے ساتھ ساتھ ماما بابا کو بھی تکلیف دے رہی ہو کبھی سوچا تمھیں اس حال میں دیکھ کر ان دونوں پے کیا گزرتی ہے اسمارہ پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے بولتی ہے۔۔

امارہ ایک نظر اپنی بہن کو دیکھتی اور کہتی ہے؟؟؟

"

کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ جس نے نیند کی گولیاں بنائی ہوگی شاید وہ بھی درد کی شدت کو سہہ نا سکا ہو اور خوابوں کے کھوکھلے پن سے نجات چاہتا ہو..میں بھی نجات چاہتی ہوں ان کھوکھلے پن سے۔شاید اک دن میں اپنا درد بیان کرنے کے قابل ہو جاؤں گی اک دن ایسا آئے گا کہ میں بتا سکوں گی؟؟؟

کہ میرے ذہنی خیالات نے میرے دل کی وحشت نے مجھ پر کیسی قیامت ڈھائی ہے لیکن اکثر یہ محسوس ہوتا ہے کہ میں کبھی نہیں بول پاؤں گی۔شاید کبھی بھی نہیں میں وقت کے ساتھ گہری خاموشی اختیار کرتی جا رہی ہوں!!!

اتنی گہری کہ مجھے اپنے خیالات سے گھن آنے لگی ہے ایک وقت کے بعد آپ کے اندر سے آپ کے سب شوق سب حسرتیں اور سب چاہتیں مر جاتی ہیں اور تب آپ کو یہ حسرت ستاتی ہے کہ آپ کو بھی کسی کی حسرت ہو؟؟

اور پھر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے۔اسمارہ بھی اپنی بہن کے درد کو اپنے اندر محسوس کرتی ایسے دلاسا دینے کے ساتھ ساتھ اپنی آنکھوں سے بھی بہتے آنسوں کو صاف کرتی ہے اور امارہ کو اپنے سینے میں بھینچ لیتی ہے!!!!

اُسے اذیت سے نکلنے کی کوئی راہ نہ ملے گی،

... یُونہی کوئی روگ اُسکے دِل کو بھی اگر لگ جائے

خُدا کرے پہلے میرِی یاد اُسکے دِل میں بَس جائے،

☺ -! پِھر اُس پہ سزا یہ کہ اُسے میرِی بھی عُمر لگ جائے

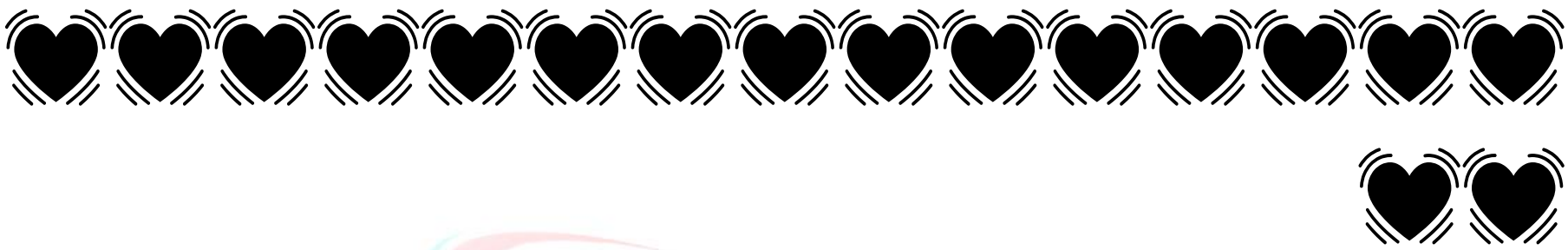

باطشہ ابان شاہ کے لیے چائے بنا کر کے لاتی ہے اور صوفے پر بیٹھے ابان شاہ کے سامنے ٹرے رکھتے ہوئے اس کے ساتھ ہی بیٹھ جاتی ہے۔۔ابان شاہ جو کے تھوڑی دیر پہلے ہی ساتھ والے گاؤں سے لوٹا تھا شدید تھکن کی وجہ سے سر درد سے پھٹا جا رہا تھا تبھی اس نے کمرے میں جانے سے پہلے کچن میں کام کرتے باطشہ کو کمرے میں چائے لے کر کے آنے کا بولا تھا۔۔۔

شاہ چائے ٹھنڈی ہو جائے گی ابان شاہ کو لیب ٹاپ میں مصروف دیکھ وہ دبے دبے غصے سے بولتی ہے۔۔ غصہ چائے پینے کا نہی بلکے غصہ تو اس بات کا تھا کے؟؟؟

صبح سے ایک فیصلے کے چلتے دوسروں گاؤں گ ئے ہوئے تھے اور اب لوٹے تھکن سے چور بدن لیے پھر کام کرنے بیٹھ چکے تھے۔۔

ارے میری جان غصہ کیوں کر رہی ہوں؟ھ

لوا بھی رکھ دیتا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے اب اتنی خوبصورت بیوی ہو تو بھلا کس کمبخت کا کام کرنے کو دل کریں گا وہ آنکھ ونک کرتا باطشہ کو چھیڑنے لگا تھا۔۔

بس کریں اس عمر میں بھی مکھن لگانا نہی بھولے آپ۔وہ ابان شاہ کی عمر پر چوٹ کرتے ہوئے بولتی ہے۔

ارے بیگم صاحبہ عمر کی بات مت کریں آپ ابھی تو میں جوان ہوں اپنے بچوں کا باپ کم بڑا بھائی زیادہ لگتا ہوں اور ویسے بھی عمر میں کیا رکھا دل جوان ہونا چاھے۔وہ چائے کی چسکی لیتے ہوئے بولتے ہیں۔

اس سے پہلے کے باطشہ کچھ بولتی دروازے پر نوک کرتی میرو کمرہ میں داخل ہوتی ہے !!!

ارے بابا کا بچہ آیا ہے ابان شاہ مسکراتے ہوئے میرو کی جانب بانہیں پھیلاتے ہیں اور سدا کی باپ کی لاڈلی میرو بھاگ کر باپ کی بانہوں میں سما جاتی ہے بشک باپ بیٹی کا رشتہ ہوتا ہی انمول ہے۔اور پھر بیٹیاں تو ہوتی ہی اتنی مصوم کے وہ خود پیار لیتی ہیں اگے بڑھ کر..!!

بیٹیوں کی امید پر فقط باپ ہی پورا اتر سکتا ہے یہ کسی اور کے بس کی بات نہی ہوتی ہے۔۔

کیسا رہا میرے بچے کا دن آج یونی میں ابان شاہ ایسے سینے سے لگائے پوچھتے ہیں وہی باطشہ دونوں باپ بیٹی کا پیار دیکھ دل میں ماشاءاللہ بولتی ہے۔۔اور پھر اٹھ کر چائے کے برتن اٹھا کر کے باہر نکل جاتی ہے کیونکہ وہ جانتی تھی ان باپ بیٹی کی نا ختم ہونے والی باتیں شروع ہو چکی تھی !!!

بابا سائیں آج کا دن بہت اچھا تھا آپ کو پتہ آج میرو نے اپنی دوست ازمارے کو پورے دو گول گپے زیادہ کھا کر ہرا دیا تھا۔۔ابان شاہ اپنی مصوم شہزادی کی طرف حیرانی سے دیکھ کر رہے گیا وہ دو گول گپے زیادہ کھا کر خوش ایسے ہو رہی تھی جیسے دو در جن گول گپے ہو۔ سبھی بیٹیاں اتنی مصوم ہوتی یا صرف سامنے بیٹھی میری گڑیا وہ محض سوچ ہی سکا۔۔۔

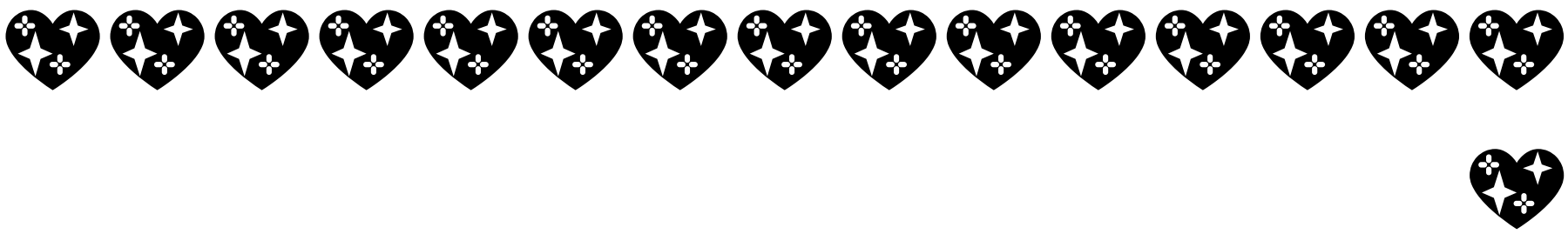

ساحل شاہ کو آج مٹینگ کے لیے دوسرے شہر جانا تھا اس نے اپنی پیکنگ تو ساری رات میں ہی کر لی تھی اب بس ناشتے سے فارغ ہو کر یہی سے ایر پوٹ کے لیے نکلنا تھا آج اس کا اردہ جاتے جاتے اس دشمن جاناں کا دیدار کرنے کا ارادہ تھا۔۔

او کے ماما میں نکلتا ہوں لیٹ ہو رہا مجھے اور پھر آج آپ کی بہو سے ملنے کو دل مچل رہا۔وہ باطشہ کے کان میں سرگوشی کرتا ہے۔بدلے میں باطشہ اس کا کان کھینچتی ہے اور بولتی ہے کم تنگ کیا کرو بچی کو ابھی سے اپنا حکم چلانا نہی شروع کروایسے وہ آپ کے قریب کم اور دور زیاد ہو گی۔اور وہ

بچی تو ہے بھی اتنی سلجی ہوئی کوئی پیار سے بات کرے تو جان نچھاور کرنے تک جاتی ہے۔۔

اوکے اوکے کان تو چھوڑ دیں اس بچارے کی کیا غلطی وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے بولتا ہے تو باطشہ اس کا کان چھوڑ دیتی ہے!!

اللہ کی امان میرا بچہ جاؤاب لیٹ نہ ہو چانا وہ اس کی پیشانی چومتی دعائیں دیتی رخصت کرتی ہے!!!

ابھی زندہ ہے میری ماں مجھے کچھ بھی نہیں ہو گا میں گھر سے جب نکلتا ہوں دعائیں ساتھ چلتی ہیں!!

وہ گاڑی میں بیٹھتا ہے اور ڈرائیور کو گاڑی شاہ منشن کی طرف مڑنے کو بولتا ہے۔۔بلیک پینٹ پر سفید شرٹ پہنے اوپر بلیک ہی کوٹ پہن رکھا تھا بال جل سے سیٹ کر رکھے تھے دائیں ہاتھ میں سفید کلر کی بریںڈڈ گھڑی پہن رکھی تھی اور آنکھوں پر سن گلاسسز لگائے وہ اپنی خوبصورتی سے کسی کو زہر کرنے کا ہنر باخوبی رکھتا تھا!!!

جیسے ہی گاڑی ایک جھٹکے سے شاہ منشن آکر رکھی وہ فون سے نظریں ہٹتا سامنے دیکھتا ہے سفید کلر کا شاہ منشن جس کی باہر سے ہر چیز سفید رنگ میں ہی رنگی ہوئی تھی اپنی مثال آپ تھا یہ منشن جتنا پیارا باہر سے تھا اتنا ہی خوبصورت اندر سے بھی تھا۔۔

وہ گاڑی سے نکلتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا منشن کے اندر جاتا ہے۔۔

جیسے ہی وہ اندر داخل ہوتا ہے؟ سامنے ہی دیدار یار ہو جاتا ہے وہ دشمناں جاناں پرپل کلر کی لونگ فراک پہنے لمبے گھنے بالوں کی چٹیا بنا رکھی تھی جو کمر پر ناگن کی طرح لٹک رہی تھی پیروں میں پرپل کلر کا کھوسہ پہن رکھا تھا اور ملٹی کلر کا ڈوپٹہ شانوں پر پھیلائے وہ حسن کی مورت ساحل شاہ کو چاروں چانے چت کر گئی تھی؟؟؟

امارہ سو کر اٹھی تو آٹھ بج چکے تھے وہ جیسے ہی وال کلاک کی طرف دیکھتی تو بھاگ کر بیڈ سے اترتی ہے ایسے تو آج جلدی آفس جانا تھا رات

اسمارہ کی گود میں ہی کب آنکھ لگی ایسے پتہ ہی نہی چلا تھا!! وہ جلدی جلدی الماری سے اپنا ڈریس لیتی شاور لینے جاتی ہے۔۔۔

شاہ منشن میں اس وقعت سب ناشتے کے ڈیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔۔ سربرائی کرسی پے وہاب شاہ ان کے ساتھ دائیں سائیڈ والی کرسی پے انوشے بیگم براجمان تھی جبکے بائیں جانب امتثال شاہ آفس جانے کے فل تیاری کیے ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔۔

"اسمارہ گڑیا امارہ اٹھی نہی کیا ایسے آفس نہی جانا آج"

!! امتثال شاہ ناشتہ لگاتی اسمارہ سے پوچھنے لگتے ہیں

اس سے پہلے کے اسمارہ جواب دیتی؟؟

امارہ کی کھلکھلاتی آواز ڈائننگ حال میں گونجی تھی۔ایک نئ صبح کے ساتھ وہ پھر سے مظبوط بنتی سب کے بیچ موجود تھی۔

!!! اسلام و علیکم

وہ سب کو سلام کرتی امتثال شاہ کے پاس والی کرسی کھینچ کر بیٹھ چکی تھی۔۔اسمارہ اس کے لیے بریڈ پر جم لگائے ساتھ جوس کا گلاس اس کے سامنے رکھتی ہے جیسے وہ مسکرا کر پینے لگی تھی!!!

بچپن کی خوش مزاجیاں سب چھین کر میری

اے زندگی کیوں تونے جواں کر دیا مجھے!!??

!!سب لوگ ناشتے کر کے اپنے اپنے کاموں کو جا چکے تھے

انوشے بیگم بھی اپنے گوٹھنوں کے درد کی وجہ سے زیادہ دیر بیٹھ نہی پاتی تھی۔اسی لیے وہ بھی اپنے کمرے میں آرام کرنے چلی جاتی ہے۔۔

اسمارہ ملازمہ سے کہے کر ناشتے کا ڈیبل صاف کروا رہی تھی جب اس کے آس پاس کلون کی مہک محسوس ہوتی ہے دل ایک دم دھڑک اٹھا تھا۔۔اپنے پاس شاہ کی خوشبو محسوس کرتی وہ وہی جم کر رہے گئی !!! تھی۔۔جب شاہ کی آواز ایسے اپنے قریب سنائی دی

ہیں تو لاکھوں جہاں میں خوبصورت انساں

!!! مگر میرا محبوب سب سے جدا حسن رکھتا ہے

"کسی ہو جانم سائیں"

ساحل شاہ اس کے سامنے جا کھڑا ہوتا اور پوچھتا ہے۔

شاہ آپ آج اتنی صبح صبح یہاں وہ اس خوبصورت شہزادے کو نظر بھر کر دیکھ بھی نہ سکی تھی وہ لگ ہی اتنا پیارا رہا تھا کے۔اسمارہ کے دل ہے اک بیٹ مس کی تھی!!

آنکھوں سے سوال کرنا کس نے سکھایا آپ کو
مسکرا کر جان لینا کس نے سکھایا آپ کو
دل تو کرتا ہے بس دیکھتی جاؤں آپ کو
کیونکہ میرے خدا نے اتنا پیارا بنایا ہے آپ کو!!

کیوں جانم سائیں؟؟؟اب ساحل شاہ کواپنی جانم سائیں سے ملنے کے لیے ٹائم دیکھناہو گاوہ اسمارہ کی من موہنی صورت کو نظروں کے حصار میں رکھ کر پوچھتاہے!!

ن۔۔۔۔نہی میرا مطلب تھا کبھی اتنی صبح آپ آئے نہی نہ وہ اٹکتے ہوئے صفائی دیتی ہے ورنہ سچ تو یہی تھاساحل شاہ کی قربت اس نازک جان کی برداشت سے باہر تھی۔آپ کھڑے کیوں ہیں بیٹھے نہ میں آپ کے لیے ناشتہ بناکر کے لاتی ہوں۔۔

نہی جانم سائیں ابھی بیٹھ نہی سکتا!!ضروری مٹینگ کے لیے دوسرے شہر جارہاہوں ایک دودن تک واپسی ہے دل اپنی جانم سائیں کو دیکھنے کو

بیتاب تھا تبھی جانے سے پہلے یہاں چلا آیا۔وہ اس کا ہاتھ پکڑتا محبت سے بولتا ہے۔

!!اچھا شاہ دھیان سے جانا اور اپنے بہت سا خیال رکھنا

آپ بھی اپنا خیال رکھنا جانم سائیں وہ اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھتا بولتا ہے اور اسمارہ پر سکون ہو کر آنکھیں موند لیتی ہے!!! بشک وہ اس کی قربت سے ڈرتی تھی پر یہ بھی سچ تھا اس کی سانسیں اور سکون ساحل شاہ !!!!میں ہی تھا

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

امل کو آج پھر وہی عجیب و غریب حولیے والا نوجوان نظر آیا پچھلے کچھ دنوں سے مسلسل امل کا پیچھا کر رہا تھا پہلے تو امل کو اپنا وہم لگا تھا اور پھر کسی نے اس کا پیچھا کر کے آ بیل مجھے مار والی کہاوت سچی تھوڑی کرنی

تھی وہ امل خانزداہ تھی جس کی خالی زبان نہی ساتھ ہاتھ پیر بھی چلتے تھے کل سے وہ اپنا وہم دور کرنے کے لیے اس چیز پر غور کر رہی تھی کے یہ بھتہ خود محض اتفاق سے ایسے ٹکراتا ہے یا سوچی سمجھی سازش کے تحت اور آج پھر ایسے دیکھ امل کا شک یقین میں بدل چکا تھا جب یونیورسٹی سے نکلتے جب وہ اپنی سکوٹی پر بیٹھ کر گھر روانہ ہوئی تو وہ بھی اس کے پیچھے ہی اپنی بائیک پر سوار ہو چکا تھا۔۔

امل خانزداہ نے چور نگاہوں سے ایسے دیکھا جو کچھ فاصلے پر اس کا مسلسل پیچھے کر رہا تھا ??

آج لگتا اس کی موت امل خانزادہ کے ہاتھوں پکی ہے وہ روڑ سے ایک سائیڈ پر اپنی سیکوٹی کھڑی کرتی اپنی بازو فولڈ کرتی اس کی جانب بڑھتی

ہے وہ بھی اپنی بائیک روکے امل کو دیکھانے کے لیے فون کان سے لگائے یوں ظاہر کرتا جیسے وہ اس کا پیچھے نہی کر رہا امل ایسے کے پاس آتی ہے اور ایسے گریبان سے پکڑ کر بائیک سے نچے اتارتی ہے۔۔

اوہے سڑک چھاپ کے بچے تمھاری گھر ماں بہن نہی ہے جو یوں لڑکیوں کا پیچھا کرتے ہو؟؟؟

ماں بہن تو ہے پر گھر والی کی کمی ہے اگر آپ ہاں کر دو تو اپن کو کیسی چیز کی کمی نہی رہے گی وہ دیدہ دلیری سے جواب دیتا ہے چھو چھرے پن کی حد ہوتی ہے امل خانزادہ نام ہے میرا میں زبان کے ساتھ ساتھ ہاتھ پاؤں بھی چلانا جانتی ہوں پہلی اور آخری بار بول رہی ہوں میرا پیچھا کرنا بند کرو اور کوئی کام دھندا کرو شکل سے خاصے اچھے لگتے ہو یہ حولیا

کیوں فلموں کے ولن جیسا بنا رکھا وہ اس کے فیشن کا منٹ میں ستیاناس کر چکی تھی۔۔۔

اپن کو توں پسند آگئی ہے رے تجھے اپنی ملکہ بنانا چاھتا ہوں میں پیار سے بول رہا ہوں ورنہ اپن کچھ بھی کر سکتا ہے رہے امل تو اس کی باتوں پر حیران ہو رہی تھی کیسے وہ ایسے اپنے پیار کا اظہار کر رہا تھا ورنہ آج سے پہلے کبھی ایسا نہی ہوا تھا وہ شروع سے لڑکوں سے چڑ کھاتی تھی یہی وجہ تھی آج تک ایسے کسی لڑکے نہ چھیڑنا مناسب نہی سمجا تھا ایک بار کالج میں ایک کلاس میٹ ہے اسیے پر پوز کیا تھا پھر اس کے ساتھ جو ہوا تھا باقی لڑکوں نے بھی پناہ مانگی تھی اس جلاد نما لڑکی سے۔۔۔

کیا کرتے ہو تم؟؟

شراب پیتے ھو...؟

!!... جی پیتا ھوں

ڈرگز، غُنڈا گردی، بھتہ خوری؟

!!!... بھتہ خوری نہیں کرتا..."باقی سب کرتا ھوں

*... بڑے فخر سے بتا رھے ھو

جھوٹ آپ سے بول نہیں سکتا...اور شرم تو مجھے آتی ھی نہیں...آپ بتائیں شادی کریں گی مجھ سے...؟

عمر کیا ھے تمھاری...؟

!... چھبیس سال

اور میں اٹھائیس سال کی ھوں...آج کے بعد نظر نہ آنا اور اگر آ جاؤں تو "آپی" کہہ کے گزر جانا...سمجھے !!...

اس پہلے کے وہ کچھ بولتا وہ آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے اپنی سیکوٹی زن سے بھگا کر لیجا چکی تھی پیچھے اس کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔

تیکی ہے پر میری ہے؟؟؟آپ کو تو میں اپنا بنا کر ہی رہوں گا امل خانزداہ پھر اس کے لیے چاھے مجھے کس حد تک بھی گزرنا پڑے وہ بڑبڑاتا ہوا اپنی بائیک پر سوار ہو کر گھر کی طرف روانہ ہو گیا تھا ان دونوں کی قسمت میں کیا لکھا تھا اس سے دونوں ہی انجان تھے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ازمارے کی ماں ازمارے کے پیچھے ہی دروازہ بند کرتی ہوئی آتی ہے ازمارے اپنا نقاب کھول کر عبایا اتارتی ہے۔اور فریش ہونے چلی جاتی ہے جیسے ہی وہ فریش ہو کر نکلتی ہے۔تو اپنی ماں کو اپنے کمرے میں بیٹھا

دیکھ ٹھٹک کر روک جاتی ہے۔اور پھر ٹاول کو دروازے پر ڈال کا اپنی ماں کے پاس آکر کے بیٹھتی ہے!!!

"اماں کیا بات ہے کچھ پوچھنا چاھتی ہیں مجھ سے"

اپنی اماں کو چپ دیکھ خود ہی بولنے میں پہل کرتی ہے۔

ازمارے یہ تمھیں چھوڑنے کون بابو آیا تھا ہمارے دروازے پر۔

اماں کی بات سن ازمارے تو شوک میں چلی جاتی ہے۔کیا اس کی ماں کو اس پر اتنا بھی یقین نہی ہے۔کے اس کی ازمارے کبھی کوئی غلط راہ نہی چن سکتی!!!

اماں آپ کو اپنی پرورش پر یقین نہی ہے کیا؟؟ کیا آپ کی ازمارے آپ کی اور بھائی کا سر جھکا سکتی ہے؟؟؟ کبھی نہی اماں ایسا تو ازمارے مر کے بھی نہی کر سکتی ہم مڈل کلاس لوگوں کے پاس صرف عزت ہی تو ہوتی ہے جیسے ہم سنج سنج کر رکھتے ہیں۔۔

وہ میری دوست ہے ہے میرب شاہ اصل میں اماں میرب کے بابا آنے والے تھے ایسے لینے جو بروقعت کسی کام میں پھنس گے تو انھوں نے میرب کو یونی سے لیجانے کی ذمیداری میرب کے لالہ کو دی تھی۔وہ جلدی آنہ سکے چونکے چھٹی ہو چکی تھی یونی خالی تھی تو میرب کو یوا کیلا چھوڑ کر آنا مجھے صیح نہی لگا۔۔کیونکے پوری یونی میں صرف ایک وہ تو میری دوست ہے!!!

لیٹ کافی ہو گیا تھا میرب زبردستی مجھے اپنے ساتھ ڈراپ کرنے کے لیے بیٹھا گی تھی۔وہ میرب کا بھائی ہے بس اور میرب کی فیملی بہت اچھی ہے اماں بس یہ بات تھی آپ میری فکر نہی کرو آپکی بیٹی کبھی آپ کا مان نہی ٹوٹنے دے گی!!!

اماں ازمارے کی بات سن کر قدرے سکون میں آجاتی ہے۔

پر ازمارے ان بڑے لوگوں کی نہ دوستی اچھی ہوتی نہ ہی دشمنی اور تم میری بیٹی اور تمھیں اچھے برے کی پہچان کروانا میرا فرض ہے میرے بچے!!!

تمھارے باپ کے جانے کے بعد میں تمھیں اور تمھارے بھائی کو بڑی محنت سے پالا ہے اور جس محلے میں ہم رہتے ہیں نے بہت عزت کرنے

اور کروانے والے لوگ ہیں۔۔تم اپنی دوستی یونی تک رکھو ورنہ لوگ کچڑا اچھالنے میں دیر نہی لگاتے!!!

اچھا میری پیاری اماں اب کھانا دیں مجھے بڑی زوروں کی بھوک لگی ہے۔آپ تو آتے تفششی آفسران کی طرح پیچھے ہی پڑھ گی۔۔۔۔۔ روک جاتو اماں جو اس کا تفششی والا جملہ سن اپنی جوتی اٹھاتاتی ہے جو کمرے سے بھاگنے کی چکر میں ازمارے کی کمر میں کسی راڈ کی طرح لگتی ہے۔۔۔

افففف مار دیا اماں ازمارے کون سا کم تھی اس کے ناٹک بھی شروع ہو چکے تھے۔اماں کو ستانے کے لیے!!!

لوٹ آؤ کہ مجھے وہ سب باتیں تمہیں بتانی ہیں جو باتیں مجھے اندر ہی اندر کھائے جا رہی ہیں۔ میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہے۔ میرا ضبط ٹوٹنے لگا ہے، برداشت کی حد ختم ہو چکی ہے۔ تمہارے کندھے پر سر رکھ کر !!! وہ سب بتانا چاہتی ہوں جو تمہارے جانے کے بعد مجھ پر گزرا ہے

ہر اس لمحے کی اذیت بتانا چاہتی ہوں جب مجھے تمہاری اشد ضرورت تھی لیکن تم مجھے میسر نہ تھے۔ میں اس پل کے انتظار میں ہوں جب فرش کا مہتاب میرے پہلو میں ہو گا اور میں زمین پر خود کو اکلوتے چاند کا !!! آسمان سمجھوں گی

لوٹ آؤ کہ مجھے سب بتانا ہے کہ تمہارے بغیر میری زندگی کی ہر خوشی ادھوری ہے۔مجھے بتانا ہے کہ محبت یتیم ہو جاتی ہے محبوب کے بغیر۔؟؟؟

"سنو

میں اپنی محبت کو یتیم نہیں کرنا چاہتی کیوں کہ یتیمی کا دکھ کیا ہوتا ہے یہ میں جانتی ہوں۔

!!!ہاں میں جانتی ہوں۔۔۔

وہ ایک فریم ہاتھ میں پکڑے ایسے نظروں کے سامنے رکھے اس سے اپنا حالِ دل بیان کر رہی تھی جیسے وہ سب سن رہا ہو جیسے سنا رہی تھی رات تھی اور رات کی تنہائی اور وہ تھی دن کے اجالے میں وہ سب کو ہنسانے والی رات ہوتے کیسے ٹوٹ کر بکھرتی تھی کوئی نہی جانتا تھا۔۔۔

فریم میں ایک اٹھائیس سالہ نوجوان جس نے بلیک رنگ کا تھری پیس پہن رکھا تھا بال پیشانی پر بے ترتیب بکھرے اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہے تھے ساتھ ایک تیئس سالہ لڑکی کھڑی تھی جس نے سرخ کلر کا ٹاپ اور بلیو کلر کی جینز پہن رکھی تھی بال ہوا میں لہراتے اس کی چہرے پر بھی گرے ہوئے تھی دونوں بیچ پر کھڑے ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے محبت سے ایک دوسرے کو نہار رہے تھے۔۔۔

کیا تمھیں اپنی امو کی یاد نہی آتی تم تو کہتے تھے تم سے بڑھ کر کچھ نہی "
دنیا میں تو کہاں گ ئے آپ کے وعدے کیا تمھیں ترس نہی آتا میری حالت پے؟؟
جب تم میری آنکھوں سے اوجھل ہوئے تب مجھے معلوم پڑا

اگر مکمل کائنات بھی میری دسترس میں آجائے تو وہ تمہارا نعم البدل ہرگز نہیں ہو سکتی۔۔۔!!

دو سال پورے دو سال ہو چکے تم سے بچھڑے ہوئے میں تو آج بھی وہی کھڑی ہوں جہاں چھوڑ کر گئے تھے پھر تم کیوں اگے نکل گے وہ بے بسی کی انتہا کو چھو رہی تھی اس وقعت!!

اگر جاناوالا امارہ امتثال شاہ کو یوں تڑپتے دیکھ لیتا تو جان پاتا وہ لڑکی محبت کی کس مندس پر کھڑی تھی اس وقعت؟؟

یادیں تیرے خلوص کی ڈستی ہیں آج بھی
ملنے کی آرزو میں ترستی ہیں آج بھی؟

آنکھیں ہزار صبر کی کوشش کے باوجود

!!!رک رک کے بار بار برستی ہیں آج بھی

حجاب بن کے وہ میری نظر میں رہتا ہے

مجھی سے پردہ ہے میرے ہی گھر میں رہتا ہے

کبھی کسی کا تجسس کبھی خود اپنی تلاش

عجیب دل ہے ہمیشہ سفر میں رہتا ہے

جسے خیال سے چھوتے ہوئے بھی ڈرتا ہوں
اک ایسا حسن بھی میری نظر میں رہتا ہے

جسے کسی سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا
سکوں کے ساتھ وہی اپنے گھر میں رہتا ہے

جس ایک لمحے سے صدیاں بدلتی جاتی ہیں
وہ ایک لمحہ مسلسل سفر میں رہتا ہے

تمام شہر کو ہے جس پہ ناز اے دل

!!اک ایسا شخص ہمارے نگر میں رہتا ہے

ساحل شاہ کو اسلام باد آئے آج دوسرا دن تھا وہ ابھی ابھی سو کر اٹھا تھا رات گئے تک ایک پروجیکٹ پر کام کرنے کی وجہ سے اس کی نیند لیٹ کھولی تھی۔وہ انگڑائی لیتا ہوا سستی سے بیڈ پر سے اٹھ کر سائیڈ ڈیبل سے فون اٹھاتا ہے۔اور واٹسپ اوپن کر کے مسیج چیک کرنے لگتا ہے۔۔سب سے پہلے جس مسیج کی ایسے امید تھی وہی تھا۔یعنی کے اس کی جانم سائیں کا میسج پڑھ کر اس کے لبوں پر ایک جاندار مسکراہٹ ابھرتی ہے۔اور پھر باقی مسیج پڑھے بغیر وہ اپنا فون بیڈ پر اچھلتا فریش ہونے چلا جاتا ہے!!!!

تیس منٹ بعد وہ تیار ہوتا مٹینگ کے لیے ہوٹل سے نکل چکا تھا ہمشہ کی طرح آج بھی اس نے بلیک کلر کی ڈرسینگ کرر کھی تھی۔ایک بار اسمارہ سے اس نے پوچھا تھا کے ایسے اپنے شاہ پر کون سا رنگ سب سے زیادہ اچھا لگتا ہے؟؟

تو اسمارہ نے جھٹ بلیک کلر کا بولا تھا۔بس پھر کیا تب سے ساحل شاہ کی الماری میں زیادہ تر بلیک رنگ ہی موجود تھا!!

وہ لاشعاری انڈسٹری کے اندر داخل ہوتا ہے تو سب ورکر اس خوبصورت شہزادے کو دیکھنے لگے تھے لڑکیاں تو اپنا دل تھام رہی تھی پر وہ بنا یہاں وہاں دیکھے ان سب کے پاس سے گزر گیا تھا۔۔

افففف یار کیا بندہ ہے کاش یہ میرا بوائے فرینڈ ہوتا؟؟؟

آفس کی سب سے بولڈ لڑکی حنا ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بولتی ہے

ساحل شاہ اس کے دل میں اتر گیا تھا اپنی بھرپور پرسنالٹی کے ساتھ۔۔

ابے بس بس کتنے لوگوں کو دل میں بساؤں گی حنا میڈم اور یہ سید ساحل شاہ ہے معروف بزنس مین ابان شاہ کا بیٹا اور شاہ لوگ دل پھینک نہی ہوتے۔اس لیے یہاں تمھاری دال نہی گھلنے والی۔یہ حنا کی کولیگ آصفہ تھی جو ایسے طنز کر رہی تھی !!!

حنا خان ہوں میں یونی لائف میں سب لڑکوں کی کرش تھی میں اور یہ ساحل شاہ کو تو میں اپنے جال میں پھنسا کر ہی رہوں گی وہ اپنے گولڈن کیے بالوں کی لٹ کو انگلی میں پھنسائے غرور سے بولتی ہے۔۔

پھنسا ہی نہ لو آنہہ آصفہ دل ہی دل میں بولتی اپنے کام پے جھک جاتی
!!! ہے جبکے آصفہ ساحل شاہ کو سوچنے لگتی ہے

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

حسالہ امتثال شاہ کے لیے چائے بنائے باہر لان میں لاتی ہے چائے ڈیبل پر رکھتی سامنے کرسی پر بیٹھ جاتی ہے۔امتثال شاہ کو حسالہ آج چپ چپ سی لگی تھی۔وہ اس کو ایک نظر دیکھتا چائے کا کپ اٹھائے منہ کو لگاتا ہے۔جب چائے فوارے کی طرح اس کے منہ سے نکلتی سارا ڈیبل گندا کر دیتی ہے۔۔

حسالہ یہ کیسے چائے بنائی ہے چینی ڈالنا بھول تو نہی گئی ہو؟؟؟

سو۔۔۔سوری شاہ دھیان نہی رہا چینی کی جگہ نمک ڈال دیا ایم سوری میں دوسری بنا کر کے لاتی ہوں۔۔حسالہ چائے کی ٹرے اٹھائے جانے لگتی ہے جب امتثال شاہ اس کا ہاتھ پکڑے ایسے اپنے پاس بیٹھاتے ہیں!!!

"کیا بات ہے میری جان کس بات کو لے کر پریشان ہو" مجھ سے شہیر کرو خود کو کیوں تکلیف دے رہی ہو؟؟

چلو شاباش جلدی بتائیں ایسی کون سی بات ہے جس کو لیے آپ کھوئی کھوئی سی رہتی ہیں؟؟

شاہ مجھے امو کی بہت فکر ہے وہ بظاہر تو نارمل رہتی ہے پر وہ نارمل نہی ہے میری بچی اندر سے ٹوٹ چکی ہے وہ اپنا غم کسی کو بتاتی نہی ہے۔پر میں ماں ہوں میں جانتی ہوں وہ اندر ہی اندر گھٹ گھٹ کر مر رہی ہے ۔ہماری پہلے والی امو تو کھو گئی ہے۔حسالہ نم آنکھوں سے امتثال شاہ کو بتاتی ہے!!!

آپکو کیا لگتا ہے میں نہی محسوس کرتا اپنی بچی کا بدلہ روایہ مجھے پتہ نہی ہے وہ کس درد سے گزر رہی ہے۔میں سب جانتا ہوں۔میرے بس میں ہو میں اپنی پھول سی بچی کو ہر درد سے آزاد کر دو۔آپ نہی جانتی آفس جوائن کرنے کو بھی میں اسی لیا زور دیا تھا کے وہ بزی ہو جائے گی تو آہستہ آہستہ اپنے غم سے باہر نکل آئے گی۔کبھی کبھی مجھے لگتا ہے میرا امو کے

حق میں کیا گیا فیصلہ ہی غلط تھا۔مجھے ایسا انسان کے ہاتھ اپنی بیٹی کا ہاتھ نہی دینا چاھے تھا جیسے میری بیٹی کی قدر نہ ہو!!

آپ خود کو کیوں ذمدار ٹھہرتے ہیں ہماری بیٹی کی قسمت میں یہ آزمائش لکھی ہی تھی۔آپ دیکھنا بہت جلدی ہماری امواس آزمائش سے باہر نکل آئے گی۔بس اللہ ہماری بیٹی کو ثابت قدم رکھیں آمین۔۔

چلیں آپ بیٹھیں میں دوسری چائے بنا کر کے لاتی ہو!!

امارہ آج آفس سے سیدھا عیشاہ کے گھر ہی چلی آئی تھی امل کافی دن سے ایسے بولا رہی تھی پر ایسے کام کی وجہ سے فرصت نہی مل پاہ رہی تھی

جس کے چلتے کل امل اس سے باقاعدہ ناراضگی جتا چکی تھی۔اسی لیے آج وہ آفس سے گھر جانے کی بجائے امل سے ملنے آ پہنچی تھی۔۔

"اسلام و علیکم پھو پھو

۔عیشاہ جو دوپہر کے کھانا کا انتظام کرنے لگی تھی امارہ کی آواز سن کچن سے باہر نکلتی ہے اور سلام کا جواب دیتے ہیں امارہ کو گلے لگا کر پھر اس کے بالوں پر اپنے لب رکھتی ہے۔۔

ماشاءاللہ آج بڑے بڑے لوگ ہمارے گھر کا رستہ کیسے بھول گ ئے امل جو امارہ کی آواز سن کمرے سے باہر آتی ہے امارہ کو گھر اظنز کرتی ہوئی اپنی ماں کی طرف متوجہ ہوتی ہے!!!

بس کرو امل یہ نہی کے وہ بچاری اتنی گرمی میں آفس سے سیدھا ہمارے گھر آئی کوئی جوس یا شربت پلادوں بس باتیں کرو الو مہارانی سے جتنی مرضی۔عیشاہ نے تو اچھی خاصی امل کی عزت افزائی کر دی تھی امارہ کی بھی ہنسی چھوٹ جاتی ہے۔۔اور امل ماں کی باتوں پر فقط صبر کا گھونٹ پی کر رہے گئی تھی۔۔۔

دی گریٹ امل خانزادہ جس سے باہر لڑکیاں کیا لڑکے بھی اونچی آواز میں بات نہی کر پاتے بچاری کی گھر عزت دو کوڑی کی بھی افففف ہاہاہاہا امارہ کی تو بتیسی ہی اندر نہی ہو رہی تھی امل کی گھوریوں کا بھی اس پے کوئی اثر نہی ہو رہا تھا۔۔

ہی ہی ہی ہی ویری فنی جوک امل تپ کر بولتی ایسے لیے کمرے کی جانب بڑھتی ہے۔

ویسے صیح بتا کیسے دل کیا یہاں آنے کو بزنس وومن امارہ شاہ کا امل کون سا کم تھی اگے سے۔۔

کل کوئی مجھ سے ناراض ہو گیا تھا؟؟ میں سوچا آج سب کام پس پشت ڈال کر اپنی بیسٹی کو منایا جائے۔۔

امارہ امل کے گرد بانہوں کا گھیرا ڈالتی ہوئی اس کے کندھے پر اپنی تھوڑی ٹکائے اس کو بتاتی ہے۔۔

آنہہ جیسے تمھیں فرق پڑھتا میری ناراضگی سے امل خفگی سے بولتی ہے۔۔ارے میری جان اگر فرق نہ پڑتا تو یو منانے نہ آتی۔۔

امان جا یار سچی آفس اتنا کام ہوتا اور بابا بھی زیادہ تر مجھ سے سب کام کرواتے اب تو انھوں نے بولا ہے ان کے ساتھ میٹنگز پر بھی جایا کرنا۔۔

سوری؟؟؟سوری یار اک تم ہی تو میری پاٹنر ہو ناراض نہی ہو میرے پاس بچے کھچے رشتے ہیں میں اب ان کو کھونا نہی چاھتی یار۔۔امارہ کی آواز بھیگ چکی تھی جیسے محسوس کرتی امل اپنی ناراضگی چٹکی میں بھلائے ایسے اپنے گلے سے لگا چکی تھی۔۔۔

وہ دونوں کافی دیر ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہی تھی۔۔

"اموا گے کا کیا سوچا پھر

کیا مطلب اگے کا کیا سوچنا ہے امارہ نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھتی

ہے۔۔

میرا مطلب ہے کب تک خود کو بیتے دنوں میں قید رکھوں گی ماضی کو بھول کر حال میں جیو۔۔ تھمیں یوں گھٹ گھٹ کر جیتے دیکھ ماموں اور مامی کتنا پریشان رہتے اندازہ بھی ہے بھول کیوں نہی جاتی ہو کسی کے جانے سے دنیا روک تو نہی جاتی۔۔اور کیا وہ ایک شخص ہی تھا دنیا میں اموآنکھیں کھولوں اپنی جو بچ گیا ہے ایسے نہ گنواؤں یار میں تھماری دوست ہی نہی بہن بھی ہوں پلیز اپنے اور اپنے ساتھ جڑیں لوگوں کا احساس کرو۔۔؟؟

یہ جو آپ اور اسمارہ بار بار ایک بات ہی بولتے ہو نا کہ کسی کے چھوڑ جانے سے کوئی مرتا نہیں۔ تو میں آپ لوگوں سے کہنا چاھتی ہوں۔ مر جانا فقط روح پرواز کر جانا نہیں ہوتا۔۔ احساسات کا ختم ہونا مسکرہٹیں بھول جانا دنیا کی رنگینیوں کا بے رنگ لگنا۔ قہقہوں سے وحشت ہونا۔ اکیلا پن مقدر ہونا خاموشی کو دل سے لگانا کیا یہ سب کرنے کے مترادف نہیں۔۔؟۔

روح نکل جانے سے تو صرف درد سے جان چھوٹتی ہے مگر خدا کی قسم جیتے جی مر جانا بہت عذاب دہ ہوتا ہے.. سانسیں تو چلتی رہتی ہیں روح باقی ہوتی ہے جسم بھی ہوتا ہے مگر.. نہ زندگی ہوتی نا ہی زندہ رہنے کی لگن پھر زندگی بھی زندگی گزاری جاتی ہے۔ زندگی جی نہیں جاتی۔ کیا یہ والی موت روح نکل جانے والی موت سے زیادہ تکلیف دہ نہیں؟

کیااس جیئے جانے کو موت نہیں کہا جاتا؟

بولوں امل کیا محبت اتنی کمزور ہوتی ہے کے کسی ایک کے چھوڑ جانے سے دوسرا بھی بھول جائے محبت کو محبت اتنی کچی نہی ہوتی یار وہ توجب دل میں پیدا ہو جائے پھر انسان مرنے تک ایسے نکال نہی پاتا چاھے محبوب کتنا بھی ظالم کیوں نہ ہوں !!!!

امل کے پاس اس کے سوالوں کا کوئی جواب نہی تھا۔وہ توبس اس دیوانی کو دیکھ رہی تھی جو محبت کی اگ میں جل رہی تھی اور شکوہ بھی نہی کرتی تھی۔۔۔

اور امل یہ جو تم بول رہی ہو نہ کے میں بچے کھچے رشتے نہ گنواں لوں تو سنوں تم۔۔میرے اندر کبھی کوئی ڈر نہیں تھا، کیونکہ میرے پاس کھونے کے لیے کچھ نہیں تھا، پھر اس سے محبت میں مبتلا ہو کر میرے اندر ڈر بیٹھ گیا، میں کئی سال اس کو کھونے سے ڈرتی رہی، پھر ایک دن اس کو کھو کر اس سے دھوکہ کھا کر یہ ڈر بھی نکل گیا، مگر میں اب بھی ڈرتی ہوں، مگر کسی کو کھونے سے نہیں اب رشتے بنانے سے ڈرتی ہوں

جس دن تمھیں بھی کسی سے محبت ہو گئی نہ تب تمھیں محبت کی سمجھ آئے گی ابھی تم انجان ہو اس درد سے وہ نم آنکھوں سے امل کی طرف دیکھتی ہوئی بولتی ہے!!!

خیر چھوڑان سب کو نکمی بندی کچھ کھانے کو لا مجھے بڑی بھوک لگی ہے۔۔وہ ماحول کو ہلکا پھلکا کرنے کی غرض سے امل کی توجہ کھانے کی طرف کرواتی ہے اور جس میں وہ کامیاب بھی ہو جاتی ہے۔۔۔

افف سوری یار باتوں باتوں میں بھول ہی گئی تھی دو منٹ روک ماما نے بریانی بنائی میں ڈال کر لے کر کے آتی ہوں۔۔

!!!امل ایسا بول کمرے سے نکل جاتی ہے

دانش ایک گاڑی کا انجن سیٹ کر رہا تھا جب اس کے فون پر کال آنے لگتی ہے وہ پاس پڑے کپڑے سے اپنے ہاتھ صاف کرتا ہوا فون اٹھاتا ہے

۔۔تو سامنے کسی انجان نمبر سے کال آتی دیکھ پہلے تو وہ نہ سننے کا اردہ کیے فون جیب میں واپس رکھنے لگا تھا جب کسی خیال کے تحت وہ فون یس کرتا کان سے لگاتا ہے۔۔۔

ہیلو دانی بھیا ازمارے کی پریشان سی آواز فون میں گونجتی ہے۔۔کیا ہوا گڑیا سب ٹھیک تو ہے پریشان کیوں ہو اور یہ نمبر کس کا ہے۔وہ ایک ساتھ سوالوں کی بوچھاڑ کرنے لگتا ہے!!!

بھیا کیا آپ مجھے یونی سے لینے آسکتے ہیں؟؟؟مجھے اپنی دوست کے ساتھ کچھ نوٹس بنانے تھے تو رکشے والا باقی لڑکیوں کو لے کر کے چلا گیا ہے!!

اچھا اچھا پریشان نہی ہو نا بھائی آرہا ہے ابھی لینے بس دس منٹ دو بھائی آیا بس؟؟؟

وہ اپنے استاد سے کچھ دیر کی چھٹی لیتا اپنی بائیک لیے ورکشاپ سے نکل گیا تھا۔۔اور پھر ٹھیک دس منٹ بعد وہ یونی کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

میرب کو لینے بھی ڈرائیور آیا ہوا تھا۔۔ جیسے ہی دانش وہاں پہنچتا ہے میرب ایسے ایک نظر دیکھتی ازمارے کو خدا حافظ بول گاڑی میں جا بیٹھتی ہے۔ میرب کے بیٹھتے ہی ڈرائیور گاڑی لے جاتے ہیں۔۔اور ازمارے بھی دانش کے ساتھ بائیک پر بیٹھتی گھر کے لیے نکلتی ہے۔۔

گڑیا آپ نے فون کہاں سے لیا تھا بات کرنے کے لیے؟؟؟

بھیا وہ میرب کا فون تھا آپ کو کال کرنی تھی اس لیے لیا تھا۔۔

اچھا ٹھیک ہے تمھاری سالگرہ آرہی ہے میں اپنی گڑیا کو اچھا سے موبائل گفٹ کردوں گا اوکے۔پر بھیا میں نے کیا کرنا فون؟؟؟

ضرورت پڑھ سکتی ہے جیسے آج پڑھی اور ضروری نہی ہر بار دوست ساتھ ہو۔۔پر اماں۔اماں کیسے مانے گی

تم اس بات کی ٹنشن نہی لو وہ میں خود سنبھال لو گا۔۔

رازِ الفت چھپا کے دیکھ لیا
دل بہت کچھ جلا کے دیکھ لیا

اور کیا دیکھنے کو باقی ہے
آپ سے دل لگا کے دیکھ لیا

وہ میرے ہو کے بھی میرے نہ ہوئے
ان کو اپنا بنا کے دیکھ لیا

آج ان کی نظر میں کچھ ہم نے
سب کی نظریں بچا کے دیکھ لیا

تکمیل غم بھی ہو نہ سکی

عشق کو آزما کے دیکھ لیا؛؛

امل آج کافی دن کے بعد یونی میں آئی تھی جس یونی میں میرب اور ازمارے پڑھتی تھی ایسی یونی میں میرب کو جاب آفر ہوئی تھی پر زوایار کا ارادا ایسے آرمی میں بھیجنے کا تھا ایسے لیے اس نے امل کو منع کر دیا تھا۔۔پر یونی کے پروفیسر شہاب الدین کی طبیت ناز سازی کی وجہ سے اس کی جگہ کچھ دن امل خانزادہ کو بلایا گیا تھا۔۔

وہ جیسے ہی کلاس میں انٹر ہوئی تمام لڑکے لڑکیاں ایسے دیکھ کر حیران تھے کچھ ٹھر کی ٹائپ دل ہی دل میں خوش بھی ہو رہے تھے میرب تو اپنی امل آپی کو اپنی ٹیچر کے روپ میں دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی ورنہ

سر شہاب الدین کے بعد وہ کافی نروس تھی کے نیو ٹیچر پتہ نہی کیسا ہو اپر امل کو دیکھ کر وہ کافی مطمین ہو چکی تھی۔۔

اسلام علیکم اوری ون

کیسے ہیں آپ سب میں آپکی کلاس ٹیچر امل خانزادہ آج کی کلاس میں ایک دوسرے کا تعاروف کروتے ایک دوسرے کو کلاس باقاعدہ سے کلاس شروع کرتے ہیں؟؟؟

!!اور پھر سب امل کو اپنا اپنا تعاروف کروانے میں بزی ہو چکی تھے

میرب اور ازمارے فری پریڈ میں کچھ کھانے کے لیے کنٹین کی جانب آتیں ہیں۔میرو کیا کھاؤ گی؟؟

ایک کولڈ ڈرنک اور زنگر لے آؤ یار بہت بھوک لگی ہے۔۔

میرو ایک بات پوچھوں؟؟

ازمارے جو میرب سے پوچھ کھانے کو کچھ لینے جانے لگی تھی وہ واپس وہی کرسی پر بیٹھتی میرب کی جانب سوالیہ نظروں سے پوچھتی ہے۔۔

میرو آپ نہی جانتی غزہ میں کیا چل رہا ہمارے کتنے مسلمان بہن بھائی بچے بوڑھے لوگوں کو اسرئیل گاجر مولی کی طرح کاٹ کر پھنک رہا ہے بچے بھوک پیاس سے تڑپ رہے ہیں۔۔وہ وادی جسے انبیاہ کرام کی سرزمین کہا جاتا ہے۔وہ خون سے نہائی ہوئی ہے لوگ اپنے پیاروں کو دفن کرنے کے دو گز کفن نہی خرید سکتے چھوٹے چھوٹے بچوں کو کتے بلے کھا رہے ہیں!!

کیا آپ نہی چاھتی بحثیت مسلمان آپ کا اور میرا بھی کچھ فرض ہے جو ہمیں ادا کرنا چاھے؟؟؟

ازمارے ہم کیا کر سکتے ہیں جب ہماری حکومت ان کے ساتھ داغا کر چکی وہ لوگ اتنی پاور والے ہو کر وہ خو*نی جھنگ نہی روک سکے تو ہم کیا ہی کر سکتے ہیں؟؟؟

کیوں نہی کر سکتے ہم کر سکتے ہیں اپنے اپنے حصے کا کام ہم کر سکتے ہیں میرو؟؟

اچھا اگر ایسا کچھ کر سکتے ہیں تو بتاؤ میں ضرور کرو گی اپنے غزہ کے بہن بھائیوں کے لیے!!!

اسرائیل کو قتل وغارتگری سے روک تو نہیں سکتے لیکن کیا ہم اسرائیل کی مدد کرنے والوں کی مصنوعات کا خریدنا بھی نہیں چھوڑ سکتے ؟

جہاں جاتے ہیں آگے نیسلے کا، اقوافنا کا، داثانی کا پانی ملتا ھے، پیپسی، کوک اور سپرائٹ ملتی ھے، میکڈونلڈ کے ایف سی دوبارا ابھرنا شروع ہو گئے، سٹوروں پر اسرائیلی حمایت یافتہ کمپنیوں کی مصنوعات دھڑا دھڑ دوبارا بکنا شروع ہو گئیں ہیں.

ایسے لگ رہا ھے جیسے ایمان ختم ہوتا جا رہا ھے۔بظاھر نمازیں بھی ادا کیئے جا رہے ہیں اور ساتھ قاتلین فلسطین کی مصنوعات خرید کر انہیں امداد بھی پہنچائے جا رھے ھیں۔

حساب تو ھو گا، سوال تو پوچھا جائے گا کہ تم جنگ نہیں کر سکتے تھے، احتجاج نہیں کر سکتے تھے غزہ کے مظلوم مسلمانوں کی کچھ مدد نہیں کر سکتے تھے لیکن کیا اسرائیل کی سرعام مدد کرنے والی کمپنیوں کی مصنوعات خریدنا بھی بند نہیں کر سکتے تھے۔

سوال تو گا، حساب بھی ھو گا۔؟؟

ویسے انکے برگر کھا کر اور انکے کولڈ رنک پی کر اپنی اور اپنے بچوں کی صحت نہیں خرید رہے بلکہ بیماریاں ہی خرید رہے ھیں۔ خریدتے جائیں موت جسے موت پسند ھے!!!

جزاک اللہُ" ازمارے اتنی اچھی طرح مجھے سمجانے کا میرو ابھی سے ان سب چیزوں کا بائیکاٹ کرتی ہوں اور میرو گھر جا کر بابا سے بھی بول کر سب چیزیں ختم کرواتی گھر آفس سے جو اسرائیلی ہیں!!!

ازمارے بھی مسکراتی سر ہاں میں ہلاتی ہے اور پھر کچھ لینے کنٹین کی طرف چلی جاتیں ہیں دونوں!!!

دل سبھی کچھ زبان پر لایا

اک فقط عرض مدعا کے سوا

سب کچھ ہم ان سے کہہ گئے لیکن یہ اتفاق

._کہنے کی تھی جو بات وہی دل میں رہ گئ

اسمارہ کب سے ساحل شاہ کی کال کا انتظار کر رہی تھی۔پر وہ تھا کے جیسے بھول ہی گیا تھا بات کرنا وہ بے چینی سے بار بار فون کو تک رہی تھی۔۔اب ایسے صیح معنوں میں غصہ آرہا تھا۔۔

آنہہ سمجتا کیا ہے خود کو؟؟

میں بھی اب بات نہی کروں گی کرتا رہے کالزاب کب سے ویٹ کر رہی لارڈ صاحب ہیں کے شوخے بن رہیں ہی۔وہ منہ ہی منہ میں بڑ بڑا رہی تھی۔۔اور پھر فون اوف کرتی غصے سے سرتا پیر کمبل اوڑھے سونے کے لیے لیٹ گئ تھی۔اور ساحل شاہ کو یہ دیری بہت خوار کرنی والی تھی!!!

دوسری طرف ساحل کو مہران کے ساتھ مل کر ایک ضروری پروجیکٹ تیار کرنا تھا۔جس کی وجہ سے وہ جلدی فری نہ ہو سکا وہ بارہ بجے کے قریب تھکا تھکا سے اپنے کمرے میں آتا ہے پہلے صبح وہ اسلام باد مٹینگ اٹینڈ کرنے کے بعد واپس آیا تھا آتے ہی پروجیکٹ کا کام پیڈ نگ تھا۔اور دن بھی آج کا ہی تھا ایسی لیے وہ بنا آرام کیا اپنا کام مکمل کرنے

لگ گیا تھا۔۔اور اب جسم یوں تھا جیسے کسی نے کوڑے برسائے ہوں وہ بنا چینج کیے ہی بستر پر لیٹ گیا تھا۔۔اور لیٹتے ہی وہ نیند کی آغوش میں جا چکا تھا!!!!

اسمارہ صبح فجر کی نماز کے لیے اپنے بستر سے اٹھی تو بے ارادہ وہ فون چیک کرنے لگی تھی پر فون کی سکرین صاف دیکھ اس کا دل بری طرح سے ٹوٹ گیا تھا۔وہ اب تو شاہ سے سخت والا ناراض ہو چکی تھی۔وہ بے دلی سے فون رکھتی وضو کرنے واشروم چلی جاتی ہے۔۔

ساحل شاہ کی آنکھ الارم کی بیل پر کھولتی ہے۔وہ ٹائم دیکھنے کے لیے فون اٹھاتا ہے تو اسمارہ کے مسیج دیکھ وہ جھٹکے سے سیدھا ہوتا جلدی سے مسیج اوپن کرتا ہے جو مسیج دیکھ ایسے سنگین نتائج کا احساس ہوتا ہے۔۔

جانم سائیں ناراض ہو گئی ہے اب مجھ سے افففف کیسے میں کیسے بھول گیا کے میری جانم سائیں میرا انتظار کر رہی تھی اور میں وہاں پر وجیکٹ بنانے میں بزی رہا۔۔۔

ساحل شاہ توں تو گیا کام سے وہ خود سے باتیں کرتا جلدی جلدی فریش ہونے جاتا ہے۔اپنی رات والی بھول پر اب سوری بھی تو کرنی تھی منانا بھی تھا۔اپنی جانم سائیں کو۔۔

اے میری ذات میں ہر سمت بہتے ہوئے شخص

!!.____ آ کہ اِک شام تیرے سامنے اقرار کروں

تُجھ کو بتلاؤں میں تُجھ سے میرا تعلق کیا ہے

✨. تُجھ سے اِک چُپ سی محبت کا میں اظہار کروں

ازمارے کچن میں کھڑی بریانی بنا رہی تھی جب دانش ہاتھ میں پکڑے شاپر لیے گھر میں داخل ہوتا ہے۔

ازمارے دروازہ کھولنے پر کچن سے نکلتی باہر آتی ہے تو دانش کو دیکھ وہ جلدی سے پانی لے کر کے آتی ہے۔

ازی گڑیا کھانے میں کیا بنا ہے آج اور امی کدھر ہے وہ یہاں وہاں دیکھتے ہوئے ازمارے سے پوچھتا ہے۔۔

بھائی وہ اماں کی طبیت تھوڑی خراب تھی دوائی کھا کر سو رہی ہے۔میں بریانی دم پر لگائی ہے۔بس رائتہ رہ گیا بس پانچ منٹ میں میں کھانا لگاتی ہوں۔۔اچھا ٹھیک ہے میں جب تک منہ ہاتھ دھوں لو پھر امی سے بھی مل کر آتا ہوں؟؟

ازمارے کچن کا رخ کرتی ہے اور دانش اپنی ماں کے پاس جاتا ہے۔۔امی_"عذرا بیگم جو دوائی کھا کر لیٹی ہوئی تھی پر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔بیٹے کی آواز پر جھٹ اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے؛کیا ہوا ہے امی طبیت کو صبح تو آپ نے نہی بتایا تھا کچھ؟؟؟

کچھ نہی بیٹا بس ہلکا سا سر درد اور بخار ہے گولی کھائی ہے ازمارے نے سر کی مالش بھی کی ہے میں ٹھیک ہوں میرے بچے پریشان نہی ہوں۔یہ بتا کب آیا گھر کھانا کھایا کے نہی ابھی؟؟

امی گڑیا کھانا لگا رہی ہے مجھے آپ کی طبیت خراب کا پتہ چلا تو میں پہلے آپ کا پتہ کرنے آگیا۔۔

امی آپ کسی قسم کی بھی ٹنشن نہی لیا کریں اب آپ کا بیٹا کمانے لگ گیا ہے میں اپنی ماں اور بہن کو دنیا کی ہر خوشی دینے کی پوری کوشش کروں گا۔۔پھر چاھے اس کے لیے مجھے کتنی بھی محنت کرنی پڑے میں پیچھے نہی ہٹوں گا۔وہ ایک عظم سے بولتا عذرا بیگم کا سر فخر سے اونچا کر گیا تھا!!!

بیٹا ہم تو اب بھی خوش ہیں جتنا مل رہا شکر سوھنے رب کا میں تمھارا گھر بستا ہوا دیکھنا چاھتی ہوں۔ میرا بھی دل کرتا ہے اپنی پوتی پوتے دیکھنے کو ان سے لاڈ کرنے کو۔ مجھ بوڑھی کا کیا بھروسہ کب سانسوں کی ڈوری ٹوٹ جائے۔۔

پلیز امی ایسی باتیں نہی کیا کریں میری عمر بھی آپ کو لگ جائیں ابو کے جانے کے بعد تو آپ تھی ہمیں سنبھالنے والی آپ کے بعد تو میں بکھر جاؤں گا ماں!!

بھیا کھانا لگ گیا ہے آجائیں؟؟

آرہاہو گڑیا۔دانش میری بات کاجواب نہی دیا؟؟

بیٹاتواتنی شادی سے اتنابھاگتاکیوں ہے آج پھراس کی ماں اس کو شادی پر فورس کررہی تھی ماں میں پہلے گڑیاکی پڑھائی مکمل ہو جائےاس کے لیے کوئی اچھارشتہ دیکھ کراس کی شادی کروں گا پھراپنے بارے سوچوں گامیں نہی چاھتاکل کوجواس گھر میں آئے میری گڑیاکو یہ طعنہ مارے کے وہ اس کے شوہر کے ٹکڑوں پرپل رہی ہے،،،

جس بہن میں میری جان بستی ہے میں اس کے لیے کوئی رسک نہی لے سکتا۔۔

دوازے کے پار کھڑی ازمارے کو اپنی قسمت ترر کش آیا تھا اپنی بھائی کی بات سن کر!!!

میں بہت دل سے یاد کرتا ہوں تمھیں میں صرف تم سے مخاطب ہونا چاہتا ہوں حالانکہ تم یہاں نہیں ہو مگر پھر بھی تمہارا خیال تمہاری باتیں، تمہاری ہنسی، آواز

ابھی بھی میرے تصور میں چمک رہی ہیں سنو یہ گزرتا وقت تمہارے نہ ہونے سے تمھارا میرے لیے ضروری ہونے کی گواہی دے رہا ہے!!!

اُداسی کے لمحات اِتنے مضبوط اور گہرے ہوتے ہیں کہ اُن پر اور کوئی بھی چیز اثر انداز نہیں ہوتی، ناخوشی کے رنگ، ناہمدردی کے جملے، نامحبت کے بول

!!! آپ اُداس ہیں تو بس اُداس ہیں

رات کی سیاہی چاروں طرف پھیل چکی تھی۔ وہ کرسی کی پشت پر سے ٹکائے سگریٹ سگریٹ پیئے جا رہا تھا۔ اس دشمناں جاناں کی یادیں اس پر ستم ڈھاتی تھی تو پوری پوری رات ماضی کو سوچتے ہی اس کی گزر جاتی تھی۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے نہ انسان سامنے والے کو درد دینے میں کوئی کسر نہی چھوڑتا ہے۔ ہمیں لگتا ہے ہمیں سکون مل رہا ایسے درد میں تڑپتا دیکھ کر پر ایسا وقعتی طور پر ہوتا ہے جن سے دل کا رشتہ جوڑا وہ ان کو

تکلیف دیں کر انسان سکون سے خود بھی محرم ہو جاتا ہے۔۔اس کی مثال وہ شخص خود تھا!!

یار بس کر جا کتنی سگریٹ پی ئے گا پورا کمرہ دھواں سے بھر رکھا ہے وہ منہ پر رومال رکھیں کھانستے ہوئے اس کی جانب آتا ہے۔اور غصے سے بولتا ہے کیوں خود کی جان کے دشمن بنے ہوئے ہو۔یہ اس کا دوست ارحم تھا۔جو اس کی اس عادت سے کبھی کبھی بہت چڑ جاتا تھا!!

تم نہی سمجھوں گے شہزادے یہ دل کا روگ ہے میرے اندر کا ابال جو میں اس جلتی سگریٹ کے رستے اندر سے نکالنے کی کوشش کرتا ہوں۔۔جگرا گر اتنا ہی پیار تھا تو اس بچاری کو ذلت رسوا کر کے ہی کیوں آیا تھا۔۔کیا وہ ان سب کی حقدار تھی جو توں ایسے دے کر کے آیا۔۔

ہاں میں نہی سمجتا تھمارے اندر کیا چل رہا ہے پر اگر محبت ایسی ہوتی جیسی تیری تھی تو میں اللہ سے دعا کروں گا مجھے کبھی محبت نہ ہو۔ کیوں کے مجھ میں کسی بے بس لاچار لڑکی کی آہیں لینے کا حوصلہ نہی ہے۔۔۔۔

آج ارحم ہے ایسے وہ طمچہ مارا تھا جس کی ایسے ارحم سے امید تک نہ تھی۔۔

عیشاہ آج لال حویلی باطشہ سے ملنے آئی ہوئی تھی۔اتنے سال گزر جانے کے باوجود بھی ان کی دوستی پہلے جیسی ہی تھی۔۔

عیشو یار امل کو بھی لے آتی تم ساتھ اس بچاری کو گھر چھوڑ آئی ہو۔ باطشہ بولتی ہے۔۔

تاشی میں کچھ گھنٹے سکون سے گزارنے آئی ہوں اور وہ بچاری اگر ساتھ آجاتی ہے تو مجھے کب سکون میسر آنا تھا گھر مجھے کچن میں گھسائے رکھتی کبھی میمی میکرونی کھانی کبھی نوڈلز کبھی کچھ۔اور یہاں تجھے کچن بھیج دینا تھا وہ جھنجلاتی ہوئی بولتی ہے۔تو باطشہ قہقہ لگا کر ہنسنے لگی تھی۔۔

سیریسلی تم امل سے چڑتی ہو۔افففف عیشا زوایار خانزادہ کیا بنے گا تمہارا۔۔

کچھ نہی بننا میرا اور میں چڑتی امل سے نہی اس کی بجافرمائشوں سے تنگ آجاتی ہوں کبھی کبھی۔بہت تنگ کرر کھا ہے شادی والی عمر ہو چکی اس کی پرا بھی بھی روز کوئی نہ کوئی پنگا کر کے آئی ہوتی ہے۔مار دھاڑ کے علاوہ ایسے کچھ نہی آتا ہے۔۔مجھے تو اب یہ فکر ستا رہی کل کو اس کے شوہر نے کچھ ایسا ویسا بول دیا تو نجانے کیا کرے گی اس کے ساتھ۔۔۔

کچھ نہی کرتی تم زیادہ ہی سوچ رہی ہو چلو چھوڑو۔ان باتوں کو یہ بتاؤ زوہان کب واپس آرہا پاکستان باطشہ اس سے زوہان کے بابت پوچھنے لگتی ہے!!!

ابھی سے آفت جاں ہے اداادا تیری
یہ ابتدا ہے تو کیا ہو گی انتہا تیری

میری سمجھ میں یہ قاتل نہ آج تک آیا
کہ قتل کرتی ہے تلوار یا ادا تیری

نقاب لاکھ چھپائے وہ چھپ نہیں سکتی
میری نظر میں جو صورت ہے دل ربا تیری

لہو کی بوند بھی اے تیر یار دل میں نہیں
یہ فکر ہے کہ تواضع کروں میں کیا تیری

سنگھار ہی ہے مجھے غش میں نکہت گیسو
خدا دراز کرے عمر اے صبا تیری

ادا پہ ناز تو ہوتا ہے سب حسینوں کو
فضا کو ناز ہے جس پر وہ ہے ادا تیری

یار کے در تک گزر نہیں نہ سہی
!!ہزار شکر کہ ہے اس کے دل میں جا تیری

ساحل شاہ آج آفس سے جلدی گھر واپس آگیا تھا وہ آتے ہی اپنے کمرے میں جاتا ہے اور تھوڑی دیر بعد فریش ہو تا نک سک سا تیار ہوا

جلدی میں سڑھیاں اترتا آرہا تھا۔جب باطشہ ایسے اس قدر ہڑ بڑی میں آتے جاتے دیکھ تفششی نظروں سے اس کا بھرپور جائزہ لیتی ہے!!!

"کیا ہوا ماما ایسے کیوں دیکھ رہیں ہیں آپ مجھے"

دیکھ رہی ہوں میرا بیٹا کتنا بڑا ہو گیا ہے۔

افففف ماما مزاق نہی کریں میں پہلے ہی بہت ٹنس ہوں

ساحل شاہ غمگیں زدہ ہوتا ماں کے پاس آتا بولتا ہے!!

اور میرا بیٹا ٹنس کیوں ہے؟؟یقین سے کہے سکتی ہوں اسمارہ بھاؤ نہی ڈال رہی ہو گی؟؟؟

ما۔۔۔۔۔ماما آپ نے کیا میرے پیچھے جاسوس چھوڑ رکھیں ہیں افففف کیسے پتہ چل جاتا ہے آپکو سب ساحل شاہ اپنی ماں کے بالکل درست اندزے پر حیرانی کے تاثرات چھپائے پوچھتا ہے۔۔

بیٹا تھماری ماں ہوں جب تم بولنا بھی نہی جانتے تھے نہ میں تب بھی تھمارے دل کی بات جان جاتی تھی۔۔

اب تو پھر آپ اٹھائیس سالہ جوان ہو وہ مسکراتی ہوئی بولتی ہے۔۔ماما یا کل بہت بزی رہا آپکی بہو سے بات نہی کر سکا اب وہ منہ بنا کر بیٹھی بات ہی نہی کر رہی صبح سے ناجانے کتنی بار مسیجز اور کالز کر چکا اب فون بند کر دیا ہے۔۔ایسے پتہ بھی ہے میں سب کچھ برداشت کر سکتا پر اسمارہ ساحل شاہ کی ناراضگی نہی پھر بھی ناراض ہے!!!

ناراض بھی توان سے ہی ہوا جاتا جس پر مان ہو کے وہ ہمیں منالیں گے اور اسمارہ کا حق ہے تجھ پر اور اگر وہ ناراض ہے تو حق سے ہے نہ اور میں اپنے بیٹے کو اچھے سے جانتی ہوں میرا بیٹا مان توڑنے والوں میں سے نہی ہے!!!۔جاؤں اب منالو جا کر بہو کو

او کے ماما اپنا خیال رکھنا شاہد آتے ہوئے لیٹ ہو جائے سو پریشان نہی ہونا اللہ حافظ بولتے ہوئے ساحل شاہ حویلی سے نکل جاتے ہیں۔۔۔

احساس محبت کا میری ذات پہ رکھ دو۔۔۔

تم ایسا کرو ہاتھ میرے ہاتھ پہ رکھ دو۔۔۔

معلوم ھے دھڑکن کا تقاضا بھی ھے لیکن۔۔۔

یہ بات کسی خاص ملاقات پہ رکھ دو۔۔۔

ہر وقت تمھارے ھی تصور میں رھوں میں۔۔۔

جادو سا کوئی میرے خیالات پہ رکھ دو۔۔

ساحل شاہ صبح سے اب تک نجانے کتنی بار سوری کا مسیجز کر چکا تھا پر اسمارہ نے اس کے ایک بھی مسیج کا جواب نہی دیا تھا۔وہ فون ہاتھ میں لیے لب دبائے اپنی ہنسی کنڑول کر رہی تھی۔ابھی بھی اس کے مسیج آرہے تھے جس وہ فل اگنور موڈ پے لگائے بالکونی میں کھڑی کوفی کے

ساتھ ساتھ ٹھنڈی ہوا کے مزے لے رہی تھی۔۔جب امارہ اس کے روم کا دروازہ نوک کیے بنا ہی اندر آتی ہے۔

وہ پورے کمرے میں نظر دوڑاتی ہے پر اسمارا وہاں ہوتی تو نظر آتی نہ وہ واشرم کا دروازہ کھول کر چیک کرتی وہاں بھی اسمارہ کو نہ پاہ کا وہ باہر کا رخ کرتی کے ایسے بالکونی سے اسمارہ کا دوپٹہ لہراتا نظر آیا تھا۔

وہ بالکونی کی جانب جاتی ہے تو اسمارہ باہر موسم کا نظارہ کرتے ہوئے کوفی پی رہی تھی۔

امارہ اگے بڑھ اس کے ہاتھ سے کوفی پکڑ کر ایسے بھی اپنے ساتھ کمرے میں لاتی ہے۔ کیا ہوا اموتم ایسے ہوا بن کر کیوں پھر رہی ہو۔ آپی تیار ہو جائیں۔ باہر چل رہے ہیں .

اسمارہ اور امارہ تھی تو جڑواں ہی پر امارہ کو جب کوئی مطلب ہوتا تھا تب اسمارہ کو آپی کہے کر ہی مخاطب ہوتی تھی۔۔

امو میرا من نہی ہے کئی جانے کا پلیز تم امل کو لے جاؤ ساتھ جانا تو آپ کو ہی پڑے گا اور مجھے کچھ نہی سننا ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی امارہ خفگی سے بولتی کمرے سے نکلنے لگی تھی جب اسمارہ کی آواز سنائی دیتی ہے۔ اوکے آرہی ہوں پانچ منٹ میں بس وہی امارہ کے لب بھی

مسکراہٹ میں ڈھلتے ہیں۔وہ وہی کھڑے کھڑے فون پر مسیج ٹائپ کرتی ہے اور پھر باہر گاڑی کے پاس چلی جاتی ہیں۔۔۔

وہ دونوں اس وقعت ایک ریسٹورینٹ میں بیٹھی کھانے کے آڈر دینے کے لیے وٹیر کا انتظار کر رہی تھی۔

امو یار کیسی سروس ہیں ان کی کب سے بیٹھے ہیں کوئی آڈر لینے ہی نہی آرہا اسمارہ اس وقعت ملٹی کلر کی فراک پہنے سر پے گولڈن کلر کا ڈوپٹہ جو اچھے سے لے رکھا تھا پاؤں میں گولڈن کلر کا کھوسہ پہنے میک سے پاک چہرہ لیے بہت ہی پیاری لگ رہی تھی۔اس سے پہلے کے امارہ کچھ بولتی ساحل شاہ اسمارہ کی ساتھ والی کرسی پر آکر کے بیٹھ جاتا ہے۔

??اسلام و علیکم پیاری لڑکیوں کیسی ہو

وہ خوشدلی سے امارہ اور اسمارہ کو دیکھ کر ان کا حال پوچھتا ہے اسمارہ تو ساحل شاہ کو دیکھتے ہیں کھل اٹھی تھی چہرے پر دھنک جیسے رنگ بکھر گئے تھے جیسے امارہ کے ساتھ ساتھ ساحل شاہ نے بھی بڑی غور سے دیکھا تھا۔۔

میں تو بہت کیوٹ اینڈ بیوٹیفل ہوں ساحل لالہ اس کا مجھے نہی پتہ وہ اسمارہ کی طرف دیکھ شرارت سے بولتی ہے۔

!!!او کے ساحل لالہ میرا کام ختم اب آپ جانے اور آپ کی مسز

سوری اسمارہ پر میں لالہ کی بات بھی نہی ٹال سکتی تھی وہ اسمارہ کی گھوری سے ڈرتے ہوئے مصوم سے منہ بنائے کان پکڑ کر سوری کرتی ہیں۔۔

امو کی بچی تجھے تو میں بعد میں پوچھوں گی جبکے ساحل شاہ اور امارہ ایک دوسرے کو دیکھتے کھلکھلا کر ہنسنے لگے تھے!!!

فلیش بیک!!!

ZNZ Zubi Novels Zone

ساحل شاہ حویلی سے نکل تو آیا تھا پر ایسے سمج نہی آرہی تھی اسمارہ سے کسے معلاقات کریں کیوں کے وہ اس سے اتنا ناراض تھی کے اس کے ایک مسیج کا بھی جواب نہی دے رہی تھی۔وہ اسی چکر میں گاڑی میں

بیٹھا کب سے سوچ رہا تھا جب اس کے فون پر امارہ کی کال آنے لگتی ہے وہ امارہ کا نام پڑھ کر کچھ سوچتے ہوئے فون یس کرتا ہے۔۔

ساحل لالہ جو لاشعاری انڈسٹری کے ساتھ کل میٹنگ ہے وہ کتنے بجے کی ہے اصل میں بابا سائیں دو دن کے لیے شہر سے باہر جا رہے ہیں تو انھوں نے مجھے وہ میٹنگ اٹینڈ کرنے کا بولا ہے۔۔

امارہ گڑیا وہ تو کل دوپہر بارہ بجے تک ہے میں ایسا کرتا ہوں کل بارہ بجے تمھیں آفس سے پک کر لوں گا پھر ایک ساتھ چلیں جائیں گے ویسے بھی جانا تو ایک ہی جگہ ہے۔۔

ہاں یہ صیح رہے گا؟؟؟اوکے پھر ڈن ہو گیا۔

اس سے پہلے کے وہ فون رکھتی جب ساحل شاہ بولا

امو گڑیا میرا ایک کام کروں گی؟؟

!! یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے آپ حکم کریں

زیادہ کچھ نہی بس اسمارہ کو لے کر ہوٹل لے کر کے آنا ہے وہ مجھ سے ناراض ہے بات ہی نہی کر رہی نہ مسیجز کا جواب دے رہی؟؟؟ بس اتنی سی بات آپ ہوٹل کا اڈریس سینڈ کر دیں 30 منٹ میں اسمارہ آپ کے سامنے ہو گی۔۔اور وہی ہوا اب وہ شاہ کے سامنے بیٹھی تھی۔۔

"جانم سائیں ابھی بھی ناراض ہے اپنے شاہ سے"

وہ ایسے لیے اس وقعت ساحل سمندر کے کنارے کینڈل لائٹ ڈنر کر رہا تھا۔ جو اس نے ایمر جنسی تیار کروایا تھا ڈبل پیمنٹ دے کر رات کے وقعت سمندر کے کنارے وہ ایک ہیٹ تھا جس پر ڈیبل اور دو کرسیاں لگا رکھی تھی ڈیبل پر سرخ کلر کا کپڑا بچھایا گیا تھا جس کے اوپر فوارے کی شکل میں کینڈل لائیٹ لگا رکھی تھی۔ اور گلاب کی پیتیاں پورے ڈیبل پر بکھری پڑی تھی۔ ڈیبل سے لے کر پانچ فٹ سڑک کی طرح ریڈ کارپٹ بچھایا ہوا تھا جس کی دونوں اطراف بڑے بڑے گلوب لگائے گئے تھے اور بیچ بیچ چھوٹی بڑی کلر فل کینڈل جل رہی تھیں!!!

امارہ کے جانے کے بعد وہ اسمارہ کو اپنے ساتھ لائے گفٹ پیک دیتا ہے اور ایسے لیے ہوٹل کے اندر جاتا ہے وہی اس کو وہ ڈریس دیتا ہے وہ جو اس کے لیے اپنی پسند کا لے کر کے آیا ہوتا ہے۔۔

اسمارہ جب وہ ڈریس کھول کر دیکھتی ہے تو ایسے ساحل شاہ کی پسند پر بہت رشک آتا ہے وہ سرخ رنگ کی انارکلی فراک تھی جس کے صرف آستین پر کام کیا ہوا تھا اور ڈوپٹہ بھی بہت پیارا تھا گولڈن ڈوپٹے کے چاروں اطرف بھاری لیس دار کام تھا جو اسمارہ کو کافی پسند بھی آیا تھا۔۔

اسمارہ نے ایک چیز بہت نوٹ کی تھی وہ یہ کے ساحل شاہ نے اس کے لیے جو لباس خریدا تھا وہ اس کے جسم کو پورا پورا ڈھانپ کر رکھنے والا تھا۔یوں ہی تو نہی یہ دل آپ پر مرمٹا ساحل شاہ بہت خاص ہیں آپ میرے لیے وہ اپنے ہاتھوں سے چہرہ چھپائے دل میں ہی بولتی ہے۔۔۔

ساحل ہوٹل سے سیدھا ایسے سمندر کنارے لایا تھا۔۔

افففف اللہ کتنی بھوک لگ رہی مجھے پر اس ظالم دلدار کو کیسے بولوں میں تو ناراض ہو نہ اس سے؟؟؟

بول دے اسمارہ بھوک پر نو سمجوتہ ناراضگی اپنی جگہ بھوک اپنی جگہ اب کیا بھوکی مرنے کا اردہ ہے وہ گاڑی میں بیٹھی خود سے ہی باتیں کرنے میں مصروف تھی۔۔

نہی میں کیوں بولوں ایسے نہی پتہ ساتھ لے آیا کچھ کھانے پینے کا بندہ پوچھ لیتا ہے آنہہہہ کیسا کھڑوس ہے۔۔

وہ پیٹ پر ہاتھ رکھیں بامشکل بھوک کنڑول کر رہی تھی جب ایک جھٹکے سے گاڑی سمندر کے پاس آکر روکتی ہے!!!

ساحل شاہ گاڑی سے اتر کر اسمارہ کی جانب آتا ہے اور اس کی طرف گاڑی کا دوازہ کھول کر ہاتھ اگے بڑھتا ہے جیسے وہ خفگی سے ہی سہی پر تھام لیتی ہے۔۔

وہ چاند کی روشنی میں سرخ لباس پہنے ہلکے پھلکے میک اپ کے ساتھ کو اسپر اہی لگ رہی تھی ساحل شاہ کے جزبات اڈ اڈ کر آرہے تھے جیسے وہ بڑی مشکل سے تپک تپک سلا رہا تھا۔۔۔

وہ ایسے گود میں اٹھائے قدم ہیٹ کی جانب بڑھتا ہے۔جب تک اسمارہ کو کچھ سمج آتا تب تک وہ ریڈ کارپیٹ پر پہنچ گیا تھا۔۔

رات کا اندھیرہ چاوں سو پھیلا ہوا تھا اور اس ہیٹ کو نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا ساحل شاہ کے گلے میں بانہیں ڈالے وہ اس کے چوڑے سینے پر سر ٹکا جاتی ہے!!!!

یونہی گود میں اٹھائے ہوئے وہ ایسے ڈیبل کے پاس آتا ہے اور پاؤں سے کرسی کھینچ کر اس پر پیار سے اسمارہ کو بیٹھاتا ہے۔اور پھر سامنے والی کرسی پر خود جا کر کے بیٹھ جاتا ہے پر نظروں اسمارہ کے خوبصورت سراپے کو ہی نہار رہیں تھیں۔۔

کھانا بہت ہی رومنٹک ماحول میں کھایا گیا تھا اسمارہ اتنی نروس ہو رہی تھی کے وہ یہ تک بھول چکی تھی کے وہ سامنے بیٹھے شخص سے ناراض تھی۔۔کھانے سے فارغ ہو کر وہ ایسے اپنے ساتھ لیے کھڑا ہوتا ہے اور ہیٹ کے اندر جاتا ہے اگے جا کر وہ ہیٹ بالکل خالی تھا آسمان پر ستارے جگمگا رہے تھے وہ اسمارہ کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔۔

اسمارہ چاند کو دیکھ رہی ہوتی ہے جو دنیا کے شور سے دور پوری شان سے روشن تھا۔

ساحل شاہ اس کے سامنے آکر کے کھڑا ہوتا ہے جیسے اسمارہ ایک نظر دیکھ کر دوبارہ نظریں چاند پر مرکوز کر لیتی ہے۔۔

وہ اپنی جیب سے ایک گولڈ کی چین نکالتا ہے اور اسمارہ کے پیچھے آکر کے کھڑا ہوتا ہے اس کی اتنی قریب موجودگی محسوس کرتی وہ سانس تک روک لیتی ہے۔

وہ اس کے بال اگے کی جانب کرتے ہوئے وہ چین جس میں ایک ہارٹ شیپ جس پر بہت خوبصورت سا جانم سائیں لکھا ہوا تھا وہ اسمارہ کو پہناتا ہے اور پھر اس کی گردن پر اپنے لب رکھ دیتا ہے اسمارہ کو تو یو محسوس

ہوتا جیسے کسی نے اس جگہ پر گرم کوئلہ رکھ دیا ہو وہ ایک سسکاری لیتی ہوئے اگے بڑھنے لگتی ہے جب ساحل شاہ ایسے بازو سے پکڑے اپنی طرف کھنچتا ہے وہ کسی کچی ڈال کی طرح اس کے چوڑے سینے سے ٹکرتی ہے!!!

جانم سائیں سوری رات کے لیے میں بہت تھک گیا تھا سوری میرے دل میں بات نہ کر سکا وہ اس کے کان میں سرگوشیاں کرتا اس کی کان کی لو کاٹ لیتا ہے۔۔

شا۔۔۔۔۔ہ پلیز۔۔۔۔۔نہ۔۔۔۔۔۔کر۔۔۔۔۔ے نہ

اسمارہ اپنے دھڑکتے دل پر قابو پاتی بامشکل بولتی ہے

جانم سائیں آپ اتنی سی قربت برداشت نہی کر پاہ رہی ہیں تو سوچوں جب پوری کی پوری میری دسترس میں آئیں گی تب کیا بنے گا آپ کا۔۔پتہ یہ دل شدت سے خواہاں ہے آپ کی قربت میں مچلنے کو۔۔وہ اس کی ہونٹوں پر اپنے پیار کی شدت لٹاتا مٹھی مٹھی شر گوشی کیے جارہا تھا!!!

اور اسمارہ کو لگ رہا تھا وہ اپنے قدموں پر کھڑی بھی نہی رہے پائے گی کافی دیر تک اپنی طلب مٹاتا رہا ساحل شاہ پر طلب تھی کے مٹنے کی بجائے بڑھتی جارہی تھی۔۔۔۔

میرے ہمسفر، میرے چارہ گر

یہ محبتوں کا کٹھن سفر

میرے ساتھ چل ذرا سوچ کر

میرے پاس زر، نہ کوئی ہنُر

پھر بھی دیکھ تو میرا حوصلہ

میرے پاس جو کچھ سبھی تیرا

نہیں اور کچھ بھی تیرے سوا

میری دوستی، میری زندگی

میری خاموشی، میری بے بسی

میری صبح بھی، میری شام بھی

میرا علم بھی، میرا انام بھی

کہ جو مل سکیں میرے دام بھی

وہ سبھی کچھ تجھ کو عطا کرے

میرے چارہ گر تو یقیں تو کر

مجھے مانگنا تو نہ آسکا

میں نے پھر بھی مانگی یہ ہی دعا

کہ گواہی دے گا میرا خدا

میں نے جب بھی اُس سے طلب کیا

نہیں مانگا کچھ بھی تیرے سوا

میرے ہمسفر، میرے ہم نشین

میں نے رب سے مانگا تو کچھ نہیں

پر جب بھی مانگی کوئی دُعا

!!!!..... نہیں مانگا کچھ بھی تیرے سوا

وہ دونوں اس وقعت سمندر کے کنارے گیلی ریت پر ننگے پاؤں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔۔جب آسمارہ ایک جگہ روک کر ساحل شاہ کے سامنے کھڑی ہوتی ہے۔۔

ساحل شاہ ایسے نا سمجھی سے دیکھنے لگتا ہے جب وہ اس کا دوسرا ہاتھ بھی پکڑے نظریں اس کے دونوں ہاتھوں پر ٹکائے سنجیدہ سی بولتی ہے؟؟؟ جب میں نے تمہارے ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں میں سے اپنی انگلیاں گزاریں تو مجھے یہ احساس ہوا کہ

چاہت "کو ماپنے کا اگر کوئی آلہ ایجاد ہوا ہوتا تو اس بات کو لازم طور" پر مد نظر رکھا جاتا کہ دو چاہنے والوں نے کس قدر مضبوطی سے ایک دوسرے کا ہاتھ تھام رکھا ہے!!!

"شاہ ایک بات ہمشہ یاد رکھنا"

تمہاری وفا پر اگرچہ یقین ہے۔ مگر بدلتی رتوں کے وار کا کچھ بھروسہ نہیں۔۔۔ سو اگر کبھی ایسا ہو کہ تمہیں مجھ سے نفرت ہو جائے۔ اور میری روح کی کونپل پنکھڑیاں تمھیں کسی ببول کی مانند چبنے لگیں ؟؟تو بیتے دنوں کو یاد نہ کرنا۔۔ کہ یادوں کا زہر زخموں کو بھرنے نہیں دیتا ہاں مگر دیکھو۔۔۔

کبھی ان باتوں سے نفرت نہ کرنا جو ہم نے گھنٹوں بیٹھ کے ایک ساتھ کی تھیں ؟؟؟ کہ باتیں تو معصوم رابطہ ہوتیں ہیں

!!!اور کسی کم نصیب کی بے ربطی سے ان باتوں کا کیا لینا دینا

جانم سائیں ؟؟تو آپ بھی ایک بات ہمشہ یاد رکھنا یہ سانسیں روک سکتی ہے۔پر ساحل ابان شاہ کبھی اپنی جانم سے دور رہے نہی سکتا۔ جس جانم

سائیں کے لیے بچپن سے لے کر جوانی تک سپنے بنے ہو بھلا بھول جانا اتنا آسان لگتا آپ کو؟؟ وہ پل ساحل شاہ کی زندگی کا آخری پل ہو جس پل ساحل شاہ آپ سے منہ موڑے۔۔

وہ اگے بڑھ کر ایسے سینے میں بھینچ لیتا ہے اور اس کے کان کے قریب سرگوشی کرتا ہے؟؟؟

كلُّ هذا الازدحام لا يعني لي شيئاً

كلُّ تلك الوجوه لا تُهمني أريد وجهك

"جانم سائیں"

یہ سب ہجوم میرے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا

ان سب چہروں سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا، مجھے تمہارا چہرہ

!!! چاہیے۔

شاہ گھر چلیں ماما بابا پریشان ہو رہیں ہو گے کافی ٹائم ہو گیا ہے۔وہ اس کی دیوانگی سے گھبراتی بہانہ بناتی ہے۔۔

یہ سچ تھا جب سے اسمارہ امتثال شاہ نے ہوش سنبھالا تھا اس نے شاہ کو سب پے اہمیت دی تھی وہ دونوں جب سے ایک دوسرے سے محبت کرتے آرہے ہیں جب ان کو محبت کے میم کا بھی نہی پتہ تھا !!

جہاں وہ اپنی قسمت پر رشک کرتی تھی وہی ڈرتی بھی تھی کے اس کی محبت کو کسی کی نظر نہ لگ جائے حسد بہت بری چیز ہے اچھی بھلی زندگی کھا جاتی ہے اللہ سب کو اس کے شر سے محفوظ رکھے۔

شاہ منشن میں اس وقعت سب لوگ ڈنر کر رہے تھے۔جب اسمارہ کو ڈائننگ ڈیبل پر نہ پاہ کر انوشے بیگم حسالہ سے پوچھتی ہے؟؟"حسالہ "اسمارہ نے ڈنر نہی کرنا کیا طبیت تو ٹھیک ہے بچی کی؟؟

جی پھوپھو وہ اسمارہ ساحل شاہ کے ساتھ آج ڈنر پر گئی ہوئی ہے۔۔کچھ دیر پہلے امارہ کے بتانے پر حسالہ کو پتہ چلا تھا۔

!!!اچھا۔اچھا۔اور پھر سب کھانے میں مصروف ہو جاتے ہیں

ڈنر سے فارغ ہونے کے بعد امارہ اپنے روم میں آجاتی ہے۔ایسے کل والی مٹینگ کی تیاری بھی تو کرنی تھی۔وہ لیب ٹاپ اٹھاتی بلکونی میں رکھے چھوٹے سی کرسی پر بیٹھ جاتی ہے۔اور لیب ٹاپ گود میں رکھے کام میں بزی ہو جاتی ہے۔۔۔

ایسے کام کرتے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کے اس کے فون پر کال آنے لگی تھی وہ اگے بڑھ کر فون اٹھاتی ہے تو کال امل کی ہوتی ہے۔ان دنوں کی آپس میں خوب دوستی تھی اس لیے جس کا جب دل کرتا ایک دوسرے کو کال مسیج کر دیتی تھی۔۔

اسلام و عیکم؟ کیسی ہو امو

وعیلکم سلام میں تو بالکل ٹھیک ہوں پر مجھے لگتا امل خانزادہ نہی ٹھیک۔امل فون کان سے ہٹا کر اسے ایسے گھور کر دیکھتی جیسے امارہ شاہ سامنے ہو۔

اور تجھے ایسا کیوں لگا؟؟؟

وہ اس لیے کے رات کے اس پہر اتنا بھی کیا ضروری کام کے میڈم کو مجھے فون کرنا پڑا۔۔ویسے میں بتادوں میں فری نہی اس وقعت کام کرنے والی بچی ہوں۔اپنا کام کر رہی چل میرا ویلا نکما بچہ فون رکھ اور سو جا۔۔امارہ ایسے اچھا خاصا لتاڑ چکی تھی۔۔

کچھ زیادہ نہی امارہ شاہ بھاؤ کھا رہی ہے۔امل نے بھی بھگو کر طنز مارا تھا۔۔۔

ہاہاہاہا کول کول امل خانزادہ میں تو مزاق کر رہی تھی۔۔

اچھا بتا خیر تھی۔

ہاں ہاں سب خریت ہے بس نیند نہی آرہی تھی سوچا تجھ سے بات چیت کرلی جائے۔۔تم سناؤ کیا کررہی اس وقعت تک سوئی کیوں نہی ابھی تک۔۔امل پوچھتی ہے؟؟

یار بابا شہر سے باہر ہیں۔اور ایک ضروری میٹنگ ہے کل بس ایسی سلسلے میں کام کررہی ہوں!!!

امارہ اپنا لیب ٹاپ لیے کمرے میں آکر کے لیب ٹاپ سائیڈ پے رکھتی ہے اور بیڈ پر لیٹ جاتی ہے۔۔کیوں کے وہ جانتی تھی اب کام نہی ہو پائے گا!!!!

اموتم ٹھیک ہو نہ اچانک بات کرتے کرتے امل پوچھتی ہے۔

ہاں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے۔بات کر رہی ہوں کیا یہ میرے ٹھیک ہونے کی نشانی نہی ہے؟؟؟

وہ بات نہی ہے یار پر مجھے ایسا لگتا توں ٹھیک نہی ہے۔

اور مجھ سے زیادہ تجھے کوئی نہی جان سکتا توں میری دنیا کو الو بنا سکتی ہے پر مجھے نہی سمجھی تم !!!

اور امارہ شاہ کو اپنی دوستی پر فخر محسوس ہوا تھا اس وقعت (♡ ہونے چاہئیں کچھ ایسے بھی لوگ زندگی میں کہ

جب ان سے کہا جائے میں ٹھیک ہوں تو جواب آئے

یہ اداکاری بعد میں کرنا ابھی مسئلہ بتاؤ تا کہ میں کچھ مدد کر سکوں کوئی تو ہونا چاہیے جسکو اپنی خامیاں بتاتے جھجک نہ ہو جس پر یقین ہو کہ لڑکھڑانے پہ تھام لے گا

(کوئی دوست تو ایسا ہونا ہونا چاہیے

کیا سوچنے لگی ہو یار امارہ کو چپ دیکھ امل پوچھتی ہے۔کچھ نہی یار میں سوچ رہی اگر تم میرے ساتھ نہ ہوتی تو شاہد میں اس وقعت زندہ بھی نہ ہوتی۔ تمھاری وجہ سے میں دوبارہ سے زندگی کی طرف لوٹی ہوں سچی دوست ہو تو تمھارے جیسی۔پتہ کبھی کبھی مجھے لگتا تھا کے میری زندگی بہت فضول بن کر رہے گئی ہے شاہد میرے ساتھ کسی کو پیار نہی۔پر پھر !! اپنے سے جڑے مخلص رشتے دیکھتی ہوں تو رشک آتا اپنی قسمت پر

میں بھی تو یہی تمھیں سمجھتی رہتی ہوں ضروری نہی دوسرے کے لیے جیا جائے اپنے لیے بھی جینا چاھے زندگی ایک بار ملتی ہے ایسے منافق اور دوغلے لوگوں کے پیچھے برباد مت کرو۔۔کسی ایک کی وجہ سے باقی سب

چاھنے والوں کو دکھ دنہی دیا جاتا امو۔اور تم تو خوش نصیب ہو تھمارے
ارد گرد پیار کرنے والوں کی کمی نہی ہے۔اگر پھر بھی کبھی مایوس ہونے
!!! لگے تو اللہ سے اپنے لیے دعا کرنا۔وہ ضرور سنے گا تھماری پکار کو
کسی کی زندگی میں ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اس کی کہانی میں بھی
جگہ رکھتے ہیں۔زلیخا کی کہانی میں یوسف کے سوا کوئی نہیں تھا
!!!! اور یوسف کی "کہانی" میں زلیخا کہیں نہیں تھی

فیصلہ تجھ سے نہ ملنے کا شعوری ہے مگر
تیری چاہت کی مرے دل میں جگہ۔۔۔اپنی جگہ

میں نے اخلاص سدا اپنا و تیرہ رکھا

اس کے بدلے جو ملا مجھکو صلہ۔۔اپنی جگہ

کوئی امید و توقع نہی ہم کو پھر بھی

تجھ سے ہے تیرے تغافل کا گلہ۔۔۔اپنی جگہ

چاند سا چہرہ ہے اسکا نہ ستارہ آنکھیں

پھر بھی لگتا ہے وہ دنیا سے جدا۔۔اپنی جگہ

فارح یار کن سوچوں میں گم ہو تم ارحم ایسے آج اپنے ساتھ اپنے ہوٹل لے کر آیا تھا وہ دونوں اس وقعت ہوٹل کی لابی میں بیٹھے تھے چونکے دوپہر کا وقعت تھا اس لیے ارحم ہے کھانے کا آڈر دیا تھا۔ ویٹر ابھی ابھی گرما گرم کھانا ان کے ڈیبل پر سرو کر کے گیا تھا۔ کھانے کی خوشبو سے

ارحم کی بھوک چمک اٹھی تھی۔۔پر فارح تو کہی اور ہی گم تھا۔جیسے کھانے کی خوشبو بھی اپنی طرف متوجہ نہی کر سکتی تھی۔۔۔

" فارح سلطان"

فہام سلطان کا اوکلوتا بیٹا تھا۔۔

فہام اور زویا کی پسند کی شادی ہوئی تھی۔زویا ایک عام سے مڈل گھرانے سے تعلق رکھتی تھی جبکے فہام سلطان ایک امیر و کبیر گھرانے کا چشم وچراغ تھا۔فہام نے زویا کو یونی میں پسند کیا تھا شوخ چنچل سی زویا ایسے یونی کے شروع دونوں میں ہی پسند آگئی تھی اس نے بجائے اس سے دوستی کرنے کے سیدھا شادی کا پیغام ہی دیا تھا۔جیسے پہلے تو زویا نہی

مصض مزاق سمجا تھا پر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب فہام کے والدین اس کے گھر رشتے لینے آ پہنچے تھے۔۔

یوں زویا ابراہیم سے زویار فہام سلطان بن گئی تھی۔۔

اور ایک سال بعد ان کی زندگی میں فارح سلطان آیا جس نے ان کی فیملی کو مکمل کر دیا تھا۔۔فارح سلطان سلطان پلیس کی رونق تھی۔زویا کو کبھی بھی چھوٹے گھرانے سے ہونے کا طعنہ نہی دیا تھا کسی نے بھی زویا نے بھی سلطان پلیس کے لوگوں کو دل سے اپنایا تھا۔۔۔

فارح سلطان جیسے جیسے جوانی کی میں قدم رکھ رہا تھا وہ ہو بہو فہام کی کاپی تھا اونچا لمبا قد گورا رنگ اور کسرتی بدن وہ بیس سالہ نوجوان کسی کو

بھی پاگل کرنے کی صلایت رکھتا تھا۔پر اس کے دل میں صرف ایک لڑکی ہی بستی تھی جیسے اس نے پورے دل و جان سے چاہ تھا۔۔

پر ایک وقعت ایسا بھی آیا جب اسنے خود اپنی محبت اپنے ہاتھ سے اجاڑ دی تھی جیسے جس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ فارح سلطان تڑپ جاتا تھا اسی آنکھوں میں آنسو کی وجہ بن گیا تھا۔ محبت یقین پر ٹکی ہوتی ہے اور شک محبت کی کشتی میں اگر سوراخ کر دیں تو کشتی بیچ راہ ہی ڈوب جاتی ہے۔ فارح سلطان نے بھی ایسے ہی اپنی کشتی میں خود سوراخ کر دیا تھا۔ جس کا اندازہ ایسے سب کچھ کھونے کے بعد ہوا تھا۔۔

فارح یار کیا ہوا ارحم اس کی لال سرخ آنکھوں کو دیکھتے پریشانی سے پوچھتا ہے۔۔ٹھیک ہوں میں تم میری فکر نہی کیا کرو اتنی آسانی سے نہی مرنے والا میں۔۔

بکواس نہی کرو فارح سلطان ورنہ منہ توڑ دوں گا تمھارا زندگی کو مزاق سمجھ رکھا ہے کیا. فارح کی مرنے والی بات سن ارحم تڑپ ہی تو گیا تھا۔۔اس کی بات سن فارح ہلکا سے مسکراتا ہے اور پھر ارحم کو اپنے گلے لگا لیتا ہے۔۔

اچھا اچھا مکھن نہ لگا چل تیرے چکر میں کھانا ٹھنڈا ہو گیا ہے اب کھانے کھاتے بہت بھوک لگی ہے۔۔فارح بھی کھانے کی جانب متوجہ ہو جاتا ہے!!!

مہران اپنے کمرے میں بیٹھا فون پر بزی تھا جب باطشہ اس کے کمرے میں آتی ہے۔ مہران ایسے دیکھ فون بند کرتا ہوا سیدھا ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ مہران آج آپ جلدی آفس سے آگے ہیں۔

جی موم "کام زیادہ نہی تھا ساحل بھی کسی مٹینگ کے لیے چلا گیا تھا تو اس لیے میں گھر آگیا۔۔ موم کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیتی آپ خود کیوں آئی؟؟

بیٹا میرو کو یونی سے لے کر کے آؤ؟ آپ کے بابا جرگے میں گیا ہوا ہے اور رشید (ڈرائیور) وہ بھی تمھارے بابا کے ساتھ ہی گیا ہے!!! تو میرو

انتظار کر رہی ہو گی میں کھانا تیار کرواتی ہوں جب تک آپ جا کر کے میرو کو لے آؤ!!!

تو موم آپ اب بتا رہی مجھے وہ بچاری انتظار ہی کر رہی ہو گی اوپر سے گرمی کتنی پڑھی رہی ہے۔افففف اب حویلی آ کر میرو نہ سب پر غصہ نکالنا کے سب ایسے بھول جاتے ہیں۔۔

میرو کو اگر کوئی کبھی پانچ منٹ لیٹ لینے پہنچتا تھا تو گھر آ کر رو رو کر پوری حویلی سر پے اٹھا لیتی تھی میرو کا کہنا تھا کوئی بھی اس کی فکر نہی کرتا تبھی سب بھول جاتے ایسے پر وہ نہی جانتی تھی سب اس کی کتنی فکر کرتے ہیں۔۔

مہران میرو کو لینے یونی پہنچ گیا تھا سدا شکر کے وہ ابھی یونی کے اندر ہی تھی چوکیدار نے کلاس میں جا کر بتایا کے میرب ابان شاہ کے گھر سے آئیں ہیں۔ تو میرو اپنا نقاب درست کرتی ہوئی ازمارے سے ملتی باہر نکل جاتی ہے۔

وہ جسے ہی یونی کے گیٹ سے باہر نکلتی ہے تو گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے مہران کو مسکرا کر دیکھتی ہے اور پھر اس کی جانب آتی ہے۔۔

"اسلام و علیکم مہران لالہ

وعلیکم سلام میرا بچہ کیسا تھا آج کا دن۔ وہ میرو کے پیچھے یونی کے گیٹ کی طرف دیکھ کر پوچھتا ہے۔۔

بہت اچھا رہا دن لالہ چلیں اب۔

لالہ کیسے ڈھنڈ رہیں ہیں مہران کو سامنے دیکھتے میر و پوچھتی ہے۔ کسی کو نہی میں نے کس کو دیکھنا۔ پر سچ تو یہ تھا وہ ازمارے کی ایک جھلک دیکھنا چاہ رہا تھا نا جانے کیوں پر میر و کو اکیلے آتا دیکھ دل میں عجیب سی بے چینی اٹھی تھی۔۔۔

اور پھر وہ جیسے ہی میر و کو لیتا گاڑی حویلی کے رستے موڑتا ہے ازمارے گیٹ سے نکلتی ہوئی اپنے رکشے کا انتظار کرنے لگی تھی۔۔۔

ہے وفا تجھ میں تو پابند وفا ہوں میں بھی

مجھ سے مل بیٹھ محبت کی فضا ہوں میں بھی

جب بھی آجائے خیال ان کو دل مضطر کا

لب پہ بے ساختہ آئے وہ دعاہوں میں بھی

ہم سفر بن کے ملے یا بنے رہبر اپنا

کوئی تو پوچھے کہ منزل کا پتا ہوں میں بھی

گونج سی بن کے فضاؤں میں جو ہو جاتی ہے گم

مجھ کو لگتا ہے کہ صحرا کی صدا ہوں میں بھی

میں نے چاہا ہے دل و جاں سے فارح جس کو

!!! وہ کبھی آئے کہے تجھ پہ فدا ہوں میں بھی

سلطان پلیس میں ایک روشن صبح کا آغاز ہو چکا تھا اس پلیس کی ایک خاصیت تھی؟؟اور وہ یہ کے جہاں کے رہنے والے نماز قرآن کے بہت پابند تھے۔اللہ سے بہت لگاؤ تھا سلطان پلیس کے میکینوں کو اور پھر جب اللہ سے لگاؤ ہو تو اللہ بھی اپنے بندوں کو اکیلا نہی چھوڑتا ہے۔یہی وجہ تھی کے سلطانز انڈسٹری کا بزنس پاکستان کے علاوہ باہر کے ممالک میں بھی بہت پھیلا ہوا تھا۔پاکستان میں تو فہام سلطان نے ہی اپنا لوہا منوا رکھا تھا۔پنتالیس سالہ فہام سلطان کئ سے بھی نہی لگتے تھے کے وہ ایک جوان بیٹے کے باپ ہیں۔انسان غموں سے دور ہو تو بڑھاپا چھو کر بھی نہی گزرتا۔۔

فارح سلطان لندن میں اپنا بزنس چلا رہا تھا۔وہ پاکستان آنا ہی نہی چاھتا تھا۔زویا سے اس کی جب بھی بات ہوتی تھی وہ ایسے بہت فورس کرتی

تھی واپس آنے کے لیے پر اس کا کہنا تھا واپس اس کے لیے کچھ نہی رکھا۔ کبھی کبھی انسان کی ایک غلطی ایسے بہت بڑا سبق دیتی ہے۔ جیسے فارح سلطان کی ماضی میں کی جانے والی جلد بازی کی غلطی اس کے لیے عمر بھر کا روگ بن چکی تھی۔۔۔

فارح آج دو دن بعد آفس آیا ہوا تھا اور آج آفس کے ورکروں کی شامت آئی ہوئی تھی۔ کیوں کے وہ ٹائم سے کام کرنے اور کروانے کا پابند تھا غلطی کی تو گنجائش تھی ہی نہی اس کی زندگی میں جو ورکر اس کے دیے گے ٹائم پر اپنا کام مکمل نہی کرتا تھا اس کے لیے آفس میں جگہ نہی ہوتی تھی۔ اسی لیے سب لوگ اس سے بہت ڈرتے تھے۔۔

فارح سلطان آفس میں بیٹھا کسی گہری سوچ میں گم تھا۔ماضی کی سہنری یادیں اس پر شدت سے حملہ آور ہوئی تھی آج پھر وہ لڑکی جو اس کی زندگی تھی اسیے بے حد یاد آرہی تھی کبھی کبھی اس کا دل کرتا تھا کے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے اس کے پاس چلا جائے۔اور اس دشمن جاناں کے پاؤں میں گڑ گڑا کر معافی مانگ لیں۔پر وہ چاھ کر بھی ایسا نہی کر سکتا تھا کیوں کے وہ جانتا تھا زندگی میں اگر کبھی ان کا آمنا سامنا ہوا تو وہ اس سے طلاق کا مطالبہ کرے گی جو وہ نہی چاھتا۔!!!

کبھی کبھی نہ زندگی ایسے موڑ پر لا کھڑا کرتی کہ جہاں کچھ بھی نہیں چاہیئے ہوتا۔۔کچھ کہنے، بولنے، سننے کسی چیز کا دل نہیں کرتا۔۔نہ کچھ سمجھ آتی ہے نہ ہی کچھ کیا جا سکتا ہے۔۔یہ جو پیٹھ پر ذمہ داریوں کا بوجھ ہوتا ہے نہ

یہ سب کچھ چھین لیتا ہے۔۔نہ ہی مذاق سن سکتے نہ ہی کر سکتے۔۔کسی کی بری بات بھی چپ چاپ برداشت کرنے لگتے ہیں!!!

ازمارے اور میرب فری لکیچر میں یونی کے گراونڈ میں ہری بھری گاس پر بیٹھی ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف تھیں۔جب میرب ازمارے سے پوچھتی ہے؟؟

ازی ایک بات تو بتاؤ میرو کو؟؟

میری میرو جتنی مرضی باتیں پوچھ سکتی مجھ سے اس میں اجازت لینے کی کیا ضرورت بھلا ازمارے میرب کے نقاب کے اوپر سے ہی گال سہلاتے ہوئے بولتی ہے۔۔

ازی ایک لڑکی کو اگر ہمسفر چننے کا حق حاصل ہو تو ایسے اپنے لیے کیسا ہمسفر چننا چاھے ؟؟؟

باقی کا تو مجھے نہی پتہ پر میں اپنے بارے آپ کو بتا سکتی ہوں کے اگر مجھے ہمسفر چاھے ہو تو وہ کیسا ہونا چاھے ازمارے پوری طرح سے میرب کی جانب متوجہ ہوتی ہوئی بولتی ہے !!!

اچھا تو آپکو کیسا ہمسفر چاھے میرب بھی اشتیاق سے پوچھتی ہے !!!"

پہلے دوسری لڑکیوں کی طرح میری بھی خواہش ہوا کرتی تھیں کہ "
میرا ہمسفر خوبصورت ہو ماڈرن ہوں پھر اللہ پاک نے مجھے دین کے علم
سے نوازا تو سمجھ آیا خوبصورتی تو معنی نہیں رکھتی اخلاق بہترین ہونا
چاہیے مجھے پردے میں رہنا پسند ہے مجھے پردے کے پیچھے رکھے جس کو
اللہ کا ڈر ہو پانچ وقت کا نمازی ہو جو مجھے اللہ کی یاد سے غافل نہ کریں بلکہ
!!! جب میں اسے دیکھوں تو مجھے اللہ یاد آئے

نکاح نصف ایمان ہے اور ہمسفر نیک ہو تو دنیا جنت بن جاتی ہے۔ دعا
کرتے رہنا چاہیئے کہ زندگی کے سفر میں اللہ کریم ایسا ہمسفر دے، جو
آپ کا ہاتھ تھام کر آپ کو صراط مستقیم کی سیڑھی پہ لے جائے اور
!!! کہے، صرف دنیا نہیں آخرت بھی بہتر اور آسان بنانی ہے

اور اگر آپ کو کوئی ہاتھ تھام کر راہِ راست پر لانے والا نہ ملے تو آپ ویسے بن جائیں۔ کیونکہ حقیقی محبت کا تو یہی تقاضا ہے کہ اپنے ہمسفر کو جہنم کی آگ سے بھی بچایا جائے !!!

ماشاءاللہ ازی آپ کتنا اچھا بولتی ہیں اور میرو کتنی خوشنصیب ہوں میری دوستی آپ سے ہوئی ہے۔۔میرو خوشی سے بولتی ہے۔۔

میرب اگر ہم اللہ تعالی کے بنائے گئے قوانین پر عمل کرنا شروع کر دیں نہ تو زندگی نہایت آسان ہو سکتی ہے۔۔پر ہم لڑکیاں فیشن کو فرسٹ رکھتیں ہیں اور پردے کو اولڈ فیشن کہا دیتی مصض اپنے دل کو بہلانے کے لیے۔۔ازمارے افسردہ سی بولتی ہے۔۔۔۔

ازی کل میرو کی سالگرہ ہے تو ہر سال کی طرح اس سال بھی ہماری حویلی میں چھوٹا سا فنگشن رکھا ہے بابا نے اور میرو کی اکلوتی سہیلی ہونے کے ناطے۔۔آپ کو لازمی آنا ہے۔۔

میرب میں کیسے آسکتی ہوں میری اماں نہی مانے گی اور اگر بلفرض مان بھی جاتی ہے تو آپ کے اسٹنڈر اور ہمارے مڈل کلاس میں بہت فرق ہے۔وہاں سب بڑے بڑے گھروں کے فرد ہو گے میں ان کمفرٹیبل محسوس کروں گی۔۔ازمارے ایسے صاف لفظوں میں اپنا اور اس کا فرق بتاتی ہے۔۔۔

ازی کتنا فضول سوچتی رہتی ہوں اور میرے گھر والے ایسے نہی ہیں اور یہ امیر غریب کی کیا بات ہے تم میرو کی دوست ہو اور تمھیں آنا ہی ہو گا

اور جب تک تم نہی آئی میرو بھی کیک کٹ نہی کریں گی بس۔میرو منہ بسورتی حتمی فیصلے کا اعلان کرتے ہوئے خفگی سے کھڑی ہوتی وہاں سے واک آوٹ کر جاتی ہے۔پیچھے ازمارے ایسے آوازیں دیتی رہے گئی تھی۔۔۔

ازمارے جب سے گھر آئی تھی وہ چپ چپ سی تھی اماں نے بھی یہ بات نوٹ کی تھی پر پوچھا نہی ایسے لگا کے پڑھائی کو لے کر پریشان ہو گی۔۔

رات کا کھانا کھانے کے بعد ازمارے اماں اور دانش بھیا کو چائے دیتے ہوئے اپنا کپ اٹھائے چھت پر چلی آتی ہے۔رات کا اندھیرا ہر طرف پھیلا ہوا تھا ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی جس نے گرم موسم میں بھی تپش

کو کافی حد تک کم کر دیا تھا آسمان پر چاند تارے بھی چمک رہے تھے باہر کا موسم تو بہت اچھا تھا۔پر ازمارے کے اندر کیا چل رہا وہ خود بھی نہی سمجھ پاہ رہی تھی۔۔

وہ میرب کو ناراض بھی نہی کر سکتی تھی وہ اچھے سے جانتی تھی میرب باقی لڑکیوں کی طرح اپنی دولت کا رعب نہی جھاڑتی تھی کسی پر بھی بلکے وہ مصوم سی میروہر ایک کو اپنی اسیر کرنا خوب جانتی تھی تبھی تو یونی کے پہلے دن ان دونوں کی خوب دوستی ہو گئی تھی۔۔

دانش جو کب سے ازمارے کے پاس کھڑا ایسے سوچوں میں گم دیکھ گلا کھنگارتا ہے جس سے ازمارے اپنی سوچوں سے باہر نکلتی ہے۔۔

ایسا بھی کیا سوچا جارہا کے بھائی کی موجودگی کی بھی خبر نہ ہو سکی۔اہو۔۔ کچھ نہی بھیا میں نے کیا سوچنا وہ بات کو ٹالتی ہوئے کہتی ہے۔۔اب اپنی بھیا کو بھی نہی بتاؤ گی گڑیا؟؟؟

ازمارے کو پتہ تھا۔ بات جانے بنا اس کا بھیا اس کی جان نہی چھوڑنے والا آفت اسی میں ہے کے بات بتادی جائے۔۔

وہ دانی بھیا آپ کو تو پتہ میری بس ایک ہی دوست ہے میرب شاہ۔ بات کیا ہے گڑیا وہ بولوں؟؟؟

بھیا کل میرب کی سالگرہ ہے تو ان کے گھر چھوٹا سا فنگشن رکھا گیا ہے۔ میرب چاھتی ہے میں بھی اس کی خوشی میں شامل ہوں۔ مجھے سمج نہی آرہی کیا کروں میں ایسے ناراض بھی نہی کر سکتی وہ بہت اچھی لڑکی

ہے بھیا..اتنے بڑے بزنس مین کی بیٹی ہونے کے باوجود بھی کبھی اس نے کسی سے اونچی آواز میں بات تک نہی کی اور میری تو وہ بیسٹ فرینڈ ہے۔اور اماں کبھی اجازت نہی دے گی جانے کی بقول ان کے بڑوں لوگوں کی دوستی اچھی ہوتی نہ دشمنی۔اتنا بول ازمارے پھر اوپر چاند کو تکنے گی گئی تھی۔۔

بس اتنی سی بات میں سمجا پتہ نہی کتنی بڑی بات ہو گئی ہے جو میری گڑیا اتنی خاموش سی ہے۔اماں کی فکر نہی کرو میں بات کر لوں گا اماں سے۔اور دوست کی سالگرہ ہے پھر تو گفٹ بھی لینا ہو گا اور ایک اچھی سی ڈریس بھی وہ ٹھوڈی پر انگلی رکھے سوچنے والے انداز میں بولتا ہے تو ازمارے سر مثبت میں ہلاتے ہوئے کھلکھلاتے ہوئے ہنسنے لگی تھی۔۔۔

تو ٹھیک ہے کل دوپہر کو تیار رہنا مارکیٹ چلیں گے گفٹ لینے اور
تمھاری دوست کی طرف میں خود تمھیں چھوڑ کر کے آؤں گا اب خوش
میری گڑیا؟؟؟جی بھیا بہت خوش آپ جیسا بھائی اللہ ہر لڑکی کو دے۔۔
اچھا اچھا مکھن نہی لگاؤ وہ ازمارے کے سر پر ہلکی سے چپت لگاتے ہوئے
بولتا ہے۔۔اب نچے چلو رات کافی ہو چکی ہے۔۔

جب تو چلے تو زمین تھم سی جائے
جب تو ہنسے تو پھول کھل سے جائے
کیا دعا دوں تیری اس سالگرہ پر
جتنے آسمان پے ہیں ستارے
🎂اتنی خوشیوں سے تیری جھولی بھر سی جائے

آخر وہ دن آ ہی گیا تھا جس کے لیے حویلی والوں نے خوب ساری تیاری کی تھی حویلی کو اندر سے نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ یہ حویلی کا ہال نماسب سے بڑا کمرہ تھا جس کو سرخ اور کالے کلر کے غباروں سے Happy bhirtday خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا سامنے دیوار پر لکھا ہوا تھا اور دیوار پر جگہ جگہ غبارے to My pranicess چپکا رکھے تھے سامنے ہی ایک بڑی سی ڈیبل رکھی ہوئی تھی جس پر رکھا ہوا تھا۔ زمین پر بھی ہر جگہ غبارے ہوا bhirtday cake کی وجہ سے اڑتے ہوئے دیکھائی دے رہے تھے۔۔

مہمان تقریبن آنا شروع ہو چکے تھے عیشاہ اور حسالہ تو اپنی فیملی کے ساتھ صبح ہی آ چکی تھیں۔ لال حویلی کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی بیٹی کی

سالگرہ تھی۔کوئی چھوٹی بات نہی۔امل اور امارہ مل کر میرب کو تیار کر رہی تھیں۔جبکے میرب بے دلی سے تیار ہو رہی تھی۔

میرو کیا بات ہے تمھارلیے اتنی بڑی خوشی کا دن ہے اور تمھارے چہرے پر خوشی نہی ایسا کیوں میری جان کسی نے کچھ کہا ہے میری ڈول !!کو۔امارہ ایسے پچکارتے ہوئے پوچھتی ہے

اموآپی میرو کی دوست ابھی تک نہی آئی جب تک ازمارے نہ آئی میرو خوش نہی ہو سکتی نہ ہی میرو کیک کٹ کرے گی وہ منہ بسورے کہتی !!ہے۔۔اچھا تو ایسا ہے؟؟جی اموآپی

میری جان ابھی تو مہمان آنا شروع ہوئے ہیں اور آپ کی دوست بھی آرہی ہو گی یہ بھی تو ہو سکتا وہ رستے میں ہو۔ایسا کیسے ہو سکتا کوئی ہماری میرو کی بات نہ مانے۔امل بھی ایسے سمجاتی ہے۔۔

افففف میرو نے یہ تو سوچا ہی نہی بھلا میرو کو کون انکار کر سکتا۔پھر چاھے ازمارے ہی کیوں نہ ہو۔وہ خوشی سے چہکتے ہوئے بولتی ہے۔۔۔

میرو ہلکے فروزی کلر کی باربی فراک پہنے پاؤں میں فراک کے رنگ جیسی ہیل پہنی رکھی تھی ہلکے پھلکے پارٹی میک اپ میں بالوں کو پیچھے سے کلرل کیے کھلا چھوڑ رکھا تھا۔اتنی سی تیاری میں وہ بالکل باربی ڈول ہی لگ رہی تھی۔۔

باطشہ تو بار بار اپنی میرو کی نظر اتار رہی تھی وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھیں۔۔

چلو میرو گڑیا کیک کٹ کریں سب مہمان آچکے ہیں۔۔

بس بھیا تھوڑی دیر اور میری فرینڈ آنے والی ہے وہ لب کچلتی بولتی ہے۔پر میرو سب مہمان ویٹ کر رہے ہیں کسی کو اتنا ویٹ کروانا۔اچھی بات نہی ہے بیٹا باطشہ بھی بولتی ہے۔۔

اس پہلے کے میرو کچھ بولتی سامنے ہی ازمارے ہاتھ میں گفٹ پیک پکڑے اندر آتی ہے میرو ایسے دیکھتے ہی بھاگ کر اس کے گلے جا لگتی ہے۔سوری میرو لیٹ ہو گی میں ایم سوری۔۔ازمارے دیھمے سے بولتی ہے۔۔کوئی بات نہی ازی میری جان "تم آگئی ہو میرے لیے کافی

ہے۔اور پھر ازمارے کو ساتھ لیے وہ کیک کی جانب آتی ہے۔اور سب کے ساتھ مل کر کیک کٹ کرتی ہے۔سب کو باری باری کیک کھلانے کے بعد وہ ازمارے کا تعارف اپنی فیملی اور کزنز سے کروانے لگتی ہے۔ایسی بیچ کھانا لگ جاتا ہے اور سب مہمان کھانا کھانے لگتے ہیں۔

ازمارے کے آنے سے جہاں میر وخوش تھی وہی ایک اور شخص بھی تھا جو حیرانی کے ساتھ ساتھ خوش بھی تھا۔جس کی نظریں بار بار بھٹک کر ازمارے پر جا ٹکتی تھی۔۔ازمارے کو اپنے اوپر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کرتی یہاں وہاں دیکھتی ہے پر کوئی نظر نہی آتا تو وہ دوبارہ اسمارہ کے ساتھ باتیں کرنے لگ جاتی ہے اسمارہ کو بھی چھوٹی سی ازمارے بہت پسند آئی تھی۔۔

سب مہمان واپس جا چکے تھے ازمارے بھی جانے کو تیار تھی

تھوڑی دیر پہلے ہی دانش سے اس کی بات ہوئی تھی۔ عین موقعے پر دانش کی بائیک خراب ہو گئی تھی۔اس لیے اب وہ اتنی رات کو کوئی سواری ملنا بھی مشکل تھا۔تو باطشہ کے اصرار پر مہران ازمارے کو اس کے گھر چھوڑنے کے لیے رضامند ہوا تھا۔۔اور اب وہ ازمارے کو لیے !!!!اس کے گھر کو روانہ ہو چکا تھا۔

وہ جو دل میں تیرا مقام ہیں کسی اور کو وہ

دیا نہیں وہ جو رشتہ تجھ سے ہی بن گیا کسی

اور سے وہ بنا نہیں وہ جو پیار تجھ سے ہو گیا

کسی اور سے وہ ہوا نہیں وہ جو راز تجھ سے کہہ دیا

کسی اور سے وہ کہا نہیں وہ جو سکھ ملا تیری

ذات سے کسی اور سے وہ ملا نہیں تو بسا ہیں آنکھوں

میں جس طرح کوئی اور ایسے بسا نہیں تم

ہوئے جتنا قریب تر کوئی اور اتنا ہوا نہیں تیرا نام دل

!!! میں ہیں اس طرح کوئی نام ایسے لکھا نہی

مہران شاہ اس وقعت اپنی بھرپور وجاہت کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا ازمارے کا انتظار کر رہا تھا۔اس نے براؤن شلوار قمیض پر کالے رنگ کی شال جو اس کے دائیں کندھے پر ڈال رکھی تھی پاؤں میں پشاوری چپل پہنے سرخ و سفید رنگ کا وہ سید زادہ

کسی کا بھی دل دھڑکا دینے کا ہنر رکھتا تھا۔۔ایسے گاڑی میں بیٹھے پندرہ منٹ ہو چکے تھے۔جب ایسے ازمارے اندر سے آتی دیکھائی دی

تھی۔کوئی اور ٹائم ہوتا تو شاہد وہ کبھی اتنا انتظار نہ کرتا پر جہاں معاملہ دل کا ہو گیا تھا۔۔

ازمارے پچھلے والی سیٹ پر بیٹھنے کے لیے دروازہ کھولنے لگتی ہے جب مہران کی سنجیدہ رعب دار آواز اس کے کانوں سے ٹکراتی ہے؟؟

!! آپ اگے آکر کے بیٹھے میں ڈرائیور نہی ہوں

ازمارے بنا کچھ بولے فرنٹ سیٹ پر آکر بیٹھ جاتی ہے۔اور بنا کچھ کہے مہران سے فاصلہ بنائے باہر دیکھنے لگتی ہے مہران کو یوا اپنی ذات کا اگنور ہونا ایک آنکھ نہی بھایا تھا۔۔

مہران گاڑی چلاتے ہوئے وقفے وقفے سے ازمارے پر بھی ایک سرسری نظر ڈال لیتا تھا۔اور اپنے اوپر مہران کی نظروں کی تپش محسوس کرتے ازمارے کے نقاب کے اندر سے گال دہکنے لگے تھے۔۔یہ احساس تو ازمارے کے لیے بالکل نیا تھا۔اگر وہ نقاب میں نہ ہوتی تو مہران اس کے چہرے پر بکھرتے رنگ آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔۔کچھ دیر بعد ازمارے کا گھر آگیا تھا۔وہ جیسے ہے گاڑی سے نکلتی ہے دانش گھر کے باہر پریشانی سے یہاں وہاں چکر لگاتا نظر آیا تھا ایسے۔۔

وہ مہران کا شکریہ ادا کرتی اگے بڑھ جاتی ہے جبکے مہران ایک ٹھنڈی سانس خارج کرتا ہوا گاڑی دوبارہ حویلی کی جانب موڑ گیا تھا!!!

ازمارے کو دیکھتے دانش اس کی جانب آتا ہے۔گڑیا اتنی دیر لگادی مجھے اتنی پریشانی ہو رہی تھی۔سوری بھیا وہ میرو آنے ہی نہی دے رہی

تھی۔بھیامیرو کی فیملی بھی بار بار روکنے کو بول رہی تھی تو مجھے کچھ دیر اور روکنا پڑا۔۔اچھا چلو کوئی بات نہی یہی کافی تم خریت سے واپس آگئ ہو!!!

ازمارے جیسے ہی کمرے میں آتی ہے وہ آئینے کے سامنے کھڑی ہوتی اپنے نقاب کی پن نکالتی ہے تو اس کے سامنے مہران کا خوبصورت چہرہ آتا ہے اور جس طرح وہ شدت سے ایسے تک رہا تھا ازمارے کو اپنا چہرہ اب بھی سرخ ہوتا محسوس ہوا تھا۔وہ سمج نہی پاہ رہی تھی اس کے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا پر مہران کو سوچنے کے لیے اس کا دل ایسے مجبور کر رہا تھا!!

محبت کا بیج دو دلوں میں بویا جا چکا تھا۔اب یہ بیج بڑا ہو کر پھل دیتا یا سوکھ جاتا یہ قدرت نے طے کرنا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ مجھے زندگی کہا کرتا تھا

کتنے مزے کی بات ہے ناں

زندگی کو ٹھکرا کے بھی زندہ ہے وہ

میری آنکھ سے ایک آنسو نکلتا تو وہ کہتا تھا تمہارے آنسو دیکھ کر میری جان نکل جاتی ہے

وہ چھوڑ کے گیا تو آنسوؤں کے سمندر بہائے میں نے

اور حیرت کی بات ہے ناں اسے پرواہ بھی نہیں ہے

نہ کرو تو میں پریشان ہو جاتا message وہ کہتا تھا تم ایک منٹ ہوں

اب کیوں بھول گیا وہ؟؟؟؟؟

وہ کہتا تھا تمہاری آواز میں نشہ ہے اسے سنے بغیر میرا دم گھٹتا ہے

کیسے ممکن ہوا کے نشے کے عادی نے اپنی عادت بدل ڈالی

کتنی عجیب بات ہے ناں اب وہ کسی اور کے ساتھ جی رہا ہے

!!!....وہ تو کہتا تھا تیرے بنا مر جاوں گا

للہ جی دیکھیں ناں میں بہت زیادہ تھک گئی ہوں ایسا کیا ہے جو آپکو میرے بارے میں نہیں پتا آپ تو ہماری شہ رگ سے بھی قریب تر ہیں....

آپ تو جانتے ہیں کہ میری ہمت جواب دہ گئی ہے مالک آپ ہی کہتے ہیں کہ میں کسی نفس کو اس کی برداشت سے زیادہ دکھ نہیں دیتا مجھے کیوں پھر یہ ازیت تھکا رہی ہے کیوں مجھے یہ سب بہت مشکل لگ رہا ہے؟؟؟

میں مایوس نہیں ہوں ناں ہی ہونا چاہتی ہوں میں اداکاری کر کر کے بھی تھک گئی ہوں میں بھی حقیقی ہنسی ہنسنا چاہتی ہوں سب کچھ نارمل ???کب ہو گا میں نارمل کب ہوں گی

میری امیدیں آپ سے وابستہ ہیں اللہ جی میں یقین رکھتی ہوں کہ آپ میرے لیے جو بھی کریں گے بہت بہتر کریں گے میری امیدیں !!!ٹوٹنے سے پہلے کن فرما دیجیے گا اللہ جی

امارہ ظہر کے نماز پڑھ کر اب اللہ سے ہی اپنے دل کی بات کر لیا کرتی تھی۔کیوں کے ایسے سمجھ آچکی تھی جب ہم اپنا دکھ درد لوگوں کو بتاتے ہیں۔وہ ہمارا مزاق ہی بناتے ہیں؟؟ایک وہی پاک ذات ہے جو ہمارا درد سمجھتا ہے۔ہمیں لوگوں کی بجائے اللہ سے اپنے درد بیان کرنے چاھے

کیوں کے وہی تو ہے جو ہمیں ہر مشکل سے نکال سکتا ہے۔اور بعد میں طعنہ کشی بھی نہی کرتا!!!

اب وہ بھی ہر نماز کے بعد اللہ سے ڈھیر ساری باتیں کر کے اپنا دل کا بوجھ ہلکا کر لیا کرتی تھی۔جب سے اس نے دوسروں کے سامنے رونے کی بجائے اللہ کے سامنے آنسو بہائے ہیں جب جب وہ پر سکون سی ہوئی ہے!!!

"وہ کہتے ہیں نہ کہ "

جب انسان کی تکلیف حد سے بڑھ جائے تو وہ آنسوؤں کے ذریعے

"اللہ" سے ہم کلام ہوتا ہے۔۔۔۔

انسان کے آنسو در حقیقت ایسی سیکرٹ فائل ہوتے ہیں۔۔۔۔

جس کو چاہ کر بھی کوئی دوسرا انسان پڑھ نہیں سکتا کیونکہ اس کا پاسورڈ صرف "اللہ" کے پاس ہوتا ہے۔۔۔۔

❤اپنے دل کی بات اپنے "اللہ" سے کیجئے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

زوہان خانزادہ اپنی پڑھائی مکمل کر کے واپس پاکستان لوٹ آیا تھا۔اور اب وہ یہاں کے ہی ایک ہوسپٹل میں ڈاکٹر کی ڈیوٹی سرانجام دے رہا تھا۔زوہان خانزادہ چھ فٹ قد کا اونچا لمبا پٹھانوں سے نین نقش والا خوربرو نوجوان تھا۔وہ سرخ سفید رنگ کا حامل شہزادہ چہرے پر چھائی ہر وقعت سنجیدگی ایسے اور بھی خوبصورت بناتی تھی۔کسی بھی لڑکی کا آئڈیل ہو سکتا تھا وہ۔پر وہ بچپن سے ہی بس ایک لڑکی کو دل میں بسائے ہوئے تھا۔جس کا پتہ اس نے کبھی اپنے آس پاس ہواؤں کو بھی لگنے نہی دیا تھا۔۔کیوں کے اس کا ماننا تھا کے؟؟

اگر محبت کرتے ہو کسی سے سے تو مردوں کی طرح اسے گھر میں لاو
نکاح کر کے نکاح سے پہلے اس کے اپنے بھائی اللہ کہ حکم سے اس کے
محافظ ہیں عورت کی عزت اس سے بھیک مانگنا نہیں ہے یا اس کا پلو پکر
... کر جگہ جگہ گھومنا نہیں ہے عورت کی عزت اس کا احترام کرنا ہے

اس کی بات کو اہمیت دینا اور اس کا خیال رکھنا اس کا بہترین محافظ اس کا
!!!! شوہر ہے اور بھائی اور باپ نا کہ ایک غیر محرم

لیکن صرف حیا کا تقاضہ ہے کے اگر کسی کی بہن بیٹی کے ساتھ برا ہوتے
دیکھو تو خاموش مت رہو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اب وہ مدد کی

صورت میں ایک تعلق بن گیا بہن اپنے خونی بھائی کی ہی بہن ہوتی بس

!!!!

اور میرا بابو سونا یہ ان ک اف ار کی گندی نالی کے کیڑوں کی ثقافت ہے

کہ جانوروں کی طرح عشق لڑانا ہر جگہ منہ مارنا جانور بھی تو ایسا ہی

کرتے ہیں نا؟؟؟؟؟

اس نے بھی سالوں سے اپنی محبت اپنے دل میں دبا کر کے رکھی ہوئی

تھی۔وہ چاھتا تھا پہلے وہ پڑھ لکھ کر کچھ بن جائے اپنے پیروں پر کھڑا

ہونے لاحق ہو جائے تاکہ وہ اپنی محبت کو دنیا کی ہر خوشی بنا کسی رکاوٹ

کے پوری کر سکے۔۔۔

اوراب وہ وقعت آگیا تھا۔بس اب وہ جلد از جلد ایسے اپنے نام کرنا چاھتا ہے اب دوری نہی سعن ہو رہی تھی۔ تبھی تو آج اس نے اپنے ماں باپ سے بات کرنے کے بارے سوچا تھا۔۔

آج وہ گھر جلدی آگیا تھا۔سب لوگ کھانا کھانے کے بعد اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے عیشاہ بھی سب کام نبٹاتی۔آئینے کے سامنے بیٹھی ہاتھوں پر لوشن لگا رہی تھی جبکے زوایار بیڈ پر ٹیک لگائے کوئی کتاب پڑھنے میں بزی تھا۔۔جب دروازہ نوک کرنے کی آواز آتی ہے۔۔

آجائیں "عیشاہ بولتی ہے اور زوہان ڈھیلے ڈھالے ٹروازر شرٹ پہنے انکے کمرے میں آتا ہے۔۔

موم ڈیڈ "مجھے آپ دونوں سے بات کرنی ہے؟؟؟"

عیشاہ لوشن بند کرتی وہی سامنے صوفے پر زوہان کے ساتھ بیٹھ جاتی ہے۔

ہاں جی شہزادے کیا بات کرنی ہے؟؟؟ زوایار پوچھتا ہے۔۔

ڈیڈ آپ اور موم لال حویلی جائیں باطشہ خالہ سے میرے لیے میرو کا رشتہ لینے۔عیشاہ اور زویار دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں اور پھر زوہان کو۔۔۔

کیا ہوا ایسا بھی کیا بول دیا میں نے۔اور آپ بھی تو یہی چاھتی ہیں وہ عیشاہ کو دیکھ کر بولتا ہے۔۔۔

پر زوہی میرو ابھی پڑھ رہی ہے۔اور ویسے بھی میرو آپ سے کافی چھوٹی سے۔۔۔۔

ڈیڈ چھ سات سال بڑے ہونے سے کچھ نہی ہوتا۔آپ میرا پرپوزل لے کر کے جائیں بس؟؟؟؟

زوہی میری جان ابان لالہ تب تک میرو کی شادی کے بارے نہی سوچے گے جب تک اس کی پڑھائی مکمل نہی ہو جاتی۔۔اور آپ اپنی ڈیوٹی پے فوکس کریں۔یہ معملات میں اور آپ کے ڈیڈ دیکھ لیں گے؟؟

باطشہ اور ابان شاہ آج اپنے فارم ہاوس آئیں ہوئے تھے۔فارم ہاوس چار کنال کے رقبے پر مشتمل تھا۔جس کو بہت ہی محنت سے تیار کیا گیا تھا۔ابان شاہ کے غیر ملکی دوست جب بھی آتے تھے ان کا قیام کسی ہوٹل کے بجائے یہی پر ہوتا تھا۔۔اور وہ لوگ بھی بڑے خوش ہو کر !!وہاں رہنے آتے تھے

ابان شاہ کو ایک جرگے کا فیصلہ کرنا تھا۔جس کے لیے اس دوسرے گاؤں پنجایت کے لیے بولایا گیا تھا۔چونکے فارم ہاوس بھی دونوں گاؤں کے درمیان میں تھا۔تو اسنے باطشہ کو بھی ساتھ چلنے کو بولا تھا۔۔۔۔

پہلے تو باطشہ نے منع کر دیا لکین پھر ابان شاہ کے بار بار اصرار پر وہ چلنے کو تیار ہو چکی تھی۔۔

وہ جب فارم ہاوس پہنچے تب دوپہر کے بارہ بج چکے تھے۔ابان شاہ نے جرگے کے لیے شام کو نکلنا تھا اس لیے اب وہ آرام کرنے کے لیے اندر روم میں چلے جاتے ہیں۔۔

جب کے باطشہ چلتی ہوئی فارم ہاوس کی دوسری سائیڈ پر جاتی ہے وہاں سوئمنگ پول بنا ہوا تھا۔وہ اپنے پاؤں سے سینڈل اتار کر گھاس پر رکھتی ہے۔اور دونوں پاؤں پانی میں لٹکا کر سکون سے آنکھیں موند لیتی ہے۔شور وغل سے دور ہر فکر سے آزاد وہ اس وقعت بالکل بیس سالہ باطشہ بن گئی تھی۔۔۔

ابان شاہ روم میں آنے کے بعد فریش ہونے واشروم جاتا ہے۔جب وہ فریش ہو کر نکلتا ہے تو باطشہ ایسے کئی دیکھائی نہی دیتی ہے۔۔وہ ٹاول بیڈ پر پھنک کر باطشہ کی تلاش میں باہر نکلتا ہے۔تو سارا لاونج خالی تھا کچن میں جھانک کر بھی دیکھ چکا تھا۔پر وہ وہاں بھی نہی تھی۔۔کسی خیال کے تحت وہ پول سائیڈ آتا ہے تو؟؟؟

باطشہ کو پول میں پیر مارتے دیکھ وہ مسکراہتا ہوا اس کی جانب آتا ہے اور پیچھے سے باطشہ کو اپنے حصار میں لے لیتا ہے۔تو میری بیگم یہ پانی کے مزے لے رہی اور میں بچارہ پورا فارم ہاوس چیک کر چکا ہوں۔۔

باطشہ جو مزے سے آنکھیں بندے کیے ٹھنڈے پانی سے اٹکیلیاں کر رہی تھی اپنے کان کے پاس آواز سن کر ڈر کے مارے اچھل کر کھڑی ہوتی ہے۔۔

افففف بان آپ اس عمر میں بھی بچوں والی حرکیتیں کر رہے ہو ڈراہی دیا تھا مجھے۔آپ نے۔وہ خفگی سے بولتی ابان شاہ کو اپنا اسیر کر رہی تھی۔۔

تاشی میری جان یہ بار بار عمر کا طعنہ دینا چھوڑ دوں ورنہ میں ابھی اپنی طاقت دیکھا دینی ہے اور پھر آپ مجھے سے چھپتی پھرے گی۔۔باطشہ تو اس کی بات پر منہ کھولے اس دیکھتی رہے گئ تھی۔۔۔

بہت بے شرم ہیں آپ جاؤں مجھے نہی آپ سے بات کرنی وہ اٹھ کر جانے لگتی ہے۔جب ابان شاہ ایسے پیچھے سے پکڑ کر کھنچتا ہے۔اور وہ اپنا بلینس برقرار نہ رکھتے ہوئے سیدھا اس کی گود میں آکر کے گرتی ہے۔۔

بیگم صاحبہ کیا خیال ہے پھر آج آپ کو دیکھا یا جائے کے سید ابان شاہ ابھی بھی جوان ہے۔وہ اس کے چہرے پر جھولتی لٹ کو اپنی شہادت والی انگلی میں پھنسائے اس کی پیشانی پر اپنی پیشانی ٹکائے پوچھتا ہے۔۔باطشہ تو اتنی سے قربت پر لال ٹماٹر جیسی ہو چکی تھی۔۔۔

میرویونی میں آئی تو ایسے کئی پر بھی ازمارے نظر نہی آتی ہے۔۔میرو کا دل بجھ سا گیا تھا۔ازمارے میرو کے لیے اب نہایت ضروری بن چکی تھی۔وہ بجھے دل کے ساتھ کلاس میں داخل ہوتی ہے۔جب سامنے ہی نیوی بیلو عبایا پہنے ساتھ ہم رنگ حجاب پہنے ازمارے کو پی پر کچھ لکھنے میں بزی تی۔۔۔

"اسلام علیکم ورحمتہ اللہ

میرو پاس آتے سلام کرتی ہے۔تو ازمارے چونک کر اس کی جانب دیکھتی ہے۔۔اور مسکرا کر سلام کا جواب دیتے ہوئے اس کو اپنے پاس بیٹھنے کی جگہ دیتی ہے۔۔۔

ازمارے رات مشکل تو پیش نہی آئی لالہ کے ساتھ جاتے ہوئے ؟؟

!!! نہی میرو مجھے کوئی مشکل پیش نہی آئے

میرو آپ ایسا کیوں پوچھ رہی ازمارے کوپی پن بند کرتے آنکھوں میں الجھن لیے پوچھتی ہے ؟؟؟

ارے کچھ نہی ہوا مہران لالہ سنجیدہ مزاج کے ہیں نہ اور اپنے مزاج سے ہٹ کر وہ کچھ بولنا اور سننا پسند نہی کرتے۔۔۔

!!! اچھا تبھی وہ سڑیل شکل بنائے مجھے ہی گھوری جا رہا تھا

کیاہوااازی کیاسوچنے لگ گئی ہو؟؟؟

ارے کچھ نہی۔تم سناؤآنٹی کیسی ہے میرو آپ کی ماماتوآپ کی بڑی بہن لگتی ہے وہ تو کہی سے نہی لگتی تین بچوں کی ماں۔۔میرواازمارے کی بات سن کر ہنسنے لگی تھی۔کیوں کے یہ بات ازمارے نہی کئی لوگ کر چکے تھے۔

!!!.میرا قصہ بہت مختصر تھا

!!!.میرا درد بھی لازوال تھا

!!!. میری زندگی وہ شخ-ص تھا

!!!. جس-ے ہر فن می-ں کمال تھا

!!!. میں دکھ-وں س-ے بھ-ری کتاب ہوں

!!!. مج-ھ-ے سوچ سمجھ کر پڑھ زرا

!!!.. مجھے سمجھ سکا نہ وہ بھی

!!!! جس-ے نفسیات پہ کمال تھا

(لندن)

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

فارح سلطان کو آج اپنے کلائنٹ کے ساتھ میٹنگ کرنی تھی جس کے لیے وہ تیار ہو رہا تھا۔ وہ اس وقت بیلو پہنٹ پر سفید شرٹ پہنے بالوں کو کچھ کچھ پیشانی پر بکھر رکھ تھا خود پر برینڈڈ پرفیوم کا چڑکاؤ کرنے کے بعد اس نے ڈریسنگ پر پڑی اپنی سلور کلر کی گھڑی اٹھائی اس گھڑی کے ساتھ اس کی بہت سی یادیں جڑی ہوئی تھیں۔ یہی وجہ تھی وہ مہنگے مہنگے شوق رکھنے والا فارح سلطان جو دن میں کئی کئی بار سوٹ بدل لیتا تھا وہ ہمشہ ایک ہی گھڑی پہن کر رکھتا تھا۔ کسی اپنے کی نشانی اب فقط نشانیاں ہی تو تھی اس کے پاس؟؟؟؟

وہ تیار ہوتا نیچے آتا ہے جہاں میڈ ڈائننگ ڈیبل پر ناشتہ لگا چکی تھی۔ وہ سنجیدہ مزاج لیے ناشتے میں صرف جوس لیتا ہے۔ اور ناشتے سے فارغ

ہو کر وہ موبائل اٹھائے بیلو کوٹ بازو پر رکھے باہر نکل جاتا ہے پیچھے میڈ !!!اس کو دیکھتی رہے گئ تھی۔

(پاکستان)

سلطان منشن میں اس وقعت بہت گہما گہمی مچی ہوئی تھی۔کیوں کے آج صبح منشن میں فارح کی کزن مرحا کی آمد جو ہوئی تھی مرحا فارح سلطان کی دور کی پھوپھو کی بیٹی اور بچپن کی دوست تھی۔(ایسا فارح سلطان کا ماننا تھا)پر مرحا فارح سلطان کے لیے پاگل تھی۔ایسے فارح سلطان چاھے تھا پھر چاھے کچھ بھی کرنا پڑے وہ کر گزرے گی۔۔اس کا یوں اچانک اتنے سالوں بعد سلطان منشن آنا بھی اس مقصد کا ایک حصہ ہی تھا۔جس سے سب انجان تھے کے کیا کیا طوفان آنے والا ہے سلطان منشن کے میکینوں پے؟؟؟(کچھ لوگ ہوتے ایسے جن کو صرف اپنے

آپ سے مطلب ہوتا ہے پھر چاہے ان کو کس کس کو گرانا پڑے وہ گرا دیتے ہے صرف اپنی خوشیوں کے لیے کسی کی پوری زندگی اجاڑ دیتے ہیں)اور مرحا بھی ان لوگوں میں سے ایک تھی!!!

زویا"فارح کب تک آرہا پاکستان؟؟"

وہ سب رات کا ڈنر کر رہے تھے جب فہام سلطان اپنی بیوی سے مخاطب ہوتے ہیں مرحا کے بھی کان کھڑے ہوئے تھے پر بظاہر وہ سکون سے اپنی پلیٹ پر جھکی کھانے میں بزی تھی۔۔۔

ابھی تک تو کچھ پتہ نہی کیوں کے وہ پاکستان آنا ہی نہی چاھتا زویا سکون سے بولتی مرحا کا سکون اڑا چکی تھی!!!

پھر بھی آپ کی تو کافی بات مانتا ہے ایسے بولیں۔

فہام سلطان فارح سلطان کے والد اپنی بیگم سے بولتے ہیں
۔۔اس بار زویا صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

مرحا زویا کی بات سن کر فکر مند ہو چکی تھی کہ اگر فارح سلطان پاکستان نہ ایا تو اس کا پلان کس طرح کامیاب ہو گا وہ اسی سوچ میں گم تھی جب زویا اس کی طرف دیکھتی ہے تو مرحا کا کھانا ویسے کا ویسے پڑا ہوتا ہے وہ مرحا کو اواز دیتی ہے مرح چونک کر ہوش میں اُتی ہے جی انٹی اب کھانا کیوں نہیں کھا رہی ہو بس انٹی میرا جی بھر گیا ہے۔ایسا بول وہ کھانے کے ڈیبل سے اٹھ کر اوپر اپنے کمرے کی جانب چلی جاتی ہے۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ساحل شاہ آج اپنے آفس میں بیٹھا ایک ضروری فائل پے کام کر رہا تھا جب مہران شاہ نک سک سا تیار ہوا اس کے سامنے والی کرسی پر آکر کے بیٹھتا ہے، ساحل شاہ اس کی جانب ایک سرسری سی نظر ڈال کر دوبارہ -اپنے کام کی جانب متوجہ ہو جاتا ہے

یار بڑے بند کر نہ اپنا کام میں تیرے پاس آیا ہوں اور تجھے کام سے فرصت نہی،

ساحل شاہ فائل بند کرتا مہران کی جانب متوجہ ہوتا ہے، اور اس کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگتا ہے،

بول بھی کون سی بات ہے جس کے لیے مہران شاہ جسے بزی لوگ
ہمارے غریب خانے پر تشریف لانے پر مجبور ہو گئے ہیں،، ساحل
!!!ایسے طنزیہ لہجے میں پوچھتا ہے

محبت کا روگ لگ گیا ہے بڑے مجھے، وہ دل پے ہاتھ ٹکائے بولتا ہے،
تو ساحل ایسے ایک گھوری سے نوازتا ہے،
تجھے مزاق لگ رہا بڑے پر سچ ہے یہ جب سے ایسے دیکھا ہے کچھ اور
دیکھنے کو دل ہی نہی کرتا وہ ایک نازک سرہاپے کو نظروں میں لائے بولتا
!!ہے

،میری آنکھیں جب پہلی بار اُس کے ہنستے ہوئے چہرے پر پڑیں تو ایسا لگا
جیسے پہلی بار میری آنکھوں نے کوئی خوبصورت منظر دیکھا ہو وہ اتنی
پیاری لگ رہی تھی،،،

توساحل شاہ بغور اپنے جڑواں بھائی کو دیکھتا ہے جس کی آنکھوں کی چمک اس کے سچے ہونے کا یقین دلا رہی تھیں،

کون ہے وہ جس کا نصیب پھوٹ گیا ہے ساحل شاہ مہران کو زچ کرنے کے لیے شرارت سے بولتا ہے!!

وہ ہماری میرو کی دوست جو پرسوں ہماری حویلی بھی آئی تھی ازمارے لاشعاری،، مہران صاف لفظوں میں دوٹوک بات کرتا ہے،،

وہ چھوٹی سی بچی ہی ملی تجھے ساحل حیرانی سے پوچھتا ہے، تو کیا ہوا میں کون سا شادی کر رہا ابھی ابھی تو بس نکاح کرنا چاھتا رخصتی تو پڑھائی کے بعد بھی ہو سکتی ہے،،،

نکاح بھی میں اسی لیے کرنا چاھتا ہوں کے اس پر حق رکھ سکوں ایسے اپنے قریب تر محسوس کر سکوں میں محبت میں حلال تعلق کو ضروری سمجھتا ہوں، حرام نہی اور پھر قرآن میں بھی تو بتایا گیا ہے،،،

جگہ جگہ مُنہ مارنے والے کہیں کے نہیں رہتے، پھر چاہے وہ مرد ہو یا "عورت!!۔۔۔۔۔۔

اور یہ ایک حقیقت ہے۔۔۔۔۔

اگر آپ چاہتے ہیں میرا ہمسفر نیک ہو، متقی ہو پرہیز گار ہو، تو خود بھی "
نیک متقی اور گناہوں سے بچنے والے بن جایئے ہمسفر بھی ایسا ہی ملے گا
قرآن کا وعدہ ہے۔۔۔۔

القرآن

" ۔اَلطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ "

ترجمہ: پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کیلیئے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ
!!!عورتوں کیلیئے ہیں

اور دروازے کے باہر کھڑے سید ابان شاہ کو اپنی تربیت پر فخر ہوا تھا اس
وقعت، وہ مسکراتے ہوئے اندر آتے ہیں، اور بولتے ہیں؟؟؟

پھر کب جانا ہماری ہونے والی بہو کے گھر ساحل اور مہران چونک اپنے باپ کی طرف دیکھتے ہیں:::

ایسے کیوں دیکھ رہے ہو میں تم لوگوں کی سب باتیں سن چکا ہوا مجھے فخر ہے میرے بچوں نے حرام پر حلال کو ترجیح دی!!

عیشاہ شام کے وقعت باہر لان میں بیٹھی فون پر اپنی ماما سے بات کر رہی تھی، جب انوشے بیگم پوچھتی ہے عیشاہ زہان اور امل کے بارے کیا سوچا ہے تم لوگوں نے؟؟

کس بارے ماما؟؟

ارے بھئی بچے ماشاللہ سے دونوں شادی کے لاحق ہے کب تک اردہ ہے ان کی شادی کا،،

ماما امل تو شادی کی طرف آتی ہی نہی پتہ نہی کیا کرنا چاھتی یہ لڑکی میری سمج سے تو بالا تر ہے،اور زوہی نے ایک نئی پریشانی میں ڈال دیا ہے سمج نہی آرہی کیا کروں میں عیشاہ پریشان سی ماں کو ساری صورت حال بتاتی ہے!!!

تو میری جان یہ تو خوشی کی بات ہے میرو بھی تو اپنی ہی بچی ہے،ماما وہ سب تو ٹھیک ہے پر ابان لالہ اتنی جلدی نہی مانے گے شادی کے لیے ابھی میرو کا پہلا سال ہے،،یونی میں اور جبتک اس کی پڑھائی مکمل نہی

ہوتی لالہ نہی مانے گے،اور دوسری بات میرو زوہی سے کتنے سال چھوٹی ہے،،،

ارے بیٹا عمر میں کیا رکھا ہے اور تم لوگ نکاح کر لو رخصتی اس کی پڑھائی کے بعد کر لینا،،

جی ماما زاوی ابھی تو دو دن کے لیے بزنس ٹرپ پر گئے ہیں واپس آتے تو کرتے بات اور آپ سنائے وہاں سب ٹھیک ہے امارہ کیسی ہے،،

عیشاہ تھوڑی دیر بعد بات سے فارغ ہو کر وہی کرسی پر بیٹھی ٹھنڈی ہوا کھانے لگتی ہے گھر کوئی نہی تھا تو ایسے خالی گھر کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا، جبھی وہ شام سے لے کر رات تک باہر لان میں ہی گزر لیتی تھی،،،،

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

یہ ایک شہر سے قدرے سنسان پکی سڑک تھی جس پر نہ ہونے کے برابر ٹریفک تھی،اس سڑک پر ایک لڑکی اور اس کے ساتھ دوسرا لڑکا اپنی اپنی بائیک پر ہلمیٹ پہنے ریس لگانے کے لیے تیار کھڑے تھے،دونوں کے دوست ان کے نام کی نعرہ بازی لگا رہی تھے،،،،

امل اس وقعت ہیلمٹ پہنے اپنی بائیک پر ریس کے لیے بلکل تیار کھڑی تھی،اس کی ٹیم اس کے نام کے نعرے لگا رہی تھی،جبکے دوسری جانب اسد راؤ اسی کے کہنے پر تو ریس چلینج اسپکٹ کیا تھا امل خانزادہ نے،

اسد راؤ جو ابھی تک امل خانزادہ کو باقی لڑکیوں کی طرح کمزور سمجھنے کی غلطی کیے بیٹھا تھا جو ایسی آج کافی بھاری پڑنے والی تھی،

ریس سٹارٹ ہو چکی تھی، دونوں ایک دوسرے سے اگے نکلنے کی پوری پوری کوشش کر رہے تھے،، کبھی امل اگے نکل جاتی تھی تو کبھی اسد اسد راو کو اپنی جیت پر پورا یقین تھا کیوں کے جتنے کے لیے اس نے شازش جو کر رکھی تھی، وہ طنزیہ مسکراہٹ امل کی جانب اچھلتا اگے بڑھ چکا تھا، امل کو کچھ انہونی کا احساس ہوا تھا،،

وہ بھی تو امل خانزادہ تھی کبھی نہ ہارنے والی، اس نے اسد راؤ کے رستے سے دوسرا رستہ اختیار کیا جو شاٹ کٹ تھا، اور اگے جا کر یہ رستہ اسی سڑک کو نکلتا تھا جس پر ان لوگوں کی ریس لگی ہوئی تھی،،

امل نے بائیک کوہائی لیول پر ریس دی اور مقررہ وقعت سے پہلے پہنچ چکی تھی، وہ یہ ریس جیت چکی تھی جیت کے نشے میں ڈوبے اسد راؤ اپنے غرور میں خود ہی ہار گیا تھا،،

وہ جب مسکراتا ہوا وہاں پہنچا تو امل کو اپنے سے پہلے وہاں دیکھ چونک جاتا ہے، اور پھر غصہ سے چلانے لگا تھا کے امل نے چیٹنگ کی ہے وہ اتنی جلدی کیسے پہنچ سکتی ہے،، جبکے امل تو اس کی پتیلی ہوتی حالت سے لطف اندوز ہو رہی تھی،،،

امل اگے بڑھ کر اسد کے سامنے آتی ہے، اور اس کے کان کے پاس جھک کر بولتی ہے تمھیں کیا لگا مجھے تمھاری چال سمج نہی آئے گی میں پہلے سے ہی پتہ کروا چکی تھی، وہ جو تم نے اپنے دو کوڑی کے آدمی درختوں

کے پاس کھڑے کر رکھے تھے اور سڑک کے بیچ و بیچ کیل ڈلوا رکھے سب پتہ تھا مجھے،، تبھی میں نے شاٹ کٹ کو اپنایا اور نتیجہ تمھارے سامنے،،

کبھی کسی لڑکی کو کمزور سمجھنے کی غلطی غلطی سے بھی مت کرنا، اور پھر !!! مسکرا کر اپنی بائیک کی جانب بڑھ جاتی، ایسے ہکا بکا چھوڑ کر

عورت کو کبھی بھی کمزور نہی سمجھنا چاھے،،

صفا و مروہ کے مقدس مقام پر اللہ پاک ایک عورت کے قدموں پر تمام مردوں کو دوڑا رھا ھے۔۔۔۔ جس کے بغیر مردوں کا حج مکمل نہیں !!!! ہوتا اور آپ مرد، عورت کو برے القابات سے نوازتے ہیں۔۔

آج اتوار کا دن تھا سبھی لوگ گھر پے ہی تھے ایسے میں اسمارہ اور امارہ نے مل کر شاپنگ کا پلان بنایا تھا جس کے چلتے انھوں نے امل اور میرو کو بھی ساتھ لیجانے کا سوچا تھا امل نے تو خود ہی پہنچ جانا تھا جبکے میرو کو اسمارہ لوگوں نے ہی پک کرنا تھا،،

میرو کو اسمارہ نے میسج کر دیا تھا، ایسی لیے میرو اپنی تیاری کر رہی تھی، وہ سمپل سی سفید کلر کی کرتی کے نیچے سفید ہی پلاوز پہنے بالوں کی ٹیل پونی بنا رکھی تھی میک اپ میں ایسے صرف کاجل اور مسکارہ لگانا پسند تھا بس اور لپسٹک لگانا ایسے نہی پسند تھا، بلیک کلر کا عبایا پہنے وہ سر پر اچھے سے حجاب سیٹ کر رکھا تھا، جب وہ اپنی تیاری مکمل کرتی نیچے آئی تو چھوٹی ہونے کی وجہ سے ساحل بھی گھر پر ہی تھا،،

وہ میرو کو تیار دیکھ پوچھتا ہے، آج میرا بچہ اتنا تیار ہو کر کہاں جا رہا یونی سے تو چھٹی ہے آج؟؟؟

وہ لالہ اسمارہ آپی لوگ شاپنگ کے لیے جا رہیں ہیں، تو آپی نے میرو کو بھی ساتھ چلنے کا بولا ہے، بس وہ لوگ مجھے لینے آنے والی ہیں تو بس اس لیے تیار ہوئی،،،،

اسمارہ کے نام پر ساحل شاہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی،،

اچھا یہ لو میرا فون اور اپنی آپی کو کال کر کے بولو کے لالہ بول رہیں ہیں کے آپ لوگ مال پہنوں وہاں جا کر مال کا نام سینڈ کر دیں میں خود لے کر جاتا ہوں،،

اور پھر ایک گھنٹے بعد سب لوگ شہر کے بڑے فینسس مال کے سامنے کھڑے تھے، ساحل شاہ تو بس اپنی جانم سائیں کو ہی نہارنے میں مگن تھا،،

ساحل لالہ مانا میری بہن بہت پیاری ہے پر کیا اب نظر لگانے کا سوچی بیٹھے آپ امارہ اسمارہ کے گرد حصار بناتی ساحل کو شرارت سے پوچھتی ہے، جہاں اسمارہ شرم سے سرخ پڑی تھی وہی ساحل شاہ سدا کا ڈھیٹ وہ جیسے کچھ اثر نہی ہوا تھا،،

اب سالی صاحبہ بات یہ ہے نہ کے اسمارہ میری اکلوتی بیوی ہے جس کو تکنا میرا حق بھی ہے اور میری محبت کی انتہا بھی، کیوں کے میری بے شمار محبتوں کی یہ اکلوتی وارث جو ٹھہری،،،،

سچ میں لالہ ہماری اسمارہ بڑی نصیب والی ہے جیسے آپ جیسا چاہنے والا ملا،،امل بھی باتوں میں حصہ لیتی بولتی ہے،،

چلو اب صرف باتیں ہی کرنی یا کچھ شاپنگ بھی کرنی ہے،،امارہ سب کا دھیان شاپنگ کی طرف کرواتی ہے،!!!

مجھے بھولنا چاہو تو یاد رکھ لینا۔۔۔

میں تیرے ہر حوالے میں ہوں۔۔۔

میں تیری سوچ کے ہر زاویئے میں ہوں۔۔۔

یہ جو تیری آنکھ کی پتلیوں میں، ہے کوی عکس سا۔

میں اس عکس کے ہر دائرے میں ہوں۔۔۔

یہ جو ہونٹوں پر تیری کھلتی سی مسکراہٹ ہے۔۔

میں ان لبوں کی ہر جنبش میں ہوں۔۔۔

یہ جن سماعتوں سے سنتے ہو ہر ایک کو۔۔۔

میں ان سماعتوں کی ہر آہٹ میں ہوں۔۔۔

یہ جو ایک درد سا ہے تیرے دل میں۔۔۔

میں اس درد کی ہر لہر میں ہوں۔۔۔

تمہیں کیا پتا، تمہیں کیا خبر۔۔۔۔

!!!_____ میرے ہمسفر

!!!میں تیری زندگی کی ہر راہگذر میں ہوں۔۔۔

ہے وفا تجھ میں تو پابند وفا ہوں میں بھی
مجھ سے مل بیٹھ محبت کی فضا ہوں میں بھی

جب بھی آجائے خیال ان کو دل مضطر کا
لب پہ بے ساختہ آئے وہ دعا ہوں میں بھی

ہم سفر بن کے ملے یا بنے رہبر اپنا
کوئی تو پوچھے کہ منزل کا پتا ہوں میں بھی

گونج سی بن کے فضاؤں میں جو ہو جاتی ہے گم
مجھ کو لگتا ہے کہ صحرا کی صدا ہوں میں بھی

میں نے چاہا ہے دل و جاں سے جس کو

!!! وہ کبھی آئے کہے تجھ پہ فدا ہوں میں بھی

وہ سب لوگ شاپنگ کرنے کے لیے مال کے اندر انٹر ہوتے ہیں

ساحل شاہ اتنا بڑا بزنس مین تھا بھلا کون نہی پہچانتا تھا ایسے، ساحل کے کہنے پے ہی اسمارہ اور ساحل الگ فلور پے شاپنگ کر رہے تھے جبکے باقی سب لڑکیاں نچے والے فلور پر اپنی پسند کی شاپنگ کرنے میں مصروف تھیں،،،

میرو ایک جولیری شاپ کے سامنے سے گزر رہی تھی کے اچانک ایک جگہ اس کی نظر روک سی گئی، وہ بے ساختہ شاپ کے اندر جاتی ہے، امل اور امارہ اس سے کافی اگے نکل گئی تھی،

میرو ایک سلور کلر کے جھمکوں کی جوڑی ہاتھ میں پکڑے دیکھ رہی تھی، کے اتنے میں ایک لڑکی اور لڑکا اسی جولیری شاپ میں داخل ہوتے ہیں، وہ لڑکی جیسے ہی میرو کے پاس آکر کے کھڑی ہوتی ہے، تو میرو ایک نظر اپنے ساتھ کھڑی لڑکی کو دیکھتی ہے، تو سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ کر خوشی سے اس کی چیخ ہی نکل جاتی ہے،،،

ازی تم یہاں میرو ازمارے کے گلے لگتی خوش ہوتے اس سے پوچھتی ہے،ہاں میرو کچھ شاپنگ کرنی تھی تو بھیا کی بھی آج ہی چھٹی تھی میری بھی تو ہم نے سوچا لے آتے ہیں جو لینا اور تو اکیلی کیا آئی ہو کیا؟؟؟

ارے نہی میرو اکیلی کیسے آسکتی میرو اپنی آپی لوگوں کے ساتھ آئی ہے وہ سب اگلی شاپ پر ہیں مجھے جھمکے اچھے لگے تھے بس وہی دیکھنے کے لیے یہاں کھڑی تھی،،

اچھا میرو یہ میرے دانش بھائی ہیں،اور دانش بھیا یہ میری کیوٹ سی دوست میرب شاہ ہے،میرو تو دانش کو دیکھتی جا رہی تھی جس نے سفید کلف شدہ کرتا شلوار کے نیچے پشاوری براون چپل پہن رکھی تھی جو اس کے سفید پاؤں میں کافی جچ بھی رہی تھی،بلاشبہ وہ بہت میرو کو تو

بہت پیارا لگا تھا،،ان سفید کپڑوں میں کسی بھی لڑکی کا کرش ہو سکتا ہے دانش لاشعاری پر میرو کو تو وہ بالکل اپنے پرانس چارمنگ جیسا لگا تھا،، اپنے اوپر میرو کی نظروں کی تپش محسوس کرتا دانس خجل سا ہو گیا تھا،

گڑیا چلیں شاپنگ بھی کرنی امی گھر انتظار کر رہی ہو گی؟؟؟

دانش کی آواز پر میرو گڑبڑا کر نظریں اس سے ہٹا کر پلکیں جھکا لیتی ہے دل میں مٹھی مٹھی سی گدگدی ہو رہی تھی، پہلی محبت کا خمار میرو پر چھا رہا تھا،، پر وہ ایسے کوئی نام نہی دے پائی،،،

اچھا میرو کل یونی میں ملتے بائے-خیال رکھنا اپنا دانش میرو کی طرف دیکھتا ہے جو ایسے ہی دیکھ رہی تھی نظروں سے نظریں ملی تھی دونوں

دلوں نے ایک ساتھ بیٹ مس کی تھی میرو کا نقاب کے اندر سے چہرہ بھٹی کی طرح دمک رہا تھا !!!!

میرو آپ یہاں کیا کر رہی ہو ہم کب سے پاگلوں کی طرح تمھیں ڈھونڈ رہیں تھیں امل ایسے گم سم کھڑا دیکھ پوچھتی ہے،، پر وہ تو ابھی بھی دانش کے سحر میں گم تھی، ہوش تو تب آتا جب امل اگے بڑھ کر اس کا کندھا ہلاتی ہے کیا ہوا میرو کدھر گم ہو کچھ نہی آپی وہ خود پے قابو پاتے ہوئے بولتی ہے، پکی بات ہے نہ امارہ بھی مشکوک سی ہوتے پوچھتی ہے،،، جی جی آپی بات ہے چلیں اب اسمارہ لوگ نیچے پارک میں انتظار کر رہے ہمارا،، جی چلیں میرو بولتی ہے اور وہ سب مال سے نکل کر پارکنگ ایریا کی جانب مڑ جاتیں ہیں، جہاں اسمارہ اور ساحل شاہ کھڑے تھے،،،

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

عیشا نے زوایار سے بات کر کے آج شام لال حویلی جانے کا سوچا تھا، وہ لوگ آج زوہان کے لیے میر و کا رشتہ لینے جا رہے تھے ان کو پورا یقین تھا کے حویلی سی ان کو اچھی ہی خبر ملے گی !!!

امل کو جب سے یہ بات پتہ چلی تھی، وہ تو تب سے ہی زوہان کی ٹانگ کھینچنے میں لگی تھی،

شام کا وقعت تھا جب زوایار کی پوری فیملی زوہان کے علاوہ حویلی میں موجود تھی، چونکے ان کے ہاں کھانا دیر سے کھایا جاتا تھا اسی لیے باطشہ نے چائے کے ساتھ ہلکی پھلکی چیزیں تیار کی تھی،،

کھانے پینے سے فارغ ہو کر وہ سب لاونج میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے، جب عیشاہ زوایار کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے کرتی ہے جو باطشہ کی تیز نگاہوں سے بچ نہی سکی تھی،،

ابان ہم لوگ اس وقعت آپ کے پاس کسی خاص مقصد کے تحت آئے ہیں؟؟؟

باطشہ اور ابان شاہ نے نا سمجی سے ان کی جانب دیکھا،

کون سا خاص مقصد ابان شاہ پوچھتا ہے،

!!!ہم آپ سے زوہان کے لیے میرو کا ہاتھ مانگنے آئے ہیں

زوہان کی بھی یہ ہی خواہش ہے ہمیں پتہ میرو ابھی شادی کے لاحق نہی ہی ابھی ہم نکاح کر لیتے ہیں، رخصتی میرو کی پڑھائی کی بعد ہو جائے گی !!!زوایار تو جیسے سب کچھ سوچ کر ہی آیا تھا

وہ سب تو ٹھیک ہے زوہان بھی ہمارے گھر کا بچہ ہے،، پر میں اپنی میرو کی شادی کا فیصلہ اس کی مرضی کے بغیر نہی کر سکتا، اور ابھی میرو انیس سال کی ہے، آپ لوگ اچھے سے جانتے ہیں ہم سب نے ایسے کیسے رکھا ہوا ہے بشک اس کی عمر انیس سال ہے پر اس کا دماغ کسی پندرہ سالہ بچی جیسا ہے ہم نے بڑا ہونے ہی نہی دیا،، اور زوہان کی ایک مچیور لڑکا ہے کل کو ہماری میرو ویسی نہ بن سکی جیسا زوہان چاھتا ہے تو میری میرو تو یہ سب برداشت نہی کر سکے گی،،،

جب تک میرو کی پڑھائی مکمل نہی ہو جاتی اب نکاح تو کیا ہاں بھی نہی کرے گے،،ابان شاہ نے صاف صاف لفظوں میں انکار کر دیا تھا،، جس کا زوایار یا عیشاہ نے کچھ برا نہی منایا تھا میرو ان کی بیٹی تھی ان کا حق تھا ہاں نہ کا!!!

امل بہت پریشان ہو گئی تھی،اس نے زوہان کی آنکھوں میں میرو کے لیے پیار اور جنون دونوں دیکھیں تھے پتہ نہی زوہان کا کیا رد عمل آتا تھا انکار سن کر؟؟؟

فارح سلطان اس وقعت اپنے فلیٹ میں بیٹھا کافی پینے کے ساتھ ساتھ لیب ٹاپ پر کچھ ٹائپ بھی کرتا جا رہا تھا جب اس کے گھر کی بیل بجنے کی آواز آتی ہے وہ اس وقعت رف سے حلیے میں تھا،فارح کو پتہ تھا اس

وقعت کون ہو سکتا ہے،،وہ جیسے ہی دروازہ کھولتا ارحم نک سک سا تیار ہوا اس کے سامنے تھا،دروازہ کھولتے ہی وہ سیدھا اندر بڑھ جاتا ہے!!

مینرز نہی سیکھائے کسی نے کے جب کسی کے گھر جاتے ہیں تو اسلام دعا کرتے ہیں فارح دانت پیستے ہوئے ارحم کو شرم دلانے کی کوشش کرتا ہے،جب کے وہ یہ بات بھی اچھے سے جانتا تھا کے ارحم کو کچھ فرق نہی پڑھے گا اس کی باتوں کا!!

کسی کا گھر ہاہاہاہا فارح سلطان آپ بھول رہے ہیں کے کیا تیرا کیا میرا!!تم میں اور مجھ میں کچھ الگ ہے کیا وہ فارح کو دیکھتا ہوا ٹی وی لاونج میں جا کر بیٹھ جاتا ہے اور ریموٹ پکڑ کر ٹی وی اون کر کے نیوز دیکھنے لگا تھا،،

فارح اس کے لیے بھی بلیک کوفی بنا کر کے لاتا ہے جیسے وہ بڑی خوشی سے پکڑ کر پینا شروع ہو چکا تھا،،

اچھا بتا پھر کب پاکستان جانے کا ارادہ ہے میرے یار کا ارحم فارح سلطان سے پوچھتا ہے؟؟

فلحال تو کچھ ارادہ نہی اور تجھے تو پتہ سب کچھ اپنے ہاتھوں سے ہی گنوا دیا تھا،

انکل آنٹی کو کس چیز کی سزا دے رہے ہو ان کی کیا غلطی ان سب میں فارح توں میرا بچپن کا دوست ہے اور میں تجھے یوں گھٹ گھٹ کر جینے

نہی دے سکتا، تم اپنی غلطی سدھار بھی تو سکتے ہو بھابھی کو منا کر اور مجھے یقین ہے جتنا وہ تم سی پیار کرتی زیادہ دن ناراض نہی رہے سکے گی!!!!

ارحم نے جب دیکھا اس کی باتوں کا اثر ہو رہا فارح سلطان پر تو وہ اور بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے بولتا ہے؟؟

پتہ ہے تعلقات ناکام کیوں ہوتے ہیں؟

دو ضرورت مند جب آپس میں تعلق بناتے ہیں تو شروع شروع میں بہت خوش ہوتے ہیں۔ کیونکہ دونوں دل ہی دل میں سوچ رہے ہوتے ہیں کہ یہ وہی ہے جس کا میں آج تک انتظار کرتی یا کرتا آیا ہوں یہ وہی خاص ہے جو میری زندگی کو خوشیوں سے بھر دے گا غموں سے نجات دلائے گا میرے زخم بھرے گا ماضی کو مرہم لگائے گا میرے لئے

تارے توڑ کے لائے گا۔ میں روؤں تو مجھے ہنسائے گا میں روٹھوں تو مجھے منائے گا۔ مرتے دم تک میرا ساتھ نبھائے گا۔؟؟؟

گو یہ کہ میری تمام ضرورتیں جنھیں میں نے خواہشوں کا نام دے رکھا ہے ان کو پورا کرے گا دونوں کو یہ نہیں پتا ہوتا کہ اندر سے ہم دونوں !!!ہی ضرورت مند ہیں۔

یعنی صرف لینے والے ہیں دینے والے نہیں جب تعلق کا نیا پن ختم ہو جاتا ہے تو ایک دوسرے سے باندھی امیدیں بھی مرنے لگتی ہیں دونوں یہ سوچتے ہیں کہ یہ وہ نہیں ہے جسے میں نے سمجھا تھا کہ میری ضرورتیں پوری کرے گا۔؟؟

دونوں کو درد ہونے لگتا ہے دونوں ایک دوسرے سے دور ہونے لگتے ہیں فوراً میسج کا جواب دینے والے ایک دوسرے کو کئی کئی دن جواب نہیں دیتے دونوں کے درمیان کالز کم ہو جاتی ہیں Blame گیم شروع ہو جاتی ہے تم یہ ہو تم وہ ہو تم ایسے ہو تم ویسے ہو یہ کیا ہے وہ کیا ہے تم یہ نہیں کرتے تم وہ نہیں کرتے لاشعور کی لڑائی شعوری طور پر ہونے لگتی ہے یہاں تک کے بات بریک اَپ تک پہنچ جاتی ہے۔!!!

جو ہاتھ میں ہو اسے چھوڑنے سے پہلے کسی نئے کی تلاش شروع ہو جاتی ہے ایک ضرورت مند دوسرے ضرورت مند کو چھوڑ کر کچھ نیا ڈھونڈنے کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے نئے کے ساتھ جب نیا پن ختم ہوتا ہے !!!

تو پتا چلتا ہے کہ یہ بھی ضرورت مند ہے کہانی خود کو بار بار دہراتی ہے اور کردار کو سمجھ نہیں آتی کہ کہانی تب ختم ہو گی زندگی خوشیوں سے محبت سے تب بھرے گی جب یہ سمجھ آجائے گا کہ لینے والوں کو دینے والے کم ہی ملتے ہیں مگر دینے والوں پر دنیا ٹوٹ پڑتی ہے!!!

اب اگے تمھاری مرضی جو تمھیں بہتر لگے ایسا بول ارحم دوبارہ ٹی وی کی طرف متوجہ ہوتا کوفی پینے میں مگن ہو چکا تھا!!!!!!

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ازمارے اور دانش جب گھر آتے ہیں تو ان کی ماں نے ان کے لیے کھانا پہلے ہی تیار کر رکھا تھا، ازمارے سارے شاپنگ بیگ وہی صحن میں پڑی چارپائی پر رکھتی ہے، اور فریش ہونے اپنے روم میں چلی جاتی

ہے، تھوڑی دیر بعد وہ فریش ہوتی باہر آتی ہے اور ڈیبل پر کھانا لگا کر اماں اور دانش کو آواز دیں کر کھانے کے لیے بولتی ہے،،،

دانش مال سے گھر تو آ گیا تھا پر اس کا دل ابھی بھی ان حسین پلوں میں جکڑا ہوا تھا، جیسے وہ کب سے بھولنے کی کوشش میں خود کو ہکان کیے ہوا تھا،

ابھی بھی وہ شیشے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا جب اس کی آنکھوں کے سامنے وہ نازک سا حسین سراپا لہراتا ہے وہ موٹی موٹی کاجل سے بھری حجاب میں مقید آنکھیں دانش لاشعاری کا سکون غارت کرنے والی تھی

اب،،،

یہ نہی تھا کہ دانش نے کبھی خوبصورت لڑکی نہی دیکھی تھی پر اتنی
مصوم اتنی پیاری آنکھوں والی لڑکی اس نے پہلی بار دیکھی تھی،

ہمکو تو جان سے پیاری ہیں تمہاری آنکھیں
ھائے کاجل بھری مدحوش یہ پیاری آنکھیں

مست آنکھیں ہیں کہ گاتے ہوئے میخانے ہیں
مست آنکھیں ہیں کہ چھلکے ہوئے پیمانے ہیں،

ہم نے دیکھی نہیں ایسی کنواری آنکھیں۔۔
ھائے کاجل بھری مدحوش یہ پیاری آنکھیں

!!ہمکو تو جان سے پیاری ہیں تمہاری آنکھیں۔۔

روشنی چاند میں سورج میں ہے جب تک قائم

جوت روشن رہے آنکھوں میں تمہاری ہر دم

یہ دعا ہے کہ سلامت رہے پیاری آنکھیں

ھائے کاجل بھری مدہوش یہ پیاری آنکھیں

ہم کو تو جان سے پیاری ہیں تمہاری آنکھیں۔۔

وہ مسکراتا ہوا کمرے سے نکل گیا تھا،، نصیب ان دونوں کا جوڑ بنا چکا تھا پر

!!!ان کا ملن کب تھا یہ ابھی طے نہی ہوا تھا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

مرحاکب سے کمرے میں یہاں وہاں چکر لگا رہی تھی ایسے سمجھ نہی آ رہی تھی فارح سلطان کو کسے پاکستان آنے پے مجبور کیا جائے کیوں کے جبتک وہ پاکستان نہی آئے گا مرحا کا ایسے اپنا بنانے کا پلان کامیاب کیسے ہو گا،،اچانک اس کے شطیانی دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا،اور آنکھوں کی چمک بھی بڑھ چکی تھی،اب اس کے خرافاتی دماغ میں کیا چل رہا تھا اس کا راز بھی پتہ چل ہی جانا تھا کچھ دیر بعد؟؟؟

(کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ)؟؟؟

اگر اپنے ہی آستین کے سانپ نا نکلیں تو باہر کے سپولے آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے

اصل نقصان تو اپنے پہنچاتے ہیں باہر کے سپولوں کے زہر میں وہ طاقت
!!! کہاں جو اپنوں کے زہر میں ہوتی ہے

اور مرحا بھی فارح سلطان کو پانے کے لیے وہی آستین کا سانپ بن چکی تھی، اب اس کی لپٹ میں کون کون آنے والا تھا اس سے سب انجان !!!! تھے

زویا بیگم عصر کی نماز پڑھ کر نیچے کوک کو کھانے میں کیا بننا ہے بتانے کچن کا روخ کرتی ہے جب اس کا پیر سلپ ہوتا ہے اور وہ تیسری سڑھی سے کسی بال کی طرح نیچے فرش پر جا گری تھی،،

سوری آنٹی پر اپنا مقصد پورا کرنے کے لیے میں کسی بھی حد تک جا سکتی ہوں پلر کی اوڑھ میں چھپی مرحانچے گری پڑی زویا بیگم کو مخاطب کر کے ہولے سے بولتی ہے!!!

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

یارب غم ہجراں میں اتنا تو کیا ہوتا
جو ہاتھ جگر پر ہے وہ دست دعا ہوتا

اک عشق کا غم آفت اور اس پہ یہ دل آفت
یا غم نہ دیا ہوتا یا دل نہ دیا ہوتا

ناکام تمنا دل اس سوچ میں رہتا ہے

یوں ہوتا تو کیا ہوتا یوں ہوتا تو کیا ہوتا

امید تو بندھ جاتی تسکین تو ہو جاتی

وعدہ نہ وفا کرتے وعدہ تو کیا ہوتا

غیروں سے کہا تم نے غیروں سے سنا تم نے

!! کچھ ہم سے کہا ہوتا کچھ ہم سے سنا ہوتا

امارہ ابھی ابھی آفس سے گھر لوٹی تھی، وہ جیسے ہی فریش ہو کر آتی ہے اسمارہ اس کے لیے ٹرے میں کھانا رکھے اس کے کمرے میں آتی ہے امارہ اس وقعت شاٹ ٹروائزر شرٹ پہنے شیشے کے سامنے کھڑی بال بنا رہی تھی،،

امو آؤ کھانا کھالو دیکھو ماما نے تمھاری پسند کی ڈیشز بنائی ہیں،امو بالوں کو جوڑے کی شکل دیتی ہوئی امارہ کے سامنے آکر کے بیٹھ جاتی ہے،اور کھانا کھانے لگی تھی!!

کھانے سے فارغ ہو کر اسمارہ برتن رکھنے کچن میں جاتی ہے،اور پھر اپنی اور امارہ کی چائے بنا کر کے لاتی ہے،،

اسمارہ ایک تم کبھی ساحل لالہ کے اس قدر جنون سے تنگ نہی ہوتی ہوں،اسمارہ جو مزے سے صوفے پر دونوں پیر ٹکائے چائے پینے میں بزی تھی اس کی بات پر چونک کر ایسے دیکھتی ہے اور پھر بولتی ہے؟؟

امو تمھیں پتہ میری شروع سے ایک ہی خواہش تھی کہ ؟؟

میرا ہمسفر ہو تو ایسا جو کہے مجھے بارش بلکل بھی پسند نہیں لیکن آپ کے ساتھ میں ضرور بھیگا کروں گا۔

زیادہ کھاتا تو نہیں ہوں میں پر جب تک آپ نہ کھالیں ساتھ بیٹھا ضرور رہوں گا۔

اور آپ کو شوق ہے نا ایک جیسی ڈریسنگ کرنے کا تو ٹھیک ہے ہم دونوں ایک جیسے رنگ پہنا کریں گے اور فوٹو گرافی آپ جب چاہے جیسے چاہے ہم اپنی یادیں ضرور کیمرہ کی آنکھ میں بند کریں گے حالانکہ میری تصویریں اتنی اچھی نہیں آتی پر پھر بھی تمارے ساتھ ہر تصویر پیاری ہے !!!

اور شاہ بالکل ویسا ہے، پھر میں کیسے تنگ ہو سکتی ان سے بلکے مجھے خود پر رشک آتا ہے کے شاہ جیسا خوبصورت شہزادہ جو کسی کو بھی اپنا دیوانہ بنا سکتا ہے جس پے ہزاروں لڑکیاں مرتی ہیں، پر وہ صرف میرا دیوانہ ہے، اسمارہ کے دل میں اپنے شاہ کے لیے محبت ہی محبت تھی، اگر ساحل !!اس وقعت اسمارہ کی باتیں سن لیتا تو اس کے صدقے واری جاتا

اچھا اگر کبھی کوئی لڑکی آکر کے بولیں کے ساحل شاہ اور اس کا افیر چل رہا ہے، تب تم کیا کرو گی؟؟؟

میں پھر بھی اپنے شاہ پر یقین رکھو گی کیوں کے ہمارا رشتہ اتنا کمزور نہی کے کسی کے بھی دھوکے فریب کی بھینٹ چڑھ جائے...

تو کیا تم شاہ کو چھوڑ کر بہتر اوپشن چوز نہی کر سکتی ویسے بھی کچھ ہو تبھی باہر کے لوگ اتنی بڑی بات بولیں گے؟؟؟

!!محبت میں اوپشن نہیں ہوتے

یاتوانتخاب کرویاتو چھوڑدوا گر چھوڑنا ہے تو پھر مکمل چھوڑدوا گر منتخب کرنا ہے تواول درجے پہ رکھو! کیونکہ جس کو چاہا جاتا ہے صرف اسکی کو دیکھا جاتا ہے محبت میں درجہ اول ہی ہوتا ہے دوم سوم کو محبت نہیں کہتے کیونکہ محبت میں اوپشن نہیں ہوتے محبت پہلی دوسری تیسری نہیں ہوتی محبت وہ ہوتی ہے جس کے بعد پھر محبت نہیں ہوتی مکمل دو ہی دانوں پہ یہ تسبیح محبت ہے دانا تیسرا جو آئے تو ڈوری ٹوٹ جاتی ہے اور متعین وقت ہوتا ہے محبت کی نمازوں کا ادا جن کی نکل جائے تو قضا بھی چھوٹ جاتی ہے محبت کی نمازوں میں امامت پھر کسی اک کو سونپیں ادھر تکنے ادھر تکنے سے نیت ٹوٹ جاتے ہے اور محبت دل کا سجدہ ہے !!!جو ہے توحید پر قائم نظر کے شرک والوں سے محبت روٹھ جاتی ہے

میری دعا ہے تم دونوں کی محبت سدا یو ہی رہے امارہ بولتی ہے،

❤❤❤❤❤❤❤❤

امل لوگ جیسے ہی گھر پہنچتے ہیں زوہان بے تابی سے گیٹ کے پاس

ان کا انتظار کر رہا تھا وہ تینوں جیسے ھی گاڑی سے نکلتے ھیں تو وہ جلدی

سے ان کے پاس آتا ہے اور پوچھتے ہیں مما ان لوگوں نے کیا جواب دیا

آ لینے دوا بھی کیسے تم اتا ولے ہو ہے زوہان پہلے ہم لوگوں کو اندر تو

رہے ہو عشاء سے ڈانٹتے ہوئے بولتی ہے اور وہ منہ کے برے برے

!!!! زاویہ بناتا ہوا ان کے ساتھ ہی اندر ٹی وی لاؤنج میں چلا جاتا ہے

جیسے ھی وہ لوگ بیٹھتے ھیں جب زوہان پہنچتا ہے مما اب تو بتا دیں کیا

کہ بتایا ہے ان لوگوں نے اس سے پہلے کہ عیشا جواب دیتی امل ہی بول

پڑی ابان ماموں نے میرو کا رشتہ دینے سے انکار کر دیا ہے ان لوگوں کو کہنا

ہے کہ میرو ابھی بہت چھوٹی ہے اور اس کی پڑھائی بھی مکمل نہیں ہوئی جب تک اس کی پڑھائی مکمل نہیں ہو جاتی ھے؟؟؟

ہم اس بارے میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتے ماما آپ نے ان لوگوں سے بولنا تھا نا کہ ابھی ہم لوگ صرف نکاح کر لیں گے شادی ابھی میرو کی پڑھائی کے بعد ہو جائے گی زوہان بولتا ہے تو عشاء جواب دیتی ہے کہ تمہیں کیا لگتا ہے ہم لوگوں نے یہ بات نہیں کی لیکن اب لالا اس بات کی طرف آیا ہی نھی وہ بول رہے ہیں کہ میرو کو ہم لوگوں نے بہت لاڈ پیار سے رکھا ہے !!!

زوہان اور میرو کی عمر میں بہت زیادہ فرق ہے اور زوھان ایک میچور لڑکا ہے جبکہ میرو 19 سال کی ہے لیکن ابھی بھی اس کا ذہن بچوں جیسا ہے

ہم لوگوں نے اس کو کبھی بڑا ہی نہیں ہونے دیا اور مجھے نہیں لگتا کہ لائیف پارٹنر کے طور پر زوھان کے لیے میرو صحیح رہے گی یہ سب ابان لالا نے بولا ہے !!!

اب تم ہی بتاؤ ہم کیا کریں ان کی بیٹی ہے ان کی مرضی وہ لوگ ہاں کرتے یا نہ کرتے عشاء اتنا بول کر چپ ہو گئی جبکہ زہان کا غصہ ساتویں آسمان پر چڑھ چکا تھا وہ جتنا اس چیز کو نارمل سمجھ رہا تھا وہ اس کے لیے اتنی ہی مشکل تر بنتی جا رہی تھی !!!

زوہان وہاں سے چپ کر کے اپنے کمرے میں آ جاتا ہے اور آتے ہی غصے سے وہ ہر چیز توڑنے پھوڑنے لگ جاتا ہے آنکھوں کے سامنے میرو کا نازک سا سراپہ لہراتا ہے کیونکہ نہیں وہ میری بن سکتی اور عمروں میں کیا

رکھا ہے کیا پہلے کبھی کسی چھوٹی لڑکی کی بڑی عمر کی لڑکے کے ساتھ شادی نھی ہوئی ہے اور ا10 سال کا فرق ھے اور یہ زیادہ تو نھی ؟؟؟؟

وہ اس وقت کہیں سے بھی ایک 25 سالہ مچوڑ انسان نہیں لگ رہا تھا بلکہ وہ کوئی چھوٹا سا 10 سالہ بچہ محسوس ہو رہا تھا جس کو اس کی پسند کا کھلونا نہ ملے بھر اس نے ضد لگا رکھی تھی لیکن وہ یہ نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ رشتے تو اسمانوں پر بنتے ہیں اللہ نے ہر ایک کا جوڑ بنا رکھا ہے ضروری نہیں ہے کہ جس کو چاھا جائے وہ مل بھی جائے بعض اوقات محبت ہمیں درد کے سوا کچھ بھی نہیں دیتی !!!!

نہیں نہیں میں یہ نہیں ہونے دوں گا میرو صرف اور صرف میری ہے وہ کیسے نہیں مجھے مل سکتی میں نے اتنے سال میروں کا انتظار کیا ہے اور

جب میرے انتظار کا پھل مجھے ملنے لگا تو ان لوگوں نے انکار کر دیا میں ہر حال میں میرو کو پا کر رہوں گا چاہیے اس کے لیے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے وہ آئینے کے سامنے کھڑا اپنے بال نوچتا ہوا سرخ لال انگاروں سی وحشت لیے سامنے آئینے کو گھورتا جا رہا تھا اور اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا کوئی نہیں جانتا تھا !!!!

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ابان شاہ اور باطشہ اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے جب باطشہ ان سے مخاطب ہوتی ہے کہ آپ کو نہیں لگتا کہ آپ نے رشتے سے نکال کر کے اچھا نہیں کیا عشاء زوہان زوایار کیا سوچتے ہوں گے زوہان ماشاءاللہ سے پڑھا لکھا ہے ڈاکٹر ہے اپنی جوب کر رہا ہے کسی چیز کی کمی نہیں اور ہمارے سامنے پلا بڑا ہے مجھے نہیں لگتا کہ اس رشتے میں

کوئی بھی پرفیکٹ چیز نہیں ہے جیسے ہماری میرو ہے اس کے لیے زوھان پرفیکٹ تھا؟؟؟

آپ اس چیز کے بارے میں پریشان نہیں ہوں میں سب کچھ سنبھال لوں گا اور مجھے پتہ ہے کیا کرنا ہے کیا نہیں کرنا ہے کون ہمارے میرو کے لیے صحیح ہے کون غلط ہے میں جانتا ہوں اور ابھی تو میرو کو اس بارے میں پتہ چلے گا تو وہ پوری حویلی سر پہ اٹھا لے گی کیونکہ وہ ابھی شادی کرنا ہی نہیں چاہتی ہے اور میں نے شروع سے ہی جب میرو پیدا ہوئی تھی میرا تب سے یہ یہی تھا کہ میں اپنی بیٹی کی شادی اس کی مرضی سے کروں گا پتہ ہے ہم والدین کہاں پہ غلطی کر دیتے ہیں؟؟؟

باطشہ ناسمجھی سے ابان شاہ کی طرف دیکھنے لگتی ہے؟

میں سمجھی نہیں اپ کی بات اپ کیا کہنا چاہتے ہیں کھل کر بتائیں؟؟؟

ہم یہیں پہ تو غلطی کر جاتے ہیں جب بچے چھوٹے ہوتے ہیں تو ہم ان کی ہر خواہش پوری کرتے ہیں ان کے منہ سے نکلنے والا ہر الفاظ ہمارے لیے اول آخر ہوتا ہے دن رات ہم ایک کر دیتے ہیں!!!

کئی کئی دن ہمیں گھروں سے باہر رہنا پڑتا ہے صرف صرف اور اپنے بچوں کو خواہشیں پوری کرنے کے لیے ان کو دنیا کا ھر سکھ دینے کے لیے لیکن یہی بچے جب بڑے ہو جاتے ہیں جب ان کی شادی کا ٹائم آتا ہے تو؟؟؟

ہم والدین اپنی مرضی ان پہ تھوپنا شروع کر دیتے ہیں جہاں ہم ساری زندگی بچپن سے لے کر جوانی تک ان کی خواہشوں کا احترام کرتے ہیں تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتا کہ ہم لوگ اس چیز پہ کیوں نہیں ایگری ہوتے ہمارے بچے نے زندگی گزارنی ہے اس کو پتہ ہے بہترین لائف پارٹنر کیسا ہو گا؛؛؛

ہم اگر ان کی اس خواہش کا بہت احترام کر لیں تو بہت سے بچے خود کشیاں کرنے گھر سے بھاگنے والدین کی نافرمانی کرنے سے بچ سکتے ہیں مجھے لگتا ہے کہ یہاں پہ سراسر غلطی والدین کی ہوتی ہے۔۔جو اپنے بچوں کو ساری زندگی تو ہر چیز دیتے ہیں سردی گرمی دھوپ چھاؤں سے بچاتے ہیں لیکن جب بات آجاتی ہے ان کی زندگی کی تو تب خود غرض بن جاتے ھیں؟؟؟

میں نہیں چاہتا میری بیٹی کے ساتھ بھی یہ معاملہ ہو میرو ابھی پڑھ رہی ہے جب اس کے پڑھائی مکمل ہو جائے گی تو تب اس کی خواہش کا بھی احترام کیا جائے گا جہاں میری بیٹی کہے گی میری بیٹی کی وہیں پہ شادی ہو گی!!!

اور اپ خود ہی تو کھتی ہو کہ جوڑیاں آسمانوں پر بنتی ہیں اگر میرو کا جوڑ زوہان کے ساتھ ہے تو اسے کوئی بھی الگ نہیں کر سکتا لیکن اگر میرو کا جوڑ زوہان کے ساتھ نہیں ہے تو پھر تمہارے اور میرے کہنے سے کیا ہو گا تو اس سے اچھا ہے کہ ہم اس معاملے کو یہیں پہ ختم کر دیں جب میرو کی پڑھائی مکمل ہو جائے گی تب کی تب دیکھی جائے گی ابھی تو ان

چیزوں کو چھوڑو اور جاؤ میرے لیے اچھی سی چائے بنا کر کے لاؤ بہت سر درد کر رہا ہے!!!

میر واور ازمار ہے اپنی کلاس میں بیٹھی لیکچر لے رہی تھی جب مس عافیہ ان کی کلاس میں آتی ہے وہ آتے ہی تمام سٹوڈنٹ کو سلام کرتی ہے تمام لڑکیاں کھڑی ہو کر اس کو سلام کا جواب دیتی ہیں جب مس عافیہ ان کو بیٹھنے کا بولتی ہیں تو وہ اپنی لڑکیاں نشست پر بیٹھ جاتی ہیں!!!

تو بچو آج میں آپ لوگوں کی کلاس میں اس لیے آئی ہوں کہ جیسا کہ اپ لوگوں کو پتہ ہے کہ جب بھی ہمارے اس یونیورسٹی میں امتحانات شروع ہوتے ہیں تو ان سے پہلے ایک چھوٹا سا فنکشن رکھا جاتا ہے تو پرنسپل نے ڈیسائڈ کیا ہے؟؟؟

کہ جیسا کہ کچھ دنوں میں اپ لوگوں کے ہم امتحان شروع ہونے
والے ہیں تو پرنسپل نے کھا ہے کہ کل اس یونی میں آپ لوگوں کا
فنکشن رکھا جائے گا!!

ایک خاص بات جیسا کہ ہر سال اس فنکشن میں کلر تھیم رکھا جاتا ہے
اور اس بار جو کلر سلیکٹ کیا ہے پرنسپل صاحبہ نے اس کا وہ بلیک کلر کا
ہے تو اپ سب لوگوں نے بلیک کلر کے ہی ڈریس پہن کر آنے ہیں
چاہے وہ پھر فروک ہو میکسی ھو شلوار قمیض ہو یا ساڑی ہو کچھ بھی ہو وہ
بلیک کلر میں ہی ہونا چاہیے میر وتو یہ بات سن کر خوش ہو گئی تھی کیونکہ
بلیک کلر تو ویسے بھی اس کا فیورٹ ہی تھا:::

واؤازی کتنامزہ ائے گا میں تو کب سے اس فنکشن کا انتظار کر رہی تھی آپ کو پتہ ہے مما نے میرے لیے ایک بلیک کلر کی میکسی بنوا کر رکھی ہوئی ہے وہ جو میرو اسی فنکشن میں پہننا چاہتی تھی اچھا ازی آپ کیا پہنو گی ازمارے جو اس کے بات سن کر مسکرا رہی تھی۔۔میں بھی میں نے ابھی کچھ نہیں سوچا دیکھو کیا پہنتی ہوں لو بھلا یہ بھی کیا بات ہوئی آپ بھی میرو کی طرح بننا بلکہ ایسا کریں ہم سیم ہی سیم ہی میکسی پہنیں گے میرو آپ کے لیے بھی میکسی بھجوادے گی!!

آپ نے وہی پہن کے آنی ہے نہیں نہیں میرو آپ ایسا نہیں کرو گی میں بھائی سے بول کر منگوالوں گی تمہارے اور میرے میں کیا فرق ہے پھر میں تم سے ناراض ہو جاؤں گی ویسے بھی مما نے اور میں نے ایک

ساتھ بنوائی تھی نا ممانے اور میں نے ابھی تک پھنی ہی نہیں ہے میں اپ کو وہ بھیج دوں گی کیسا ائیڈیا ہے!!!

ازمار میرو کو ناراض نہیں کر سکتی تھی کیونکہ وہ اس کی بیسٹ فرینڈ تھی اور پھر دوستوں میں اتنا تو چلتا ہی رہتا ہے اگر مشکل وقت میں دوست کم نہ آئی تو پھر اور ازمارے بھی اس بات کو جانتی تھی کہ ابھی کچھ دن پہلے میرو کی برتھ ڈے پہ بھی دانش بھائی نے اچھا خاصا خرچ کر دیا تھا اس کے لیے تو اب اگر وہ اس کے لیے فنکشن کے لیے کہی تو دانش بھائی منع تو نہیں کریں گے لیکن ان کے لیے بجٹ میں مشکل ہو جائے گی اس لیے وہ پھر ہتھیار ڈال دیتی ہے اور میرو خوش ہو جاتی ہے کہ میرو اور ازمارے ایک جیسے ہی میکسی پہنیں گی!!!

میری حد ہے کہاں؟ حد سے گزرنا چاہتی ہوں
میں پورے چاند کے جیسی نکھرنا چاہتی ہوں

محبت میں میری وارفتگی ہے شمع جیسی
میں تیری یاد میں جل کر پگھلنا چاہتی ہوں

بہت خاموش ہوں اور خامشی سے خوف بھی ہے
کسی دیوار کے اندر دھڑکنا چاہتی ہوں

میں اس سے جب بھی چاہوں درد کی سوغات چاہوں

میں اس سوغات کی حد سے گزرنا چاہتی ہوں

تمہاری یاد میں سنوری ہوں میں حد سے زیادہ
مجھے الجھاؤ اب، تم سے الجھنا چاہتی ہوں

وہ پیاسا ہے، میں پانی، پھر بھی نہ منہ سے کہے گا
میں اس کی پیاس کی خاطر مچلنا چاہتی ہوں

سُلگ اُٹھے گا ہر رگ میں لہو قربت سے میری
میں تیرے جسم و جاں میں یوں سلگنا چاہتی ہوں

جلی ہوں یاد کے شعلوں میں ہر ساعت مگر اب

!!تمہارے لمس کے سائے میں جلنا چاہتی ہوں

اسمارا کمرے میں بیٹھی بور ہو رہی تھی کہ وہ اپنا موبائل اٹھا کر اس پر فیس بک پر سکورنگ کرنے لگ جاتی ہے کہ اس کی نظروں کے سامنے سے یہ چند اشعار گزرتے ہیں وہ ان کو وہاں ان کو پی کر کے شاہ کے نمبر پر پیسٹ کر دیتی ہے اور پھر خود ہی لب دبائے مسکرانے لگتی ہے کیونکہ وہ !!!جانتی تھی ساحل شاہ کا ری ایکشن کیسا ہو گا

بیڈ دوسری جانب ساحل جو ابھی ابھی آفس سے واپس آیا تھا وہ اپنا کوٹ پھینکتا فریش ہونے کے لیے واش روم میں جانے لگا تھا کہ اس کا موبائل پر میسج کی بیپ بجتی ہے وہ موبائل اٹھا کر چیک کرتا ہے تو سامنے اسمارہ کی !!! بھیجی ہوئی غزل دیکھ کر اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلتے ھیں

وہ جھٹ سے اسمارا کو کال کرتا ہے اور اسمارا شرماتے ہوئے اس کی کال اٹھا لیتی ہے تو کیا میری بیگم صاحبہ کو بہت زیادہ پیار ارہا ہے مجھ پے ساحل شاہ سے پوچھتا ہے؟؟

کچھ زیادہ نہیں خوش فہمی ھورھی جناب کو؟؟؟

اسمارا ابھی تمام شرم وحیا سائیڈ رکھتے ہوئے جواب دیتی ہے

نہیں محترمہ میں خوش فہمی میں جینے والا بندہ نہیں ہوں اور مجھے تم بہتر جانتی ہو تم جانتی ہو اس وقت میرا دل کیا کر رہا ہے وہ اسمارہ سے پوچھتا

ہے؟؟ مجھے کیا پتہ آپ کا دل کیا کر رہا ہے آپ ہی بتا سکتے ہیں وہ منہ بسورتے ہوئے کھتی ساحل شاہ کو بہت پیاری لگی تھی میرا دل کر رہا ہے اپ اس وقت میرے پاس ہوتی میں تمہیں اپنی باہوں میں بھر کر اپنے دن بھر کی تھکن اتار لیتا ساری شاہ کی بات سن کر سمارہ کے کان کی لو تک !!! سرخ ہو گئی تھی

کچھ زیادہ نہیں آپ پھیل رہے ہیں آپ کو ہر وقت بس رومینٹک باتیں ہی سوچتی ہیں اسمارا اس کو ڈانٹتے ہوئے بولتی ہے اور سائل شاہ کا ::: قہقہ پورے کمرے میں گونجتا ہے

ہاہا مجھے پتہ تھا تم یہی بولو گی دیکھ لو تمہیں تم سے زیادہ میں جانتا ہوں !! سنجیدہ ہوتے ہوئے وہ بولتا ہے

شاہ آپ کو پتہ ہے ایک لڑکی کو زندگی میں سب سے زیادہ ضروری کیا چاہیے ہوتا ہے؟؟

آپ بتادیں جانم سائیں آپ کو کیا چاہیے آپ کا شاہ حاضر ہے پوری دنیا آپ کے قدموں میں لا کے رکھ دے گا آپ حکم تو کریں؟؟؟

زیادہ نہ سہی مگر زندگی میں کوئی ایک انسان تو ایسا ہونا چاہیئے ناں؟؟ جو ہمیں ہماری تمام تر کمیوں اور خامیوں سمیت چاہے خوبصورتی، قابلیت اور ہنر مندی کو تو سارا زمانہ سراہتا ہے مگر خوش نصیبی تو یہ ہے کہ جب کوئی تمہاری ذات میں عیب دیکھے، تمہاری روح پہ داغ پائے

اور تمہاری ناکامیوں کے باوجود اسکی چاہت میں رتی برابر کمی نہ آئے!!!!

اگر تم اس ایک کو پا لیتے ہو تو یقین مانو تم کرہ ارض کے خوش قسمت ترین انسان میں سے ایک ہو کیونکہ ہیرے کی پہچان اور قدر عام لوگوں کو نہیں ھوتی --

اور آپ وہ وہی انسان ہو جس نے مجھے میری خامیوں سمیت قبول کیا میری ہر چھوٹی بڑی غلطی کی نظر انداز کیا ہے میری نادانیوں کو بھی معاف کیا ہے مجھے اتنا سمجھا ہے مجھے پیار دیا ہے میں اپنے آپ کو دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی سمجھتی ہوں کہ مجھے سائل شاہ جیسا ہم سفر ملا ہے!!

ماشاءاللہ میری جانم سائیں تو بڑی سمجھدار ہے اور اتنی گہری باتیں کرتی ہے اور خوش قسمت آپ تو ہو ہی ہو لیکن میں آپ سے بھی زیادہ خوش قسمت ہوں کہ میری نصیب میں اللہ تعالی نے آپ کو لکھا ہے آپ جیسا ہم سفر پا کر مجھے دنیا کی کسی اور چیز کی طلب ہی نہیں رہی میرے میرا آخری عشق میری طلب میرا عشق ہے سب کچھ تم ہی ہو اسمارا اساحل شاہ اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا !!

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

میر وجب سے یونیورسٹی سے واپس حویلی آئی تھی وہ تو خوشی سے چھچاتی پھر رہی تھی۔میروں نے اپنی مما سے بات کر لی تھی کہ کل ان کے یونیورسٹی میں فنکشن ہے جس کے چلتے ان کو بلیک کلر کا تھیم دیا گیا ہے اور ازمار ہے اور میر وایک جیسی ڈریسنگ کریں گی اس لیے بلیک کلر بلیک

کلر کی میکسی وہ ڈرائیور کے ہاتھ ازمارے کے گھر پہنچا چکی تھی۔اسے تو بس اب کل کے دن کا انتظار تھا امیر وایسی ہی تھی چھوٹی چھوٹی چیزوں پہ بھرپور خوشیاں منانے والی اور اب تو پھر بھی یونیورسٹی کا فنکشن تھا جو --اس کا پسندیدہ فنکشن تھا

دوسری جانب اپ میروں کا بیچا یا ڈرائیور ازمارے کے گھر کے قریب جا کر گاڑی روکتا ہے اور گاڑی سے اتر کر وہ ازمانے کے گھر کا دروازہ بجاتا ہے اماں باہر نکلتی ہے اور سامنے کھڑے ادمی کو دے کر پوچھتے ہیں جی --کس سے ملنا ھے

گفٹ میر وبی بی نے دیا ہے آپ کی بیٹی کے لیے کیا ہے اس میں پتہ نہیں جی میر وبی بی نے بھیجا ہے انہوں نے بولا ہے کہ یہ ازمارے بی بی کو دے دوں اماں گفٹ لے کر اندر چلی جاتی ہے ازمارے جو نہا کر اب

شیشے کے سامنے کھڑی اپنے بال بنا رہی تھی جب اماں اس کے سر پر جا کھڑی ہوتی ہے!!

کیا ہوا اماں یہ کوئی میرو کا ڈرائیور دے کر گیا ہے گفٹ ازمارے اس کو پکڑ کر جیسے ہی اوپن کرتے ہیں اس میں ایک بلیک کلر کی خوبصورت میکسی ہوتی ہے جس پر سفید نگوں کا کام کیا گیا تھا اتنی خوبصورت اور مہنگی میکسی دیکھ کر اماں بھی حیران پریشان رہ جاتی ہے وہ سوالیہ نظروں سے ازمارے کی طرف دیکھتی ہے ازمارے کو سمجھ نہیں اتا کہ اماں کو کس طرح سمجھائے اماں وہ ہماری یونیورسٹی میں ایک فنکشن رکھا گیا ہے ہر سال رکھا جاتا ہے امتحان ہونے سے پہلے؟؟

تو ہمارے ٹیچر نے بولا تھا کہ تمام لڑکیاں ایک جیسی ڈریسنگ کر کے یونیورسٹی میں ائیں تو میرو نے بہت ضد لگائی کہ ہم دونوں ایک جیسی ہی ڈریسنگ کریں گے اس وجہ سے اس نے اپنی میکسی بھیجی ہے۔۔تو آپ نے اس کو منع کیوں نہیں کیا اماں میں نے اس کو بہت منع کیا تھا لیکن وہ اپنی ضد پر رہی اب آپ ہی بتائیں میں کیا کروں اب تو اس نے جھج دی واپس تو نہیں کر سکتے نا اچھا نہیں لگے گا ازمار معصوم سی شکل بنا کر اماں !!!کی طرف دیکھتی ہے

اچھا ٹھیک رکھ لو لیکن میں نے تمہیں کتنی بار منع کیا ہے کہ ان بڑے لوگوں سے دور کرو نہ جانے کس طرح کے ہوں گے کل کلا کو کوئی مسئلہ بن گیا تو ہم غریب لوگ کیا کریں گے کس طرح ان کے مسئلے سے نکلیں گے--اماں میری پیاری اماں سب امیر لوگ ایسے نہیں ہیں

آپ کو تمام امیر لوگ غلط ہی کیوں لگتے ہیں لیکن اماں کے پاس اس سوال کا جواب نہیں تھا وہ چپ کر کے کمرے سے نکل جاتی ہے پیچھے ازما رہے اس کی پشت تکتی رہے گئی تھی !!!!

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آج صبح سے ہی یونیورسٹی میں بہت گیما گیمی تھی لڑکیاں لڑکے بلیک لباس پہنے ہوئے یہاں وہاں پھر رہے تھے ازمارے بھی کب سے میرو کا انتظار کر رہی تھی لیکن میرو ابھی تک نہیں آئی تھی ازمارے بلیک کلر کی میکسی میں بلیک ھی حجاب پھنے آنکھوں پر کاجل لگائے ہلکے پھلکے میک اپ میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔میرو تیار ہو کر نیچے آتی ہے ۔۔۔باطشہ جو ابھی ابھی کچن سے نکل کر لاؤنج میں جا رہی تھی میرو کی دیکھتی ہے تو دیکھتی رہ جاتی ہے۔۔وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی بلیک

کلر کی پیروں کو چھوتی میکسی جس کے نیچے ہائی ہیل پہن رکھی تھی۔ بال شولڈر کٹ کھلے چھوڑے ہوئے تھے گھنے پلکوں پر گہرا کاجل لگا رکھا تھا موٹی موٹی آنکھیں کاجل لگانے سے اور بھی پیاری لگ رہی تھی !!

۔پارٹی کے حساب سے ہلکا پھلکا میک اپ اس کو بہت خوبصورت بنا رہا تھا مما مما میرو کو چھوڑنے کون جائے گا میرو کی دوست انتظار کر رہی ہو گی وہ نیچے آتے ہی چلانا شروع ہو چکی تھی ارے ارے میرو سانس تو لو نا ایسا کبھی ہوا ہے کیا کوئی چھوڑ کے نہیں ائے گا میں مہران ھے نہ نیچے میں اس کو بولتی ہوں وہ چھوڑائے گا۔۔میرو کی مما میرو کو تسلی دیتی ہے اور وہ صوفے پر جا کر بیٹھ جاتی ہے !!

مھران جو آج کسی دوست کے ساتھ ڈنر پر جا رہا تھا اس کو باطشہ بولتی ہے کہ میرو کو یونیورسٹی چھوڑ آؤ آج اس کا فنکشن ہے جس کی وجہ سے وہ وہ صبح یونیورسٹی نہیں گئی تھی !!

ٹھیک ہے مام اپ اس کو بولو وہ باہر اجائے میں تب تک گاڑی نکالتا ہوں وہ اپنی گاڑی کی چابی اٹھاتا ہوا باہر نکل جاتا ہے اور باطشہ میرو کو جا کر بولتی ہے اور میرو اس کے ساتھ جا کر گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے اور گاڑی یونیورسٹی کے راستے پہ نکل پڑتی ہے میں مھران سارے راستہ ازمارے کو سوچتا ہی گزار دیتا ہے۔ جیسے ہی گاڑی جیسے یونیورسٹی کے گرد کے سامنے جا کر کھڑی ہوتی ہے ازمارے جو تھک ہار کر یونیورسٹی کے اندر جا رہی تھی گاڑی کے رکتے ہی پیچھے مڑ کر دیکھتی ہے۔ تو میرو گاڑی سے نکل رہی تھی اسمارے کی نظر میرو کے پیچھے گاڑی میں بیٹھے مہران پر جاتی

ہے جو آج بلیک کلر کے پینٹ شرٹ پہنے انکھوں پر کالا ہی چشمہ لگائے

!!! بہت پیارا لگ رہا تھا

کالا سوٹ ان پر یوں اچھا لگتا ہے کہ

!! میں انکھیں جھپکانا بھول جاتی ہوں

مھران جو میرو کے اترتے ہی گاڑی اگے لے کر جانے لگتا ہے لیکن جیسے ہی اس کی نظر ازمارے پڑتی ہے تو پھر پلٹنا بھول جاتی ہے سیم میرو جیسی میکسی پہنے پیروں میں بلیک کھوسہ پہنے لمبے گھنے بال کرل کیے ہوئے تھے جو پیچھے کو کھولے چھوڑ رکھے تھے۔ ہلکے پھلکے میک اپ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی وہ ہمیشہ ہی حجاب لیے رکھتی تھی آج بھی اس

کے سر پر حجاب تھا لیکن لمبے گھنے باہر حجاب سے بھی باہر نکل رہے
!! تھے- مھران شاہ کو اس سے پیار انظارہ آج تک کبھی نہیں لگا تھا

تمھارا کام اتنا ہے فقط کاجل لگا لینا۔۔۔
☺ تمھاری آنکھ کی خاطر نظارے میں بناؤں گا

ادائیں تم بنا لینا۔۔۔اشارے میں بناؤں گا
تمھارے پھول جزبوں کو شرارے میں بناؤں گا

تمھارا ساتھ شامل ہے، تو پھر تم دیکھتے آؤ
زمین و آسماں کے اب، کنارے میں بناؤں گا

اگر تم فیصلہ کر لو، محبت اوڑھ لینے کا

تو پھر اِس شال کے اوپر ستارے میں بناؤں گا

تمھارا کام اتنا ہے فقط کاجل لگا لینا۔۔۔

تمھاری آنکھ کی خاطر نظارے میں بناؤں گا

تمھیں بس مسکرانا ہے تمھیں بس گنگنانا ہے

❤❤محبت کے لیے نغمے تو سارے میں بناؤں گا

ازمار کہاں پہ کھو گئی اور چلے اب دیر ہو رہی ہے میرو نے جب ازمانے کو مہران کی طرف تکتے پایا تو اس کا کندھا جھنجوڑ کر بولتی ہے۔ازمارے

ہوش میں آتے ہوئے گڑبڑا جاتی ہے-اور بولتی ہے کچھ نہیں چلے اندر دونوں اندر چلے جاتی ہے جبکہ مہران ایک ٹھنڈی سانس ہوا میں خارج کرتے ہوئے گاڑی واپس اپنے دوست کی گھر کی طرف موڑ لیتا ہے!!

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

عشاء اور زوایار اس وقت سونے کے لیے لیٹ چکے تھے عیشا کا موڈ صبح سے ہی خراب تھا وہ گم سم سی لیٹی ہوئی تھی جب زوار اسے مخاطب کرتا ہے ایشو کیا ہوا کیوں پریشان ہو کچھ کچھ نہیں پریشان نہیں ہوں اپ سو جائیں-زوار اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے اور وہ عشاء کو بھی اپنے ساتھ اٹھا لیتا ہے اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے کیوں میری جان پریشان ہے وہ محبت سے اس کی تھوڑی پکڑتے ہوئے بولتا ہے!!!

زوایار میں زوہان کی وجہ سے بہت پریشان ہوں میرے بیٹے کا دل ٹوٹ گیا ہے آپ کو تو پتہ ہے اس نے بچپن سے ہی میرو صرف اور صرف میرو کو چاہا ہے کتنے مان سے اس نے رشتہ لینے بھیجا تھا لیکن ابان لالا نے منع کر دیا میرا بیٹا تو ٹوٹ کر بکھر گیا ہے آپ نے دیکھا نہیں ہے اس کی حالت وہ افسردہ سی ہوتی ہوئی بولتی ہے زوایار ایک ٹھنڈی سانس خارج کرتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر پکڑتا ہے اور بولتا ہے؟؟

میری جان آپ پریشان نہیں ہو ہم کچھ دن ٹھہر کر دوبارہ چلیں گے اور ان کی بیٹی ہے ان کا پورا پورا حق ہے انکار اور اقرار کرنے کا ذوہان کو بھی اس چیز کو سمجھنا چاہیے آپ پریشان نہیں ہو ٹنشن نہیں لیں ہم دوبارہ بات کریں گے انشاءاللہ کوئی نہ کوئی اس مسئلے کا حل نکل ائے گا وہ اس کو

سمجھاتے ہوئے بولتے ہیں اور عشاء بھی مثبت میں سر ہلاتی ہے چلو سو جاؤ صبح پھر جلدی اٹھنا بھی ہوتا ہے ناوہ عشاء کو اپنے ساتھ لگائے سونے کے لیے لیٹ جاتا ہے!!!

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آنکھ کی روشنائی تھاوہ شخص

حاصلِ کل خدائی تھاوہ شخص

اس کی ہر بات مانتے تھے لوگ

ہر جگہ دو تہائی تھاوہ شخص

اس کو نسخے میں لکھا جاتا تھا

ہر مرض کی دوائی تھاوہ شخص

وہ محبت کی بات کرتا تھا

دوستو کربلائی تھا وہ شخص

ہم نے اس کو گنوا دیا آخر

عمر بھر کی کمائی تھا وہ شخص

فارس سلطان اپنے افس میں بیٹھا کچھ ضروری کام کر رہا تھا جب اس کے پرسنل نمبر پر کال آتی ہے وہ پہلے تو کال کو اگنور کرتا ہے لیکن جب دوبارہ کال آتی ہے تو وہ دیکھتا ہے کال پاکستان سے تھی تو وہ جھٹ کال اٹھاتا ہے اور بولتا ہے!!

ہیلو فارس سلطان اسپیکنگ`?

اوراگے سے جو خبر اس کو سننے کے لیے ملتی ہے وہ اس کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لیتی ہے وہ اپنا کام وہیں پہ پھینکتے ھو اسید ھا افس سے باہر نکلتا ہے جہاں پر باہر اس کا سیکٹری کھڑا تھا احمد جلدی سے میری پاکستان کی ٹکٹ کنفرم کرواؤ ابھی کے ابھی مجھے ارجنٹ نکلنا ہے پر سر اتنی جلدی کیسے ٹکٹ ملے گی مجھے نہیں پتہ کچھ بھی کرو لیکن مجھے پاکستان کی ٹکٹ چاہیے فارس سلطان اس کو غصے سے بولتا ہے اور کو سیکٹری کو بھی پتہ تھا اگر میں نے اگے سے کچھ جواب دیا تو میری خیر نہیں-او کے سر جیسے !!!!آپ کہیں

ٹھیک ہے میں انتظار کر رہا ہوں مجھے میں فون کر کے بتا دینا؟؟؟؟

اور پھر ایک گھنٹے بعد فارح سلطان پاکستان جانے کے لیے ایئرپورٹ پر تیار کھڑا تھا کچھ دیر بعد اس کے نام کی اناؤنسمنٹ ہوئی تو وہ اپنا بیگ اٹھاتا ہوا ایئرپورٹ کے اندر جہاز میں جا کر بیٹھ جاتا ہے پاکستان جا کر اس کی زندگی کون سا موڑ لینے والی تھی یہ تو اب وہیں پہ جا کے اس کو پتہ چلنا تھا؟؟؟؟

پاکستان میں مرحا کو جیسے ہی پتہ چلتا ہے کہ فارح سلطان پاکستان آ رہا ہے اس کے تو پاؤں خوشی سے زمین پر ہی نہیں ٹک رہے تھے اس کے دماغ پلاننگ شروع ہو چکی تھی کہ کیسے بھی کر کے فارح سلطان کو اپنا بنانا ہے !!

وہ جیسے ہی پاکستان سرزمین پر وہ قدم رکھتا ہے اپنے وطن کی مٹی کی خوشبو محسوس کر کے اس کے اندر تک سکون اترتا محسوس ہوتا ہے وہ ایئرپورٹ سے باہر نکلتا ہے تو باہر ہی اس کے باپ کا بیجا گیا ڈرائیور ہاتھ میں اس کے نام کا بورڈ لیا اس کا انتظار کر رہا تھا وہ اس وقت بلیک پینٹ شرٹ بلیک ہی کوٹ پہنے آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے بال جل سے خوبصورتی سے سیٹ کر رکھے تھے۔ سفید گورے رنگ کا حامل نوجوان ہر ایک کا دل دھڑکا رہا تھا جو بھی وہاں سے گزر رہا تھا ایک بار مڑ کر اس کو ضرور دیکھتا تھا پر وہ چہرے پر سنجیدگی لیے ایئرپورٹ سے باہر نکلتا ہے اور ڈرائیور کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر ڈرائیور کو گاڑی سیدھی ہاسپٹل جانے کے لیے بولتا ہے!!

اب وہ ہاسپٹل میں اپنی ماں کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور اپنی ماں کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر باہر بار بار اس کو چوم رہا تھا ایم سوری موم ایم سوری مجھے معاف کردو !!!!

زویا بیگم اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر اس کے پریشانی کو چومتی ہے اور اس کو اپنے گلے لگاتی ہے بیٹا میں آپ سے ناراض نہیں ہوں لیکن موم یہ سب کچھ ہوا کیسے ؟؟ بس بیٹا کچھ پتہ نہیں کیسے ہوا ہے شاید قدرت بھی یہی چاہتی تھی اور تم نے بھی اسی طرح پاکستان آنا تھا ورنہ تم تو آنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے اب آپ آگئے ہو نا؟؟

میں آپ کو کبھی بھی واپس نہیں جانے دوں گی میں اپنے جگر کے ٹکڑے کو ہمیشہ اپنی انکھوں کے سامنے رکھوں گی زویا بیگم انکھوں میں

پیار کر دی جوت جلائے فارح سلطان کی طرف امید سے دیکھ کر بولتی ہے اور فارح سلطان بھی نہ نم آنکھوں سے اپنی ماں کی طرف دیکھ کر ہلکا سا مسکراتا ہے"۔

اور بولتا ہے موم آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں آپ جیسا کہیں گی میں بالکل ویسا کروں گا لیکن آپ کو جلدی ٹھیک ہونا پڑے گا وہ اپنی ماں کو منسوئی ڈانٹتے ہوئے بولتا ہے۔ جس سے اس کی ماں سر مثبت میں ہلاتی ہے اچھا موم آپ ریسٹ کریں میں گھر سے چکر لگا کر آتا ہوں کیونکہ میں ایئرپورٹ سے سیدھا ہاسپٹل آگیا تھا میں فریش ہو کر پھر دوبارہ آپ کے پاس اؤں گا!!!

❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ ہاسپٹل سے سیدھا سلطان منشن ہی آتا ہے جیسے ہی وہ منشن آتے ہی وہ سیدھا اوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھتا ہے جب مرحا اس کے راستے میں آتی ہے!!!!

ہائے فارح کیسے ہو وہ اپنا ہاتھ فارح سلطان کی جانب بڑھاتی ہے جب فارح اس کی طرف اوپر سے نیچے تک اس کو دیکھتا ہے اس نے بہت بولڈ لباس پہن رکھا تھا جو اس کے پورے جسم کو تقریبا ننگا ہی ظاہر کر رہا تھا وہ وہ باہر کے ملک میں پلی بڑی تھی لیکن مشرقی لڑکی ہونے کا اس میں ایک چانس بھی نہیں تھا وہ فارس سلطان اس کو اگنور کرتا ہوئے اگے بڑھنے لگتا ہے؟

جب وہ دوبارہ اس کو مخاطب کرتی ہے فارح کیا ہوا تم ناراض ہو مجھ سے فارح سلطان اس کی طرف ایسے نظروں سے دیکھتا ہے جیسے کہہ رہا ہو بھلا میں تم سے کیوں ناراض ہوں گا میرا تمہارا رشتہ ہی کیا ہے وہ ایک پل تو گڑبڑا جاتی ہے لیکن پھر دوسرے پل ہی منصوئی مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف بڑھتی ہے اور بولتی اؤ کم اون فارح تم بھی کیا ہو !!! ابھی آئے اور غصہ شروع کر دیا

چلو کہیں باہر گھومنے چلتے ہیں فارح سلطان کو اس پہ بہت غصہ آتا ہے وہ غصے سے دھاڑتا ہے فاگوڈ سیک مرحا میری ماں بیمار ہا سپٹل میں پڑی اور تمہیں گھومنے کی پڑی ہوئی ہے تم ایک نہایت سیلفش لڑکی ہو تھمیں اپنے آپ کے علاوہ کسی کی نہیں پڑی کوئی جیے مرے تمہاری بلا سے۔۔وہ مرحا کو اچھا خاصا لتاڑ تو چکا تھا مرحا اس قدر عزت افزئی پر وہ

تلملا کر جاتی ہے اور اپنے پیر پٹختی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھ جاتی ہے !!!!

کمرے میں آتے ہی اس نے ڈریسنگ ٹیبل پر ہر چیز کو اٹھا اٹھا کر نیچے پھینکنا شروع کر دیا تھا وہ حسد اور جلن میں بالکل ہی پاگل ہو چکی تھی اس کو صرف اور صرف فارح سلطان چاہیے تھا اور اس سے کسی چیز سے کوئی مطلب نہیں تھا چند سال پہلے بھی اس نے ایسے ہی گیم کر کے فارح سلطان کی ہستی بستی زندگی میں اگ لگا دی تھی !!!

جس طرح لوہے کو زنگ کھا جاتا ہے اسی طرح حسد کرنے والے اپنے شوق کو کھا جاتے ہیں۔ ...

... حسد ایک دماغی کینسر ہے۔

... حسد کی طاقت اور حسد کو تباہ کرنے کی طاقت کو کبھی کم نہ سمجھیں۔

▪¤حسد میں محبت سے زیادہ خود پسندی ہوتی ہے

لیکن ضروری نہیں ہے کہ ہر بار برائی کی ہی جیت ہو مر حا کے بھی

iiii گناہوں کا گڑھا بھر چکا تھا اور جو کسی وقت بھی پھٹنے کو تیار تھا

فارح سلطان اوپر اپنے کمرے میں جاتا ہے جیسے ہی وہ کمرے کا

دروازہ کھولتا ہے اتنے سالوں بعد اس کا کمرہ بالکل ویسے ہی کا ویسے ہی تھا

جیسے یہاں پر کبھی کوئی نہیں آیا تھا اس کمرے سے اس کی بہت سی یادیں

جوڑی تھی وہ چلتا ہوا سیدھا بیڈ کے قریب جاتا ہے بیڈ کے قریب پڑے ہوئے فریم کو اٹھا کے وہ اپنے انکھوں کے سامنے کرتا ہے اور وہاں پہ ایک 22 سالہ لڑکی خوبصورت ہے نین نقش والی جس نے اس کے کاندھے کے اوپر ایک ہاتھ رکھا ہوا تھا بال کھلے چھوڑے ہوئے تھے نہایت پیاری اس کو محبت سے تک رہی تھی وہ فریم کو اٹھا کے اپنے سینے سے لگاتا ہے اور بے آواز رونے لگتا ہے مرد چاہے جتنا بھی مضبوط ہو !!! لیکن کبھی کبھی وہ بھی کمزور پڑ جاتا ہے

مرد کے دُکھ بڑے بے زبان ہوتے ہیں وہ نہ تو ماں کو گلے لگا کر رو سکتا ہے اور نہ ہی بے ساختہ اپنے باپ کو گلے لگا سکتا ہے نہ اپنی بہن یا بھائی کو بتا سکتا ہے اندر سے ختم ہو رہا ہو گا لیکن دوستوں میں گھل مل جائے گا رات کو اپنی کسی خواہش پہ فاتحہ پڑھ کر صبح پھر بھی مُسکراتا ہُوا دِکھائی دے گا روئے گا بھی تو صرف خود کے ساتھ مرد کی

دی گئی قُربانی محدود نہیں ہوتی وہ قُربان ہوتا ہی رہتا ہے کبھی بیٹا بن کر تو کبھی شوہر اور باپ بھائی بن کر کچھ لوگ کہتے ہیں مرد روتا نہیں لیکن وہ جانتے نہیں مرد سب سے زیادہ روتا ہے لیکن وہ کسی کے سامنے نہیں روتا وہ تنہائی میں روتا ہے!!

فارغ سلطان بھی اکثر تنہائی میں رو کر اپنا غم کم کر لیتا تھا کہتے ہیں کہ رونے سے غم ہلکا ہو جاتا ہے لیکن کوئی فارح سلطان سے پوچھتا رونے سے غم ہلکے نہیں ہوتے بلکہ رونے سے چند منٹ کے لیے تو غم ہلکا ہو سکتا ہے لیکن جو زخم روح کو گھاھل کر چکے ہیں وہ کیسے بھر سکتے ہیں؟؟؟

وہ فریم کو وہیں بیڈ کے پاس رکھتا ہوا چلتا ہوا الماری کے قریب اتا ہے الماری کو کھولتا ہے تو وہاں سے اس کے کپڑے یوں کہ دو ہی پڑے ہوئے تھے جیسے کبھی کسی نے اس کو ہاتھ ہی نہ لگایا ہو اور ایک بلو کلر کی ڈریس نکالتا ہے اس کو لے کر واش روم میں فریش ہونے کے لیے چلا جاتا ہے تھوڑی دیر کے بعد وہ فریش ہوتا ہوا باھر نکلتا ہے اور تیاری کرتا ہوا آفس کے لیے نکل جاتا ہے!!!

اور جیسے ہی سلطان انڈسٹری کے قریب گاڑی روکتی ہے تو ڈرائیور جلدی سے نکل کر دروازہ کھولتا ہے اور آفس کے اندر داخل ہو جاتا ہے ور کر اپنے اپنے کام میں بزی تھے لیکن جب وہ فارح سلطان کو افس کے اندر دیکھتے ہیں اتنے سالوں کے بعد تو سب خوشی سے اس مسکرانے لگتے ہیں فارح سلطان ایک نہایت سلجھا ہوا لڑکا تھا لیکن وقت اس کے اندر

سنجیدگی اور مغروریت بھر دی تھی وہ سیدھا چلتا ہوا اپنے باپ کے آفس اور باہر کھڑا ہو کر وہ ایک ٹھنڈی سانس ہوا کے سپرد کرتا ہے اور اپنے کوٹ کے بٹن بند کرتا ہوا افس کے اندر داخل ہو جاتا ہے!!!!

فہام سلطان ایک فائل پر جھکے ہوئے کام کر رہے تھے اتنے برسوں بعد اپنے باپ کو دیکھ کر اس کے دل میں ایک سکون سا اترتا محسوس ہوتا ہے فہام سلطان نظریں اٹھا کر غصے سے بولنے لگتے ہیں کہ سامنے کھڑے اپنے بیٹے کو دیکھ کر وہ حیرت میں پڑ جاتے ہیں بھلا انہیں کب امید تھی کہ فارح سلطان یوں اچانک ان کے سامنے آجائے گا!!!

وہ پن کو وہیں پر پھینکتے اٹھ کر اپنے بیٹے کو زور سے گلے لگا لیتے ہیں اور ساتھ ساتھ شکایتیں بھی شروع کر دیتے ہیں ابھی بھی نہیں آنا تھا بیٹے

اپنے باپ کی موت پہ آجاتے کتنا ستایا ہے تم نے ہمیں وہ وہ ساتھ ساتھ گلے شکوے بھی کرتا جارہا تھا مرنے کی بات پہ فارح سلطان تو تڑپ ہی اٹھا تا وہ جھٹ سے اپنے باپ کے گلے سے ہٹ کر بولتا ھے ؟؟

پلیز بابا ایسا تو نہیں بولے ؟

تو اور کیا کروں بیٹا برسوں سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں غلطی بھی خود کی اور سزا بھی تم ہمیں دے رہے ہو آپ ہماری اکلوتی اولاد ہو ہم دونوں کا کیا قصور ہے اس میں جو کچھ بھی کیا تم نے خود کیا تھا اور پھر بجائے اس کے سب کچھ ٹھیک کرتے چھوڑ چھاڑ کر یہاں سے چلے گئے پردیس جا کر بیٹھ گئے !!!

بابا اپ پریشان نہیں ہوں اب میں آگیا ہوں نا اب میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا وعدہ ہے آپ کے بیٹے کا آپ سے میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا بالکل پہلے جیسا وہ اپنے باپ کو دوبارہ گلے لگا کر بچوں کی طرح روتے ہوئے بولتا ہے اور اس کا باپ اس کی پیٹھ پر تھپکی دیتے ہوئے اس کو پر سکون کرنے لگتا ہے !!!

♥♥♥♥♥♥♥

مہران شاہ وہاں سے سیدھا اپنے دوست کے پاس آتا ہے وہ دونوں ایک ریسٹورنٹ میں کھانا کھاتے ہیں کھانا کھانے کے دوران بھی ہے مہران کے ذہن میں ازمار ہے ہی تھی جب اس کا دوست علی بولتا ہے مہران یار کہاں پہ تمہارا دھیان ہے لگتا ہے میرے یار کو بھی محبت و محبت ہو گئی ہے وہ مسکراتے ہوئے کچھ چھیڑنے لگتا ہے جب مہران شاہ ہوں

مسکراتے ہوئے سر ہاں میں ہلاتا ہے ہاں یار تیرے یار کو محبت ہو گئی ہے!!!

پر ایک دقت ہے وہ کہتا ہے؟؟

علی بولتا ہے وہ کیا ہے؟؟

!!! یار وہ مجھ سے بہت چھوٹی ھے بالکل میری میرو کی ہم عمر ہے

تو اس میں ہر حرج کیا ہے یار محبت تو محبت ہوتی ہے پھر محبت یہ تھوڑی دیکھتی ہے کہ سامنے والا چھوٹا ہے یا بڑا ہے اور پھر مہران شاہ بھی سوچنے لگتا ہے واقع محبت تو محبت ہوتی ہے پھر وہ تھوڑی دیکھتی ہے کہ

سامنے والا گورا ہے چٹا ہے کالا ہے امیر ہے غریب ہے چھوٹا ہے بڑا ہے محبت تو ایک پاک جذبہ ہے جو کسی سے کسی وقت بھی ہو سکتا ہے وہ خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگا تھا!!!

اچھا پھر بتا کب تک بھابی کو پرو پوز کرنے کا ارادہ ہے علی اس کو اس سے تنگ کرتے ہوئے بولتا ہے؟؟

تو مہران ہلکا سا مسکراتا ہے اور بولتے ہیں میں نے اس کو پرو پوز نہیں کرنا ہے میں نے صرف سیدھا ان کا گھر رشتہ لینے کے لیے بھیجنا کیونکہ میں یہ وقت گزاری اور جھوٹی محبتوں پر یقین نہیں رکھتا میں چاہتا ہوں جی سے میں چاہوں وہ میری دسترس میں ہو نہ کہ مجھ سے دور بھاگے یہ جو لڑکیاں ہوتی ہیں یہ بڑی نازک ہوتی ہیں ان کو نا بڑے پیار سے ہینڈل

کرنا پڑتا ہے اور پھر وہ تو اتنی معصوم ہے کہ اس پر تو جان وارنے کو بھی
دل کرتا ہے میں نہیں چاہتا کہ اس کی عزت پر کوئی حرف آئے اس لیے
!! میں اس کو اسلامی طریقے سے اپنا کر اپنا نام دینا چاہتا ہوں

تم سے بہت کچھ
.. کہنا ہے مگر

.. کبھی تم نہیں ملتے
کبھی الفاظ نہیں ملتے
یہ دوریاں تو مٹا دوں میں
! اک پل میں مگر

کبھی قدم نہیں چلتے۔۔

تو کبھی رستے نہیں ملتے۔۔

تمھیں پانا چاہتی ہوں

! عمر بھر کے لیے مگر

.. کبھی حالات نہیں ملتے

تو کبھی جزبات نہیں ملتے

زویا بیگم کو فارح سلطان ہسپتال سے گھر واپس لے آیا تھا سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے اس کی کمر میں انفلیکشن ہو گیا تھا ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ اگر یہ تین مہینے مکمل بیڈ ریسٹ کرے گی تو یہ انفیکشن ختم ہو جائے گا چونکہ ہسپتال والے سب ہی سلطان انڈسٹری والوں کو جانتے تھے اس

وجہ سے ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ ابھی زویا بیگم کو دو تین دن ہاسپٹل میں مزید سلطان کا رہنا چاہیے تاکہ اس کی اچھے سے دیکھ بھال ہو سکے؟ مگر فارح کہنا تھا کہ ہاسپٹل سے زیادہ اس کی گھر میں کیئر ہو سکتی ہے اس نے اپنے ساتھ دو لیڈی نرس کو بھی ہائر کر لیا تھا !!

زویا سلطان کو سلطان میں منشن میں چھوڑنے کے بعد فارح سلطان کو اپنے بابا کے ساتھ کسی ضروری میٹنگ میں جانا تھا اس وجہ سے وہ گھر سے فورا میٹنگ کے لیے نکل جاتا ہے !!

مرحا شارٹ ٹاپ پہنے ہوئے اپنے کمرے میں بیٹھی فون پر کسی سے بات کر رہی تھی جب اگلی جانب سے پتہ نہیں اس کو کچھ کہا جاتا ہے تو وہ کھلکھلا کر ہنسنے لگی تھی اور کہتی ہے میری جان بس کچھ دن کی بات ہے

سلطان کا چیپٹر کلوز ہوتا ہے تو ہم دونوں ایک ساتھ ہوں جیسے ہی فارح گے اس دن کا میں نے بڑی بے صبری سے انتظار کر رہی ہوں جب تم اور میں ایک ساتھ ہوں گے لیکن اس سے پہلے ہمیں سارے سلطان کی ساری دولت اپنے نام کرنی ہے جس کے لیے میں اتنے سالوں سے خوار ہو رہی ہوں جس کے لیے میں نے اس کا رشتہ تک ختم کروا دیا!!!

وہ ابھی فون پر بات کر ہی رہی ہوتی ہے کہ اسے لگتا ہے جیسے اس کے کمرے کی جانب کوئی آ رہا ہے وہ جلدی سے فون بند کرتے ہوئے شیشے کے سامنے جا کر کھڑی ہو کر اپنے بالوں میں بہت برش پھیرنے لگتی ہے جب دروازہ ناک ہوتا ہے آ جائیں ملازمہ کمرے میں آتی بی بی جی آپ کو زویا بی بی بلا رہی ہے؟؟

ابھی ان کو کیا مصیبت ہو گی وہ منہ کے زاویے بناتی ہوئی بولتی ہے آہستہ آواز میں بولتی ہے اور پھر ملازمہ سے بولتی ہے ٹھیک ہے تم جاؤ میں آرہی ہوں وہ برش کو وہیں ڈریسنگ ٹیبل پر پھٹکتی ہوئے باہر نکل جاتی ہے اب اس کا رخ زویا بیگم کے کمرے کی طرف تھا !!

وہ زویا بیگم کے کمرے میں جاتی ہے تو ایک نرس زویا بیگم کو انجیکشن لگا رہی ہوتی ہے وہ انجیکشن لگا کے فارغ ہوتی ہے تو زویا بیگم اس سے اشارے سے باہر جانے کا بولتی ہے نرس اپنا سامان سمیٹتے ہوئے ہی باہر نکل جاتی ہے تو وہ مرحا کو اپنے پاس بلاتی ہے مرحا چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ہوئی اس کے پاس چل جاتی ہے (دل میں سوچ رہی ہوتی ہے اب یہ بڑھیا کیا کرنے کا سوچ رہی ہے ایک تو اس نے دماغ کھار کھا ہے اچھا خاصا نیچے پھینکا تھا لیکن پھر بچ پر آگئی میرے سر پہ سوار ہونے کے لیے

لگتا ہے اسی بڑیا کبھی کچھ کرنا پڑے گا) وہ دل میں سوچتی ہے لیکن چہرے پر منصوئی مسکراہٹ سجائے ہوئے اس کے پاس اکر بیٹھ جاتی ہے !!!

اور اس زویا بیگم کا ہاتھ پکڑ کر بولتی ہے آنٹی آپ گر کیسے گئی میں تو اتنا پریشان ہو گئی تھی آنٹی میں نے آپ کے لیے نماز پڑھ کر دعائیں بھی کی ہیں شکر ہے آنٹی آپ ٹھیک ہو کر واپس اگئی ہیں زویا بیگم انجان اس کی چلاکیوں سے دھیمے سے مسکراتی ہے اور بولتی ہے میں ٹھیک ہوں !

بعض اوقات زندگی کے دھارے میں بد خصلت لوگ شامل ہو جاتے ہیں۔ان کی شمولیت حادثاتی ہو یا انتخابی ہو دونوں صورتوں میں دل کے داغ ہمیشہ روشن رہتے ہیں ایسے لوگ منافقت کے سب سے اونچے

درجے پر فائز ہو کر دعووں اور وعدوں کی پشت میں خنجر گھونپنے کا فن جانتے ہیں ایسے اشخاص جب دوستی سے دشمنی پر اترتے ہیں تو سب سے پہلے عزت پر تاک تاک کے حملے کرتے ہیں۔ خلوت میں ہم نشینی کے دور کا ذکر نفرت اور بد تہذیبی سے کرتے ہوئے کمینگی کی آخری حد تک چلے جاتے ہیں کیونکہ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو دوستی مطلب سے اور دشمنی بری خصلت سے کرتے ہیں!!!

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

زوہان خان زادہ آج کافی دنوں کے بعد ہاسپٹل آیا تھا جیسے ہی وہ ہاسپٹل میں داخل ہوتا ہے ڈاکٹر روما اسی کا انتظار کر رہی تھی دراصل ان کو ایک اپریٹ کرنا تھا مریض کی وہ کنڈیشن بہت زیادہ سیریس تھی جس کے لیے اس کا آپریٹ کرنا بہت ضروری تھا ہسپتال میں اس وقت کوئی بھی

سینیئر ڈاکٹر نہیں تھا اور زوہان بھی کافی دنوں سے ہاسپٹل نہیں جا رہا تھا اس نے ہاسپٹل سے لیو لے رکھی تھی چونکہ سینیئر ڈاکٹر کوئی بھی نہیں تھا اس لیے سب کے مشورے پر ڈاکٹر زوہان کو دوبارہ آپریشن کے لیے بلایا گیا تھا جب وہ ہسپتال پہنچا تو اپریشن کی پوری تیاری مکمل تھی !!

وہ اپنا ڈریس چینج کرتا ہوا اوٹی کی طرف بھاگ جاتا ہے جہاں پہ ایک نوجوان روڈ ایکسیڈنٹ میں بری طرح زخمی ہو چکا تھا جس کے بچ جانے کے 50 فیصد چانس بھی ممکن نہیں تھے لیکن بہر حال ڈاکٹر کا تو کام ھی یھی ھے اخری حد تک اپنے مریض کی دیکھ بھال کرنا تو ڈاکٹر زوھان نے بھی اللہ کا نام لے کے آپریشن شروع کر دیا ابھی ان کو آپریشن شروع کیے 10 منٹ بھی نہیں گزرے تھے کہ وہ نوجوان زخموں کی برداشت نہ کرتا ہوا وہیں پہ دم توڑ گیا تھا !!

باہر اس کے والدین رو رو کر بے حال ہو رہے تھے وہ تو ڈاکٹروں سے یہ امید لگا کر بیٹھے تھے کہ ان کا بیٹا ٹھیک ہو جائے گا لیکن اب ان پر جو غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا اس کی اطلاع کیسے دینی تھی یہی سوچ سوچ کر زوہان پریشان ہو رہا تھا جوان بیٹے کی موت کی اطلاع بڑے ماں باپ کے لیے کسی قیامت سے کم نہیں ہوتی لیکن ان کو یہ غم بھری بات بتانی بھی تو تھی اس لیے وہ اپنا ماسک اتارتا ہوا اوٹی سے باہر نکلتا ہے تو سامنے ہی وہ لڑکے کا بھائی باہر ہی کھڑا تھا وہ اس کی طرف لپکتا ہے ڈاکٹر صاحب کیسا ہے میرا بھائی؟؟

I'm sorry he is no more 😢

ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی تھی اس کو بچانے کی لیکن خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے ہم اس کو بچا نہیں سکے ڈاکٹرز وہان اس کا کندھا تھپکاتے ہوئے اگے چلے جاتے ہیں

وہ اپنے کیبن میں آتا ہے اور آتے ہی پانی اور گلاس نکال کر ایک جیسے ایک ہی گھونٹ میں ختم کر دیتا ہے اسے بھی اس نوجوان کی موت کا بہت صدمہ پہنچا تھا لیکن جیسے اللہ کی رضا ہو ڈاکٹر تو صرف کوشش ہی کر سکتے ہیں نا زندگی موت اللہ کے ہاتھ میں ہے !!

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

مرحاز ویا بیگم کے پاس بیٹھ کر پوچھتی ہے جی آنٹی آپ نے مجھے بلایا تھا کوئی کام تھا زویا اس سے بولتی ہے دیکھو بیٹا تم نے ڈریس کیسا پہنا ہوا ہے

فارح کو ایس ڈریس لڑکیوں پر پہنے ہوئے اچھے نہیں لگتے ہے تو میں یہ کہنا چاہتی تھی کہ تم اپنے لیے ایک اچھی سی جا کے شاپنگ کر لو؟؟ اور اچھے اچھے مشرقی لباس خرید کر لے کر اؤ جو پہنے ہوئے بھی تم پر اچھے لگے مرحا کو زویا بیگم کی باتیں کافی ناگوار لگ رہی ہوتی ہیں!!

لیکن وہ دل پر پتھر رکھتے ہوئے اس کی باتیں سنتی رہتی ہے اور پھر اخر بھی بولتی ہے آنٹی میں تو یہاں کسی بھی مال کو جانتی نہیں ہو تو اپ فارح کو بولو نا کہ مجھے ساتھ لے جائے اور مجھے اپنی پسند کی شاپنگ کروادے جس طرح کا لباس اس کو پسند ہے مجھے بھی خریدے تو زویا بیگم سر مثبت میں ہلاتی ھے اور کہتی ہے آج تو فارح کو کسی ضروری میٹنگ میں جانا ہے تو کل میں اس کو بولوں گی تمھیں ساتھ لے جائے اور شاپنگ کروا

کرلے آئے مرحاتو دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھی کہ چلو اس بہانے سے ہی سہی فارح سلطان کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنے کا موقع تو ملے گا!!

تھینک یو سو مچ آنٹی آپ کتنی اچھی ہیں وہ زویا بیگم کے گلے لگتے ہوئے چھک کر بولتی ہے اور زویا بھی اس کے بالوں پر لب رکھتی ہے اور بولتی ہے کو کوئی کوئی بات نہیں تم بھی مجھے فارح کی طرح ہی عزیز ہو!!

اگلے دن فارح سلطان ناشتے سے فارغ ہو کر آفس جانے کے لیے تیار ہوتے ہوئے اپنی ماں کے روم میں جاتا ہے جہاں پہ نرس ابھی ابھی زویا بیگم کو دوائی دے کر فارغ ہوئی تھی وہ اپنی ماں کی پاس بیٹھ جاتا ہے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو چومتا ہے-اور پھر باری باری ان کو اپنی انکھوں پہ لگاتا

ہے اس کے بعد بولتا ہے اب کیسی طبیعتیں ہیں آپ کی مما میں ٹھیک ہوں میرے بیٹے آپ کو دیکھ لیا ہے نا تو اب میں بالکل ٹھیک ہوں!!

زویا بیگم پیار سے بولتی ہے تو فارح سلطان بولتا ہے ٹھیک مما میں آفس کے لیے نکلنے لگا ہوں آپ اپنا خیال رکھیے گا اگر طبیعت زیادہ خراب ہو یا کوئی مسئلہ بنے تو مجھے فون کر لیجیے گا نرس کو بھی ہدایت کرتا ہوا وہ اٹھ کر جانے لگتا ہے جب زویا بیگم بولتی ہے فارح تم ایسا کرو آج آفس لیٹ چلے جانا مرحا کو شاپنگ کروا دو تم دیکھو تو صحیح وہ کیسا لباس پہنے رکھتی ہے گھر میں جوان نوکر چاکر بھی ہیں تو ان پر کیا اثر پڑتا ہو گا مرحا کا نام سنتے ہی فارح سلطان کو ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے کڑوا بادام نگل لیا ہو!!

موم یہ کام تو وہ خود بھی کر سکتی ہے ویسے بھی تو سارا دن پھرتی رہتی ہے تو کیا اتنا سا کام نہیں کر سکتی بیٹا میں نے اسے کہا تھا لیکن وہ کہتی ہے کہ میں مال کے بارے میں جانتی نہیں ہوں (اچھا تو یہ اسی کا سارا ڈرامہ ہے صرف مجھے اپنے ساتھ لے جانے کے لیے) فارح سلطان کو مرحا کی چال سمجھ آگئی تھی لیکن وہ اپنی ماں کو نہیں بتا سکتا تھا یہ سب ٹھیک ہے مما جیسے آپ کہوں اس کی ماں خوش ہو جاتی ہے ٹھیک ہے پھر آپ اس کو بولو کہ وہ تیار ہو جائے میں اس کو لے جاتا ہوں شاپنگ پر وہاں سے سیدھا وہ اپنے کمرے میں آجاتا ہے اور زویا بگیم ملازمی سے کہہ کر مرحا کو تیار ہونے کے لیے بول دیتی ہے!!

مرحا کہ تو قدم زمین پر نہیں ٹک رہے تھے وہ فورا سے تیاری شروع کر دیتی ہے!!

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

آج امارہ اور امل کافی عرصے بعد اکٹھی شاپنگ کرنے کے لیے نکلی تھی ان کا ارادہ شاپنگ کر کے واپسی پر ہوٹل سے ہی کھانا کھا کر گھر آنے کا تھا امل نے صبح ہی امارہ کو فون کر دیا تھا امارہ نے اسے بولا تھا کہ وہ اسے آفس سے ہی پک کر لے پھر دونوں ایک ساتھ یہی سے شاپنگ کرنے کے لیے نکل جائیں گی !!

اور پھر 12 بجے کے بعد ہی امل اسے لینے اس کے آفس پہنچ چکی تھی امارہ بھی جلدی جلدی اپنا کام سمیٹتے ہوئے تمام فائلیں ایک جگہ پر رکھتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر دونوں شاپنگ کے لیے نکل پڑی تھی لیکن امارہ نہیں جانتی تھی مال جا کر کتنا بڑا دھچکا اس کو لگنے والا تھا

مال پہنچ کر پہلے تو وہ ضرورت کی چھوٹی موٹی چیزیں لیتی ہیں امل کو ایک ڈریس پسند آجاتی ہے جسے وہ چیک کرنے کے لیے ٹرائل روم میں جاتی ہے جبکہ امارہ وھی پہ کھڑی باقی ڈریس دیکھ رہی ہوتی ہے اسے ان میں سے کچھ بھی خاص پسند نہیں آتی وہ کسی اچھی ڈریس کی تلاش میں یہاں وھاں نظر دوڑاتی ہے کہ اچانک ایک جگہ پر جا کر اس کی نظر جم سی جاتی ہے اتنے عرصے بعد وہ شخص انکھوں کے سامنے تھا نظریں تھی کہ پلٹنا ہی بھول چکی تھی !!

وہ شخص آج بھی ویسے کا ویسا ہی خوبصورت لگ رہا تھا آج بھی اس نے بلیک ہی ڈریسنگ کی ہوئی تھی بال ماتھے پر بکھرے آنکھوں پر بلیک چشمہ لگائے امارہ کہ دل نے بیٹ مس کی تھی !!

فارح سلطان نہ چاہتے ہوئے بھی مرحا کو لے کر شاپنگ کے لیے مال آچکا تھا مال پہنچ کر اس نے مرحا کو شاپنگ کرنے کا بول دیا تھا اور خود یہاں وھاں ویسے گھوم رہا تھا ایک جگہ پر رک کر اس کو ایک ڈریس پسند آئی تھی وہ پیچھے یادوں میں کھو جاتا ھے۔اس کو اپنے اوپر کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوتی ہے تو وہ یہاں وہاں دیکھتا ہے اچانک اس کی نظر سامنے پڑتی ہے کتنے کتنے سالوں بعد آج وہ روبرو تھی بالکل ویسی کی ویسی ہی وہی کشش وہی خوبصورتی دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے جا رہے تھے دونوں میں سے کوئی بھی نظر جھپکنے کو تیار نہیں تھا جسے اگر نظر جھپکائی تو منظر کھو جائے گا؟؟

ویسے ہی ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوتے ہیں جب مرحا فارح سلطان کے قریب آتی ہے اور اس نے ایک بلو کلر کا ڈریس پہنا ہوتا ہے وہ اس کے سامنے کھڑی ہو کر گھوم کر اس کو دکھاتی ہے کیسا لگ رہا ہے ڈریس

امارہ فارح کے ساتھ لڑکی کو دیکھ کر پتھر کی مورت بن جاتی ہے کب سوچا تھا اس نے کہ زندگی یہ موڑ بھی دکھائے گی جس شخص کے لیے اس نے اتنے سال روتے سسکتے گزار دیے وہ اتنے سالوں کے بعد سامنے آیا بھی تو کسی لڑکی کے ساتھ وہ اپنی زندگی میں اگے بڑھ چکا تھا اور امارہ وہیں کی وہیں کھڑی تھی جہاں وہ اس کو چھوڑ کر کے گیا تھا؟؟

میری غزلیں ہونٹوں سے گنگنا دیجیئے

اداس شاعری کو چار چاند لگا دیجیئے

دل کے زخموں کو کچھ اسطرح بتانا

کہ آج پھر ساری محفل کو رلا دیجیے

معصوم چہرے کا کبھی اعتبار نہ کرنا

بڑے زہریلے ہیں، لوگوں کو بتا دیجیے

لوگ بدل جاتے ہیں کیوں پل بھر میں

آپ ہمیں اتنی سی بات سمجھا دیجیے

فارح سلطان کو جتنا غصہ اس وقت مرحا پہ آ رہا تھا شاید کبھی کسی پر آیا ہو اس نے کب چاہا تھا کہ اتنے سالوں بعد اگر آمنا سامنا ہو گا تو اس طرح ہو گا بھلا وہ اس کے بارے میں کیا سوچ رہی ہو گی یہی سوچ سوچ کر فارح سلطان کا غصہ ساتواں آسمان کو چھو رہا تھا!!!

وہ مرحا کو وہی مال میں چھوڑتا ہوا گاڑی زن سے بھگا کر لے گیا تھا یوہی سڑکوں پر اوارہ گردی کرنے کے لیے اب اسے اپنا غصہ بھی تو ٹھنڈا کرنا تھا نا کسی نہ کسی طرح۔۔میرا اور اس کو بھی منہ جاتے دیکھ کر پیچھے سے اسے اوازیں دیتی رہے گی لیکن وہ ان سنا کرتا ہوا نکل گیا تھا پیچھے سے وہ بھی کندھے اچکاتی اپنے شاپنگ بیگ اٹھاتے ہوئے مال سے نکل چکی تھی جسے صبح تک شاپنگ مال کا پتہ نہیں تھا اب وہ سلطان مینشن کے لیے بھی نکل چکی تھی 😂😢

وہ سڑکوں پر یوں ہی آوارہ گردی کر رہا تھا جب اس کی پوکٹ میں رکھا ہوا فون بجتا ہے وہ اس وقت کسی سے بھی بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھا کیونکہ وہ جانتا تھا جس قدر اس کو غصہ تھا اس کے غصے کی لیپٹ میں

ایسے ہی نہ کوئی آجائے لیکن سامنے فون کرنے والا بھی نہایت ہی ڈھیٹ قسم کا انسان تھا بار بار فون کر رہا تھا !!!

آخر فارح سلطان کو فون اٹھانا ہی پڑا تو دوسری طرف کال پر ارحم تھا اس کا جگری یار جس کی وہ کال اگنور نہیں کر سکتا تھا فارح سلطان جیسے ہی کال پک کرتا ہے ارحم بنا اس کی سنے اپنی سنانا شروع ہو چکا تھا !!!

ابھے گدھے کھاں پہ ہے تو میں تیرے آفس میں آیا ہوں مجھے پتہ چلا تو پاکستان چلا گیا ہے اب اتنی بھی کیا ایمرجنسی آگئی کہ تو نے مجھے بتانا گوارا نہیں کیا کر دیا نا دغا ویسے تو بڑا تم مجھے جگر جگر کرتا رہتا ہے اور جب پاکستان جانے کی بات آئی تو جگر کو بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا اکیلا اکیلا بھاگ گیا؟؟؟

ہاں تو میں کون سب خوشی خوشی پاکستان آیا ہوں مما سیڑھیوں سے گر گئی تھی تو ان کی کمر میں انفیکشن ہو گیا جس کی وجہ سے مجھے ایمرجنسی میں آنا پڑا اور یہاں پہ آ کے ایک نئی مصیبت گلے پڑ چکی ہے وہ خاصہ جھنجھلا کر بول رہا تھا تو ارحم کے ماتھے پر بل پڑے کیسی مصیبت اب کیا ہو گیا ہے ارحم ان سے پوچھتا ہے وہی میری دور کی کزن مرحاوہ گلے کی ہڈی بن چکی ہے جہاں پہ جاؤ ساتھ چپکی رہتی ہے!!!

تو تم کیوں اس کا منہ لگاتے ہو دفع کرو ایسی لڑکیوں کو؟؟

میں کب منہ لگاتا ہوں یار بس مما کی بات ڈال نہیں سکتا اور میری مما سیدھی سی ہے ماما نھی جانتی اس لڑکی کی چالوں کو اور آج پتہ ہے اس لڑکی نے کیا ہے!!

آج یہ مما سے بلوا کر میرے ساتھ شاپنگ پہ آئی ہے اور وہیں پہ تیری بھابھی بھی تھی اس نے ہم دونوں کو دیکھ لیا شاپنگ کرتے ہوئے نہ جانے اب وہ کیا سوچ رہے ہو گی اتنے سالوں کے بعد وہ ملی بھی تو کیسے ہمارا سامنا ہوا؟؟؟

فارح سلطان یہ سب بتاتے ہوئے کس اذیت سے گزر رہا تھا یہ چیز ارہم اچھے سے جانتا تھا۔ وہ اپنے دوست کو بچپن سے جانتا تھا وہ کس طرح کا بندہ ہے اتنے سال سے اس نے یہ غلطی کر کے اس کے

پچھتاوے میں گزار دیے اب کچھ اچھا کرنا تھا تو اب پھر ایک غلط فہمی پیدا ہو چکی تھی ان کے رشتے میں !!

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

امل ٹرائل روم سے ڈریس چینج کر کے واپس آتی ہے دیکھو امو۔۔۔۔۔۔۔ابھی وہ کچھ بولتی کہ وہ اس کی نظر امارہ پر پڑھتی ہے وہ جو زمین پر پنجوں کے بل بیٹھی گم سم پھتر کی مورت بنی ہوئی تھی وہ جلدی سے وہاں اس کی طرف دوڑ کر آتی ہے اور اس کو کندھے سے پکڑ کر جھنجوڑتی ہے۔۔امو؟؟امو کیا ہوا تجھے بول تو سہی کچھ تو بول لیکن امارہ وہیں پتھر کی مورت بنی آنسو بے دردی سے گالوں پر بہہ رہے تھے امل !!! کو شدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا

امل کو اس وقت امارہ اپنے حواس میں نہیں لگی تھی وہ اس کو اٹھاتی ہوئی اپنے ساتھ لے کر جاتی ہے اور وہاں گاڑی میں جا کر بٹھاتی ہے گاڑی میں بٹھا کر امل پانی کی بوتل نکال کر اس کے منہ کو لگاتی ہے جسے وہ فٹافٹ پی لیتی ہے ہم پانی پیتے ہی امارہ گہرے سانس لینے لگی تھی جیسے اسے سانس لینے میں مشکل پیش آ رہی ہو امل اس صورتحال سے کافی پریشان ہو گئی تھی اس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب وہ اس صورتحال کو کیسے ہینڈل کرے!!!

وہ جلدی سے اپنے پرس سے اپنا سیل فون نکالتی ہے اور زوہان کو کال ملاتی ہے کیونکہ امل لگ رہا تھا کہ امارہ کو میجر اٹیک آیا ہے زوہان اگے سے نہ جانے اس کو کیا بولتا ہے کہ وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھ کر امارہ

کے سائیڈ کا سیٹ بیلٹ باندھتی ہے زوہان کے ہوسپٹل کی جانے گاڑی موڑ لیتی ہے!!!

جیسے وہ ہاسپٹل پہنچتے ہیں زوہان اسی کا انتظار کر رہا تھا وہ جلدی سے امارہ کو سٹیچر پر لٹائے ایمرجنسی میں لے جاتا ھے اور امل وہیں باہر کھڑی کی کھڑی رہ جاتی ہے وہ جلدی سے امتثال شاہ کو فون کرتی ہے امتثال شاہ جو آفس سے نکل رہا تھا اپنے فون پر امل کی کال دیکھ کر فورن پک کرتا ھے اور جیسے ہی فون اٹھاتا ہے اگے سے امل کے رونے کی اواز آتی ہے!!

امل امل بیٹا کیا ہوا؟؟ رو کیوں رہی ہو لیکن امل سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا بس بس میرا بچہ کیا ہوا بتاؤ مامو کو کیا بات ہے مما تو ٹھیک ہے نا کیا ہوا ہے ماموسب ٹھیک ہے امو" کو نہ جانے کیا ہو گیا ھے ھم دونوں شاپنگ

کرنے مال آئی تھی اچھی خاصی تھی امو"تو کیا ہوا امارہ کو کدھر ہو تم لوگ میں ابھی آرہا ہوں امارہ کی طبیعت کا سن کر امتثال شاہ کے ہاتھ پاؤں پھول چکے تھے !!

ماموں میں زوحان کے ہاسپٹل لے کر آئی ہوں آپ جلدی سے وہاں پہ آجائیں اچھا ٹھیک تم رونا بند کرو میں ابھی دس منٹ تک وہاں پہ پہنچ رہا ہوں امتثال شاہ بول کر کال کر دیتا ہے اور امل واپس موبائل اپنے پرس میں رکھ کر وہیں بینچ پر بیٹھ کر سر ہاتھوں میں گرا لیتی ہے !!!

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آج لال حویلی کے ناشتے کے ٹیبل پر بھی کافی رونق لگی ہوئی تھی کیونکہ سب افراد مل بیٹھ کر ناشتہ کر رہے تھے ایسا بہت کم ہی ہوتا تھا کہ سب

ایک ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کرتے تھے ورنہ رات کو ڈنر پر ہی سب ایک ساتھ موجود ہوتے تھے میرو بھی ابھی سو کر اٹھی فریش ہوتی نیچے آئی تھی۔

نیچے آتے ہی وہ سب سے پہلے اسرار شاہ سے لپٹ جاتی ہے اور بولتی ہے گڈ مارننگ دادو" اٹھ گیا میرا بچہ اور اسرار شاہ بھی محبت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کو اپنے ساتھ والی کرسی پر بٹھا لیتے ہیں جس پر ایک سائیڈ پر مہران شاہ بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی ساحل شاہ بیٹھا اپنا جوس پی رہا تھا ابان شاہ بھی ابھی ابھی ہی میرو سے کچھ منٹ پہلے ہی آکر ناشتہ کرنے کے لیے بیٹھے تھے پھر وہ سب کو گڈ مارننگ بولتی بولتی ہوئی اپنا ناشتہ کرنے لگتی ہے!!

بابا سائیں "میرو کو اپ سے اجازت چاہیے تھی ایک؟؟

میروابان شاہ کی طرف دیکھ کر آنکھیں پیٹاتے ہوئے بولتی ہے اچھا کون سی اجازت چاہیے میری میرو کو ابان شاہ اس کو دیکھ کر بولتے ہیں؟؟

وہ بابا مجھے آج اپنی دوست ازمارے کی طرف جانا ہے چھٹی ہے نا تو کل سے ہمارے پیپر سٹارٹ ہیں تو ہم لوگ مل کر سٹڈی کرنا چاہتے ہیں؟؟

اس سے پہلے کہ ابان شاہ اسے کوئی جواب دیتے باطشہ کے بولنے کی آواز آتی ہے میرو تم کب سمجھدار ہو گی اتنی بڑی ہو گئی ہو لیکن سمجھ تم میں ابھی تک نہیں آئی!!

اف مما میرو نے اب کیا کر دیا ہے؟ میرو خفگی سے اپنے بابا کی طرف دیکھتے ہوئے بولتی ہے تو باطشہ اس کے پاس اکر بیٹھتی اور بولتی ہے بیٹا جب تم ان کے گھر میں جاؤ گی سٹڈی کرو گی تو پھر تم ان لوگوں کو کچھ نہ کچھ کھانے کو بھی بنانا پڑے گا؟؟

میں یہ نہیں کہہ دی کہ وہ کچھ نہیں دیں گے وہ کھانے کو سب کچھ دیں گے لیکن بیٹا وہ جس طرح کا ان کے گھر گھر کے حالات ہیں ہمیں ایسے میں کسی کے گھر کسی کے گھر جا کر ان پہ بوجھ بننا اچھی بات نہیں ہے تو میں ایسا کیوں نہیں کر لیتی ہو کہ تم اپنی دوست کو یہاں پہ حویلی میں بلا لو ڈرائیور لے بھی آئے گا اور چھوڑ بھی آئے گا!!!

بلکہ آپ ایسا کریں مہران کے ساتھ جا کے اس کو ساتھ لے آنا اور شام کو ساتھ چھوڑ بھی آنا کیوں میں نے کچھ غلط کہا ہے وہ ابان شاہ کی طرف دیکھ کر پوچھتی ہے !!

کھے تو آپ ٹھیک رہی ہو میرو کی مما""میرو کو واقعی یہ بات سوچنی چاہیے تھی چلیں کوئی بات نہیں میری بیٹی سمجھدار ہے سمجھ گئی ہو گی آپ کی بات کو؟ کیوں میری روح سمجھ گئی ہو نا مما کی بات ہے تو میرو بھی ہاں میں سر ہلاتی ہے !!

چلیں ٹھیک ہے مہران ناشتے سے فارغ ہو کر میرو کو ساتھ لے جانا اور اس کی دوست کو پک کر لینا دونوں تو مہران کے تو دل میں از مارے کا نام

سن کر ہی گھنٹیاں بجنی شروع ہو چکی تھی ازمارے سے ملنے کی خوشی میں مہران سے تو ٹھیک سے ناشتہ بھی نہیں کیا گیا تھا!!

وہ جلدی سے ناشتہ ختم کرتا ہوا اٹھ گیا میرو جلدی سے تیار ہو کر آجاؤ میں باہر گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سر کے بل اٹھ کر جلدی سے ازمارے کے گھر پہنچ جائے اس کا دیدار کر لے یہ دیدار یار بھی کسی قیامت سے کم نہیں ہوتا اچھے اچھوں کی بینڈ بجا دیتا ہے!!

ویسے بیگم صاحبہ حیرانی والی بات ہے مہران اتنی جلدی راضی کیسے ہو گیا ہے اس کو تو کام ہی بہت ہوتے ہیں میرو کے ساتھ جانے کے لیے اتنی

جلدی کیسے راضی ہو گیا باطشہ خود نہیں جانتی تھی اندر کی بات وہ کندھے اچکاتی ہوئی رہ گئی!!

لیکن سائل شاہ تو جانتا تھا مہران کے دل کی بات وہ دل ہی دل میں ہنسی جارہا تھا کہ مہران جلدی جانے کے لیے راضی کیسا ہی ہو گیا؟؟

آخر وہ مہران کا بھائی تھا مہران کے دل کی حالت اچھے سے جانتا تھا اس وقت مہران کے دل میں کیا چل رہا ہے وہ بھی سب کچھ جانتا تھا لیکن وہ ابھی اپنے بابا سائیں سے کچھ بات کر نہیں سکتا تھا کیونکہ جو بات کرنی تھی میں مہران خود کریں تو ہی اچھا ہے اس لیے سائل شاہ مہران شاہ کا ہی انتظار کر رہا تھا وہ کب اپنے باپ کو ازمارے کے گھر رشتہ لے جانے کے لیے بولتا ھے!!!

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

امتثال شاہ زوہان کے ہاسپٹل میں پہنچ چکا تھا اس کو پہنچے ہوا آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا لیکن ابھی تک اندر سے کوئی اطلاع نہیں آئی تھی وہ پریشانی سے یھاں وہاں چکر لگا رہا تھا جب ایمرجنسی سے زوہان باہر نکلتا ہے؟؟

زوہان چلتا ہوا امتثال شاہ کے پاس آتا ہے اور بولتا ہے ماموسائیں "اس کا نرس بریک ڈاؤن ہوا ہے اس نے کسی چیز کی شدید ٹینشن لی ہے؟؟ جس کی وجہ سے اس کا نرس بریک ڈاؤن ہو گیا ہے اس کو پریشانی سے دور رکھا کریں ورنہ کچھ بھی ہو سکتا ہے!!!

امتثال شاہ کا دل میں ایسے لگا جیسے کسی نے خ*ن*ج*ر چلا دیا ہو دو ہی تو اس کی بیٹیاں تھی اس کی ساری زندگی کی کمائی اور دونوں ہی اس کو جان سے بڑھ کر عزیز تھی کیا ہو سکتا ہے اس کو صبح تو اچھی بھلی آفس بھی آئی ہوئی تھی شاپنگ کرنے گئی تھی کیا ہو گیا میری بچی کو نہ جانے !! کس کی نظر لگ گئی ہے میرے ہستے بستے گھر کو

امتثال شاہ بھیگے لہجے میں بولتا ہے زوہان اپنے ماموں کو گلے لگا لیتا ہے اور اسے تسلی دیتا ہے امل بھی اٹھ کر ان لوگوں کے پاس آجاتی ہے تھوڑی دیر میں اس کو وارڈ میں شفٹ کر دیا جائے گا لیکن میں پھر کہہ رہا ہوں اس کے سامنے کوئی بھی پریشانی والی یا ایسی ویسی بات نہ کرنا کہ جس سے اس کو دوبارہ ٹینشن ہو؟؟

تھوڑی دیر بعد امارہ کو وارڈ میں شفٹ کر دیا گیا تھا وہ پیلے زرد چہرے کے ساتھ بیڈ پر لیٹی ہوئی چھت کو تکتی جا رہی تھی جب امتثال شاہ اس کے پاس جا کر کرسی پر بیٹھتے ہیں اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر اس کو اپنے لبوں سے لگاتے ہیں اور پھر اس کی پیشانی پر اپنا لب رکھتا ہوا بھیگے لہجے میں بولتا ہے کیا ہو گیا میری بچی کو میری بچی تو بہت سٹرونگ ہے !! میری امارہ تو بہت بہادر ہے پھر اتنی کمزور کیسے پڑ گئی

امارہ اپنے باپ کی طرف دیکھتی ہے جو شفقت اور محبت سے اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ پھیکی سی ہنسی ہنستے ہوئے بولتی ہے بابا سائیں میں ٹھیک ہوں آپ کی امارہ سٹرونگ ہے اس سے کچھ نہیں ہو سکتا آپ پریشان نہیں ہو میں بالکل ٹھیک ہوں اور پلیز مما کو یاداد کو کچھ نہ بتانا وہ پریشان ہو جائیں گی !!

میرا بچہ جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ پھر ہم گھر بھی تو جانا ہے نا ابھی زوہان سے میری بات ہوئی ہے اس نے بولا ہے کہ شام تک آپ کو ہاسپٹل ہی رکھنا پڑے گا اس کے بعد گھر لے جا سکتے ہیں !!

امتثال شاہ اس سے بولتا ہے ٹھیک ہے بابا سائیں "آپ گھر جائیں ورنہ مما پریشان ہو جائے گی امل ہے نہ میرے پاس نہیں بیٹا میں تمہارے ساتھ ہی گھر جاؤں گا ورنہ مجھے وہاں پہ بھی پریشانی ہی رہے گی نہیں بابا سائیں آپ جائیں آرام کریں :::

امل ہے نا میرے ساتھ ہم لوگ شام کو ایک ساتھ گھر آ جائیں گے امارہ کی جو حالت ہو رہی تھی وہ اس زیادہ دیر خود پہ کنٹرول نہیں کر پا رہی تھی اسے ایک کندھے کی ضرورت تھی جو امل ہی اس کو سہارا دے سکتی تھی

امتثال شاہ کو وہ اپنے دل کی بات نہیں بتا سکتی تھی کیونکہ وہ اپنے ماں باپ کو پہلے ہی اپنی وجہ سے کافی دکھی کر چکی تھی !!!

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

کس قدر سلیقے سے خود پہ وار کرتے ہیں

موت اور محبت جو اختیار کرتے ہیں

وہ جو عشق والے تھے، ہم بھی اُن کے جیسے ہیں

انتظار کرتے تھے، انتظار کرتے ہیں

ہجر کی اذیت کو، وصل کی لطافت کو

گر شمار کرنا ہو بے شمار کرتے ہیں

بے قرار لمحوں میں کیوں سکون ملتا ہے
اور قرار والے کیوں بے قرار کرتے ہیں

وہ جو ہر زمانے میں سنگ سنگ رہتے ہیں
اُن کو ہر زمانے میں سنگسار کرتے ہیں

شاعری صحیفہ ہے، عشق ایک مذہب ہے
!!اس میں بھی گماں پر ہی اعتبار کرتے ہیں

امثال شاہ کے جاتے ہی امل امارہ کے پاس آتی ہے وہ جو آنکھوں کے اوپر اپنا بازو رکھ کے لیٹی ہوئی تھی اپنے پاس آہٹ محسوس کر کے انکھیں کھول کے امل کی طرف دیکھتی ہے امل اس کو غصے سے گھور رہی ہوتی ہے!!

کیا سمجھتی ہو تم خود کو ھاں؟؟

تمہیں کیا لگتا ہے "تمہارے ایسا کرنے سے ہمیں تکلیف نہیں ہوتی ہمیں خوشی محسوس ہوتی ہے ہم سکون میں رہتے ہیں امل اس کو جھنجوڑ کر بولتی ہے "اور پھر اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے تم جانتی ہو تمہاری ایسی حالت دیکھ کر ماموسا کس اذیت سے گزر رہے تھے؟؟

کیوں تم ان کو بار بار دکھ دیتی ہو ایک بار ہی کیوں نہیں ان کو مار دیتی یوں تل تل مارنے سے بہتر ہے ایک بار ہی ان کو مار دو قصہ ہی ختم ہو جائے گا اور امارہ چپ کر کے امل کی ڈانٹ سنتی رہتی ہے کیونکہ اس کو امل کے اس قدر شدید ری ایکشن کی ہی امید تھی !!

اچانک امارہ اٹھ کر بیٹھتے اس کے گلے لگ کر بلک بلک کے رونے لگتی ہے امل جو اس کو اور بھی سنانے کا ارادہ رکھتی تھی !!!

لیکن امارہ کو یوں روتے دیکھ وہ وہیں چپ کر جاتی ہے وہ امارہ کو چپ بھی نہیں کرواتی کیونکہ وہ جتنا رو لیتی ہے اپنا غبار نکال لیتی اتنا ہی امارہ کی صحت کے لیے اچھا تھا --

کافی دیر رو لینے کے بعد وہ امل کے گلے سے پیچھے ہوتی ہے اور اپنے ہاتھوں کی پوروں سے اپنے آنسو صاف کرتی ہے اور پھر بولتی ہے؟؟ مجھے لگتا ہے کہ تکلیف، اذیت اور وحشت بہت چھوٹے لفظ ہیں کسی کو اپنے درد کے بارے میں بتانے کے لئے۔۔۔میرے خیال میں کوئی ایسا لفظ ہونا چاہیے جسے میں کاغذ پر اتارو تو وہ لفظ میرے آنکھوں میں موجود خون کے قطروں کو اپنے اندر سمو لے۔۔۔میرے مردہ دل کی دھڑکن کاغذ پر اس لفظ کے اندر دھڑکے۔۔۔

محبت کے نام سے جو وحشت میرے دل میں موجود ہے اس وحشت کو وہ لفظ اپنے اندر جزب کر لے۔۔۔تاکہ لکھنے والا جب بھی لکھے تو ہر ڈر ،خوف وحشت اور بے چارگی کے احساس سے ایک لمحے کے لیے آزاد ہو جائے۔۔۔پڑھنے والا اس تکلیف درد اذیت اور وحشت کو محسوس

کرے۔۔۔جو لکھنے والے نے لکھتے وقت محسوس کی ہوتی ہے۔۔۔کاش
"کوئی ایسا لفظ ہوتا جس میں اتنی طاقت ہوتی۔۔۔

میرِی خواہش ہے کہ کسی کا ہَمسفر بُزدل نہ ہو۔بَہادر ہو جو دوٹوک بات
کرنے کی ہِمت رَکھتا ہو، جو نِبھانا جانتا ہو، جو اپنی کہی بات پر پُورا اُترے،
... جِسے جُھوٹے وعدے نہ کَرنے پڑیں بلکہ وہی کَہے جو کر سکے

اور اُسے اُس کی حد یا خُوبی معلوم ہو، اگر وہ محبت سے لاعلم بھی ہو تو
... جذبات سَمجھنے کا ہنر رکھتا ہو

وہ اگر ہزاروں کی بِھیڑ میں بھی چَلے تو اپنا الگ اَنداز رکھتا ہو، وہ خُوش
مزاج اور مُخلص ہو جِس کی ہَمسفر بن کر ایک خُود کو دُنیا کا خُوش قِسمت
... قرار دے سکے، وہ سب سے الگ نہ سَہی مگر سب جَیسا بھی نہ ہو

اتنی بڑی بڑی باتیں کر رہی ہو اب یہ بھی بتا دو ہوا کیا تھا بس دو منٹ تو میں گئی ہوں ڈریس چینج کرنے اس کے میرے بعد ایسا کیا ہو گیا کہ تم ہاسپٹل پڑی ہو پھر امارہ اس کو شروع سے لے کر ساری سٹوری سناتی ہے اور امل تو کچھ بولنے کے لائق ہی نہیں رہی تھی بھلا وہ اب امارہ کو کیا جھوٹی تسلی دیتی" جبکہ ہمارا سب کچھ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی تھی !!!!

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

میرو مہران کے ساتھ ازمانے کے گھر آ چکی تھی انھیں یہاں پر آئیں میں ہوئے تقریبا 15 منٹ گزر چکے تھے میرو اندر ازمارے کی ماں کے ساتھ باتیں کرنے میں بزی تھی جبکہ مہران شاہ دانش کے ساتھ باہر

دروازے کے باہر کرسیوں پر بیٹھے ہوئے گپ شپ میں مصروف تھے!!!

میرو کی وجہ سے ان دونوں کے درمیان بھی اچھی خاصی بات چیت بڑھ چکی تھی جس کو کم از کم دوستی کا نام تو ابھی فلحال نہیں دیا جا سکتا تھا لیکن خیر دوستی سے کم بھی نہیں تھا مہران اور دانش کے بیچ میں تو گفتگو سیاست کو لے کر ہی ہو رہی تھی جبکہ میرو اپنے چربولی نیچر کے باعث ازمارے کی ماں کو بہت جلد ہی اپنا دیوانہ بنا چکی تھی!!

وہ جو کل تک بڑے لوگوں سے ہمارے کو دوستی کرنے سے منع کرتی تھی آج چھوٹی سی لڑکی سے ہنس ہنس کر باتیں کرنے میں مصروف تھی میرو زمارے کی ماں سے بات میرو زماری کی ماں کو اپنی حویلی کی باتیں بتا رہی تھی اتنے میں ازمار ہے اس کے لیے چائے کے ساتھ سنیکس لے

کرائی تھی اس نے دانش کے ہاتھ باہر بھی سینکس اور چائے بھیج دی تھی !!!

باتوں ہی باتوں میں تقریبا دو گھنٹے کا وقت گزر چکا تھا مہران شاہ پہلو پہ پہلو بدل رہا تھا یہاں وہ دیدارِ یار کرنے آیا تھا اور محبوب کی ایک جھلک بھی میسر نہیں تھی" دانش اس کی بے چینی نوٹ کر رہا تھا لیکن وہ اس کی بے چینی کی وجہ سمجھنے سے قاصر تھا اس کو لگا شاید ان کو آئے ہوئے دیر کافی ہو چکی ہے تبھی وہ بے چین ہو رہا ہے لیکن دل کی بات بھلا وہ کب جانتا تھا

دانش مہران کو اسکیوز کرتے ہوئے اندر کی طرف جاتا ہے تو مہران جلدی سے موبائل نکال کر میرو کو میسج کرتا ہے کہ ابھی اور کتنی دیر ہے

جب میرو اس کو ریپلائی کرتی ہے کہ بس 10 منٹ تک ہم لوگ نکلتے ہیں تو وہ بھی دل میں شکر کا کلمہ پڑھتا ہوا ریلیکس ہو کر بیٹھ جاتا ہے!!

جب دانش اندر کی طرف آتا ہے تبھی میرو باہر واش روم جانے کے لیے کمرے سے نکلتی ہے تو دونوں کا بری طرح سے ٹکراؤ ہو جاتا ہے میرو جو بے دھیانی سے کمرے سے نکلتی ہے سامنے سے آتے دانش سے بری طرح سے ٹکرا جاتی ہے اس سے پہلے کہ میرو زمین پر گرتی دانش اس کو اپنی باہوں میں تھام لیتا ہے یہ اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ دونوں کوئی نہیں سمجھ آیا کہ یہ ہو کیا گیا ہے میرو کو آج تک کسی مرد نے ہاتھ نہیں لگایا تھا دانش پہلا شخص تھا جو میرو کے اس قدر قریب تھا!!!

میرو کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا دھڑکنے کی آواز اس کے کانوں میں گونج رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی سینہ چیر کر باہر نکل آئے گا شرم کے مارے اس کے گال لال سرخ ہو چکے تھے چونکہ وہ اس وقت بغیر نقاب کے تھی تو دانش اس کا چہرہ صاف دیکھ سکتا تھا اس کے چہرے پر کھلے دھنک کے رنگ نہ جانے کیوں دانش کو بہت اچھے لگے تھے؟؟

وہ دونوں ایک دوسرے میں گم سم سے ہوئے پڑے تھے جب ازما رہے جو میرو کو دیکھنے کے لیے آئی تھی وہ ان دونوں کو یوں ایک دوسرے میں گم دیکھ پہلے تو حیرت زدہ رہ جاتی ہے اور پھر اور پھر شرارت سے مسکراتے ہوئے گلا کھنگارتی ہے تو وہ دونوں ہوش میں آتے ہوئے ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں!!!

میرو تو جلدی سے اندر بھاگ جاتی ہے جبکہ ازمار ہے اپنے بھائی کو شرارت بھری نظروں سے دیکھنے لگتی ہے جب دانش اس کو بولتا ہے کیا ہوا وہ گرنے لگی تھی میں نے تو بس اس کو بچایا ہے "اچھا اچھا" بھائی میں کون سا کچھ بول رہی ہوں ازمارے بھی بولتی ہوئی اندر کی طرف چلی جاتی ہے جبکہ دانش جانتا تھا اب وہ میرا کافی دن اسی بات کو لے کے کارڈ لگاتی رہے گی !!!

میرو اندر آکر بیڈ بیٹھ جاتی ہے دل تھا کہ ابھی بھی زور زور سے دھڑک رہا تھا لیکن شرم کے مارے اس کے کانوں سے دھواں نکل رہا تھا وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرا چھپا لیتی ہے اور دل ہی دل میں مسکرانے لگتی ہے وہ خوبصورت نوجوان آہستہ آہستہ اہستہ اس کے دل پر راج کرنا شروع ہو چکا تھا جس سے میرو ابھی انجان تھی جو جذبہ اس کے دل میں

سر اٹھا رہا ہے وہ اس کو کیا نام دے محبت کا بیج جو کچھ دن پہلے بو یا گیا تھا اس کی کونمپلیں پھوٹنا شروع ہو چکی تھی!!!

یہ چھوٹی عمر کی محبت اسے کتنا روگ لگانے والی تھی یہ تو اس سے ابھی وہ انجان تھی ابھی تو خوشی سے خوشیاں سمیٹنے کے دن تھے دکھوں نے کتنے دن خوشیاں اس کے گرد رہنے دینی تھی یہ تو اب وقت ہی طے کر سکتا تھا!!!!

میرو نے ازمارے کی ماں کو ازمارے کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے کیسے بنایا تھا اس چیز کے لیے ازمارے بھی حیران و پریشان تھی کہ اتنی

جلدی اس کی اماں مان کیسے گئی لیکن خیر وہ اس چیز کو سوچنا نہیں چاہتی تھی میرو اس کے ساتھ تھی یہی چیز اس کے لیے کافی تھی تقریبا 20 منٹ کے بعد وہ دونوں عبایا پہن کر نقاب کرتی ہوئی باہر آتی ہیں جہاں مہران بے صبری سے ان کا انتظار کر رہا تھا !!

ازمارے کو دیکھتے ہی اسے اپنے اندر ایک سکون سا اترتا محسوس ہوتا ہے وہ دونوں گاڑی کی پچھلی سیٹ پر جا کر بیٹھ جاتی ہیں اور مہران ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھتا ہے جب مہران میرو کو منہ بولتا ہے امیر و بچہ میرے ساتھ اکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ جائیں جائیں ؟؟

پر لالہ میرو کو تو اپنی دوست کے ساتھ بیٹھنا ہے نا میرو پھولے پھولے گالوں سے بولتی ہے مہران جانتا تھا اس کا یہی جواب ہو گا لیکن اگر میرو

ازمارے کے ساتھ رہی تو مہران کے لیے پرابلم ہو گی وہ نہیں چاہتا تھا کہ میرو کو کسی بھی قسم کا شک ہو !!

میرو بچہ ضد نہیں کرتے ہیں گھر جا کے آپ اپنی دوست کے ساتھ ہی بیٹھنا ہے نا ایسے تو میں میں اکیلا اگے بیٹھا گاڑی چلا رہا ہوں ایسے لگ رہا ہے جیسے میں اپ لوگوں کا ڈرائیور ہوں اس نے اموشنلی بلیک میل کیا میرو کو جس میرو پھنس بھی گئی تھی "تو" کیا تم چاہتی ہو کہ تمہارے لالا کو لوگ ڈرائیور سمجھیں؟؟

تو میرو جلدی سے نفی میں سر ہلاتی ہے تو ٹھیک ہے میرا بچہ آپ میرے ساتھ آ کر بیٹھ جائیں اور میرو پھر گاڑی سے نکل کر جا کر مہران

کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ جاتی ہے جبکہ ازمارے مہران کی چالاکی کو اچھے سے سمجھ گئی تھی!!

مہران کی نظریں بھٹک بھٹک کر پیچھے کھڑکی کے پار دیکھتی ازمارے پہ جارہی تھی ازمارہے جو کنفیوز سی کھڑکی کے پاس بیٹھی ہوئی باہر کی نظارے دیکھ رہی تھی! اپنے اوپر کسی کی نظروں کی تپش اچھے سے محسوس کر سکتی تھی اور وہ جانتی بھی تھی کہ اس کو کون دیکھ رہا ہے لیکن شرم اور گھبراہٹ کے مارے وہ نظریں تک اٹھانے سے قاصر تھی مہران بے شرموں کی طرح اسے بار بار ہی دیکھتا جارہا تھا!!

اللہ اللہ کر کے لال حویلی کا راستہ ختم ہوا اور گاڑی حویلی کے پاس جا کر رکتی ہے میر واز مارے نکل کر حویلی کے اندر بڑھ جاتی ہیں جبکہ مہران

شاہ گاڑی کو سائیڈ پہ لگا کر جیسے ہی باہر نکلتا ہے تو اسے گاڑی کے اندر کچھ پڑا ہے دیکھائی دیتا ہے؟؟

وہ شیشہ نیچے کر کے اندر دیکھتا ہے تو اندر ازمارے کا پرس پڑا ہوا تھا جسے شاید وہ بھول گئی تھی یا قسمت مہران شاہ پر مہربان ہوئی تھی اور ہولے سے مسکراتا ہوا پرس اٹھانے ہی لگتا ہے کہ جب تک ازمار ہے حویلی سے باہر آتی دکھائی دیتی ہے وہ کنفیوز ہی ہاتھ کو مروڑتی ہوئی آکر کے مہران شاہ کے پاس کھڑی ہوتی ہے تو مہران شاہ پوچھتا ہے زیر نصیب دیدار یار !!! ہو گیا کیا چاہیے تھا

پہلے تو ازمار ہے نہ سمجھی سے اس کی باتیں سمجھنے کی کوشش کرتی ہے لیکن جب کچھ سمجھ نہیں آتا تو وہ بولتی ہے کہ وہ میں اپنا پرس بھول گئی

تھی تو مہران شاہ انکھیوں سے اس کی طرف دیکھ کر بولتا ہے یہاں تو ہم اپنا سب کچھ ہی بھول بیٹھے ہیں آپ ایک پرس کی بات کر رہی ہیں !!

کیا کہا آپ نے ؟؟؟ کچھ نہیں یہ لیں اپ کا پرس دھیان رکھا کریں اپنا اور اپنی چیزوں کا اپ کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے میں خیال رکھ سکتی ہوں اپنا بھی اور اپنی چیزوں کا بھی وہ غصے سے بولتی ہوئی اندر جانے لگتی ہے جب مہران شاہ اس کی کلائی پکڑتا ہوا اس سے کھینچ کر اپنی طرف کھینچتا ہے اور وہ نازک سی کٹی ڈال کی طرح اس کے سینے سے اکر لگتی ہے ازمارے کو تو ایسا لگا تھا جیسے کسی نے اس کو تپتی بھٹی میں ڈال دیا ہو ؟؟؟

یہ کیا بد تمیزی مسٹر نے مہران شاہ ؟؟؟

!! ازمار غصے سے لال بھبھو کا چہرہ لیے ہوئے مہران شاہ کو بولتی ہے

اپ کی ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے ٹچ کرنے کی ازمارے کا تو غصہ کسی صورت میں کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ کسی مرد نے اس کو ٹچ کیا تھا

ہمت کی تو بات آپ نہ ہی کریں مس ازمار ہے تو آپ کے لیے اچھا ہو گا یوں ہمت تو مجھ میں بہت ہے بس یہ آپ پہ ہمت کو ابھی خرچ کرنے کا وقت نہیں!!!

ایسا وقت کبھی آئے گا بھی نہیں مسٹر مہران شاہ ازمار ہے مضبوط لہجہ بنائے ہوئے مہران شاہ سے بولتی ہے جب یک دم مہران شاہ کی انکھیں لال سرخ ہو جاتی ہیں اور وہ غصے سے اس کی کلائی پکڑتا ہوا اس کو مروڑ کر اپنی طرف کھینچتا ہے اور ایک ہاتھ سے اس کی تھوڑی کو پکڑ کر غصے سے بولتا ہے؟؟؟

ایسا وقت آئے گا اور بہت جلد آئے گا اس کو مہران شاہ لے کے آئے گا تم صرف اور صرف میری ہو یہ بات اپنے یہ ننھے سے دماغ میں بٹھالو اور اگر کسی اور کو اپنے دل میں جگہ دی تو تمہارے لیے اور اس شخص کے لیے اچھا نہیں ہو گا اگر کوئی ہے بھی تو اس کو اپنے دل سے نکال کر باہر پھینک دو کیونکہ تم پر اور تمہاری ہر چیز پر صرف اور صرف مہران شاہ کا حق ہے!!!

اور مہران شاہ کو اپنا حق لینا اچھے سے آتا ہے یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا ازمارے تو مہران شاہ کو اس قدر غصے میں دیکھ کر کچھ بول ہی نہیں پاتی ہے وہ سہم سی گئی تھی بھلا اس نے کب کسی کا غصہ سہا تھا اسے تو ہمیشہ دانش نے بھی شہزادیوں کی طرح رکھا تھا!!!

اور کبھی کسی اور مرد کی اس کو ضرورت ہی نہیں پڑی تھی جو اس پر غصہ یا پیار لوٹاتا دانش کے بعد مہران شاہ دوسرا شخص تھا جو اس کی زندگی میں آیا تھا اور آتے ہی وہ اس پر غصہ کرنا شروع ہو چکا تھا از مارے جیسی نازک دل کی لڑکی بھلا سہم نہ جاتی تو اور کیا ہوتا؟؟؟

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ ایک شخص جو تھا۔۔۔

جس کی محبتیں ،چاہتیں ،عنایتیں،

بارش کی طرح مجھ پر برسیں تھیں،

وہ ایک شخص۔۔۔۔

جو میری روح میں اُتر کر

مجھ میں جزب ہوکر میری متاع جان بن گیا

وہ ایک شخص۔۔۔

!اکثر مجھ کو کہتا تھا۔۔۔

کہ میں کائنات ہوں اُس کی۔۔۔

وہ ایک شخص۔۔۔

جس کی آنکھوں میں مجھے اپنے لیے

بے پناہ محبت دکھائی دیتی تھی،

وہ ایک شخص۔۔۔

جس کو مجھ سے گہرا عشق تھا؛

وہ ایک شخص۔۔۔

جس کو یاد میں شدت سے کرتا تھا

تو بے چین وہ ہوجاتا تھا،

وہ ایک شخص۔۔۔

جو راز ہے میری زندگی کا،

حاصلِ زندگی ہے میری،

وہ ایک شخص۔۔۔

جو لمحہ لمحہ مجھ سے باخبر رہتا تھا،

جس کو فکر میری ہر لمحہ رہتی تھی،

ہاں وہی ایک شخص۔۔۔

اب بلکل بے خبر ہے مجھ سے۔۔۔

وہ اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا امارہ شاہ کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا اس کی سوچوں کا محور اس وقت امارہ شاہ ہی تھی وہ لڑکی جو اس کی زندگی اس کی اس کا اکلوتا عشق تھی ایک وقت تھا جب وہ اس سے بات کی بنا ایک پل بھی نہیں رہ سکتا تھا اور اب سالوں گزر چکے تھے اس سے

رابطہ ترک کیے ہوئے اور ان سب کے پیچھے بھی وہ خود ہی تھا جو محبت تو کر گیا لیکن محبت پر اعتبار نہ کر سکا!!

اسے اج بھی وہ دن یاد تھا جب امارہ سے اس کی پہلی ملاقات ایک روڈ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ہوئی تھی ہوا کچھ یوں تھا؟؟

فارح سلطان کو ارحم سے ملنے کے لیے جانا تھا وہ گاڑی تیز ڈرائیونگ کرتے ہوئے ارحم سے ملنے کے لیے جا رہا تھا جو کہ پہلے ہی کافی لیٹ ہو چکا تھا" بہت تیز ڈرائیونگ کرتا ہوا ارحم کے بتائے اور ریسٹورنٹ کے بالکل پاس ہی تھا!!

جگہ جگہ بارش کی وجہ سے پانی کھڑا تھا اور اس کی گاڑی کیچڑ میں سے گزرتی ہوئی اگے بڑھ گئی تھی!! یہ جان یہ جانے بنا ہی کہ وہ جلدی کے چکر میں کسی کو بری طرح کیچڑ میں لت پر چھوڑ آیا ہے!!

امارہ شاہ کو کچھ گروسری شاپنگ کرنی تھی جس کی وجہ سے وہ پیدل ہی آج شاہ مینشن سے نکلی ہوئی تھی وہ اپنا پرس کندھے پہ لٹکائے پاؤں میں ہیل پہنے بلو کلر کی لانگ فراک پہن رکھی تھی وہ اٹکیلیاں کرتی ہوں سڑک سے گزر رہی تھی کہ ایک جگہ پر ایک گاڑی جو اس پر کیچڑ اچھالتے ہوئے نکل چکی تھی!!!

چند منٹوں کا کھیل تھا اور ہمارا شاہ جو نہا دھو ہو کر فریش فریش ہی گھر سے نکلی تھی اس وقت کیچڑ میں لت پت کوئی بھوت ہی نظر آ رہی تھی

آس پاس گزرنے والے اس کو مسکرا کر دیکھ رہے تھے جس سے اس کو اپنی انسلٹ سی ہوتی محسوس ہوئی !!

وہ اس انجان شخص کو دل ہی دل میں گالیاں نکالتی ہوئی یہ سوچ رہی تھی اب وہ جا کر فریش کہاں پہ ہو کیونکہ وہ اس لائق نہیں تھی کہ وہ گروسری کر سکتی پاس ہی ایک گارمنٹس کی دکان نظر آتی ہے. وہ اپنے کندھے سے لٹکے ہوئے پرس کو پکڑتی ہے اور اس میں سے پانی کی بوتل نکال کر جیسے تیسے کر کے اپنے منہ ہاتھ دھوتی ہے اور گارمنٹس کی دکان کے اندر چلی جاتی ہے وہاں سے اپنے لیے ایک سمپل سا سوٹ لیتی ہے اور وہیں پہ ٹرائل روم میں جا کر چینج کرتی ہوئی باہر نکلتی ہے اور اس نے گاڑی کا نمبر نوٹ کر لیا تھا وہ امارہ شاہ تھی اتنی آسانی سے تو اس کو

چھوڑنے والی نہیں تھی جس کی وجہ سے اس کا آج کا دن برباد ہو گیا تھا!!!

ارحم سے ملنے کے بعد وہ واپس وہ جیسے ہی ریسٹورنٹ سے نکلتا ہے اس کو یاد آتا ہے کہ اس نے اپنی ماں کے لیے کچھ کپڑے خریدنے تھے وہ مال کے اندر چلا جاتا ہے وہاں سے اپنی ماں کے لیے کچھ کچھ اچھے سوٹ سلیکٹ کرتا ہے جب اس کی نظر ایک خوبصورت بلیک کلر کی شال پر پڑتی ہے وہ جیسے ہی شال اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھاتا ہے تو اس شال کو ایک لڑکی پکڑ لیتی ہے وہ کہتی ہے پہلے میں نے دیکھی ہے یہ اس پر میرا حق ہے جب کہ فارس سلطان بولتا ہے یہ مجھے اپنی ماں کے لیے چاہیے تو یہ مجھے چاہیے کیونکہ اس سے پہلے نظر میری پڑی ہے!!!

امارہ کی جب نظر فارح سلطان پر پڑتی ہے ایک ایک منٹ کے لیے وہ تھم سی گئی تھی اتنا خوبصورت نوجوان جس نے بلیک کلر کی پینٹ شرٹ پہن رکھی تھی بال اس کے ماتھے پر ہی بکھرے ہوئے تھے انکھوں پر بلیک گلاسز لگائے ہوئے وہ مغرور شہزادہ انتہا کا پیارا لگ رہا تھا ہمارا شاہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی امارہ شاہ جو لڑکوں سے دور بھاگتی تھی اس ٹائم بھول چکی تھی کہ وہ کہاں پہ کھڑی ہے کیوں کھڑی ہے...

دیکھے محترمہ یہ میں نے پہلے دیکھی تھی اس کا میرا حق ہے؟؟؟

آنسہ "تمہارا حق ہے؟؟

کیا تم نے پہلے دیکھی تو اس پہ تمہارا نام لکھا گیا یہ تو میں ہی لوں گی وہ اس چیز سے انجان تھی کہ جس شخص کے لیے تھوڑی دیر پہلے اس کے دل سے گالیاں نکل رہی تھی وہ اسی شخص سے ایک شال کے لیے بحث کر رہی تھی!!!

سر ہمارے پاس ایسی اور بھی شال ہیں آپ کہیں تو آپ کو وہاں سے دے دیتی ہوں سیلز گرل جب ان دونوں کو آپس میں لڑتا دیکھتی ہے تو وہ معاملے کو سلجھانے کی خاطر بولتی ہے لیکن دونوں ہی ضدی تھے بھلا پیچھے کہاں ہٹنے والے تھے؟؟؟

نہیں یہ میں لوں گا آپ اس میڈم کو کوئی اور دکھادے نہیں میں یہ میں لوں گی آپ ان کو کوئی اور دکھادیں سیلز گرل پاگل ہونے پر ہو گئی تھی وہ ان دونوں کو وہیں پہ چھوڑتی ہے اپنے کام پہ لگ چکی تھی !!!

پھر جیسے تیسے کر کے فارغ سلطان کو ہی ہار ماننی پڑی اور امارہ شاہ وہ شال لے کے اس کو چڑھاتی ہوئی آگے نکل جاتی ہے فارح سلطان بھی اپنے شاپنگ بیگز اٹھاتا ہوا باہر نکلتا ہے

وہ اپنی گاڑی میں سامان رکھ رہا تھا جب مال سے نکلتی ہوئی امارہ کی نظر بے ساختہ اس پر جاتی ہے اس پر سے ہوتی ہوئی جیسے وہ گاڑی کو دیکھتی ہے تو اس کو صبح والا واقعہ یاد آجاتا ہے وہ ماتھے پر تیوریاں چڑھاتے ہوئے پھر اس کی جانب آتی ہے اور بولتی ہے؟؟؟

دیکھ کے نہیں گاڑی چلا سکتے ہیں آپ مسٹر صبح آپ نے میرا کباڑا کر دیا تھا وہ ناچ سمجھی سے امارہ کی طرف دیکھتا ہے؟؟

کیا مطلب "وہی مطلب ہے جو میں آپ کو بتانا چاہ رہی ہوں صبح آپ نہیں اتنی تیز ڈرائیونگ کر رہے تھے کہ آپ کو اس پاس چلتے ہوئے لوگ نظر نہیں آئے آپ نے کیچڑ میں مجھے لت پت کر دیا تھا شرم آنی چاہیے آپ کو گاڑی دیکھ کے چلایا کریں کسی غریب کا کوئی بھلا نہیں کر سکتے تو نقصان بھی نہیں کیا کرو!!!

فارح سلطان اس کو اوپر سے نیچے تک دیکھتا ہے غریب انسان تم کہاں سے غریب نظر آ رہی ہو ان کی تو تو میں میں شروع ہو چکی تھی اور شاید اگے چل کر یہ تو تو میں میں کس موڑ لینے والی تھی یہ دونوں ہی انجان

تھے فارح سلطان کے فون پر ارحم کی کال آتی ہے جب وہ اپنی ماضی کی سوچوں سے نکلتا ہوا فون اٹھاتا ہے اور ارحم سے بات کرنے لگ جاتا ہے!!!

،

ازمارے کے جانے کے بعد میں مہران شاہ کو احساس ہوتا ہے کہ وہ جلد بازی کے چکر میں کچھ زیادہ ہی ازمارے کو سنا گیا ہے لیکن اب کیا ہو سکتا تھا وہ غصے سے ایک مکہ گاڑی پہ مارتا ہے اور پھر اپنی شال درست کرتا ہوا حویلی کے اندر چلا جاتا ہے!!!

اازمارے بھی غصے سے اندر جاتی ہے جب اس کی ٹکر ہوتے ہوتے بچتی ہے باطشہ ایسے دیکھ کر بولتی ہے ازمارے بیٹا دھیان سے دھیان کہاں ہے تمہارا سوری آنٹی میں نے دیکھا نہیں تھا"اچھا ٹھیک ہے بیٹا میرو کا

کمرہ اوپر ہے آپ اوپر چلی جائے میں اپ کے لوگوں کے لیے کچھ ہلکا پھلکا کھانے کے لیے بھیجتی ہوں ازمار ہے کچھ نہیں بولتی وہ اوپر میرو کے کمرے میں چلی جاتی ہے !!!

وہ جیسے ہی کمرے میں جاتی ہے واش روم سے پانی گرنے کی اواز آرہی تھی میرو شاہد نہار ہی تھی وہ غصے سے بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے اور منہ میں بڑبڑانے لگتی ہے سمجھتا کیا ہے خود کو سڑیل کھڑوس نہ ہو تو زیادہ ہی غصہ کرنا آتا ہے ایسے غصہ تو اس کی ناک پہ بیٹھا رہتا ہے اور آنکھیں ایسے لال سرخ کرلیتا ہے جیسے کسی کوئی جن ہو وہ اکیلے بیٹھی مہران شاہ کی کے بارے میں قصیدے پڑھ رہی تھی جب اس کو اپنے کندھے پر دباؤ محسوس ہوتا ہے ؟؟؟

وہ آنکھیں میچ لیتی ہیں جن کا نام لیا کہیں جن حاضر تو نہیں ہو گیا وہ دل ہی سی دل میں سوچتی ہے جب اسے اپنے پیچھے آواز آتی ہے تو ذرا میڈم اور بھی میری شان میں قصیدے پڑھ لیں کیا کیا میری میرے بارے گوہر افشائی ہو رہی تھی میرے سامنے بولنا ذرا اسے اپنے پیچھے !!!! مہران شاہ کی اواز اتی ہے تو اس کا دل ڈوب کر ابھرتا ہے

کچھ نہیں ؟؟ کچھ نہیں میں نے کیا بولنا ہے وہ وہ مختصر سا جواب دے کر چپ ہو جاتی ہے جب میں مہران شاہ چلتا ہوا اس کے سامنے جا کھڑا ہوتا ہے۔ اور اسے کندھے سے پکڑ کر اپنے مقابل کھڑا کرتا ہے اور بولتا ہے سوری ازمارے مجھے آپ سے اس طرح بات نہیں کرنی چاہیے تھی پر پتہ نہیں مجھے کیوں غصہ آگیا کبھی میرے سامنے کسی نے اونچی آواز میں

بات نہیں کی اور تم جس طرح بات کر رہی تھی مجھے غصہ اگیا ایم سوری

!!!!!!

ازمار ہے تو ابھی تک حیران پریشان کھڑی تھی وہ خوبصورت شہزادوں جیسی عام بان والا جس پہ نہ جانے کتنی لڑکیاں مرتی ہوں گی وہ اس چھوٹی سی لڑکی سے سوری بول رہا تھا ازمارے کے دل میں تو ایسے گھنٹیاں بج رہی تھی جو کہ اس کے کانوں تک آوازیں آرہی تھی اور مہران شاہ کے بارے میں سوچتے ہی اس کے چہرے پر لال سرخی مائل گھل گئی تھی جسے مہران شاہ بڑی دلچسپی سے نہار رہا تھا !!!

لگتا ہے میرے بارے میں سوچا جارہا ہے ازمارے کو جواب نہ دیتے دیکھ وہ شرارت سے بولتا ہے تو ازمار ہے ناک منہ چڑھاتی ہوئی بولتی ہے

جی نہیں زیادہ خوش فہمی نہیں پالے اور مجھے آپ کی سوری نہیں چاہیے پہلے آپ نے مجھ پہ غصہ کیا اب سوری بول رہے ہیں یہ کیا طریقہ ہوا؟؟؟؟

تو میڈم آپ بتادیں مجھے کیسے معافی مل سکتی ہے مہران شاہ دلچسپی سے اس کو دیکھتے ہوئے بولتا ہے اور جب ازمارے کی آواز آتی ہے مجھے آپ سے ایک بات پوچھنی ہے؟؟؟

دو باتیں پوچھو؟؟؟ آپ نے مجھ پر غصہ کس حق سے کیا اور آپ نے یہ بات کیوں کی کہ آپ بہت جلد میری دسترس میں آجائیں گی تو میں مہران شاہ ہلکا سا مسکراتا ہے اور پھر اس کی تھوڑی پکڑ کر بولتا ہے کیونکہ

میں آپ کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں کیا آپ کو کوئی اعتراض ہے؟؟؟

ازمارے کے پاس ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا آپ پلیز یہاں سے چلے جائیں اگر میرو نے دیکھ لیا تو وہ کیا سوچے گی؟؟؟

میرو کچھ نہیں سوچے گی وہ خوش ہو جائے گی کہ اس کے لالہ نے اس کے لیے بھابی ڈھونڈلی ہے!!!

بہت بے شرم ہیں آپ ازمارے دانت پیستے ہوئے بولتی ہے!!!

بے شرم نہیں ہوں میڈم محبت کرتا ہوں آپ سے اور محبت کرنا گناہ نہیں ہے بہت جلد آپ کو اپنے نام لکھوالوں گا ایسا بول وہ اپنی چادر درست کرتا ہوا کمرے سے نکل جاتا ہے !!!

اس کے جانے کے بعد بھی ازمارے اسی کے حصار میں گھیری کھڑی تھی اس کے کلون کی مہک اس کے آس پاس ابھی بھی واضح طور پر محسوس ہو رہی تھی !!!

مہران شاہ اگر تو آپ مجھ سے سچ میں محبت کرتے ہیں تو آپ کو میرے گھر میں رشتہ لے کر آنا پڑے گا میں یہ دو چار دن کی محبت کو بالکل بھی نہیں مانتی وہ دل میں سوچتی ہے اس کا پورا ارادہ تھا مہران شاہ سے دو ٹوک بات کرنے کا !!!!

دوسری طرف مہران شاہ اپنے کمرے میں جا کر ہلکا پھلکا سا ہوتا بیڈ پر لیٹ گیا تھا اس کی آنکھوں کے سامنے ابھی بھی کچھ دیر پہلے اس کے اور ازمارے کے سین چل رہے تھے ازمارے کا شرمانہ للچانا اس کو بہت اچھا لگ رہا تھا!!

اس نے ازمارے سے سوری بول دیا تھا اس کا ارادہ اب جلد سے جلد اپنے والدین کو ازمارے کے گھر بھیجنے کا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ دیر ہو جائے؟؟؟؟

اسمارا اپنے کمرے میں عشاء کی نماز پڑھ کر سو چکی تھی رات کے تقریبا 11 بجے کا ٹائم تھا جب اس کو ایسا لگا جیسے اس کے بیڈ پر کوئی ہے وہ ڈر

خوف کے مارے اپنے اوپر پورا کمبل اوڑھ لیتی ہے لیکن ابھی اس کو کمبل اوڑھے تھوڑی دیر ہی گزری تھی جب وہ سارا کا سارا کمبل کوئی اپنی طرف کھینچ لیتا ہے وہ ڈر اور خوف سے تھر تھر کانپنے لگی تھی جلد بازی !!! میں اس سے سائیڈ لمپ کا بٹن بھی اون نہیں ہو رہا تھا

اس کی پیشانی پر ہلکی ہلکی پسینے کی بوندیں چمکنے لگ گئ تھی اس سے پہلے کہ وہ چیخ مارتی ایک دم پورے کمرہ روشنی سے نہا جاتا ہے اور سامنے ہی ساحل شاہ بیڈ پر بیٹھا کھلکھلا کر کے ہنس رہا تھا اس کے قہقہے پورا کمرے !! میں گونج رہے تھے

سمارا کو جب ساحل شاہ کے چلا کی سمجھ آئی تو وہ غصے سے اس کی طرف بڑھتی ہے اور غصے سے اس کی شرٹ کو اپنے مٹھی میں ایک دبوچ کر

بولتی ہے یہ کیا حرکت شاہ اگر میں ڈر کے مر جاتی تو ابھی اس کے الفاظ منہ میں ہی تھے جب ساحل شاہ اس کے پنکھڑیوں جیسے گلابی ہونٹوں پر پر اپنے ہاتھ رکھ دیتا ہے اور بولتا ہے؟؟؟

خبردار مسز ساحل شاہ دوبارہ مرنے کی بات کی تو میں تو اپنی جانم سائیں کو سرپرائز دینے کے لیے آیا تھا یہاں پر؟؟؟ اسمارا کا غصہ ابھی بھی کم نہیں ہوا تھا جب ساحل شاہ اس کو جھٹکے سے کھینچتا ہوا اپنے اوپر گرا لیتا ہے!!

اور اس کی کمر کو دونوں بازوں سے جھگڑ لیتا ہے "اور بولتا ہے بتاؤ میری مسز کیا بول رہی تھی اتنی ڈرپوک ہے میری مسز؟؟؟

توشاہ ایسے کوئی رات کو کسی کے کمرے میں آجائے تو ڈر تو لگے گا نا آپ نے بتایا بھی تو نہیں تھا کہ میں آرہا ہوں اگر بتا دیتا تو پھر میری جانم سائیں کے چہرے پہ جو سرپرائز کی خوشی ہے یہ کیسے میں دیکھتا؟؟

دل ہی دل میں اسمارا بھی خوش تھی ساحل شاہ کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ الگ بات ہے کہ وہ ساحل شاہ کو یہ بتانا نہیں چاہتی تھی کہ وہ وہ بھی بہت خوش ہے اس کو یہاں پر دیکھ کر !!!

ساحل شاہ تو اپنی جانم سائیں کو نہارنے میں مصروف تھا !!

جبکہ اسمارا شرماتی لجاتی سی اس کے سینے میں منہ دیتی جا رہی تھی اور اپنی شہادت کی انگلی سے اس کی سینے پر کچھ لکھنے میں مصروف تھی کیا لکھ رہی ہو جان کچھ نہیں شاہ بس ایسے ہی آپ کا اور اپنا نام لکھ رہی تھی !!

ساحل شاہ کی نظر بھٹک بھٹک کر اس کے پنک پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں پر جا رہی تھی جسے وہ کب سے نظر انداز کر رہا تھا لیکن اب اس کو ایسے لگ رہا تھا جیسے اس کے گلے میں کانٹے گھلنے شروع ہو چکے ہیں وہ اپنے دل کی آواز پر لبیک کہتا ہوا اسمارہ کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کے بیچ میں لے چکا تھا اسمارا جو اپنے ہی دھیان میں تھی اس اچانک ہوئے حملے پر خود کو بچا نہ سکی اور ساحل شاہ اس کا بھرپور فائدہ اٹھایا تھا کافی دیر تک وہ اپنی من مانی کرتا رہا جب اس کو لگا کہ سمارا شاہ کو سانس لینے میں مشکل ہو رہی ہے تو وہ پیچھے ہوا اسمارا شاہ کے ہونٹ لال سرخ خون جیسے ہو چکے تھے!!!

اسمارا اس کے سینے پر ہی لیٹی ہوئی اپنی سانس سے درست کر رہی تھی ابھی وہ ٹھیک سے اپنی سانس سے درست بھی نہ کر سکی کہ ساحل شاہ دوبارہ اس کو بالوں سے پکڑتا ہوا اس کا چہرہ اوپر کرتا ہے اور دوبارہ اس کے ہونٹوں کو اپنی دسترس میں لے چکا تھا دل شدت سے کر رہا تھا کہ وہی بس وقت یہی پہ ٹھہر جائے اور وہ دونوں ایک دوسرے میں گم رہیں پیاس تھی کہ بجھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی وہ جتنا اس کو بجھانا چاہتا تھا وہ اتنے ہی چمک رہی تھی!!!

وہ دونوں ایک دوسرے میں مکمل طور پر گم ہو چکے تھے دونوں کو ہی اپنی پوزیشن کا خیال نہیں رہا تھا اسمارہ شاہ کی شرٹ کو اپنی مٹی میں دبوچ رکھا تھا کافی دیر بعد آہستہ آہستہ سمارا ابھی اس کا ساتھ دینا شروع ہو چکی تھی ساحل شاہ اس کے ہونٹوں سے اپنے ہونٹ ہٹاتا ہوا اس کے

پھولے پھولے گالوں پر اپنے لب رکھ چکا تھا وہ جا بجا بوسوں کی بارش
کرتا جا رہا تھا اور اسمارا بھی اس کے ساتھ دے رہی تھی جب محبت
دونوں طرف ہو تو پیار کرنے میں بھی مزہ آتا ہے یہ بات اسمارہ شاہ نے
!!!!! بہت پہلے سنی تھی لیکن اس چیز کا سمجھ اس کو آج آ رہی تھی

محبت کبھی یقین دلانے سے نہیں ہوتی
نہ ہی کم زیادہ
پاؤ چھٹانک سیر ہوتی
یہ بس احساس ہوتا
ایک دل سے دوسرے دل تک

ایک روح سے دوسری روح تک

کبھی اوس پڑتی دیکھی؟؟

سبز گھاس پھول پتوں پر گرتی نظر نہیں آتی پر سب بھیگ جاتا

ایسے ہی اک دن تم سر سے پاؤں تک

جسم سے روح تک بھیگ جاوگے

محبت کی اوس میں

اور تب کہوگے

!!...سنو

محبت کرتی ہو

اور میں کہوں گی

دیکھو مجھ میں اپنا عکس

میری روح سے میری جان تک

Zubi Novels Zone

تو کو بہ کو تو جا بجا چار سو۔۔۔

اسمارہ کی صبح فجر میں انکھ کھل کھلی تو وہ سائیڈ لیمپ سے لیٹ ان کرتی ہے تو اپنے ساتھ سوے ہوئے ساحل شاہ کو دیکھ کر اس کے لبوں کو مسکراہٹ چھو جاتی ہے وہ نماز پڑھنے کے لیے اٹھنے لگتی ہے لیکن پھر ایک خیال کے تحت وہ دوبارہ وہیں ساحل شاہ کی طرف جھکتی ہے اور اس کے پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھتی ہوئی اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی تھی ساتھ ساتھ بولتی ہے شاہ آپ کتنے ہینڈسم ہیں میں کتنی خوش قسمت ہوں کہ مجھے آپ جیسا ہم سفر ملا!!!

پتہ ہے شاہ جب میں چھوٹی تھی نا تو میں آپ سے بہت ڈرتی تھی یہ نہیں کہ آپ مجھے کچھ کہتے تھے لیکن بس ایک ڈر تھا جو میرے اندر تھا آپ کو

دیکھتے ہی میں مینشن میں ہوتی تھی یا حویلی میں چھپنے کی کوشش کرتی تھی پھر جیسے جیسے میں بڑی ہوتی گئی آپ کا پیار کرنے کا انداز میری کیئر کرنا میرا خیال رکھنا جگہ جگہ پہ مجھے پروٹیکٹ کرنا؟ میں کب آپ کی طرف مائل ہو گئی مجھے پتہ ہی نہیں چلا اور آج دیکھو میری سانسیں بھی آپکی سانسوں کے ساتھ جوڑی ہیں ایسا لگتا ہے کہ جیسے دنیا میں آپ کے سوا کچھ بھی نہیں رکھا!!!!

اس کرہ ارض پہ کچھ چیزوں کی تخلیق فقط اس لیے ہوئی ہے کہ ان سے شدید محبت کی جا سکے جیسے کہ میرے لیے آپ "آپ واحد شخص ہو جس کے سامنے میرا دل جھک جاتا ہے، خاموش ھو جاتا ہے، موم ہو جاتا ہے، کیونکہ

مجھے آپ سے بے پناہ محبّت ہے

ہر سانس اسکے نام کر دی ہم نے

"محبت نہیں عشق کی حد تمام کی ہے ہم نے

اسمارا ایک بھرپور نظر سوئے ہوئے ساحل شاہ پر ڈال کر واش روم میں وضو بنانے کی غرض سے چلی جاتی ہے!!

اسمارا کے جاتے ہی ساحل شاہ اپنی آنکھیں کھول لیتا ہے وہ تو تب ہی اٹھ گیا تھا جب اسمارہ نے اس کے ماتھے پر اپنے نرم ہونٹ ٹکائے تھے ان کے نازکی سے اس کی آنکھ خود بخود ہی کھل گئی تھی لیکن وہ سویا ہوا بنا رہا کیونکہ وہ اسمارے کے دل کا حال جاننا چاہتا تھا اس کو پتہ تھا جیسے ہی وہ آنکھ کھولے گا اسمارا شرم کے مارے کچھ بول ہی نہیں پائے گی؟؟

اسی لیے وہ سونے کا ناٹک کرتا رہا تا کہ اسمارا اپنے دل کی بات اس تک پہنچا سکے اور اسمارہ کے دل کی بات سن کر اور اپنے لیے اسمارہ کے دل میں اس قدر محبت دیکھ کر وہ ساحل شاہ تو دنگ ہی رہ گیا تھا وہ جو سمجھتا تھا وہی اسمارا اسے بے حد پیار کرتا ہے لیکن اس کا پیار تو اسمارہ کے سامنے کچھ بھی نہیں تھا یہ ساحل شاہ کا ماننا تھا!!!

اس سے پہلے کہ منشن کے لوگ جاگ جائیں مجھے یہاں سے نکلنا ہو گا وہ ایسے سوچتا ہوا کھڑکی کی طرف دیکھتا ہے اور اپنی جیکٹ جو رات اس نے صوفے پر اتار دی تھی ایسے پہن کر وہاں سے پھلانگ کر نکل جاتا ہے اسمارا جب وضو بنا کر باہر آتی ہے تو ساحل شاہ اس کو کہیں پہ بھی نظر

نہیں آتا وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ مینشن سے چلا گیا ہے پھر وہ اپنی سوچوں کو جھٹکتی ہوئی نماز پڑھنے میں مصروف ہو گئی تھی !!!

امارہ کی طبیعت کا جب گھر والوں کو پتہ چلتا ہے تو حسالہ امتثال شاہ پر بہت غصہ ہوتی ہے کہ اس نے اس کو بر وقت کیوں نہیں بتایا؟؟ لیکن اس کا کہنا تھا کہ امارہ اپ لوگوں کو پریشان نہیں ہوتا دیکھنا چاہتی تھی اس وجہ سے اس نے مجھے سختی سے منع کیا تھا بھلا میں اپنی پرنسس کی بات کیسے ٹال سکتا تھا امارہ شام کو جیسے ہی شاہ مینشن میں داخل ہوتی ہے تو اس کی ماں نے خوب عزت افزائی کی تھی اور وہ بیچاری سر جھکائے سنتی رہی کیونکہ غلطی تو اسی کی تھی لیکن اس نے اب سوچ لیا تھا کہ وہ کسی دھوکے باز کے لیے اپنی زندگی برباد نہیں کرے گی !!!!

وہ اب اپنے ماں باپ کو دکھی نہیں کرے گی اس لیے اس نے دل سے عزم کر لیا تھا کہ وہ وہ بھی اپنی زندگی نے نے سرے سے شروع کرے گی جب فارح سلطان اپنی زندگی میں آگے بڑھ سکتا ہے تو وہ کیوں اس کے پیچھے روتی دھوتی رہے عقلمند کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ کسی کی دو غلے انسان کے لیے بے وقت آنسو نہ بہائے بلکہ زندگی کو اس طرح شاندار بنائے کہ وہ منافقت کرنے والا دیکھتا رہ جائے کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے؟؟؟؟

اس بات کو کافی دن گزر گئے تھے اب تو اس کی طبیعت کافی بہتر ہو گئی تھی اب تو اس نے باقاعدگی سے آفس جانا بھی شروع کر دیا تھا پہلے کی نسبت اس کی زندگی میں کافی چینجنگ آچکی تھی وہ پہلے کی طرح روتی دھوتی یا سنجیدہ بن کے نہیں رہتی تھی بلکہ اب وہ گھر والوں کے ساتھ

چھوٹی موٹی شرارتیں بھی کرتی تھی اس کو زندگی کی طرف لوٹ کر دیکھ حسالہ امتثال شاہ کافی خوش تھے!!!!

شام کا ٹائم تھا وہ سب لوگ منشن کے لان میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے امارہ جھولے پر بیٹھی جھولا جھول رہی تھی ساتھ ساتھ چائے کی چسکیاں لگا رہی تھی کل رات بارش ہوئی تھی جس کی وجہ سے موسم کافی خوشگوار ہو گیا تھا ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اس کے شولڈر کٹ بال جو ہوا سے اڑ اڑ کر بار بار اس کے چہرے پر آ رہے تھے وہ ان کو ایک ہاتھ سے ان کو ہٹاتی اور پھر چائے پینے میں مصروف ہو جاتی ہے!!!

اسمارہ بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی البتہ وہ چائے نہی پی رہی تھی وہ موبائل پر شاہ سے بات کر رہی تھی جب امارہ اس کی طرف کن اکھیوں سے دیکھ کر مسکراتی ہے اور پھر اس کو ایک شرارت سوجتی ہے !! وہ اسمارا کے ہاتھ سے موبائل چھین لیتی ہے

اسمارا جو اپنا ہی دھیان میں شاہ سے بات کرنے میں اس قدر مگن تھی کہ اسے احساس ہی نہیں ہوا اسے پتہ تو تب چلتا ہے جب امارہ اس سے موبائل چھین کر جھولے سے اٹھ کر لان میں بھاگنے لگتی ہے اب منظر کچھ یوں تھا آگے آگے امارہ تھی اور پیچھے پیچھے سمارا "امارہ اس کو زبان چڑھاتے ہوئے بولتی پکڑ سکتی ہو تو پکڑ لو اس کو پتہ تھا اسمارا اسے کبھی !!!! بھی پکڑ نہیں سکتی

امارہ کی نسبت اسمارا تھوڑی سی ہیلدی تھی اس وجہ سے امارہ کو بھاگنے میں کوئی مشکل نہیں ہوتی تھی جبکہ اسمارہ جلدی تھک جاتی تھی امتثال شاہ اور حسالہ اپنے دونوں بچیوں کو اس طرح ہنستے مسکراتے دیکھ کر دل ہی دل میں دونوں کے لیے دعا کرتے ہیں اللہ ان کی بیٹیوں کو کبھی کسی کی نظر نہ لگائے کافی دیر تک بھاگنے کے بعد بھی جب اسمارا اس سے موبائل نہیں لے پاتی تو وہ کرسی پر بیٹھ کر سانس اپنی سانسیں درست کرنے لگتی ہے !!!!

جب امارہ اس کے قریب آتی ہے اور بولتی ہے چاہیے موبائل یا نہیں اسمارا غصے سے اس کی طرف دیکھتی ہے اور بولتی رکھو اپنے پاس مجھے نہیں چاہیے تو ٹھیک ہے میں رکھ لوں گی لکین ؟؟؟

دیکھ لو پھر تم ہی شاہ سے بات کرنے کے لیے ترسوں گی وہ اس کے کان میں دھیرے سے بولتی ہے امارہ کو اسکی کمزوری کا پتہ تھا تبھی وہ اس کو چڑھا رہی تھی امو" کی بچی کبھی تو تم بھی میرے ہاتھ کے نیچے آؤ گی نا وہ دانت پیستے ہوئے بولتی ہے؟؟؟تب کی تب دیکھیں گے ڈیئر سسٹر ابھی تو آپ میرے ہاتھ کے نیچے آئی ہوئی ہو وہ اسمارہ کو مزید تپ چڑھاتے ہوئے جا کر دوبارہ جھولے پر اپنے دونوں پاؤں اکٹھے کر کے بیٹھ جاتی ہے اور جو چائے چھوڑی تھی اس کو دوبارہ چسکیاں لے لے کر پینے لگتی ہے جبکہ اسمارا جلتی بھونتی وہیں کرسی پر بیٹھی رہی تھی !!!!

سارا دن پڑھائی کرنے کے بعد میر واورازمارے کافی تھک چکی تھی حالانکہ باطشہ نے ان کے لیے بار بار کچھ نہ کچھ کھانے پینے کو بھیجتی رہتی

تھی لیکن وہ پڑھائی کر کر کے تھک جو چکی تھی ایسا بیان میرو کا تھا"
ازمارے کو گھر جانا تھا رات کافی ہو چکی تھی دانش کو اچانک اپنے استاد
کے ساتھ کہیں جانا پڑ گیا تھا اس وجہ سے وہ ازمارے کو لینے نہیں اسکتا
تھا!!!

مہران شاہ کا نمبر دانش نے لے رکھا تھا اس لیے اس نے مہران کو فون
کر کے بتا دیا تھا کہ وہ ازمارے کو لینے نہیں آسکتا مہران شاہ یہ پیغام میرو
کے تھرو ازمارے تک پہنچا دیا تھا اب وہ منہ پھلا کر بیٹھی تھی کہ وہ گھر
کیسے جائے کیونکہ صبح ان کا پیپر تھا اور اس نے جا کر پیپر کی ساری تیاری
بھی کرنی تھی"(تیاری مطلب اس کپڑے استری کرنے بیگ میں اپنی
چیزیں پوری کرنی وغیرہ وغیرہ)میرو کے دماغ میں ایک ائیڈیا آتا
ہے؟؟؟

ازی "ایسا کرتے ہیں کہ مہران لالا آپ کو چھوڑ آئے ویسے بھی تو وہ آپ کے گھر کا پتہ جانتے ہیں اور ازمارے مہران شاہ کے ساتھ جانا نہیں چاہتی تھی اس کی انکھوں کی لودیتی تپش سے اس کا دل پگھل رہا تھا ؟جبکہ وہ پگھلنا نہیں چاہتی تھی اس کو یہ بات سمجھ میں آرہی تھی کے جو کچھ بھی ہو رہا ہے غلط ہو رہا ہے لیکن اس کا دل اس سے اس پر کنڑول !!!! کھوتا جارہا تھا

آخر کار کافی سوچ بچار کے بعد اس نے مہران شاہ کے ساتھ ہی گھر جانے کا فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ اماں پریشان ہو رہی ہو گی یہ سوچ کر وہ مہران شاہ کے ساتھ جانے کی حامی بھر لیتی ہے اور اس کا پھر ارادہ بھی تھا مہران شاہ کو یہ بات بولنے کا کہ اگر وہ سچ مچ اسے محبت کرتا ہے تو اپنے گھر

والوں کواس کے پیپروں کے بعد اس کے گھر رشتہ لے کر آئے نہیں تو وہ دوبارہ کبھی بھی اس کے راستے میں آنے کی کوشش نہیں کرے گا!!!!!

وہ مہران شاہ کے ساتھ بیٹھی گاڑی میں اپنے گھر جانے کے لیے نکل پڑی تھی مہران نے گاڑی ازمارے کے گھر کی طرف موڑلی تھی حویلی سے ازمارے کا گھر کچھ ہی فاصلے پر تھا" گاڑی میں مکمل خاموشی تھی دونوں میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کو مخاطب نہیں کر رہا تھا جب اس کو خاموشی کو ازمارے توڑتی ہے؟؟ میں نے آپ سے کچھ بات کرنی ہے

"

وہ مہران کی طرف دیکھ کر بولتی ہے تو مہران شاہ اسٹرنگ پر اپنی گرفت ڈھیلی کرتا ھے اور بولتا ھے؟؟؟

جو بات بھی کرنی ہے آپ کھل کر کریں "آپ کے دل میں جو بھی ڈاؤٹ ہے آپ مجھ سے شیئر کر سکتی ہیں آپ کو میری طرف سے کبھی بھی کوئی شکایت کا موقع نہیں ملے گا انشاءاللہ!!!!

مہران شاہ سنجیدہ سا اور دھیرے دھیرے ازمارے کو دیکھ کر بولتا ہے تو ازمارے بولتی ہے کہ اگر آپ سچ میں مجھ سے پیار کرتے ہیں تو آپ کو اس کا ثبوت دینا ہو گا؟؟؟؟

مہران شاہ اس کی طرف کن اکھیوں سے دیکھ کر بولتا ہے؟؟؟

کیا ثبوت چاہیے ازمارے لاشاری کو مہران شاہ کی محبت کا؟؟؟

تو وہ کہتی ہے کہ آپ کو ہمارے گھر رشتہ لے کے آنا ہو گا کیونکہ میری اماں کہتی ہے"؟؟

مرد کالی چادر کی طرح ہوتا ہے

اماں مجھے کہتی ہے بیٹا مرد کالی چادر کی طرح ہوتا ہے اس پے چاہیے کتنے داغ لگے ہوں نظر نہیں آتے لیکن عورت سفید چادر جیسی ہوتی ہے اس پر لگا پانی کا داغ بھی نظر آتا ہے

اس لئے ہمیشہ سنبھل کر چلنا یہاں بے انتہا اور سچی محبت کرنے والے بھی ایسا طعنہ دیتے ہیں کہ روح تک چھلنی ہو جاتی ہے!!!!

اور میں نہیں چاہتی کہ میرے ساتھ یہ سب ہو آپ چار دن محبت کا ڈونگ میرے ساتھ رچا کر پھر مجھے تنہا چھوڑ کر چلے جائیں میری ماں

نے بچپن سے لے کر اب تک مجھے بڑے نازوں سے پالا ہے میرے بھائی نے مجھے اپنے ہاتھوں کا چھالہ بنا کر رکھا ہے ہم لوگ امیر نا سہی زیادہ پیسے والے نہ سہی لیکن میرے بھائی نے مجھے شہزادیوں کی طرح پالا ہے!!!

میں نہیں جاتی میری وجہ سے میرا بھائی سر نیچا کر کے گلی محلے سے گزرے میرے بھائی کی عزت مجھے سب سے بڑھ کر ہے اور میں اپنی وجہ سے کبھی بھی اپنے بھائی کا یا اپنی ماں کا سر جھکتا ہوا نہیں دیکھنا چاہتی وہ یہ تمام باتیں بول کر چپ ہو گئی تھی!!!

اور مہران شاہ سوچ رہا تھا وہ جسے ایک چھوٹی سی لڑکی سمجھ رہا تھا وہ کتنی سمجھدار نکلی ہے اور اس نے کتنی دور کا سوچ رکھا ہے وہ مسکرا کر اس کی

طرف دیکھتا ہے "اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر بولتا ہے ؟؟؟

ازمارے ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا میں سید مہران شاہ ہوں آپکی عزت سے بڑھ کر میرے لیے کچھ بھی نہیں ہے اگر کبھی آپکی عزت کی خاطر مجھے اپنا سر بھی کٹانا پڑا تو؟؟

یہ مہران شاہ کا وعدہ ہے وہ ایک پل بھی نہیں سوچے گا اور اپنی سر کٹا دے گا ازمارے کے لیے تو کچھ اور پوچھنا یا سوچنا ہی محال ہو چکا تھا بھلا اور کیا چاہیے تھا محبت کا ثبوت جب وہ خوبصورت شہزادہ اپنی جان تک اس کے اس کے صدقے وارنے کو تیار تھا!!!!

امل آج کافی دنوں کے بعد اپنی ڈیوٹی پر گئی تھی وہ آرمی میں اپنا فرئضہ سر انجام دے رہی تھی عشاء کی مخالفت کے باوجود اس نے یہ شعبہ چنا تھا کیونکہ یہ اس کی بچپن سے خواہش تھی کہ وہ بڑی ہو کر آرمی آفسر بنے گی اور آج وہ دن تھا جب وہ اپنی لگن اور محنت سے اس اس مقام !!!تک پہنچی تھی

وہ سر راحیل سے ایک کیس کے متعلق ڈسکس کر رہی تھی جب سر راحیل بولتے ہیں کہ امل خانزادہ تمہیں ایک کیس دے رہا ہوں خاص تمہیں دے رہا ہوں اس کے متعلق مجھے ساری ڈیٹیل چاہیے وہ ایک بلو کلر کی فائل امل خانزادہ کی طرف بڑھاتے ہیں سر راحیل کی باتیں سنجیدگی سے سن رہی تھی اور سر یہ کیس کس کا ہے؟؟؟

یہ کیس اسدراؤ کے بارے میں ہے اسدراؤ اس کے ذہن میں یہ نام گونجا تھا لیکن وہ پہچان نہ سکی کہ یہ اسدراؤ کون ہے وہ اپنے خیال کو جھٹکتے ہوئے بولتی ہے اوکے سر آپ انشاءاللہ مجھ سے ناامید نہیں ہوں گے تو سر راحیل مسکراتے ہیں اور بولتے ہیں میں پرامید ہوں تمہاری طرف سے تبھی تو یہ کیس تمہیں سونپا ہے کہ تم اس کو اچھے طریقے سے ہینڈل کر سکتی ہو!!!!

اب تک جتنے کیس بھی تمہارے انڈر ہوئے ہیں وہ سب کے سب کامیاب ٹھہرے ہیں اس وجہ سے یہ کیس میں تمہیں دے رہا ہوں مجھے امید ہے کہ یہ باقی کیسز کی طرح یہ بھی تم آسانی سے اور جلدی اس کو فائنل کر لو گی تو امل خانزادہ سر مثبت میں ہلاتی ہوئی کھڑی ہوتی ہے اور بولتی ہے سر مجھے اجازت چاہے سر راحیل ہاں میں سر ہلاتے ہیں اور امل

ان کو سلوٹ کرتے ہوئے اپنے کیبن میں چلی جاتی ہے اور پیچھے سارا لیڈ لائن پر کسی کال کرنے لگتے ہیں!!!!!

امل اپنے کیبن میں آجاتی ہے اور وہ اپنی کیپ اتار کر ٹیبل پر رکھتے ہوئے ریلیکس ہو کر کرسی پر بیٹھ جاتی ہے اور فائل کھول کر دیکھتی ہے جس میں اسد راؤ کی ساری ڈیٹیل ہوتی ہے اچانک اس کے ذہن میں ایک جھماکہ سا ہوتا ہے اسد راؤ اس کو مال والی ملاقات اور پھر بائیک ریس والی ملاقات یاد آتی ہے تو وہ دل ہی دل میں سوچتی ہے اچھا تو یہ ہے اسد راؤ اب اس کو میں بتاؤں گی کہ عمل خانزادہ کیا چیز ہے!!!!

آدھا کیس تو تقریبا ہینڈل کر لیا تھا کیونکہ دو ملاقاتیں اس کے اسد راؤ سے ہو چکی تھی اس کو اسد راؤ سے ملنا مشکل کام نہیں لگا تھا لیکن اس

کے کام دندوں کے بارے میں اور وہ جو جو غلط کاموں میں ملوث تھا ان سب کے ثبوت چاہیے تھے جو امل کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا اس کو پورا یقین تھا کہ وہ چند دن میں ہی کیس ہینڈل پر لے گی!!

وہ فائل پڑتی جاتی ہے اور کچھ کچھ جگہ پر دائرے سے لگاتی جاتی ہے اور پھر فون اٹھا کر لنڈ لائن پر احمر کو اپنے کیبن میں آنے کا بولتی ہے ایمر اس سے جونیئر تھا" یہ دونوں مل کر ہی تقریبا تمام کیس ہینڈل کرتے تھے احمر ایک بہت اچھا اور سلجھا ہوا لڑکا تھا وہ ہمیشہ امل کو قابل احترام سمجھتا تھا!!!

وہ ہمیشہ امل کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا کبھی بھی اس کی نظروں میں امل کو ہوا اس یا ٹھرک پر نظر نہیں آیا تھا یہی وجہ تھی کہ عمل اس پوری ڈیپارٹمنٹ میں احمر پر ہی بھروسہ کر پاتی تھی!!

عمل احمر دروازہ نوک کرتا ہوا اجازت لیتا اندر آتا ہے جب وہ عمل کو سلوٹ کرتا ہے اور بولتا ہے جی میڈم آپ نے بلایا ہاں احمر بیٹھو امل فائل پر جھکے ہی اس کو بولتی ہے جب وہ اس سے سامنے والی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے اور ایک بھرپور نظر امل کی سراہے پر ڈالتا ہے اور پھر اپنی نظروں کے زاویے بدل لیتا ہے تھوڑی دیر بعد عمل اپنے کام سے فارغ ہوتی فائل کو بند کر کے سائیڈ پہ رکھتی ہے اور احمر سے مخاطب ہوتی ہے مجھے مجھے اپ سے ایک کیس کے بارے میں ڈسکس کرنی ہے!!!

اب یہ خواہش ہے کہ اپنا ہمسفر کوئی نہ ہو

جز شبِ تنہا، شریک رہگزر کوئی نہ ہو

رات کے پچھلے پہر کی خامشی کے خوف کو

اس سے پوچھو شہر بھر میں جس کا گھر کوئی نہ ہو

یا چراغ کم نفس کو صبح تک جلنا سکھا

یا پھر ایسی شام دے جس کی سحر کوئی نہ ہو

جل رہے ہیں بام و در اور مطمئن بیٹھا ہوں میں

گھر کی بربادی سے اتنا بے خبر کوئی نہ ہو

جستجو فن کی، متاعِ فن بچانے کا خیال

پتھروں کے شہر میں بھی شیشہ گر کوئی نہ ہو

درد اتنا ہو کہ بول اٹھے سکوت شہرِ جاں

زخم ایسا دے کہ جس کا چارہ گر کوئی نہ ہو

صحبتوں کے خواب دیکھوں رات بھر محسن مگر

صبح دم آنکھیں کھلیں تو بام پر کوئی نہ ہو!!

میرو کے پیپر ختم ہو چکے تھے وہ آج کل حویلی میں فری ہی بوکھلائی بوکھلائی سی پھرتی رہتی تھی پہلے جیسی شرارتیں اس میں نا ہونے کے برابر تھی جس سے لے کر باطشہ کافی پریشان تھی کیونکہ میرو کی تو کھلکھلاہٹیں پوری حویلی میں گونجتی رہتی تھی لیکن پچھلے دنوں نہ جانے کیا ایسا ہو گیا ہے کہ اس کی مسکراہٹ کہیں گم ہو چکی ہے وہ ہر وقت سنجیدہ سی رہتی تھی اگر کوئی کام کہہ دو تو کر لینا نہیں تو ایک ہی جگہ پر کئی

گھنٹوں بیٹھی رہتی تھی باطشہ نے آج یہ سوچ لیا تھا کہ وہ ابان شاہ سے !!!اس بارے میں بات کرے گی

ابھی بھی وہ جب دوپہر کا کھانے کا انتظام کر کے کچن سے باہر نکلی تو میرو باہر لان میں صوفے پر بیٹھی کسی گہری سوچ میں گم تھی باطشہ کو ایسے لگا جیسے وہ روئی روئی سی ہو وہ اس کے پاس آ کر بیٹھ جاتی ہے اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر پوچھتی ہے؟؟

میرو "جی مما" میرو کیا بات ہے آپ اتنی پریشان کیوں رہتی ہو کوئی بات ہے تو اپنی ماما سے شیئر کرو نا؟؟؟

نہیں مما کوئی بات نہیں ہے نہیں مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ جیسے کچھ ہے جو تم اپنے اندر ہی دبا کر بیٹھی ہو میں تمہاری ماں ہوں بچہ اگر تم مجھ سے کھل کر بات کرو گی تو مجھے بھی اچھا فیل ہو گا اور تمہارا بھی دل ہلکا ہو جائے گا لیکن میرو اپنے دل کی بات اپنی ماں کو بھی نہیں بتا سکتی تھی !!!

میرو مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ تم زوہان والے رشتے کو لے کر پریشان ہو اگر تم شادی نہیں کرنا چاہتی ہو تو بتا سکتی ہو ہم رشتے سے انکار کر دیں گے میرو انکار کرنا چاہتی تھی لیکن وہ چاہ کر بھی نہ بول پائی کہ وہ اس رشتے سے خوش نہیں ہے !!!!

کیونکہ اس نے رشتے پر حامی بھرنے سے پہلے اس نے اپنے باپ کی آنکھوں میں جو اپنے لیے مان اور یقین دیکھا تھا وہ اس کو چاہ کر بھی نہیں

توڑ سکتی تھی بے شک وہ ہر وقت شرارتیں کرتی رہتی تھیں لیکن وہ ایک بیٹی تھی اپنے باپ کا یقین اور مان اچھے سے سمجھتی تھی وہ جانتی تھی کہ اس کے باپ نے اس کی خالہ کو زبان دی ھے ؟؟؟ اگر اسے پتہ چل گیا کہ میرو یہ شادی سے خوش نہیں ہے تو وہ ایک پل نہیں لگائے گا اس رشتے کو توڑنے میں لیکن پھر یوں بڑوں میں دراڑ آجائے گی !!!

جو میرو نہیں چاہتی تھی وہ اپنی محبت قربان کر کے اپنے باپ کی عزت اپنے باپ کا سر فخر سے اونچا ہی رکھنا چاہتی تھی لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ یہ سب کر کے خود کو کتنی بڑی اذیت میں مبتلا کر رہی ہے !!!!

(فلش بیک)

جیسے ہی میرو کے پیپر ختم ہوئے تھے زوہان نے اپنے گھر والوں کو ایک بار پھر لال حویلی میں اپنا میرو کے لیے رشتہ لے کر بھیج دیا تھا عیشاء نہ چاہتے ہوئے بھی زوہان کی بات مان کر دوبارہ لال حویلی آچکی تھی آج وہ سب لوگ دوپہر کے کھانے پر اکٹھے ہوئے تھے دوپہر کا کھانا خوش اسلوبی سے اور باتوں باتوں میں کھایا گیا تھا اس وقت وہ سب لوگ لاونج میں صوفے پر بیٹھے چائے کی چسکیاں لے رہے تھے جب عشاء اپنی بات کا آغاز کرتی ہے اور بولتی ہے؟؟؟

لالا میں ایک بار پھر آپ کے پاس اپنے بیٹے کے لیے اپنی بات لے کر آئی ہوں اب تو میرو کے پیپر بھی ہو گئے ہیں اور میں چاہتی ہوں کہ آپ میرے زوہان کے لیے میرو کے رشتے کے لیے ہاں کر دے؟؟؟؟

ابان جو پہلے ہی ایک بار اس رشتے سے انکار کر چکا تھا لیکن اس کو بھی زوہان میں کوئی خرابی نظر نہیں آتی تھی. جس طرح آج کل کے دور میں بیٹیوں کے لیے اچھے رشتے ڈھونڈنے کون سا اتنا آسان کام تھا اور پھر باہر رشتہ کرنے کا کیا پتہ کوئی کیسا نکلے اس لیے ابان کو بھی یہ رشتہ اچھا صحیح لگا تھا اپنی میرو کے لیے اور سب سے بڑھ کر زوہان میرو سے محبت کرتا تھا !!!

اور جس سے محبت ہو اسے تو ہر حال میں خوش رکھا جاتا ہے ابان شاہ نے کافی سوچ بچار کے بعد فیصلہ میرو پر چھوڑ دیا تھا کہ جیسے میرو کی مرضی ہو گی ہمیں اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے تو ٹھیک ہے لالا پھر "!!!!میرو بھی گھر میں ہی ہیں آپ میرو سے بھی پوچھ لیں

میرو موبائل پر دانش کی تصویریں ہی دیکھ رہی تھی پچھلے کچھ دنوں سے اس کی ملاقات دانش سے نہیں ہوئی تھی جس سے لے کر وہ کافی پریشان اور اداس سی تھی اس کا ارادہ ازمارے سے ملنے کا تھا اسی بہانے وہ دانش سے بھی مل لیتی!!!!!!

جب ابان شاہ اس کے کمرے میں آتے ہیں وہ دروازہ نوک کرتے ہیں یس آجائیں اندر سے میرو کی آواز آتی ہے!!!

جب ابان شاہ اس کے کمرے میں آتے ہیں!

بابا آپ خود کیوں آئیں ہیں مجھے بلا لیا ہوتا؟؟؟؟

نہیں بیٹا بات مجھے کرنی تھی تو مجھے ہی آنا پڑا وہ اپنے سر پر دوپٹہ لیتی ہوئی بیڈ پر اپنے باپ کو بیٹھنے کی جگہ دیتی ہے تو ابان شاہ اس کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں!!!!

ابان شاہ محبت والی نظروں سے میرو کی طرف دیکھتے ہیں اور اس کا ہاتھ پکڑ کر محبت سے اس پر اپنا لب رکھتے ہیں اور بولتے ہیں بیٹیاں کتنی جلدی بڑی ہو جاتی ہیں پتہ بھی نہیں چلتا ابھی کل کی بات ہے جب تم ہماری زندگی میں آئی تھی لیکن اب دیکھو اتنی بڑی ہو گئی ہو کہ تمہارے لیے رشتہ آیا ہے!!!!

میرو جو اپنے باپ کی بات بڑے سنتے ہوئے غمگیں سی ہو رہی تھی رشتے پر نہ سمجھے سے اپنے باپ کی طرف دیکھتی ہے کیا مطلب بابا آپ کا؟؟؟؟

مطلب یہ ہے کہ آپ کی عیشاء خالہ زوہان کے لیے آپ کا رشتہ لے کر آئی ہے !!!

میرو کو ایسے لگا جیسے پوری کی پوری حویلی اس کے سر پر آ کر گری ہے وہ تو صدمے سے کچھ بول ہی نہ سکی تھی !!!

ابان شاہ اس کا چہرے کی بدلتی رنگت دیکھ کے بنا ہی بولتا جا رہا تھا اور میرو جو جو سوچ رہی تھی ابھی تو اس نے محبت کے سپنے بننے شروع کیے

تھے ابھی تو اس نے دانش کے سنگ اپنی زندگی گزارنے کی خواب دیکھنے شروع کیے تھے اور یہ خوابوں کی عمر اتنی چھوٹی تھی کہ وہ پورا ہونے سے پہلے ہی ٹوٹ چکے ہیں!!!!

وہ ضبط سے اپنے باپ کی باتیں سنتی جا رہی تھی "جب ابان شاہ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور بولتے ہیں کیا ہوا میرو تمہارا چہرہ اتنا زرد کیوں ہو گیا ہے؟؟؟

..... کچھ نہیں بابا" میرو بولتی ہے

مجھے اور تمہاری مما کو تو اس رشتے پہ کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ہم تم سے بھی تمہاری رضا جاننا چاہتے ہیں مجھے یقین ہے پورا میرا بیٹا سوچ سمجھ کر ہی فیصلہ کرے گا مجھے اپنی میرو پر پورا پورا مان ہے!!!

ہم ماں باپ یہیں پہ تو غلطی کر جاتے ہیں اپنی بیٹیوں کو یہ مان اور) (عزت کا بیڑیاں ڈال کر کے ان کے خواب کچل دیتے ہیں

جوابان شاہ کر رہا تھا اسنے جیسے ہی یہ بات کی کے "مجھے اپنی بیٹی پر پورا مان ہے تو میرو کو لگا کہ وہ سانس ہی نہیں لے پائے گی کیونکہ ابھی اس سے اگے کیا رہ گیا تھا!!!

وہ کچھ دیر سوچتی ہے اور پھر اپنی محبت کو اپنے سینے میں ہی دفن کر کے بولتی ہے جیسے بابا آپ کو مناسب لگے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے یہ الفاظ بولتے ہوئے وہ کتنی بار اندر کے اندر مری تھی وہ صرف میرو ہی جانتی تھی😔😔

ابان شاہ اس کے دل کی حالت جانیں بنا ہی اس کے سر پر پیار دیتے ہیں اور بولتے ہیں کے مجھے پورا یقین تھا میری بیٹی کو میرے فیصلے سے کوئی اعتراض نہیں ہو گا باقی ماں باپ کی طرح میری بھی خواہش تھی کہ میں آپ کی مرضی سے آپ کی شادی کرتا لیکن اج کل جو حالات چل رہے ہیں اس کے چلتے مجھے زوہان کا رشتہ بیسٹ آپشن لگا ہے اس لیے میں نے اور تمہاری ماں نے سوچ بچار کے بعد ہی اس رشتے کے لیے ہامی بھری ہے اور مجھے پورا یقین ہے کہ میری میرو زوہان کے ساتھ بہت خوش

رہے گی میرو یہ سن کر مسکرا بھی نہ سکی آنسو تھے کے باہر نکلنے کو مچل رہے تھے!!!!

بیٹیوں کے دکھ بڑے گونگھے اور بہرے ہوتے ہیں۔

.انتہاء کے دکھ پہ اپنی اذیت اپنے اندر جزب کر لیتیں ہیں

آنکھوں کی دہلیز پہ آنسوؤں کا جھرمٹ ہوتا ہے اور ہلکی سی کسی کی آہٹ پہ وہ آنسو دہلیز پار کیے بناء ہی اندر گرا لیتیں ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔

میرو بھی اپنا سب کچھ ہارے ہوئے بلک بلک کر رو رہی تھی

آنسو تھے کے روکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے

باہر سب لوگ ہنسی مذاق کر رہے تھے آنے والے دنوں کے پلاننگ کر رہے تھے جبکہ وہ اندر بیٹھی اپنی اجڑی خوشیوں کا ماتم منا رہی تھی کافی دیر تک جب وہ باہر مہمانوں سے ملنے نہ آئی تو باطشہ کو تشویش ہونے لگی تھی وہ عیشا کے پاس سے معذرت کرتی اٹھ کر اوپر میرو کے کمرے کی جانب آتی ہے!!!!

وہ اس کے کمرے میں آتی ہے تو میرو اوندے منہ لیٹی ہوئی رونے کا شغل فرما رہی تھی باطشہ دروازہ بند کرتے ہوئے اندر آتی ہے میرو کے پاس آکر بیٹھ جاتی ہے اور میرو کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگتی ہے!!!!

کیا ہوا میرو بچے؟؟؟

میرو جو اپنی سسکیاں روک رہی تھی اپنی ماں کی آواز سن کر ان سنا کرتی ہوئی ویسے ہی لیٹی رہتی ہے باطشہ اس کو ایسے دیکھ کر مزید پریشان ہو جاتی ہے؟؟؟؟

میرو میری جان کیا ہوا ہے بتاؤ تو صحیح؟؟؟

ایک لمحے کو تو میرو کا دل کرتا ہے کہ وہ اپنی ماں کی گود میں سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر روئے اور اس کو بتائے کہ وہ یہ شادی نہیں کرنا چاہتی ہے وہ کسی اور سے شادی کرنا چاہتی ہے ساری زندگی میری خوشیوں کی پرواہ کی ہے تو اب کیوں نہیں سوچا میری خوشیوں کے بارے میں؟؟؟

لیکن وہ بیٹی تھی نا بیٹی اپنی زبان سے کچھ نہیں بول سکتی تھی کیونکہ اگر بیٹیاں اپنی زبان سے خود اپنے پیار کا اظہار کر دے یا اپنی مرضی سے شادی کرنے کا بول دیں تو ہمارے ہاں اس کو بدکار یا بدچلن تصور کیا جاتا ہے بے شک لال حویلی میں یہ بات معنی نہیں رکھتی تھی لیکن وہ یہ سب چیزیں سوچتی تھی!!!

لیکن اب تو تیر کمان سے نکل چکا تھا اب وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتی تھی وہ ویسے ہی اپنے ہاتھوں کے پوروں سے اپنے آنسو صاف کرتی ہے اور بولتی ہے کچھ نہیں مما" میرو کیا ہوا تم رو رہی ہو کیا بتاؤ میرا بچہ؟؟۔ کچھ نہیں مما بس سر میں ہلکا ہلکا سا درد ہے اسی وجہ سے بس وہ اپنا درد اپنے میں ہی چھپا کے رکھنا چاہتی تھی" باطشہ کو تسلی تو نہیں ہوتی ہے لیکن وہ بعد میں تفصیل سے میرو سے پوچھنے کا ارادہ کرتی ہوئی اس کو

بولتی ہے اچھا اٹھ کے فریش ہو جاؤ نیچے تمہاری خالہ لوگ آئے ہیں ان سے تو مل لو !!!

پلیز مما میرا دل نہیں کر رہا میری طبیعت صحیح نہیں ہے آپ مجھے فورس نہیں کریں میرو کا اس وقت بالکل بھی ارادہ نہیں تھا خانزادہ لوگوں کے سامنے جا کر بیٹھنے کا !!!

اچھا ٹھیک ہے میری جان آپ ریسٹ کرو میں آپ کے لیے میڈیسن اور چائے بھجواتی ہوں باطشہ اس کو ارام کی تاکید کرتی ہوئی دوبارہ نیچے چلی جاتی ہیں جبکہ وہ پھر وہی سر گرائے اپنا رونے کا شغل دوبارہ جاری کر لیتی ہے !!!!

ازمارے کے پیپر ختم ہوئے کافی دن ہو چکے تھے دانش جانے انجانے میں میرو کے بارے میں سوچ رہا تھا کافی دنوں سے اس کی میرو سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی تھی دانش آج سے نہیں بلکہ وہ جب سے میرو کو پسند کرتا ہے جب اس نے پہلی دفعہ ازمارے کے ساتھ یونیورسٹی میں میرو کو دیکھا تھا لیکن وہ اپنی اور میرو کی حیثیت اچھے سے جانتا تھا اس وجہ سے ہمیشہ اس سے دور ہی رہتا تھا!!!

لیکن اب جب اس کو پتہ چل گیا تھا کہ میرو بھی اس سے محبت کرتی ہے تو اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ میرو کی خاطر اب کچھ بن کر دکھائے گا اور اپنی محبت کو حاصل کر کے رہے گا" لیکن وہ اس بات سے انجان تھا کہ جس محبت کو حاصل کرنے کے لیے وہ دن رات محنت کر رہا ہے وہ تو کسی اور کی ہونے والی ہے نہ جانے جب تک دانش کو پتہ چلتا تو اس کا رد

عمل کیا ہوتا وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھا جب ازمارے اس کے لیے چائے لے کر آتی ہے وہ سامنے ٹیبل پر چائے رکھ کر خود اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ جاتی ہے!!!!

لیکن دانش تو گہری سوچ میں گم تھا اس کو ازمارے کے آنے کا پتہ ہی نہیں چلتا ہے جب ازمارے اس کو آواز دیتی ہے دانی بھیا" لیکن وہ نہیں سنتا ہے وہ دوبارہ اس کو اونچی اواز میں آواز دیتی ہے تو وہ گڑبڑا کر سامنے دیکھتا ہے جہاں پر ازمارے بیٹھی ہوتی ہے!!!!

دانش بھیا کیا بات ہے آپ کن سوچوں میں گم ہیں؟؟؟

آپ کو میرا آنے کا پتہ ہی نہیں چلا؟؟ نہیں گڑیا ایسی تو کوئی بات نہیں ہے !!!

کوئی بات تو ضرور ہے بھیا آپ نہیں بتانا چاہتے تو وہ الگ بات ہے وہ منہ بسورتے ہوئے اپنا کپ لے کر چائے پینے لگتی ہے دانش جب تک خود امیر وسے بات نہیں کر لیتا تھا وہ ازمارے کو اس بارے میں کوئی بات نہیں بتانا چاہتا تھا !!!

ازمارے کافی دیر دانش کی طرف دیکھتی رہتی ہے کہ شاید وہ اس سے کوئی بات شیئر کرے گا لیکن اس کو چپ دیکھ کر وہ مزید بات نہیں کرتی ہے اور اپنی چائے ختم کر کے برتن اٹھا کر لے جاتی ہے !!!

پردہ آنکھوں سے ہٹانے میں بہت دیر لگی
ہمیں دنیا نظر آنے میں بہت دیر لگی

نظر آتا ہے جو ویسا نہیں ہوتا کوئی شخص
خود کو یہ بات بتانے میں بہت دیر لگی

ایک دیوار اٹھائی تھی بڑی عجلت میں
وہی دیوار گرانے میں بہت دیر لگی

آگ ہی آگ تھی اور لوگ بہت چاروں طرف
اپنا تو دھیان ہی آنے میں بہت دیر لگی

Zubi Novels Zone

جس طرح ہم کبھی ہونا ہی نہیں چاہتے تھے

خود کو پھر ویسا بنانے میں بہت دیر لگی

یہ ہوا تو کہ ہر اک شے کی کشش ماند پڑی

!! مگر اس موڑ پہ آنے میں بہت دیر لگی

امارہ شاہ کو آج ایک بزنس ڈیل کے سلسلے میں جانا تھا جس کے لیے وہ صبح صبح بنا ناشتے کے ہی جا رہی تھی جب حسالہ اسے پیچھے سے آواز دیتی

!!! ہے

امو"امو؟

اتنی جلدی کیوں مچائی ہوئی ہے ایک تو یہ لڑکی میری کوئی بات سنتی نہیں ہے کتنی دفعہ بولا ہے کہ گھر سے بھوکے پیٹ نہیں جایا کرو پھر مجھے سارا دن پریشانی رہتی ہے!!!

ارے میری پیاری مما" امارہ پیار سے اس کے کندھے پر اپنی تھوڑی ٹکائے ہوئے بولتی ہے؟؟ آپ تو ایسے پریشان ہو رہی ہیں جیسے میں دودھ پیتی بچی ہوں مجھے بھوک لگے گی تو میں کچھ نہ کچھ کھالوں گی لیکن ابھی پلیز میرا کچھ بھی کھانے کو من نہیں ہے مجھے جلدی پہنچنا ہے میٹنگ سے لیٹ ہو جاؤں گی تو آپ کو پتہ ہے نہ کہ یہ پروجیکٹ میرے لیے کتنا ضروری ہے کتنے مہینوں سے میں اس پر محنت کر رہی ہوں!!!

آپ بس میرے لیے دعا کیجئے گا کہ اللہ مجھے کامیابی عطا کرے کیونکہ یہ پہلی میٹنگ ہے جو میں بابا کے بنا اکیلے اٹینڈ کر رہی ہوں میری دعائیں ہمیشہ میری بچی کے ساتھ ہے اللہ میری بچی کو ہر خوشی دے!!!

حسالہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولتی ہے اور امارہ مسکراتے ہوئے میٹنگ کے لیے نکل جاتی ہے!!!

وہ سیکٹری کے ساتھ جلدی جلدی میٹنگ والی جگہ پر پہنچتی ہے یہ میٹنگ ایک ریسٹورنٹ میں رکھی گئی تھی جہاں پر دوپہر کا ڈنر بھی ارینج کیا گیا تھا لیکن اس کو پتہ نہیں تھا کہ میٹنگ ہے کس کس کے ساتھ وہ کافی دیر سے ویٹ کر رہی تھی لیکن ابھی تک صرف ایک پارٹی ہی آئی تھی ابھی دوسری آنا باقی تھی!!!!

جیسے ہی وہ سامنے نظر ڈالتی ہے تو اس کو فارح سلطان سوٹ بوٹ پہنے آنکھوں پر بلیک چشمہ لگائے اس کی طرف آتا دیکھائی دیتا ہے فارح سلطان کو دیکھتے ہی امارہ شاہ کے دل نے زور زور سے دھڑکنا شروع کر دیا تھا اور وہ دل میں سوچتی ہے یہ میری طرف کیوں رہا ہے؟

اف امو" تم بھی کیا کیا سوچتی رہتی ہو یہ ریسٹورنٹ ہے یہاں پہ کوئی بھی آسکتا ہے وہ خود کو ڈانٹتی ہوئی اپنی فائل پر جھک جاتی ہے جب فارح سلطان اس ٹیبل پر آکر سب کو مشترکہ سلام کرتا ہے امارہ کی اور فارح سلطان کی ایک دوسرے سے نظر ملتی ہے تو دونوں کے دل نے بیٹ مس کی تھی !!!!

آیئے آیئے مسٹر فارح سلطان "ہم لوگ آپ کا ہی انتظار کر رہے تھے
!!! مسٹر یوسف فارح سلطان کی طرف مسکرا کر ان کو ویلکم کرتے ہیں

سوری مجھے تھوڑا لیٹ ہو گیا اصل میں ٹریفک میں پھنس گیا تھا فارح
!!! سلطان اپنے لیٹ آنے کی وجہ بتاتا ہے

کوئی بات نہیں مسٹر فارح سلطان یہ پاکستان ہے یہاں پہ ٹریفک کا مسئلہ
!!! ہے تو ہر وقت ہی رہتا ہے خاص کر کراچی جیسے بڑے شہر میں

امارہ شاہ نے تو اپنی نظریں نیچے اپنے پاؤں پر ٹکا رکھی تھی جیسے نہ جانے
!! کیا تلاش کر رہی تھی وہاں؟ مس امارہ شاہ یہ فارح سلطان ہے

فارح سلطان یہ مس امارہ شاہ ہے شاہ انڈسٹری کی مالک امتثال شاہ کی بیٹی "اور آج ہم لوگ ایک ہی پروجیکٹ کے سلسلے میں اکٹھے ہوئے ہیں!!!!

ہائے مس امارہ کیسی ہیں آپ؟

فارح سلطان یوں تاثر دیتا ہے جیسے اس کی امارہ شاہ سے پہلی ملاقات ہو اور امارہ شاہ بھی منصوعی مسکراتے ہوئے بولتی ہے میں بالکل ٹھیک ہوں مسٹر فارح سلطان!!!!

تو چلیں اب رسمی ملاقات تو ہو چکی ہے اب بنا وقت ضائع کیے ہم جس سلسلے میں اکٹھے ہوئے ہیں وہ کام کرتے ہیں امارہ شاہ پل میں سنجیدہ

ہوتے ہوئے بولتی ہے تو سب لوگ سر مثبت میں ہلاتے ہوئے میٹنگ شروع کرتے ہیں!!!!!

زوہان کو جب سے پتہ چلا تھا کہ حویلی والوں نے اس کے رشتے کے لیے ہاں کر دی ہے اس کے تو پاؤں ہی زمین پر نہی ٹک رہے تھے وہ آج بہت خوش تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ دنیا کو چیخ چیخ کر بتائے کہ وہ کتنا خوش ہے اس کی محبت جسے وہ بچپن سے اپنے دل میں بسائے ہوئے تھا وہ آخر کار اسے کو ملنے جا رہی ہے!!!

وہ اپنا موبائل پر میرو کی تصویر دیکھتا ہے جو کچھ دن پہلے امل نے اس کو سینڈ کی تھی بلیک میکسی میں وہ اس دن کی تصویر تھی جب ان کا یونیورسٹی کا فنکشن تھا میرو نے امل کو اپنی پکچرز سینڈ کی تھی اور امل نے وہ پکچر اٹھا کر زوہان کو سینڈ کر دی تھی !!!

وہ اس کو اپنی نظروں کے حصار میں لے کر بولتا ہے بس کچھ دن کی بات ہے میری جان پھر آپ میری دسترس میں آجاؤ گی میں اپنی جان کو اتنا پیار دوں گا کہ ؟آپ ہر چیز کو بھلا کر صرف ایک ہی نام یاد رکھو گی اور وہ ہے زوہان خان زادہ کا نام وہ دل ہی دل میں میرو سے باتیں کرتا ہوا بولتا ہے دل تو کر رہا تھا کہ اس سے بات کریں لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ بات نہیں کرے گی اس وجہ سے ابھی وہ دل پر پتھر رکھے ہوئے تھا !!!

زوئی تمہیں مما بلا رہی ہے باہر وہ موبائل میں اس قدر گم تھا کہ اس کو امل کے آنے کا پتہ ہی نہیں چلا ٹھیک ہے تم جاؤ میں آرہا ہوں

عیشاء تو اپنے بیٹے کی نظر اتارتے نہیں تھک رہی تھی آج کتنے دنوں کے بعد اس نے زوہان کے چہرے پر سچی خوشی دیکھی تھی مما دیکھو دیکھو !!! زوہی کو آج تو کیسے خوشی سے ناچ رہا جھوم رہا ہے

تو تمہیں کیوں تکلیف ہو رہی ہے چڑیل "؟؟؟

مجھے کیوں تکلیف ہو گی مجھے تو خوشی ہو رہی ہے میں تو خود بھی یہی چاہتی تھی کہ میرو میری بھابھی بنے فائنلی وہ دن بھی آگیا میرو کے

رشتے کے لیے ہاں ہو گئی میں تو خوش ہوں اپنے بھائی کی خوشی میں امل
!!! منہ چڑھاتے ہوئے زوہان کی طرف دیکھ کر بولتی ہے

!!! چل ٹھیک ہے چڑیل تو کہتی ہے تو مان لیتا ہوں

چلو اس خوشی میں آج میں سب گھر والوں کو پارٹی دیتا ہوں آج رات کا کھانا ہم لوگ باہر ہی کھائیں گے زوہان سب کو بولتا ہے امل تو خوشی سے چیخ اٹھتی ہے اس کی تو دلی خواہش پوری ہو گئی تھی ویسے بھی آج کل بارش کا موسم بنا ہوا تھا موسم کافی خوشگوار تھا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چل !!! رہی تھی جس کے چلتے باہر جانے کا اپنا ہی مزہ تھا

مہران شاہ کو جب سے پتہ چلا تھا کہ میرو کا رشتہ زوہان کے ساتھ طے ہو گیا ہے نہ جانے اس کو ایسے کیوں لگ رہا تھا کہ میرو اس رشتے سے خوش نہیں ہے وہ بچپن سے میرو کو جانتا تھا وہ کب خوش ہوتی ہے کب سنجیدہ ہوتی ہے کب روتی ہے کب ہستی ہے سب چیزوں کے بارے میں وہ اچھے سے جانتا تھا سب سے زیادہ میرو سے پیار کرتا تھا!!!!

وہ کب سے بالکونی میں کھڑا چائے پی رہا تھا ساتھ ساتھ اس بارے میں بھی سوچ رہا تھا آخر کار جب اسے کچھ سمجھ نہ آیا تو وہ میرو کے کمرے کی طرف آتا ہے میرو جو بیڈ پر بیٹھی ہوئی نہ جانے کن سوچوں میں گم تھی وہ دروازہ نوک کرتا ہوا اندر آتا ہے جب اس کے سامنے آکر

بیڈ پر بیٹھ کر وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتا ہے تو میرو چونک کر سر اٹھا کر دیکھتی ہے؟؟؟

تو مہران شاہ کو اپنے پہلو میں دیکھ کر وہ گڑ بڑا سی جاتی ہے لالا آپ خیریت تھی؟؟؟

کوئی کام تھا" نہیں میرو بچہ میں کام کے بنا آپنے بچے کے کمرے میں نہیں آسکتا کیا؟؟؟

نہیں لالہ ایسی تو کوئی بات نہیں ہے مجھے لگا شاید کوئی کام ہے تو وہ دھیما سا مسکراتا ہے اور پھر میرو سے بولتا ہے میرو تمہیں پتہ ہے جب تم پیدا ہوئی تھی نا تو سب سے زیادہ خوشی مجھے ہوئی تھی اور تمہارا نام بھی میں

نے ہی رکھا تھا میرو تم صرف مما بابا کی نہیں سب سے زیادہ میری لاڈلی اور میری جان بستی ہے تم میں جی لالہ میں اچھے سے جانتی ہوں!!!!

تو پھر تم یہ بھی جانتی ہو گے کہ تمہارے چہرے پر پریشانی خوشی غمی ہر چیز تمہارا لالہ باآسانی پڑھ سکتا ہے؟؟؟

میرو کو ایسا لگا جیسے اس کی چوری پکڑی گئی ہو!!!

آپ کہنا کیا چاہتے ہیں لالہ مجھے سمجھ نہیں آرہی آپ کی بات؟؟؟؟؟

بات سیدھی میرو مجھے ایسا لگتا ہے؟؟ لگتا نہیں "مجھے یقین ہے کہ تم زوہان کے ساتھ رشتے پر خوش نہیں ہوں میں تمہارا بڑا بھائی ہوں تم جو

بات بھی تو مجھے کھل کر بتا سکتی ہو تمہارے لیے مجھے بابا کے سامنے بھی کھڑا ہونا پڑا تو میں کھڑا ہو جاؤں گا؟ لیکن میں اپنی بہن پر کوئی بھی فیصلہ مسلط ہونے نہیں دوں گا ہمیں سب سے زیادہ تمہاری خوشی عزیز ہے تم جو کہو گی جیسا کہو گی بالکل ویسا ہو گا وہ اسے اپنے طور پر پوچھنے کی کوشش کرتا ہے!!!!

جب میرو بولتی ہے نہیں لالا ایسی کوئی بات نہیں ہے میں خوش ہوں!!!

اگر ایسی بات ہے تو پھر تمہارے چہرے پر تب سے 12 کیوں بجے ہوئے ہیں جب سے تمہارا رشتہ طے ہوا ہے وہ میری میرو تو کہیں کھو سی

گئی ہے جو ہر وقت شرارتیں اور فرمائشیں کرتی رہتی تھی مہران شاہ کہتا ہے!!!!

میرو نم آنکھوں سے مسکرا کر مہران شاہ کی طرف دیکھتی ہے اور بولتی ہے لالا بس یہ سوچ کر پریشان سی رہتی ہوں کے میں آپ لوگوں سے دور ہو جاؤں گی بچپن سے جس گھر میں رہی ہوں اب اس گھر میں چند دن کی مہمان ہوں تو مہران شاہ بولتا ہے پکی بات ہے یہی بات ہے؟؟؟؟

جی لالا بالکل یہی بات ہے میرو اس کو پورا یقین دلانے کی کوشش کرتی ہے!!!

ٹھیک ہے اگر "تم کہتی ہو تو مان لیتا ہوں لیکن پھر بھی میں ایک بات تمہیں کہنا چاہوں گا اگر کبھی بھی اپنے لالہ کی ضرورت پڑے تو بلا جھجک بولنا یہ تمہارا لالا ہمیشہ تمہارے ساتھ کھڑا ہے خود کو کبھی بھی اکیلا مت سمجھنا مہران شاہ کی بات سن کر میرو کی آنکھوں میں آنسو نکل آئے تھے!!!

لالا آپ دنیا کے سب سے اچھے لالا ہو؟؟؟

مہران شاہ کو میرو کی باتوں پہ بالکل بھی یقین نہیں آیا تھا وہ اپنے طور پر پتہ لگانے کی کوشش کرنے کا سوچتا ہوا اس کے کمرے سے نکل جاتا ہے اور میرو پیچھے پھر اپنا سر گھٹنوں میں رکھے بلک بلک کا رونے لگتی ہے!!!

یہ محبت بھی کتنا درد دیتی ہے نازوں میں پلی لڑکیوں کو بھی بلک بلک کر گھٹ گھٹ کر جینے مرنے پر مجبور کر دیتی ہے!!!!

امارہ شاہ جب سے اپنے آفس میں آئی تھی اس نے پورا آفس سر پہ اٹھایا ہوا تھا آفس ورکر بھی آج اس کے غصے سے بچنے کی کوشش کر رہے تھے جبکہ اس کی سیکرٹری تو ڈر کے مارے اندر ہی نہیں جا رہی تھی ہوا کچھ یوں تاکہ جس پروجیکٹ پر امارہ شاہ اتنے مہینوں سے محنت کر رہی تھی وہ پروجیکٹ فارح سلطان اور امارہ شاہ کو مشترکہ مل گیا تھا جس کے لیے ان کو ایک ساتھ کام کرنا تھا!!!

جس کے لیے فارح سلطان تو کافی خوش تھا کیونکہ اس بہانے اس کو امارہ شاہ کے ارد گرد رہنے کا موقع مل گیا تھا!!!

لیکن امارہ شاہ بالکل بھی اس چیز سے خوش نہیں تھی وہ اس شخص سے جتنا دور جانے کی کوشش کرتی تھی قسمت اس کو اتنا ہی اس کے پاس لے کر آ رہی تھی نہ جانے قسمت بھی امارہ شاہ کے ساتھ کیا کرنا چاہتی تھی!!!!

سیکرٹری ڈرتے ڈرتے ہوئے امتثال شاہ کو فون کیا تھا کہ میڈم بہت غصے میں ہے آپ ہی ہیں جو اس کو ہینڈل کر سکتے ہیں؟؟؟

امتثال شاہ جو اپنے ایک دوست کو لینے ایئرپورٹ پر گیا ہوا تھا وہ جیسے ہی اس سیکرٹری کی کال سنتا ہے اپنے دوست کو اس کے ہوٹل میں ٹھہرا کر سیدھا آفس آتا ہے!!!!

وہ جیسے ہی امارہ کے کیبن میں داخل ہوتا ہے تو امارہ کا کیبن دیکھ کر ایک بار تو اس کا سر چکرا جاتا ہے کیونکہ امارہ شاہ نے اپنے پورے کیبن کی ہر چیز طہس سنہس کر رکھی تھی وہ سب چیزوں کو ایک نظر دیکھتے ہوئے امارہ کے قریب جاتے ہیں جو کرسی پر آنکھیں بند کر کے بیٹھی ہوئی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کچھ دیر پہلے روتی رہی ہے کیونکہ آنسو لٹک اس کی گالوں پر موتیوں کی لڑیوں کی طرح چمک رہے تھے!!!!

امو"میری جان کیا ہو گیا آفس کا حال دیکھو تم نے کیا کر رکھا ہے کیا بات ہے میرے بچہ امتثال شاہ اس کو کندھے سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑے کرتے ہیں اور جگ میں سے پانی ڈال کر اس کو پکڑاتا ہے جسے !!!!امارہ ایک ہی سانس میں پی جاتی ہے

اور پھر بولتی بابا میں نے کتنی محنت کی تھی اتنی مہینوں سے دن رات میں نے اس پروجیکٹ پر کام کیا تھا لیکن وہ ایسے کیسے کسی کو میرے ساتھ شیئر کر سکتے ہیں آپ کو پتہ ہے نا میں نے کبھی کسی کے ساتھ شیئر کر کے کام نہیں کیا لیکن اب مجھے وہ پروجیکٹ مجھے اکیلی کو کیوں نہیں ملا !!!!وہ مایوس سی نظر آ رہی تھی

امتثال شاہ اس کو لے کر سامنے صوفے پر بیٹھ جاتا ہے اور بولتے ہیں بیٹا یہ کاروبار ہے یہاں پہ اونچ نیچ ہوتی رہتی ہے اور اگر پروجیکٹ کسی کے ساتھ مل کر کرنے کا موقع مل رہا ہے تو یہ تو اچھی بات ہے نا اپ کو کافی کچھ سیکھنے کو ملے گا؟؟؟؟

بابا آپ کی بات صحیح ہے "آپ کو پتہ ہے وہ پروجیکٹ میرے ساتھ اور کس کو ملا ہے؟؟؟

تو امتثال شاہ آئی بروا چکا کر پوچھتے ہیں کس کو؟؟

سلطان انڈسٹری کو میں ان لوگوں سے جتنا دور ہونے کی کوشش کرتی ہوں میری قسمت مجھے اتنا ہی اس کے قریب لے کے جا رہی ہے

میرے لیے بہت مشکل ہے فارح سلطان کو ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا وہ بچوں کی طرح روتی ہوئی امتثال شاہ کے گلے لگتی ہے

!!!!!

ضروری تو نہیں ہے کہ فارح سلطان تمہارے ساتھ کام کرے گا سلطان انڈسٹری میں اور بھی تو کافی لوگ ہیں فہم سلطان بھی تو ہے نہیں بابا فارح سلطان پاکستان آچکا ہے وہی آج میرے ساتھ میٹنگ اٹینڈ کرنے گیا ہوا تھا!!!!

تو امتثال شاہ آنکھیں میچ کر دوبارہ کھولتے ہیں وہ اپنی بیٹی کا درد اچھے سے جانتے تھے اور پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ ہمارا شاہ کو کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے بولتا ہے؟؟؟؟

میری امارہ تو بہت بہادر ہے نہ اگر ایسا ہی روتی رہو گی تو فارح سلطان کو کیسے پتہ چلے گا کہ اس کے چھوڑ جانے سے امارہ شاہ اتنی مضبوط بن گئی ہے اب اس کے سامنے ہونے سے بھی اس کو کوئی فرق نہیں پڑتا !!!

آپ اس کا سامنا کرو ڈٹ کر اس کے سامنے رہو اس کی آنکھوں کے سامنے رہ کر اس کو اگنور کرو اس کو بتاؤ کہ اس کے جانے سے تم کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہو ورنہ وہ یہی سمجھے گا کہ تم ابھی تک ماضی میں ہی لٹک رہی ہو؟؟؟؟؟

امتثال شاہ کی باتیں سن کر امارہ کو کچھ حوصلہ ہوتا ہے وہ اپنا سر اٹھاتی ہوئی امتثال شاہ کی طرف دیکھتی ہے اور اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے

ہوئے بولتی ہے آپ نے بالکل ٹھیک کہا بابا میں کمزور نہیں ہوں میں فارح سلطان کا سامنا کروں گی اور میں اسے بتاؤں گی کہ میں وہ امارہ شاہ نہیں ہوں جس نے فارح سلطان سے بے انتہا محبت کی تھی اور بدلے میں صرف دھوکہ ہی پایا !!!!

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

نہ دل کی بے بسی دیکھی نہ آنکھوں کی زباں سمجھے
میرے شکوے کو تم بھی صرف انداز بیاں سمجھے

محبت اور کوئی بات سننے ہی نہیں دیتی
کسی کی گفتگو نکلی ہم ان کی داستاں سمجھے

ہمارے دل سے اٹھتا ہے دھواں بجلی کہیں ٹوٹے
چمن کے گوشے گوشے کو ہم اپنا آشیاں سمجھے

محبت میں نہ دامن کا بھروسہ ہے نہ اشکوں کا
اسی نے راز دل کھولا جسے ہم رازداں سمجھے

انہیں برسوں میں جب دیکھا تو رونا آگیا دل کو
بہت چاہا کہ تھم جائیں مگر آنسو کہاں سمجھے

غزل کہنے میں اے ساحر راتیں بیت جاتی ہیں
سمجھتی ہے جو دنیا شاعری کو رائیگاں سمجھے

آج میرو ازمارے سے ملنے کے لیے ان کے گھر آئی ہوئی تھی اصل میں جب سے پیپر ختم ہوئے تھے تب سے میرو اور ازمارے کی ملاقاتیں نہیں ہو پا رہی تھی ازمارے نے میرو کو کتنی دفعہ بول چکی تھی ملنے کا لیکن میرو آ نہیں پا رہی تھی لیکن آج ساحل شاہ اس کو آفس جاتے وقت ازمارے کے گھر ڈراپ کر گیا تھا وہ اس وقت ازمارے کے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی!!!

جب ازمارے اس کو مخاطب کرتی ہے میرو کیا بات ہے تم اتنی سیڈ سیڈ سے کیوں ہو پیپروں سے پہلے تو تم اچھی خاصی تھی اب تمہیں ایسا کیا ہو گیا کہ تمہاری شرارتیں تمہارا ہنسنا کھلکھلانا سب کچھ ختم ہو کے رہ گیا ہے؟؟؟

پہلے تو میرو ربات ڈالنے کی کوشش کرتی ہے لیکن ازمارے کے بار بار پوچھنے پر وہ اس کو بتادیتی ہے کہ اس کا رشتہ پکا ہو گیا ہے دانش جو ابھی ابھی گھر آیا تھا وہ ازمار کو کھانا دینے کے لیے بلانے کے لیے آرہا تھا لیکن میرو کی آواز سن کر وہیں دروازے کے پاس ہی رک گیا ہے!!!!!

یہ تم کیا بول رہی ہو میرو تمہارا رشتہ پکا ہو گیا وہ بھی اتنی جلدی ایسے کیسے ازمارے کو کہیں نہ کہیں شک تھا کہ میرو اور دانش کے درمیان میں کچھ ہے اسی وجہ سے وہ حیرانگی سے میرو اسے استفار کرتی ہے جب میرو اپنے ہاتھوں کے انگلیاں مروڑتی ہوئی بولتی ہے بابا نے میرا رشتہ طے کر دیا ہے!!!

بابا نے رشتہ طے کر دیا تم چپ چاپ بیٹھی رہی ایسے کیسے میرواز ما رہے اس سے پوچھتی ہے؟؟؟

تو میں کیا کرتی تمہیں یہ بتاؤ؟؟ بابا نے اتنے مان سے پوچھا تھا کہ مجھ سے انکار نہیں ہو سکا میں اس اپنے کزن کو ایک رتی بھی پسند نہیں کرتی ہوں لیکن میں کیا کروں آنکھوں سے آنسو میرو کے ٹپ ٹپ بہہ رہے تھے !!ا

اور باہر دانش کو ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے سانس لینے میں مشکل ہو رہی ہے اپنا محبوب کسی اور کی دسترس میں جاتا دیکھ دانش کے تو ہاتھ پاؤں پھول چکے تھے اس سے مزید وہاں پر رکنا محال ہو گیا تھا وہ الٹے قدموں !!!!اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے

میرود یکھو زندگی آپ نے گزارنی ہے آپ کے ماں باپ نے نہیں اگر تم اپنی شادی سے خوش ہی نہیں ہو گی تو تم اس انسان کے ساتھ کیسے خوش رہ سکو گی یہ کوئی ایک دن کی بات نہیں ہے پوری زندگی کا سوال ہے اگر ہم سفر اپنی مرضی کا نام ہو تو زندگی گزارنی مشکل ہو جاتی ہے آج جن ماں باپ کی خاطر اپنے آپ کو قربان کرنے چلی ہو کل کو اگر تمہیں اپنی شادی شدہ زندگی میں سکون ہی میسر نہ ہوا تو تمہارے ماں باپ تمہیں دیکھ کر اور پریشان ہوں گے !!!!!

میرا مانو تو آنٹی سے بات کرو ماں تو بیٹی کی سہیلی ہوتی ہے آنٹی تو ضرور تمہیں سمجھے گی تمہیں ایک بار آنٹی سے بات کرنی چاہیے ؟؟؟؟

ازمارہے اس کو سمجھانے کی کوشش کرتی ہے جب میرو بولتی ہے نہیں ازی میں ایسا نہیں کر سکتی ہوں ہمارے خاندان میں یہ بات پھیل چکی ہے اب اگر ہم لوگوں نے رشتے سے انکار کیا تو سچ تو کوئی بھی نہیں جانتا ہے سب لوگ میرے کردار پر انگلی اٹھائیں گے اور میں نہیں چاہتی کہ میرے بابا یا میرے لالا لوگ لوگوں کے طعنے سہے اس لیے جو چل رہا ہے جیسا چل رہا ہے چلنے دو !!!

تو کیا تم اس طرح اپنی زندگی برباد کر لو گی ؟؟؟

مجھے نہیں پتہ میری قسمت میں کیا لکھا ہے لیکن مجھے اللہ پر پورا یقین ہے وہ مجھے ناامید نہیں کرے گا میں نے لوگوں سے نہیں اللہ سے امید

لگالی اپنا فیصلہ اللہ پر چھوڑ دیا ہے "اور جو جو لوگ اپنا فیصلے اللہ پر چھوڑ دیتے ہیں اللہ ان کو کبھی بھی مایوس نہیں کرتا ہے!!!!

انشاءاللہ ازمارے بھی بولتی ہیں!!

اچھا تم بیٹھو میں تمہارے لیے کچھ کھانے پینے کا انتظام کرتی ہوں ازمار ہے بولتی ہے اور کمرے سے نکل جاتی ہے!!!

دانش اپنے کمرے میں آکر دروازہ بند کر لیتا ہے اور چلتا ہوا شیشے کے سامنے آکر کے کھڑا ہو جاتا ہے وہ اپنا سر اپنے ہاتھوں میں گرا کر سوچنے

لگتا ہے کہ آخر کیا کمی رہ گئی تھی میری محبت میں جو خدا نے مجھے اس کو میرا نہیں ہونے دیا وہ کیسے کسی اور کی زندگی میں جا سکتی ہے میں نے اسے نمازوں میں مانگا ہے تہجد میں مانگا ہے اللہ کیسے میری دعا رد کر سکتا ہے کیوں آخر کیوں میرے ساتھ ایسا ہو رہا ہے؟؟؟؟

میں نے بھی تو میرو کو کچھ نہیں بتایا ہے؟؟؟

!!! اگر میں بتا دیتا تو شاید وہ اپنی لیے سٹینڈ لے سکتی تھی

!!! اگر تم بتا بھی دیتے تو کیا ہو جانا تھا ہونا تو وہی تھا جو قسمت لکھ چکی ہے

قسمت بدلی بھی تو جا سکتی ہے نا انسان کیا کوشش کرے تو کیا کچھ نہیں ہو سکتا؟؟؟؟

!!!مختلف قسم کی سوچیں اس پر حاوی ہو رہی تھی

ازمار ہے میرو کے لیے کچھ ہلکا پھلکا بنانے کے لیے کچن میں آتی ہے

!!!!جب اماں بولتی ہے دانش گھر آ گیا ہے اس کو بھی کھانے کا پوچھ لو

دانش بھیا کب آئے؟؟؟

وہ چونک کر اماں سے پوچھتی ہے ابھی کچھ دیر پہلے آئیے ہیں تمہارے کمرے میں گئے تھے کھانا دینے کا کہنے کے لیے لیکن پھر پتہ نہیں کیا ہوا

دوبارہ ویسے ہی اپنے کمرے میں چلا گیا ہے میں آوازیں دیتی رہ گئی ہوں لیکن مجھے اس نے کوئی جواب نہیں دیا اماں بولتی ہے اور ازمارے کو یوں لگا جیسے کچھ تو غلط ہوا ہے!!!!

وہ اماں کو وہیں کچن میں چھوڑ دانش کے کمرے کی طرف بڑھ جاتی ہے جیسے ہی وہ دانش کے کمرے میں جاتی ہے دانش کو اپنا سر پکڑے شیشے کے سامنے کھڑے دیکھ کر وہ پریشانی سے اس کی طرف بڑھتی ہے!!!!

دانش بھیا کیا ہوا آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے آپ ایسے وہاں پر کیوں کھڑے ہیں لیکن دانش خاموش رہتا ہے ایسے جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو جب ازمار دوبارہ بولتی ہے ایسا ری ایکٹ کیوں کر رہے ہیں کچھ بول

کیوں لے رہے ہیں میرے دل کو کچھ اور ہے پلیز بھیا وہ بتائیں تو صحیح صبح !!!!تو آپ بالکل ٹھیک تھے اب آپ کو کیا ہو گیا ہے

دانش کی آواز اس کی قدم جھگڑ لیتی ہے وہ میری محبت ہے؟؟؟

میں نے میں نے اپنی محبت اپنے دل میں دبا کے رکھی تھی کبھی کسی کو احساس تک نہیں ہونے دیا تھا لیکن میری محبت مجھ سے کیسے چھین سکتی ہے وہ کیسے کسی اور کی ہو سکتی ہے میں اسے کسی اور کا نہیں ہونے دوں گا وہ صرف اور صرف میری ہے ازمارے کو تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ کس کی بات کر رہے ہیں ہمیشہ سے سلجھا اور نرم طبیعت والا دانش اس وقت کوئی جنونی شخص لگ رہا تھا جس کی آنکھوں میں وحشت ہی وحشت !!!! تھی

لیکن بھیا ہوا کیا ہے کس کی بات کر رہے ہیں آپ؟؟؟؟

میرو تمہاری دوست میرو کی میں بات کر رہا ہوں لگتا ہے بھیا نے سب سن لیا ہے ازمارے دل میں سوچتی ہے!!!

کیا آپ میرو کو پسند کرتے ہیں؟؟ وہ دانش کی طرف دیکھ کر اس سے پوچھتی ہے؟؟؟

جب دانش خاموشی سے سر ہاں میں ہلا دیتا ہے!!!

کب سے؟؟جب سے میں تمہیں پہلے دن یونیورسٹی چھوڑنے گیا تھا

!!! اس دن سے

تو آپ نے بھیا آج تک مجھے بتایا کہ کیوں نہیں کیونکہ میں چاہتا تھا پہلے میں کچھ بن جاؤں اس لائق بن جاؤں کہ میں اس کے لیے اس کے گھر والوں سے رشتہ مانگ سکوں!!!

اگر یہ عشق ھے تو پھر, وہ شدتیں کہاں گئیں؟
اگر یہ وصل ھے تو پھر, محال کیوں نہیں رھا؟

کہیں سے نقش بجھ گئے, کہیں سے رنگ اُڑ گئے
یہ دِل تیرے خیال کو, سنبھال کیوں نہیں رھا؟

ابان شاہ اس وقت سٹڈی روم میں بیٹھا ہوا کوئی کتاب پڑھ رہا تھا جب مہران شاہ اس کے پاس آتا ہے بابا مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے!!!

ابان شاہ اپنی کتاب بند کر کے سائیڈ پہ رکھتے ہیں اور پھر مہران شاہ کی طرف دیکھ کر پوچھتے ہیں کیا بات کرنی ہے برخوردار نے جو آج سٹڈی روم تک آ پہنچا ہے؟؟؟

بابا مجھے شادی کرنی ہے!!!

اتنی جلدی کیا ہے شادی کی ابھی تو تمہارا بڑا بھائی رہتا ہے اس کی تو شادی ہو جائے گی لیکن بابا مجھے جلد شادی کرنی ہے شادی نہیں تو نکاح !!!!تو میرا کرے نا

پتہ نہیں آج کل کے بچوں کو کیا ہو گیا ہے شادی ہو نہ ہو نکاح لازمی کرنا ہے کس سے کرنی ہے شادی کوئی دیکھ رکھی ہے تو بتاؤ جب وہ سر !!! کھجاتا ہوا بولتا ہے میرو کی دوست ہے

کون کس کی بات کر رہے ہو؟؟؟

وہی ازمارے لاشاری "اپنی اور اس کی عمر کا فرق دیکھا ہے؟

عمروں میں کیا رکھا ہے باباسائیں "محبت ہونی چاہیے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں اور اسے کسی بھی قیمت پر حاصل کر کے رہوں گا !!

اور رہی بات عمر کی تو مما بھی تو آپ سے کتنی چھوٹی ہے اور پھر زوہان بھی تو میرو سے کتنا بڑا ہے تب تو آپ لوگ نہیں بولے اور میری بار آپ کیوں ایسا بول رہے ہیں !!!!

مہران شاہ کو تو غصہ ہی آگیا تھا "اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ اس کے گھر والے اس رشتے کے لیے مان جائیں گے ؟؟؟

مان جائیں گے تو اچھی بات ہے اور اگر نہ مانیں گے تو زبردستی کرنی بھی مجھے آتی ہے میں ازمارے کو ہر حال میں حاصل کر کے رہوں گا شادی کروں گا تو صرف ازمارے لاشاری سے اور اگر وہ اور اس کے گھر والے سیدھی طرح نہ مانے تو مجھے انگلی ٹیڑی کرنی بھی آتی ہے!!!!

اچھا اچھا اب اتنے زیادہ اتاولے نہیں ہو "تمہاری ماں سے بات کرتا ہوں پھر چلتے ہیں ان کے گھر رشتہ لے کر بات کرنی نہیں ہے بات ابھی کریں اور آج ہی جائیں مہران شاہ توں جیسے آج ہی سب کچھ کروانے کے چکر میں تھا!!!

ہوائی گھوڑے پر کیوں سوار ہو؟؟بس میں نے کہہ دیا نا آج جائیں تو مطلب آج جائیں؛؛؛

جیسے تمہاری مرضی ہے ابان شاہ جانتے تھے کہ مہران شاہ شروع سے ہی ضدی پن کا ہے اگر وہ کسی چیز کے بارے میں ٹھان لیتا ہے تو وہ جب تک کر نہ لے اس کو سکون نہیں اتا اگر اس نے اس شادی کے بارے میں ٹھان لیا ہے تو وہ کر کے رہے گا اس لیے اس کے اگے بحث کرنا معنی نہیں رکھتا تھا!!!!

اور پھر جلد سب کچھ اتنی جلدی میں ہوا کہ کسی کو کچھ بتانے کا موقع بھی نہیں ملا صرف حویلی والے ہی کچھ مٹھائیں اور تحفے لے کر ازمارے کے گھر پر موجود تھے گاڑی جیسے ہی ازمارے کے گھر کے قریب رکتی ہے محلے والے نکل نکل کر دیکھتے ہیں کیونکہ آج سے پہلے اتنے بڑے گھر سے کوئی مہمان یا اتنی بڑی گاڑی اس محلے میں نہیں آئی تھی حیرانگی تو

بنتی تھی محلے والوں کی گاڑی میں سے نکلتی قیمتی لباس پہننے عورتیں اور مرد دیکھ کر سب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی!!!!

"جب وہ لوگ دانش کے گھر کے سامنے جا کر کھڑے ہوتے ہیں

مہران شاہ اپنی پوری پرسنلٹی کے ساتھ گاڑی سے اترتا ہے آج اس سوٹ کی نسبت بلیک کلر کی جینز اور ٹی شرٹ پہن رکھی تھی جس میں اس کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا وہ لوگ دانش گھر کا دروازہ بجاتے ہیں!!!

اصل میں مہران نے اس کو بتا دیا تھا کہ اج اس کے گھر والے ان کے گھر آئیں گے اس لیے دانش کام پر نہیں کیا تھا سوچوں میں تو وہ بھی الجھا

ہوا تھا کہ اخر ایسی کیا بات ہے کہ آج اتنی اونچی حویلی والے اس کے گھر میں آرہے ہیں اصل بات سے وہ بھی انجان تھا !!!!

جب باطشہ میر واور ابان شاہ اندر جاتے ہیں اور ان کے جاتے ہی مہران شاہ گاڑی کو ایک سائیڈ پر لگاتا ہوا ان کے پیچھے اندر چلا جاتا ہے اماں کے تو ہاتھ پیر پھول رہے تھے اتنے بڑے لوگ پہلی بار ان کے گھر ائے تھے اس کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے؟ جب باطشہ ان کے قریب جا کر سلام دعا ہونے کے بعد ان کو بولتی ہے بہن جی آپ پریشان کیوں ہو رہی ہیں آپ ادھر آکر بیٹھے ناہم لوگ آپ لوگوں سے بات کرنے آئے ہیں!!!!

کچھ بھی کھانے پینے کا انتظام نہیں کیجئے گا اماں جب بولتی ہے لیکن بہن جی کچھ نہ کچھ تو کھانے کو دینا ہی ہو گا آپ لوگ ہمارے ہاں پہلی بار آئے ہیں تو ایسے اچھا تو نہیں لگے گا ناجب باطشہ بولتی ہے بہن آج ہم آپ کے گھر میں بہت خاص مقصد سے آئے ہیں آپ ہمیں بس وہ ہمارا مقصد پورا کر دیجیے کھانے پینے کا کیا ہے وہ تو پھر بھی ہوتا رہے گا؛؛؛

جب نہ سمجھے سے اماں دانش کی طرف دیکھتی ہے اور دانش اماں کی طرف سے ان کے آنکھوں میں سوال ابھرتے دیکھ کر ابان شاہ دانش سے مخاطب ہوتے ہیں آج ہم آپ کے گھر بہت خاص مقصد سے آئے ہیں!!!

کس مقصد سے؟؟؟؟

آپ حکم کریں سر دانش مودب سا بولتا ہے باطشہ کو تو وہ لڑکا پہلی نظر میں ہی بہت اچھا لگا تھا جبکہ میر و خاموش خاموشی ایک سائیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی اس نے آج فروزی کلر کی لانگ فراک پہنی ہوئی تھی جو اس کے سرخ سفید کلر پر بہت جچ رہی تھی دانش نے ایک گہری نظر اس پر ڈال کر دوبارہ ابان شاہ کی طرف متوجہ ہو گیا تھا!!!

دانش کا میر و کو یوں نے نہارنا اور میر و کا چوری چوری دانش کو دیکھنا کسی اور نے نوٹ کیا ہو یا نہ ہو لیکن مہران شاہ نے بڑی گہرائی سے یہ منظر دیکھا تھا اور بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہوا تھا؟؟؟

جب ابان شاہ بولتے ہیں ہم آپ کے گھر اپنے چھوٹے بیٹے مہران شاہ کے لیے آپ کی بیٹی کا رشتہ لے کر آئے ہیں ہمیں ہمیں بہت خوشی ہو گی اگر اپ ہمارا مان سے بڑھایا ہوا ہاتھ تھام لیں گے ابان شاہ بولتے ہیں ہے دانش اور اماں کو جو سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی ایک طرف خوشی بھی تھی کہ ان کی بیٹی کے لیے اتنے بڑے گھر سے رشتہ آیا ہے لیکن دوسری طرف ڈر بھی تھا یہ بڑے گھر کے لوگوں کی سوچ بہت چھوٹی ہوتی ہے (لیکن یہ بھی سچ ہے کہ تمام بڑے لوگ ایک جیسے بھی نہیں ہوتے ہیں)

ابان شاہ اور باطشہ کی نیچر تو اماں دیکھ ہی چکی تھی ان کو خاموش دیکھ کر ابان شاہ۔ بولتے ہیں آپ لوگ سوچنے کا ٹائم لے لیں ہمیں کوئی

اعتراض نہیں ہے لیکن اگر آپ ہاں کر دیں گے تو ہمیں اچھا لگے گا جب اماں بولتی ہے ہمیں آپ لوگ ایک دو دن سوچنے کا ٹائم دیں!!!

مہران شاہ کا تو دل کر رہا تھا کہ ابھی کے ابھی ہاں ہو جائے رشتے کی لیکن وہ بھی لڑکی والے تھے اتنی جلدی ہاں کیسے بول سکتے تھے ان کی بیٹی کا معاملہ تھا آخر چھان بین تو ان کا بھی حق تھا!!!

جی جی آپ جتنا ٹائم چاہیں لے سکتے ہیں ہم آپ لوگوں کا ڈر سمجھ سکتے ہیں آخر بیٹی کا معاملہ ہے "انشاءاللہ آپ کی بیٹی کو اپنی میرو کی طرح ہی سمجھیں گے باطشہ اپنی طرف سے اماں کو پوری تسلی دیتی ہے جب دانش بولتے ہیں جی آنٹی انشاءاللہ ہم لوگ اپ لوگوں کو کل تک جواب دے دیں گے!!!!

اتنی دیر میں ازمار ہے چائے بنا کر اور ساتھ میں کچھ سنیکس لے کر آتی ہے اس نے آج بلیک کلر کی کرتی شلوار پہن رکھی تھی اور سر پر بلیک ہی دوپٹہ اچھے سے اوڑھا ہوا تھا مہران شاہ تو اپنی شہزادی کو دیکھ کر آس پاس کے ہوش ہی بھلا بیٹھا تھا اس کی نظریں تو ازمارے سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی جبکہ اس کو یوں ڈھیٹوں کی طرح ازمارے کو نہارتے دیکھ ابان شاہ نے اس کا کندھا بھی ہلایا تھا لیکن وہ بے شرموں کی طرح ازمارے کو نہارنے میں ہی مصروف تھا خود پر نظروں کی تپش محسوس کر کے ازمارے کے لیے تھا وہاں پہ بیٹھنا ہی محال ہو رہا تھا؛؛؛

وہ باطشہ اور ابان شاہ سے پیار لیتی ہوئی میرو کو وہاں سے لے کر اپنے کمرے میں غائب ہو جاتی ہے اور اس کے جانے کے بعد مہران شاہ کو

ایسے لگا جیسے ساری رونق ہی ختم ہو گئی پھر وہ دل مسوس کر کر بیٹھا رہا جب تک وہ لوگ حویلی کے لیے نہیں نکلے تھے ازمارے کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے وہ ترس ہی گیا تھا لیکن ازمارے دوبارہ باہر نہیں نکلی تھی !!!!

تمہیں کچھ پھول بھیجے ہیں

انہیں رکھ لو❣

مگر خوشبو سے یہ کہہ دو

نہ بکھرے وہ

تمہیں کچھ خواب بھیجے ہیں

انہیں دیکھو❣

ذرا تعبیر سے کہہ دو

کہ سچی ہو

تمہیں کچھ شبد بھیجے ہیں

♥انہیں پڑھ لو

مگر ہر شبد کی تاثیر سے کہہ دو

♥کہ اچھی ہو

تمہیں جو رنگ بھیجے ہیں

یہ سارے روپ میرے ہیں

. ستم کی دھوپ سے کہہ دو

،..در و دیوار پہ دل کی نہ اترے وہ

آخر آج وہ دن آ ہی گیا تھا جب مہران شاہ اور ازمارے لاشاری کا نکاح طے پایا گیا تھا ہوا کچھ یوں تھا کہ ابان شاہ کے رشتہ مانگنے کے دو دن بعد دانش نے ان کو فون کر کے ہاں بول دیا تھا پھر مہران شاہ کے فورس کرنے پر ان لوگوں نے منگنی کی بجائے سیدھا نکاح کرنے کا سوچا تھا!!!

(کچھ دونوں بعد)

میرو بھی اپنا ہر غم بھلائے اپنے لالہ اور بیسٹ فرینڈ کے نکاح کی تیاریوں میں مصروف ہو چکی تھی جب یہ بات چل رہی تھی کہ مہران شاہ اور ازمارے کا نکاح کر دیا جائے تو ساتھ میں میرو اور زوہان کے نکاح کی بھی عشاء نے ڈیمانڈ رکھی تھی لیکن مہران شاہ کو میرو اور دانش کے

درمیان میں کچھ لگ رہا تھا اس وجہ سے وہ معاملے کی طے تک جانے کے لیے اس نے اپنے بابا سائیں کو منع کر دیا تھا !!!!

یہ کہے کر کے میری ایک لاڈلی بہن ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میری بہن اپنے بھائی کی شادی پر اپنے دل کے ارمان پورے نہ کر سکے اور دلہن بن کر بیٹھ جائے اس لیے ابھی میرو اور زوہان کا نکاح نہیں کرتے ہیں تا کہ میری بہن میرے نکاح میں اپنی ہر خوشی پوری کر سکے !!!

میرو کا نکاح روکنا تو محض ایک بہانہ تھا بات دراصل کچھ اور تھی (مہران شاہ یہ چاہتا تھا کہ میرو اور دانش کے درمیان میں جو کچھ بھی ہے وہ میرا وہم ہے یا سچ ہے وہ پتہ کرنے کے لیے اس نے میرو اور زوہان کا نکاح نہیں ہونے دیا تھا) کیونکہ اسے ہر حال میں اپنی بہن کی

خوشی عزیز تھی اور پھر ایک بھائی ہونے کے ناطے اس کا فرض بھی بنتا تھا اپنی بہن کی زندگی میں خوشیوں کے رنگ بھرنے کا!!!

آج مہران شاہ میرو کو لے کر کراچی کے مشہور مال میں آیا ہوا تھا نکاح کی شاپنگ کرنے کے لیے اس نے دانش اور ازمارے کو بھی بلا لیا تھا دانش اور ازمارے تو پہلے ہی وہاں پر پہنچے ہوئے تھے جب مہران شاہ میرو کو لے کر اپنی مرسیڈیز سے اترتا مال کے اندر جاتا ہے!!!

وہ دانش کو فون کر کے پوچھتا ہے دانش اس کو اوپر تھرڈ فلور پر آنے کا بولتا ہے تو وہ دونوں لفٹ کے ذریعے تھرڈ فلور پر جاتے ہیں جہاں پر مہران شاہ کی نظر اپنی شہزادی پر پڑتی ہے جس نے آج بلیک عبائے کے ساتھ بلیک حجاب سے نقاب کیا ہوا تھا جس سے صرف اس کی آنکھیں

نظر آرہی تھی اس کو دیکھتے ہی مہران شاہ کی آنکھوں میں سکون سا اترتا محسوس ہوتا ہے !!!

وہ دونوں اگے بڑھتے ہوئے ان کے پاس آتے ہیں اور پھر ازمارے اور میرو بھی ایک دوسرے سے مل کر کافی خوش ہوتی ہیں جب مہران شاہ بولتا ہے میں ازمارے کو لے کر برائڈل ڈریس والی دکان پر جارہا ہوں میں اس کو نکاح کا ڈریس اپنی مرضی سے لے کر دینا چاہتا ہوں جب دانش ہاں میں سر ہلاتا ہے !!!

مہران شاہ ازمارے کو اشارہ کرتا ہے تو ازمارے اس کے پیچھے پیچھے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر چلنے لگتی ہے وہ کافی کنفیوز سی تھی رشتہ طے ہونے کے بعد اس کو مہران شاہ سے کافی جھجک سی محسوس ہونے لگی

تھی جب میرو بھی ان کے ساتھ چلنے لگی تھی تو مہران شاہ اس کو بولتا ہے میرو بیٹا آپ یہیں پہ رہو میں ابھی ازمارے کو نکاح کا ڈریس دلوا دو پھر اکٹھے شاپنگ کرتے ہیں "لیکن لالہ میں یہاں پہ کیسے ؟؟؟ آپ ادھر پاس والی دکان سے اپنے لیے کوئی ڈریس سلیکٹ کرو جب تک میں !!!!! ازمارے کو ڈریس دلوا کر واپس آتا ہوں پھر چلتے ہیں

!!!! تو میرو کو نا چاہتے ہوئے بھی ماننا پڑی تھی اپنے لالا کی بات

مہران شاہ ازمارے کو لے کر آگے نکل جاتا ہے میرو دکان کے اندر جانے لگتی ہے جب دانش اس سے مخاطب ہوتا ہے ؟؟؟

میرب "میرو کو ایسا لگا جیسے اس کا کسی نے نام سے پکارا ہے لیکن پھر اس کو وہم لگتا ہے پھر اگے جانے لگتی ہے جب دانش دوبارہ بولتا ہے

میرب میری بات سنو؟؟؟؟

!!!آپ نے مجھے بلایا ہے؟؟میرو دانش کی طرف دیکھ کر پوچھتی ہے

یہاں پہ میں آپ کو جانتا ہوں اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے آپ کا نام ہی میرب ہے تو آپ کو ہی بلاؤں گا نا؟؟؟؟

میرو شرمندہ سی ہو گئی تھی دانش کی بات سن کر جی کہیے کیا بات کرنی ہے دو منٹ کہیں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں دانش التجائی لہجے سے بولتا ہے میرو کو نا چاہتے ہوئے بھی اس کی بات مان جاتی ہے اور ہاں کر بول کر

کیفے ٹیریا کی طرف بڑھ جاتی ہے وہ لوگ کیفے ٹیریا کہ اندر داخل ہوتے ہیں وہاں پر سامنے ایک ٹیبل پر جا کر بیٹھ جاتے ہیں!!!

میرو کنفیوز سی اپنی ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں مروڑنے میں مصروف تھی جب دانش اس کی طرف دیکھ کر بولتا ہے کیوں ظلم کر رہی ہو اپنے نازک ہاتھوں پر میرب کھجل سی ہوتی ہاتھ چھوڑ کر سیدھی ہو کر بیٹھ جاتی ہے دانش بولتا ہے میرب مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی؟؟؟

!!! جب میرو بولتی ہے؟جی کہیں میں سن رہی ہوں

میرب آپ کا رشتہ پکا ہو گیا ہے؟؟؟

جی "کیا آپ اپنے کزن کو پسند کرتی ہیں یہ کیسا سوال ہے ؟؟؟

یہی تو سوال ہے میں آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ آپ اپنے کزن کو پسند کرتی ہے جس سے آپ کا رشتہ ہوا ہے !!!

لیکن آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں ؟؟؟

کیونکہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں میں آپ سے شادی کرنا چاہتا تھا 💔💔 لیکن آپ میرے ہونے سے پہلے ہی کسی اور کی ہو گئی

لیکن مجھے تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے آپ بھی مجھ سے محبت کرتی ہیں کیونکہ میں نے آپ کی انکھوں میں ہمیشہ اپنے لیے ایک الگ ہی احساس دیکھا تھا پھر اپ کیسے کسی اور کی ہو سکتی ہیں ؟؟؟؟

میرو کے پاس ان باتوں کا کوئی جواب نہیں تھا وہ سر جھکائے اپنے آنسو پینے کی کوشش کر رہی تھی جو باہر آنے کو بے تاب تھے "جب دانش !!!!! اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے اور التجا کرتا ہے

پلیز آپ اس رشتے سے انکار کر دیں آپ کبھی بھی انچاہے رشتے میں !!! خوش نہیں رہیں گی

میں۔۔میں مانتا ہوں میں آپ لوگوں کے جتنا امیر نہیں ہوں لیکن میں آپ کو ہمیشہ خوش رکھوں گا دنیا کی ہر خوشی ہر چیز لا کر آپ کے قدموں میں ڈھیر کر دوں گا بس آپ میری بن جاؤ وہ یہ بات کرتے ہوئے

اذیت کے آخری انتہا پے تھا !!!!

جب میرب سسکتے ہوئے بولتی ہے میں کیسے انکار کر دوں ؟؟؟

میرے بابا نے زبان دے دی ہے !!!

تو کیا تم اپنے بابا کی خاطر اپنی ساری زندگی یوں برباد کر لو گی روتے سسکتے گزار دو گی جس رشتے میں محبت ہی نہیں ہو گی تو وہ رشتہ کیسے چلے گا؟؟؟

آپ نے اتنی دیر کیوں کر دی اظہار کرنے میں آپ پہلے بھی تو اظہار کر سکتے تھے نامیر واپنے آنسو پہنچتے ہوئے دانش کی طرف دیکھ کر پوچھتی ہے؟؟؟؟

میں پہلے کچھ بننا چاہتا تھا میں چاہتا تھا میں اس لائق ہوں جو کہ تمہارے بابا سے رشتے مانگتے وقت مجھے اپنے سٹینڈر کی شرمندگی نہ رہے لیکن میں تو سٹینڈرڈ بنانے کے چکر میں رہا اور تمہیں کوئی اور لے گیا میری مانگی گئی دو عائیں بھی اللہ کے ہاں قبول نہ ہوئی اور کس کو آپ بن مانگے مل گئی!!!

جب میرو روتے ہوئے بولتی ہیں میں نے ہمیشہ آپ سے پیار کیا ہے
میں نے جب سے آپ کو دیکھا ہے میں نے تب سے آپ سے پیار کیا
شاید تب تو میں محبت کے میم سے بھی واقف نہ تھی میرے دل میں
آج بھی آپ ہیں اور ہمیشہ آپ رہیں گے لیکن یہ بھی سچ ہے میں اپنی
چار دن کی محبت کے لیے اپنے ماں باپ کا 20 سالہ پیار نہیں بھلا سکتی
اس کے لیے مجھے اپنی محبت کی قربانی بھی دینا پڑی تو میں دوں گی اور یہ
!!!! کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی

ابھی وہ لوگ باتیں ہی کر رہے تھے جب مہران شاہ چلتا ہوا ان کے پاس
آتا ہے مہران شاہ کو دیکھ کر میرو کی تو رنگت پیلی زرد پڑ گئی تھی جبکہ
دانش بھی شرمندگی سے سر جھکا لیتا ہے مہران شاہ دونوں کو ایک نظر
!!! دیکھ کر ان کو بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہے اور ساتھ خود بھی بیٹھ جاتا ہے

جب وہ میرو سے مخاطب ہوتا ہے میرو بچے کیا میں نے آپ سے پوچھا نہیں تھا کہ آپ اس رشتے سے خوش ہو کے نہیں اور تب کیوں نہیں آپ نے مجھے بتایا؟؟ میں نے ہمیشہ تمہیں اپنی بہن سے زیادہ بیٹی سمجھا ہے باباسائیں سے نا سہی مما سے نہ صحیح آپ مجھ سے تو اپنے دل کی بات کر سکتی تھی نہ؟؟؟؟

میرو چپ چاپ مہران شاہ کی باتیں سنتی رہتی ہے اور آنسو بہاتی رہتی ہے جب مہران شاہ ایک فیصلے پر پہنچتا ہوا کھڑا ہوتا ہے میرو اور دانش نہ سمجی سے اس کی طرف دیکھتے ہیں تو مہران شاہ ان کو دیکھ کر بولتا ہے کہ اسی بات کو یہیں پہ ختم کر دو اب جو کچھ بھی کرنا ہو گا مجھے خود کرنا ہو گا؟؟؟ اور میرو کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولتا ہے کہ اب سے کسی بھی چیز

کی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں تمہاری خوشیاں دینا تمہارے لالا کی ذمہ داری ہے پھر وہ چاہے جیسے مرضی دے ؟؟؟؟

میرو آگے بڑھ کر اپنے بھائی کو زور سے گلے لگا لیتی ہے اور بولتی ہے !!!! لالا آپ دنیا کے سب سے اچھے لالا ہو

ہاں ہاں "بس اب مکھن نہیں لگاؤ اور دانش بھی اگے بڑھ کے مہران شاہ کے گلے لگ جاتا ہے ! مہران شاہ کے دل میں کیا چل رہا تھا یہ تو آنے والا !!!! وقت ہی بتا سکتا تھا

لال حویلی میں صبح سے سب ملازموں کی ڈوریں لگی ہوئی تھیں سب گھن چکر بنے ہوئے تھے آخر کار حویلی کے چھوٹے بیٹے کا نکاح تھا کوئی معمولی بات نہیں!!!

حویلی کو نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا چونکہ نکاح کی رسم رات کو ادا کرنا طے پائی گئی تھی اس نے کلر فل لائٹوں سے حویلی جگمگا رہی تھی" نکاح کی خوشی میں پورے گاؤں کو آج کا کھانا حویلی کی طرف سے تھا اس لیے جو بھی کھانا کھانے آرہا تھا وہ اس حویلی میں رہنے والے کو ہاتھ اٹھا اٹھا کر دعائیں دے رہا تھا!!!!

اور اگر بات کی جائے حویلی میں رہنے والوں کی تو سب کو اپنی تیاری کی پڑی ہوئی تھی کسی کی سو کس نہیں مل رہی تھی تو کسی کا کرتا استری نہیں

ہوا تھا کسی کا میک اپ نہیں مل رہا تھا تو کسی کے کنگن نہیں مل رہے تھے باطشہ اور حسالہ تو صبح سے ہی کام میں جھوٹی ہوئی تھی جبکہ عشاء میڈم کو تو اپنے سجنے سنورنے سے ہی فرصت نہیں تھی وہ اس عمر میں بھی کام کرنے سے بہتر سجنا سنورنا زیادہ اہم سمجھتی تھی!!!!

امارہ اور اسمارہ تو رات کو ہی حویلی آگئی تھی جبکہ امل کو ایک ضروری کیس کے سلسلے میں جانا تھا تو وہ ابھی تک نہیں آئی تھی میر و امارہ اور اسمارہ سب لوگ ایک کمرے میں تیار ہو رہے تھے جبکہ زوہان اور ساحل مہران کی ٹانگ کھینچنے میں لگے ہوئے تھے اور مہران شاہ ان کی باتوں پر مسکرا رہا تھا!!!!

مسکراہٹ تو آج مہران شاہ کے ہونٹوں سے الگ ہی نہیں ہو رہی تھی

آخر کیوں نہ ہوتی وہ اپنی محبت جو پانے جا رہا تھا وہ محبت جس کو حرام

طریقے سے بنانے سے بہتر حلال طریقہ اپنایا تھا خوشی تو پھر اس کے

انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی!!!!!

لاشعاری ہاؤس کے چھوٹے سے گھر میں بھی خوشیوں نے اپنے پر

پھیلائے ہوئے تھے اس خوشی کے موقع پر پورا محلہ اکٹھا ہوا ہوا تھا سب

بڑی عورتیں ازمارے کو اس کے اچھے نصیب کی دعائیں دے رہی تھی

اس کے ہم عمر لڑکیاں اس کے پاس بیٹھی خوش گپیوں میں مصروف

تھیں!!!!

بیوٹیشن آچکی تھی جو ازمارے کو تیار کر رہی تھی ازمارے مہران شاہ کی دلوائی گئی "سفید کلر کی مکیسی جس پر ہلکے گولڈن کلر کا کام کیا ہوا تھا نفیس طریقے سے کیا گیا کام سفید مکیسی پر نہایت خوبصورت لگ رہا تھا اور کچھ بیوٹیشن کے ہاتھوں کا کمال تھا کہ وہ دولہن بن کر بہت پیاری !!!!لگ رہی تھی بالکل کوئی آسمان سے اتری ہوئی حور لگ رہی تھی

مہران شاہ اپنی شہزادی کو دیکھتا تو نہ جانے اس کا کیا ردعمل ہونا تھا ماشاءاللہ آپ تو بہت پیاری لگ رہی ہیں بیوٹیشن بولتی ہے تو اس !!!!ازمارے بلش کرنے لگی تھی

جب سے ان کا رشتہ طے ہوا تھا "ازمارے کی سوچوں کا مرکز صرف اور صرف مہران شاہ ہی بن گیا تھا وہ واقعی اپنی بات کا پکا تھا اس نے اس کے

پیپروں کے ختم ہوتے ہی اس کے لیے رشتہ لے آیا تھا اور ازمارے کے دل میں بھی مہران شاہ کے لیے فیلنگ آنا شروع ہو گئی تھی وہ دلہن بنی آئینے کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی اور دل میں مہران شاہ کو ہی سوچ ہی جا رہی تھی لیکن تھوڑی نروس بھی تھی اب اس کی زندگی کی ڈور دوسرے کے ہاتھ میں تھی جو ماں باپ کے گھر میں تو وہ جب تک رہی اس کی ماں نے بھائی نے اس کو شہزادیوں کی طرح رکھا تھا لیکن اس کو پورا یقین تھا اس کا ہم سفر بھی اس کو کسی شہزادی سے کم نہیں سمجھے گا!!!!!

سب لوگ حال میں جمع ہو چکے تھے مہران شاہ بھی کب سے اپنی شہزادی کا ویٹ کر رہا تھا لیکن ازمارے لوگ ابھی تک ہال میں نہیں پہنچے تھے مہران بے چینی سے بار بار پہلو بدل رہا تھا جب سائل شاہ اس کو دیکھ کر ایسے چھیڑنے لگا تھا بس کر بس کر شہزادے آجائے گی بھابھی اتنا بے صبرا کیوں ہو رہا ہے؟؟؟

بس بروتیرے بھابھی کو دیکھنے کی جلدی ہے اب تو صبر نہیں ہو رہا وہ بھی مہران شاہ تھا وہ کب کسی سے کم تھا پہلے ہی تو میری شادی ہے سمجھا کر و برو!!!

تو کیا تمہارا ارادہ ایک اور شادی کرنے کا بھی ہے؟؟؟

لگتا ہے بھابھی کو شکایت لگانی پڑے گی مہران شاہ ڈرنے گے ایکٹنگ کرتا ہے ابھی وہ لوگ آپس میں ہی باتیں کر رہے تھے جب حال کی لائٹیں بند ہوتی ہیں ایک روشنی جو سیدھی ہال کے گیٹ پر پڑ رہی تھی وہ جگمگانے لگی تھی جس میں میں سب چونک کر وہاں دیکھنے لگتے ہیں!!!

ازمارے سر پر لال دوپٹہ گھونگٹ اوڑھے جس پر مہران شاہ کی دلہن لکھا گیا تھا دانش کی باہوں میں باہیں ڈالے سنج سنج کر قدم رکھتے ہوئے مہران شاہ پر بجلیاں گراتی اس کے قریب آ رہی تھی مہران شاہ کو تو ایسے لگا جیسے وقت تھم سا گیا ہو!!!!

بے شک اس کا چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا لیکن مہران شاہ اچھے سے محسوس کر سکتا تھا وہ اس وقت دلہن بنی کس قدر خوبصورت لگ رہی تھی اس کو

دیکھنے کے لیے اس کا دل مچل اٹھا تھا لیکن ابھی نکاح نہیں ہوا تھا تو اس اس پر کوئی حق نہیں تھا وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے اگے بڑھ رہی تھی جب سٹیج پر آکر دانش ازمارے کا ہاتھ مہران شاہ کے ہاتھ میں دیتے ہوئے بولتا ہے ہم لوگوں نے آپ پر بھروسہ کر کے اپنی لاڈو آپ کو سونپی ہے مجھے پورا یقین ہے کہ آپ میری بہن کو شہزادیوں کی طرح رکھیں گے کبھی بھی اس کی آنکھوں میں آنسو آنے کا سبب نہیں بنیں گے ؟؟؟؟

مہران شاہ بولتا ہے میں وعدہ کرتا ہوں میں ازمار ہے کو اپنی جان سے بھی بڑھ کر پیار دوں گا" مجھے پورا یقین ہے دانش بولتا ہے !!!

مہران شاہ اپنی شہزادی کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے اپنے ساتھ لے جا کر صوفے پر بٹھا دیتا ہے اور تھوڑی دیر بعد آبان شاہ نکاح خواں کے ساتھ نکاح پڑھانے کے لیے آتے ہیں ازمارے کے تو آنسو ہی نہیں رک رہے تھے ماں باپ سے جدا ہونا ایک لڑکی کے لیے آسان تھوڑی ہے" یہ وقت ایک لڑکی کے لیے کس قدر بھاری ہوتا ہے صرف لڑکیاں ہی سمجھ سکتی ہیں ایک گھر جس نے اس نے 24\20 سال گزارے ہوں پھر اپنی زندگی کے نئے سفر پر نکل پڑے یہ اس کے لیے مشکل ترین کام ہوتا ہے!!!!

ازمارے لاشاری ولد احمد لاشاری آپ کا نکاح مہران شاہ ولد ابان شاہ کے ساتھ حق میر 50 لاکھ روپے طے پایا ہے کہ آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟؟

"""""""قبول ہے

!!!ازمارے کی سسکتی ہوئی آواز حال میں سنائی دیتی ہے

ازمارے لاشاری آپ کا نکاح مہران شاہ والد ابان شاہ کے ساتھ 50 لاکھ حق مہر طے پایا ہے کہ آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟؟

""""""" قبول ہے

ازمارے کے تین دفعہ قبول کرنے کے بعد مہران شاہ سے بھی یہی الفاظ بولے گئے تھے دونوں نے ایک دوسرے کو قبول کر لیا تھا نکاح ہونے کے بعد سب ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے لیکن مہران شاہ !!!!!!! کی نظریں تو اپنی شہزادی کو دیکھنے کے لیے ہی بیتاب تھیں

میرو ازمارے کو لے کر برائیڈل روم میں چلی گئی تھی جبکہ سائل شاہ اور دانش زوہان مہران کے اس پاس بیٹھے ہوئے تھے مہران شاہ کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اڑ کر اپنی شہزادی کے پاس چلا جائے وہ کسی طرح ان سے جان چھڑا کر باہر آیا تھا اور اس کی نظریں میرو کی تلاش میں تھی !!!! کیونکہ میرو تھی جو اس کے ملاقات ازمارے سے کروا سکتی تھی

میرو ازمارے کو روم میں بٹھاتی ہوئی اس کے لیے جوس لینے کا بول کر باہر چلی جاتی ہے جبکہ ازمارے تھکن سے چور اپنی انکھیں بند کر کے وہیں کرسی پر بیٹھ جاتی ہے دوپٹہ اس نے اتار کر سائیڈ پہ رکھ دیا تھا بھاری دوپٹہ ہونے کی وجہ سے اس کو کافی الجھن ہو رہی تھی !!!

میرو جیسے ہی باہر نکلتی ہے اس کو سامنے مہران شاہ نظر آتا ہے ایسے لگتا ہے جیسے وہ کسی کو ڈھونڈ رہا ہو !!!

میرو اس کی طرف آتی ہے "لالا آپ کسے ڈھونڈ رہے ہیں؟؟؟

میرو میرے بچہ میں آپ کو ہی ڈھونڈ رہا تھا دیکھو تو میرو آپ میرا پیارا بچہ ہو نا؟؟؟

جی۔جی لالا میں آپ کا بچہ ہوں ؟اس میں کوئی شک تو بس میری ازمارے سے ملاقات کرواد و کسی نہ طرح نہ بھئی اس کے لیے تو اپ کو پیمنٹ دینی پڑے گی پھر سوچا جا سکتا ہے وہ بھی میرو تھی اچھا تو بھائی سے رشوت لو گی دیکھ لوا گر دے سکتے ہو تو ملاقات کرواسکتی ہوں ورنہ سوچتے ہی رہو گے تو وہ اپنا بٹوا نکالتا ہوا اس کے ہتھیلی پر رکھتا ہے لو تم بھی کیا یاد کرو گی میرو کھلکھلا کر ہنسنے لگتی ہے ٹھیک ہے جاؤ آپ کے پاس 10 منٹ ہے "میرو اس کو برائڈل روم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہال کی طرف چلی جاتی ہے!!!

مہران شاہ بھاری قدم اٹھاتا ہوا برائڈل روم کے اندر چلا جاتا ہے وہ اندر جا کر دروازہ بند کرتا ہے ازمارے جو آنکھیں بند کر کیے ہوئی تھی بولتی

ہے میرو یار میں تو بہت تھک گئی ہوں پلیز تھوڑا سا سر ہی دبا دو درد
ہونے لگ گیا ہے اس کو لگا شاید میرو آئی ہے جب مہران شاہ لب دبائے
اس کے پاس جاتا ہے اور اس کے پیشانی پر اپنی انگلیوں سے مساج کرنے
لگا" مردانہ انگلیاں محسوس کرتے ہی ازمارے کے پورے جسم میں
کرنٹ سا لگ جاتا ہے" وہ جھٹ آنکھیں کھول کر دیکھتی ہے تو سامنے
!!!!! مہران شاہ کو دیکھ کر وہ چونک سی گئی تھی

آپ۔ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں میرو آتی ہی ہو گی۔ میرو نہیں آئے گی
وہ اس کے پاس آتا ہوا اس کو کندھے سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کرتا
ہے اور اسے سر سے پاؤں تک نہارنے لگا تھا ازمانے کو اب محسوس ہوا
تھا کہ وہ دوپٹے کے بغیر کھڑی ہے وہ شرم سے نظریں جھکا گئی تھی جیسے
ہی وہ پلکوں کی باڑ نیچے گراتی ہے مہران شاہ کو اپنا دل بھی اس کے ساتھ

ہی جاتا ہوں محسوس ہوا تھا وہ اگے بڑھ کر اس کی پریشانی پر اپنا محبت کی پہلی مہر ثبت کرتا ہے !!!!

اس کے ہونٹوں کی نرمی اپنی پریشانی پر محسوس کر کے ازمارے کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے مہران شاہ اس کی پیشانی پر سے ہوتا ہوا پھر باری باری اس کی آنکھوں پر اپنے ہونٹ رکھتا ہے اس کے بعد اس کی دونوں گالوں پر اور پھر اس کو اپنے سینے سے لگا لیتا ہے ازمارے میں تو ہمت نہیں بچی تھی کہ وہ مذمت کر پاتی اور مہران شاہ کو تو اپنی منمانیاں کرنے کا موقع مل گیا تھا !!!

پھر اس کی بیوٹی بون پر اپنے دانت گاڑ دیتا ہے جیسے ہی وہ دانتوں سے کاٹتا ہے ازمارے ایک زور کی سسکاری لیتی ہے لیکن یہاں پرواہ کس کو

تھی مہران شاہ پر تو پیار کا بھوت سوار ہو چکا تھا اور پھر عورت بھی اپنے من پسند کی ہو تو مرد بے قابو ہو ہی جاتا ہے جیسے مہران شاہ ہو چکا تھا وہ اس کی بون بیوٹی پر جگہ جگہ اپنے پیار کی برسات کرتا ہوا ساتھ دانت !!! بھی گھاڑتا جا رہا تھا

پھر اس کو دیوار کے ساتھ پش کرتا ہوا پیچھے سے اس کی میکسی کی زپ کھول دیتا ہے جیسے ہی وہ اس کی میکسی زپ کھولتا ہے ازمارے اپنے ہاتھ پیچھے رکھنے کی کوشش کرتی ہے مہران شاہ اس کے دونوں ہاتھوں کو جکڑ !!! کر اس کی کوشش ناکام کر دیتا ہے

پلیز۔۔۔ نہیں کریں چپ آج کچھ نہیں بولو گی آج مجھے اپنی مرضی کرنے دو وہ جیسے ہی اس کی زپ کھولتا ہے میکسی کندھوں سے لٹک جاتی

ہے وہ میکسی کو کندھے سے ہٹا کر وہاں پر بھی اپنے لب رکھتا ہے

ازمارے کی تو ہمت جواب دے رہی تھی کیا ہوا؟؟ شہزادی میرا اتنا سا۔

پیار برداشت نہیں کر پا رہی ہو تو پوری رات مجھے کیسے برداشت کرو

گی؟؟؟

بہت بے شرم ہیں آپ۔۔۔بے شرمی تو ابھی میں نے دکھائی نہیں

ہے میری جان "ایسا بول وہ اس کے ہونٹوں پر جھک جاتا ہے اس کے

ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لے کر وہ ان کو ٹافی کی طرح چوسنے لگا تھا

کافی دیر بعد ایسے اپنے منہ میں خون کا ذائقہ محسوس ہوتا ہے شدت سے

چوسنے کی وجہ سے ازمارے کے ہونٹوں پر ہلکے ہلکے کٹ لگ گئے تھے

جس کی وجہ سے خون رسنا شروع ہو چکا تھا" لیکن مہران شاہ کا دل تو

ازمارے کو چھوڑنے کو تیار ہی نہیں تھا اس کی میکسی کو وہ دونوں کندھوں سے ہٹا چکا تھا!!!

ازمارے کی سسکاریاں پورے کمرے میں گونج رہی تھیں وہ اپنی سانسیں درست کر رہی تھی زور زور سے سانس لینے کی وجہ سے ازمارے کے ابھار اوپر نیچے آ رہے تھے مہران شاہ بڑی دلچسپی یہ منظر دیکھتا ہے وہ خود کو روک ہی نہیں پاتا اور وہ اگے بڑھ کر اس کے ابھرے ہوئے ابھاروں پر میکسی کے اوپر سے ہی لب رکھ چکا تھا ازمارے زور سے سسکاری لیتی ہے اسے یو محسوس ہوتا ہے جسے اس کے جسم پر چونٹیاں رینگ رہی ہیں!!!!!

وہ اس کے کان کے پاس جا کر اس کے کان پر اپنے دانت ٹچ کرتا ہے اور پوچھتا ہے کیا ہوا میری جان ابھی سے گھبرا گئی ہوا ابھی سے مشکل میں پڑ گئی ہوا ابھی تو ساری زندگی میرا دیوانہ پن سہنا ہے تمہارا شاہ رومنس کے معاملے میں بڑا بولڈ قسم کا ہے اس کی بولڈ نس تو تمہیں سہنی ہی پڑے گی!!!

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

مجھے اُداس کر گئے ہو خُوش رہو،

میرے مزاج پر گئے ہو خُوش رہو

میرے لئے نہیں رُک سکے تو کیا ہُوا،

جہاں کہیں ٹھہر گئے ہو خُوش رہو

اُداس ہو کسی کی بیوفائی پر،
وَفا کہیں تو کر گئے ہو خُوش رہو

تُمہیں تو میرے عشق پہ ناز تھا،
!اُسی سے اب مکر گئے ہو خُوش رہو

میر و مہران شاہ کو ازمارے کے پاس بھیج کر خود چلتی ہوئی سٹیج پر آتی ہے اس نے فروزی کلر کا لہنگا پہن رکھا تھا جس کی کرتی پر نہایت خوبصورتی سے کام کیا گیا تھا فروزی کلر کے ہی دوپٹے پر بھاری لیس دار کام ہوا ہوا تھا لمبے گھنے بال اس نے کھلے چھوڑ رکھے تھے پیروں میں ہائی ہیل پہنے

لائٹ سامیک اپ کیے وہ کوئی باربی ڈول ہی لگ رہی تھی۔بے شک فروزی کلر اس کی گوری رنگت پر بہت زیادہ کھل رہا تھا!!!

دانش لاشاری کی تو نظریں بھٹک بھٹک کر میرو پر ہی جا کر رک رہی تھیں وہ کب سے اپنی ترستی ہوئی آنکھوں کی پیاس بجھا رہا تھا میرو بھی چوری چھپکے دانش کو دیکھ لیتی تھی لیکن پھر اپنی نظر جھکا جاتی تھی اس کی نظروں کا یوں جھکانا اٹھانا دانش کے دل میں ایک طوفان سا برپا کر چکا تھا!!!!

دانش سے کچھ فاصلے پر زوہان خان زادہ بھی موجود تھا اس نے آج بلیک تھری پیس پہن رکھا تھا اپنی بھرپور وجاہت کے ساتھ ہال میں موجود ہر ایک لڑکی کا کرش بنا ہوا تھا" لیکن جس کی توجہ ایسے چاہیے تھی" وہ تو

اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہی تھی جب سے وہ ہال میں آیا تھا میرو نے ایک نظر بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تھا جبکہ اس کی تو نظر میرو سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی زوہان خانزادہ کو آج وہ کوئی آسمان سے اتری ہوئی حور ہی لگ رہی تھی!!!!

میرو کو دیکھ زوہان کا دل کر رہا تھا اس کو اپنی باہوں میں سمالے "لیکن وہ ایسا کر نہیں سکتا تھا ایک تو اتنے زیادہ لوگ اوپر سے میرو تو اس کو کوئی رسپانس ہی نہیں دے رہی تھی وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر آخر کار میرو کی جانب آتا ہے!!!!

میرو اموکے ساتھ باتوں میں مصروف تھی زوہان ان کے پاس آتا ہے اور بولتا ہے؟؟؟

ہیلو بیوٹی فل گرلز کیسی ہو؟؟آپ دونوں جب امارہ زوہان کی طرف دیکھ کر بولتی ہے؟؟؟

سیدھی طرح ہی پوچھ لو نا میرو سے کیسی ہے میرو؟تو زوہان کھلکھلا کر ہنسنے لگتا ہے جبکہ میرو اپنی نظریں نیچے ہی رکھتی ہے زوہان کو اس کو ایوں اگنور کرنا کافی ناگوار گزرتا ہے" وہ میرو سے آخر مخاطب ہو ہی پڑتا ہے میرو کیا بات ہے تم میری طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتی ہو جب میرو کی باریک سی آواز آتی ہے نہیں ایسا کچھ نہیں ہے کیسے ہیں آپ !!!!

میں ٹھیک ہوں" بہت پیاری لگ رہی ہو وہ میرو کو اپنی نظروں کے حصار میں رکھ کر بولتا ہے!!!!

مجھے لگتا ہے مجھے ماما بلا رہی ہے؟ میرو بہانہ بناتی ہوئی زوہان کی بات کو سنا ان سنا کرتی ہوئی وہاں سے چلی جاتی ہے زوہان خانزادہ افسوس سے سر جھٹک کر آگے بڑھ جاتا ہے جبکہ امارہ نے پرسوچ نظروں سے ان دونوں کو دیکھا تھا!!!!!

اسمارہ کو کب سے پیاس محسوس ہو رہی تھی وہ اپنے اس پاس پانی تلاش کرتی ہے اور اسے دو ٹیبل چھوڑ کر ایک جگہ پر پانی کی بوتل اور گلاس نظر

آتا ہے وہ اپنی ساڑی کا پلو سنبھالتی ہوئی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی پانی پینے کے لیے جاتی ہے ابھی وہ پانی گلاس میں ڈال کر پینے ہی لگتی ہے جب اس کے پیچھے ساحل شاہ آکر کھڑا ہوتا ہے اپنے پیچھے کسی کو دیکھ کر وہ چونک سی جاتی ہے؟؟؟؟

جب پیچھے مڑ کر دیکھتی ہے ساحل شاہ اپنے دونوں بازو فولڈ کیے محبت بھری نظروں سے اس کو ہی دیکھ رہا تھا اسمارہ نے آج سرخ کلر کی ساڑی پہنی ہوئی تھی جس کا بلاؤز اس کو کافی فٹ تھا اور کچھ چھوٹا بھی تھا جو پیٹ سے اوپر تک تھا اسی وجہ سے وہ انکمفرٹیبل سا محسوس کر رہی تھی بار بار پلو سے اپنا پیٹ کور کر رہی تھی اصل میں یہ ساری اس کو ساحل شاہ نے !!!!ہی دلائی تھی مہران شاہ کے نکاح پر پہننے کے لیے

!!!!شاہ"آپ؟آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا؟

بھلا ایسے بھی آکر چوروں کی طرح کھڑا ہوتا ہے؟؟؟

اچھا تو اب میں اپنی جانم سائیں کو چور لگنے لگا ہوں؟؟؟

اس میں کوئی شک؟؟چور تو آپ ہیں تبھی تو میری قیمتی چیز چرا لی ہے
آپ نے وہ آنکھوں میں شرارت لیے ہوئے ساحل شاہ کو چھیڑنے لگتی
ہے!!!!

میری جانم سائیں"مجھے بتانا پسند کرے گی کہ میں نے کون سی قیمتی چیز
آپ کی چرائی ہے؟؟؟

میرا دل "بھلا دل سے بھی قیمتی چیز اور کوئی ہو سکتی ہے وہ جھٹ سے جواب دیتی ہے!!!

وہ میں نے چوری تھوڑی کی ہے میری چیز تھی میں نے لے لی وہ بھی ساحل شاہ تھا وہ کون کسی سے کم تھا وہ ایک نظر اسمارہ پر ڈالتے ہوئے بولتا ہے "سرخ کلر کی ساڑی جو اس پر کافی جچ رہی تھی اس کے بال لمبے تھے نا چھوٹے تھے لیکن بالوں کا کلر کالا سیاہ تھا جو اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیتا تھا پاؤں میں اس نے ہائی ہیل پہن رکھی تھی ہلکے پھلکے میک اپ کے ساتھ وہ سیدھا ساحل شاہ کے دل میں اتر رہی تھی ویسے ماننا پڑے گا سورخ کلر آپ پہ جچ بہت رہا ہے دل کر رہا ہے تمہیں سارا کا سارا کھا جاؤں۔!!!!

ساحل۔شاہ کی ایسی باتیں سن کر اسمارہ پاؤں کے ناخن تک سرخ ہو گئی تھی وہ شرم وحیا سے اپنا چہرہ دوسری طرف موڑ لیتی ہے جب ساحل شاہ کا قہقہہ اس کو اپنی پیچھے سنائی دیتا ہے "میلابی بی شرما گیا ہے" وہ پیچھے سے ہانک لگاتا ہے لیکن اسمارہ اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے وہاں سے بھاگ جاتی ہے کب تک بھاگو گی آؤ گی تو میرے پاس ہی جانم سائیں وہ من ہی من میں سوچتا ہے وہ تو اس وقت کھانا کھل گیا تھا سب لوگ کھانے میں بزی تھے اس وجہ سے کوئی ان کی طرف متوجہ نہیں تھا اور ساحل شاہ کو بھی رومینس جھاڑنے کا موقع ملا ہوا تھا!!!!!

سب لوگ گھر جانے کو تیار کھڑے تھے مہران شاہ نے بول دیا تھا کہ ازمارے اور اس کی فیملی کو وہ خود ان کے گھر چھوڑنے جائے گا جبکہ ساحل شاہ اور اسمارہ ایک گاڑی میں تھے امتثال شاہ امارہ اور حسالہ ایک گاڑی میں چلے گئے تھے ابان شاہ اور باطشہ بھی اپنی گاڑی میں فیملی کے ساتھ حویلی کے لیے نکل گئے تھے سب لوگ کافی دیر سے نکلے ہوئے تھے جبکہ عین ٹائم پر ساحل شاہ کو کال آگئی تھی کال سننے کے چکر میں اس نے کافی دیر لگادی تھی اسمارہ کب سے گاڑی میں بیٹھی ہوئی ساحل شاہ کا انتظار کر رہی تھی لیکن وہ تھا کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا موسم بھی کافی خراب ہو رہا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی کہ ابھی بارش ہو جائے گی!!!!

چپ کافی دیر تک ساحل شاہ نہیں آتا ہے تو اسمارہ اکیلی گاڑی میں بیٹھی بیٹھی بور ہو چکی تھی اچانک ایسے خیال آتا ہے وہ اپنے کلچ سے موبائل نکال کر الٹے سیدھے منہ کے امپریشن بناتی سیلفیاں بنانے لگی تھی !!!!

اتنی دیر میں ساحل شاہ بھی آکر گاڑی میں بیٹھ جاتا ہے جیسے ہی وہ اسمارہ کی طرف دیکھتا ہے تو دیکھتے رہ جاتا ہے وہ الٹے سیدھے منہ بناتی ہوئی لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی کے ساحل شاہ بے اختیار اگے جھک کر موبائل اس کے ہاتھ سے لے کر ڈش بورڈ پہ رکھتا ہے اور اس کو اپنی باہوں میں بھر لیتا ہے!!!!

اسمارہ جو اپنے ہی خیال میں سیلفیاں لینے میں لگی ہوئی تھی اچانک اس حملے پر سنبھل نہیں پاتی اور سیدھا ساحل شاہ کے سینے سے آکر کے لگتی ہے!!!

شاہ آپ نہ جگہ دیکھتے ہیں نہ ٹائم اور آپ کا رومانس چالو ہو جاتا ہے" وہ ساحل شاہ کو پیچھے دھکا دیتے ہوئے بولتی ہے؟؟

جلدی چلو دیر ہو رہی ہے بارش کا موسم ہے بارش ہو گی تو پھر کیسے گھر جائیں گے میری جانم سائیں بارش ہو گئی تو اج بارش میں رومینس کریں گے وہ اس کو انکھ مارتا ہوا گاڑی سٹارٹ کرنے لگتا ہے ابھی وہ وہ گھر سے کچھ ہی دور تھے کہ بارش شروع ہو جاتی ہے اور بات دیکھتے ہی دیکھتے ہیں زوروں کی بارش ہونے لگی تھی!!!!

بارش کو دیکھتے ہی سدا کی دیوانی بارش کی اسمارا باہر بھیگنے کو مچلنے لگی تھی

شاہ". شاہ پلیز گاڑی روکے نا مجھے بارش میں نہانا ہے؟ پاگل ہو گئی ہیں

"آپ اتنی رات کو آپ بارش میں نہاؤ گی تو بیمار پڑ جاؤں گی

نہیں پڑھوں گی بیمار پلیز شاہ: وہ اپنا نچلا ہونٹ بچوں کی طرح لٹکائے

ہوئے ساحل شاہ کی طرف دیکھ کر بولتی ہے؟؟؟؟

مجھے بارش اتنی زیادہ پسند ہے؟؟؟

پلیز مان جائیں نا پھر شاہ نہیں ہو آپ میرے؟؟ وہ اتنی معصومیت سے

!!بولتی ہے کہ ساحل شاہ ہتھیار ڈال دیتا ہے

اوکے فائن لیکن زیادہ دیر نہیں نہانا ہے؟؟

اوکے "اوکے وہ خوشی سے چہکتے ہوئے اپنے پیروں سے ہائی ہیل اتار کر ننگے پاؤں گاڑی سے باہر نکل کر سڑک کے بیچ و بیچ دونوں بازو پھیلائے چہرہ اوپر آسمان کی طرف اٹھائے خوشی سے بارش میں بھیگنے لگی تھی جیسے ہی بارش کے قطرے اس کے جسم پر پڑتے ہیں تو اس کی ساڑی جو پہلے ہی باریک تھی اور گیلی ہو کر جسم کے ساتھ چپک جاتی ہے !!!! جس سے اس کا گورا جسم واضح نظر آنا شروع ہو جاتا ہے

ساحل شاہ جو اسے بچوں کی طرح بارش میں نہاتا دیکھ خوش ہو رہا ہوتا ہے اسارا کو اس حالت میں دیکھ کر اس کے حلق میں کانٹے اگنا شروع ہو چکے تھے!!!

اس پر اسارہ کا نشہ سوار ہو رہا تھا وہ بے خودی کے عالم میں گاڑی سے نکلتا ہوا اسارہ کے قریب آتا ہے اور اسے اپنی باہوں میں بھر لیتا ہے!!!

اسارا جو آنکھیں بند کیے ہوئے بارش انجوائے کر رہی تھی ساحل شاہ کو اپنے قریب محسوس کر کے اس کی دھڑکنوں نے بھی اودھم مچانا شروع کر دیا تھا رات کا سماں تھا اور گرتی بارش کی بوندیں نے ساحل شاہ کا رومینٹک موڈ آن کر دیا تھا بارش کے قطرے اسارا کے بالوں سے گر

کراس کے بلاؤز کے اندر گر رہے تھے یہ منظر ساحل شاہ کو بے بس کر رہا تھا!!!

وہ اپنے دل کی بات مانتے ہوئے اسمارہ کے ہونٹوں پر جھکا اس کی سانسیں پینے لگا تھا کافی دیر اس کی سانسیں پینے کے بعد وہ پیچھے ہوا تھا تو اسمارہ لمبے لمبے سانس لیتی ہے!!!

اسمارہ کا گورا بدن ساحل شاہ کو پاگل کر رہا تھا

وہ اس کی ساڑی کا پلو نیچے گرا کر ساتھ اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرنے لگا تھا اسمارہ اس کے لمس پر کانپنے لگی تھی!!!

یہ کیا۔۔کر۔۔۔ر۔۔۔ہے۔۔۔ا۔۔۔۔پ؟؟

اپنی جانم سائیں کو پیار کر رہا ہوں؟ وہ اس کے کان کہ قریب آکر سرگوشی کرتا ہے اور ساتھ ہی اس کی گردن پر اپنے لب رکھ دیتا ہے اسمارہ کو یوں لگا تھا جیسے اس کی گردن پر کسی نے گرم کوئلہ رکھ دیا ہو !!! اتنی بارش اور ٹھنڈے موسم میں بھی اس کو گرمی لگنے لگی تھی

شاہ گھر چلیں کافی دیر ہو گئی ہے وہ اس سے اپنی جان چھڑواتے ہوئے بولتی ہے؟؟؟

جب ساحل شاہ اس کو پکڑ کر اپنے روبرو کرتا ہے اور بولتا ہے نہیں جانم سائیں اتنے رومینٹک موسم میں کون گھر جانا پسند کرے گا آج تو میں اپنی جانم سائیں کو خوب پیار کروں گا وہ اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے

ہوئے ساتھ ہی ساتھ اس کی گردن پر اپنی زبان پھیرتے ہوئے سرگوشی کرتا ہے ساحل شاہ کی سرگوشیاں اسمارہ کی جان نکال رہی تھی !!!

وہ دونوں بارش میں مکمل بھیگ چکے تھے اسمارہ کے کپڑے تو اس کے جسم پر نہ ہونے کے برابر لگ رہے تھے اور یہی چیز ساحل شاہ کو بہکا رہی تھی !!!

وہ اس کو گود میں اٹھا کر لاتا ہے اور گاڑی کی بونٹ پر لٹا دیتا ہے اور خود بھی اس کے ساتھ لیٹ جاتا ہے اگر زندگی کا کوئی اور وجود ہوتا تو وہ بھی فقط تمھاری چاہت میں گزر جاتا وہ اس کے ناک کے ساتھ اپنا ناک ٹچ کرتے ہوئے کہتا ہے !!!!

بارش کی بوندیں سیدھی ان کے اوپر آکر گر رہی تھی اسمارہ کا گورے بدن پر بارش کے قطرے یوں لگ رہے تھے جیسے صبح سویرے شبنم کے قطرے انکھوں کو بھلے لگتے ہیں!!!!

تمہارے اس حسن کو کہاں سے چومنا شروع کروں کہ تمہیں میری چاہت کا یقین ہو جائے مجھے آپ کی محبت پہ ویسے بھی یقین ہیں وہ کپکپاتے ہوئے ہونٹوں سے بولتی ہے شرم حیا سے اسمارہ کا ساحل شاہ کی طرف دیکھنا محال ہو چکا تھا!!!

وہ اس کی کپکپاتے ہوئے ہونٹوں کی طرف دیکھتا ہے جو بارش میں بھیگنے کی وجہ سے پنک کلر کے ہو چکے تھے!!!

ساحل شاہ اس کے پنک ہونٹوں کو دیکھ کر بولتا ہے "دلکش ہونٹ لمسِ محبت سے بھرپور اگر ہو اجازت تو چھو لوں؟؟

!!اسمارہ سے تو شرم کے مارے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا

ساحل شاہ اسمارا کو جواب نہ دیتے دیکھ دوبارہ اس کے ہونٹوں کو اپنی ہونٹوں میں لے کر اس کی سانسیں پینے لگا تھا اسمارہ کی تو بس ہو چکی تھی اس کو ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے ہاتھ پاؤں میں جان ہی نہ بچی ہو وہ اس

!!!وقت ساحل شاہ کے آسرے پر ہی تھی

ایک روشن صبح کا آغاز ہو چکا تھا جب اسمارہ کی نیند کھولتی ہے تو وہ خود کو انجانی سی جگہ پر پا کر ہڑ بڑا کر اٹھ کر بیٹھتی ہے تو وہ اس پاس میں نظر دوڑاتی ہے تو اس کے ساتھ ساحل شاہ گہری نیند میں سو رہا تھا جب اس کو یاد آتا کہ رات گئے تک جب ساحل شاہ اپنی من مانیاں کرتا رہا تھا تو لیٹ ہونے کی وجہ سے وہ اس کو اپنے ساتھ حویلی ہی لے آیا تھا اور اس کی بھی ایسی حالت نہیں تھی کہ وہ گھر والوں کا سامنا کر سکتی اس لیے وہ بھی اس کے ساتھ آنے پر راضی ہو گئی تھی !!!

ساحل شاہ نے میرو کا ایک ڈریس لے کر اسمارہ کو دیا تھا جو اس نے چینج کیا تھا وہ اپنے بالوں کو کیچر میں جکڑتی ہوئی اٹھ کر سیدھی ہو کر بیٹھ جاتی ہے !!!!

رات کے سین اس کی نظروں کے سامنے سے آتے ہیں وہ شرمگیں
مسکراہٹ کے ساتھ ساحل شاہ کی طرف دیکھتی ہے وہ سویا کوئی
معصوم سا بچہ ہی لگ رہا تھا لیکن اسمارا اچھے سے جانتی تھی وہ صرف اس
کے ساتھ ہی ایسا رہتا تھا باقی لوگوں کے لیے تو وہ سخت گیر اور کھڑوس
قسم کا انسان تھا!!!!

!!یادوں کا ایک قصہ ہزاروں میں پڑ گیا۔
!!اچھا بھلا وہ شخص خساروں میں پڑ گیا

!!_ یہ عشقِ نامراد ہے گھاٹے کا کاروبار

!!_ قیمت گری تو حُسن بھی پیروں میں پڑ گیا

سلطان مینشن میں اس وقت سب لوگ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے زویا بیگم کی طبیعت بھی کافی حد تک ٹھیک ہو چکی تھی وہ چل پھر تو نہیں سکتی تھی لیکن اس کو نرس ویل چیئر پر لے کر آئی ہوئی تھی وہ بھی سب کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کر رہی تھی جب فارح سلطان اپنی بھرپور پرسنلٹی کے ساتھ اپنے کف کے بٹن بند کرتے ہوئے سیڑھیاں اترتے آ رہا تھا" زویا بیگم نے اپنے بیٹے کو دیکھ کر دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری تھی اور ماشاءاللہ بولا تھا!!!!

اس نے بلیک پینٹ کے اوپر سفید شرٹ پہننے اوپر بلیک ہی کوٹ پہن رکھا تھا وہ آفس جانے کے لیے بالکل تیار تھا اس نے آتے ہی سب کو سلام کیا اور اپنی ماں کے گلے لگ کر اس سے پیار لیتا ہے!!!!

ہیلو بیوٹی فل لیڈی" کیسی طبیعت اب آپ کی میں ٹھیک ہوں میرا بچہ زویا بیگم اس کا ماتھا چوم کر مسکرا کر جواب دیتی ہے!!!

بیٹھو ناشتہ کرو وہ سلمہ بی کو ناشتہ لانے کے لیے بولتی ہے فارح سلطان بھی زویا بیگم کے ساتھ والی کرسی کو گسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا تھا!!!!

نہیں مما مجھے ناشتے کی ابھی طلب نہیں ہے ابھی میں صرف جوس پیوں گا مجھے آج آفس جلدی جانا ہے جبکہ فہام سلطان دونوں ماں بیٹے کا

پیار دیکھ کر دھیمے سے مسکرا کر دوبارہ ناشتے کی طرف متوجہ ہو گیا تھا!!!!!

ایک تو نہ جانے آج کل کے بچوں کو کیا پڑی ہوئی ہے صرف جوس پینے سے بھلا بھوک کہاں ختم ہوتی ہے زویا بیگم کو فارح سلطان کی بھوکے جانے کی فکر تھی!!!

ارے میری بیوٹی فل لیڈی "آج کل کے بچے ایسے ہی ہیں وہ مسکراتا ہوا جوس کا خالی گلاس ٹیبل پر رکھتا ہے اور اپنا موبائل اور گاڑی کی چابی اٹھاتا ہوا آفس کے لیے نکل گیا تھا....

پیچھے مرحاجو ناشتہ چھوڑے فارح سلطان کو ترسی ہوئی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی اس کے جاتے ہی دوبارہ اپنا ناشتہ کرنے لگی تھی؟؟؟

وہ جیسے ہی آفس کے اندر جاتا ہے امارہ شاہ پہلے ہی آفس میں موجود ہوتی ہے وہ اپنے کیبن میں بیٹھی فائل پر جھکی ہوئی کام کرنے میں مگن تھی وہ اس قدر اپنے کام میں مگن تھی کہ اس کو فارح سلطان کا اندر آنے کا پتہ نہیں چلا تھا!!!

فارح سلطان امارہ شاہ کو محبت بھری نگاہوں سے سے دیکھتا ہے تو اس کے دل میں سکون سا اترتا ہے محسوس ہوتا ہے "بے شک وہ اتنے سال اس سے دور رہا تھا لیکن یہ بھی سچ ہی تھا اس کی محبت میں آج بھی کمی نہیں آئی تھی کچھ وقت کے لیے وہ بہک گیا تھا لیکن جو سچی محبت ہوتی

ہے وہ کبھی بھی ختم نہیں ہوتی ہے؟زمانہ چاہے جتنی بھی سازشیں کر لے؟؟؟؟

امارہ شاہ اپنے کام میں ہی مگن تھی جب وہ گلا کھنگارتا ہوا اس کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے!

امارہ شاہ جو اپنے پروجیکٹ پر کام کر رہی تھی (اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ فارح سلطان کا سامنا کرے گی اور اس کو بتائے گی کہ کسی کے چھوڑ جانے سے کوئی مر نہیں جاتا بلکہ جانے والا ان کو اچھا خاصا سبق سکھا کے جاتا ہے کہ دوبارہ زندگی میں کسی پر اعتبار نہ کرنا کیونکہ اگر ہم کسی پر تھوڑا سا اعتبار کر لیتے ہیں تو وہ سامنے والا ہمیں اندھا ہی سمجھ لیتا ہے) جب وہ کسی کی موجودگی محسوس کرتے ہوئے اپنی نگاہیں اوپر کر کے

دیکھتی ہے تو سامنے فارح سلطان مسکراتا ہے چہرے لیے ہوئے کھڑا تھا!!!!

امارہ شاہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی وہ آج بھی اس چیز کو مانتی تھی کہ فارح سلطان پہلے دن کی طرح آج بھی اس کے دل پر قابض ہے اور تا قیامت اس دل پر فارح سلطان کی ہی حکومت رہے گی!!!

مسٹر فارح سلطان آپ کو کسی نے مینرز نہیں سکھائے کہ کسی کے آفس میں جا کر سب سے پہلے نوک کرتے ہیں وہ غصے سے اس کی طرف دیکھ کر بولتی ہے؟؟؟؟

جب فارح سلطان مسکرا کر اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے اور بولتا ہے مس امارہ فارح سلطان مینرز تو مجھ میں بہت ہے لیکن اپنی وائف کے کیبل میں آنے کے لیے مجھے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے!!!!

امارہ شاہ تنزیہ مسکراہٹ کے سنگ اپنی نگاہیں اس کی نگاہوں پر گاڑتے ہوئے بولتی ہے؟اوسیریسلی "بیوی اور یہ معجزہ کب ہوا؟؟؟

فارح سلطان نہ سمجھی سے اس کی طرف دیکھتا ہے "کیا مطلب آپ کی اس بات کا؟؟

لگتا ہے وقت کے ساتھ ساتھ آپ کی یادداشت بھی کمزور ہو گئی ہے جبھی آپ بھول رہے ہیں "آج سے دو سال پہلے آپ مجھے دلہن کے روپ میں ہی چھوڑ کر چلے گئے تھے وہ بھی کسی کی باتوں میں آکر آپ نے تو تبھی مجھ سے سارے رشتے توڑ ڈالے تھے تو اب میں آپ کی بیوی کس حق سے ہوئی؟؟؟؟؟

فارح سلطان جو ایسے تنگ کرنے کا سوچ رہا تھا اس کی باتوں پر اس کو چپ لگ گئی تھی لیکن وہ بھی تو سچ ہی کہہ رہی تھی ان باتوں کا فارح سلطان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا اور امارہ شاہ اچھے سے جانتی تھی !!!!

کیا ہم پرانی بیتی باتیں چھوڑ کر نئے سرے سے اپنی زندگی نہیں شروع کر سکتے کیا؟ فارح سلطان ایک امید سے اس کی طرف دیکھتا ہے "امارہ شاہ ہنستی ہوئی اپنی کرسی سے اٹھ کر اس کے قریب آتی ہے اور اس کے کانوں کے قریب جھک کر بولتی ہے!!!!

کسی کو جھوٹی اُمید لگا کے اُسے اپنے ساتھ باندھے رکھنا اور پھر اُس کو چھوڑ جانا مجبوری کا نام دے کے اگر تمہاری اِس وقت گزاری کے چکر میں سامنے والا ڈپریشن کا شکار ہو جائے اذیت میں رہے، رب کے سامنے روئے زندہ ہونے کے باوجود بھی مر جائے خوشیاں خود پر حرام کر لے تو یاد رکھنا یہ بھی گناہ کبیرا ہے جس کا کفارہ تم ساری زندگی ادا 💔 نہیں کر پاؤ گئے۔

ازمارے نہا کر ڈریسنگ کے سامنے کھڑی اپنے بال بنا رہی تھی جب اس کو گردن پر ریڈ ریڈ کچھ محسوس ہوتا ہے وہ وہ اپنی گردن کو دیکھتی ہے تو اس پر مہران شاہ کی محبت کی نشانیاں جگہ جگہ پر نظر آ رہی تھی: ازمارے کے سامنے کل والے سین کسی فلم کی طرح چلنے شروع ہو گئے تھے وہ من ہی من میں مہران شاہ کو کوستی ہوئی دوبارہ اپنے بال بنانے لگ گئ تھی لیکن ساتھ پھر شرمیلی سے مسکراہٹ اس کے ہونٹوں سے چپک گئ تھی!!!

ازمارے مہران شاہ کی باتیں بھول ہی نہیں رہی تھی جب مہران شاہ نے کہا تھا" تمھارا شاہ" رومانس میں کافی بولڈ ہے اس کی بولڈنس تو تمہیں

ساری زندگی سہنی پڑے گی: تمہارا شاہ کہنے پر ازمارے کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی دھڑکنوں نے شور مچانا شروع کر دیا تھا کتنا خوشگوار احساس ہوتا ہے نہ جب کوئی مرد آپ سے محبت کا اظہار کرتے آپ کو اتنا مان اور پیار دے!!!

ازمارے اپنے بال بنا کر سارے بالوں کو کھولا چھوڑے درمیان میں ایک کیچر لگا کر دوپٹہ اپنی شانے پر پھیلائے باہر جانے لگتی ہے جب اس کے موبائل پر کال آنے لگی تھی؟؟؟؟

اصل میں یہ موبائل بھی مہران شاہ نے کل اس کو منہ دکھائی کے) گفٹ میں دیا تھا کیونکہ اس کا کہنا تھا کہ اب وہ اپنی وائفی سے بات کے بنا رہ نہیں سکتا اور اس کو پتہ تھا ازمانے کے پاس فون نہیں ہے تو اسی لیے

اس نے اس کو فون دیا تھا اور ساتھ تاکید کی تھی کہ چاہے جو بھی ٹائم ہو لیکن وہ جب بھی کال کرے گا ازمارے کو ہر حال میں اس کے کال سننی ہی ہو گی(!!!

ازمارے مسکراتے ہوئے بیڈ کی جانب آتی ہے اور اپنا موبائل اٹھا کر دیکھتی ہیں تو وال پیپر پر مہران اور اس کی نکاح والی تصویر لگی ہوئی تھی جب وہ کل اس سے ملنے کمرے میں آیا تھا تب اس نے ازمارے کے ساتھ سیلفی لی تھی اور تبھی اس نے اپنے اور اس کے موبائل پر سیم وال پیپر لگا کر نمبر بھی سیو کر دیا تھا!!!!

ازمارے کو شرم تو کافی آ رہی تھی کل نکاح کے بعد مہران شاہ کی حرکتیں اور پھر گاڑی میں بھی جیسے وہ اس کو دیکھ رہا تھا ازمارے کے لیے

اس سے بات کرنا کافی مشکل کام تھا لیکن اس کو کرنا تو تھا ہی اپنے شاہ کو ناراض بھی تو نہیں کر سکتی تھی جب وہ اس کو اتنا عزت اور پیار دے رہا تھا تو کیا یہ اس سے بات بھی نہیں کر کر سکتی ہے؟؟؟

وہ جیسے ہی کال پک کرتی ہے مہران شاہ کی بے قرار سی آواز اس کے کانوں سے ٹکراتی ہے؟؟؟

ازی یار کہاں پہ رہ گئی تھی میں کب سے فون کر رہا ہوں؟؟؟

ازمارے موبائل کان سے ہٹا کر گھور کر موبائل کو دیکھتی ہے اور بولتی ہے؟شاہ"آپ نے ابھی کال کی اور میں نے اٹھالی ہے!!!

اتنی ببیلز جارہی تھی پر اٹھائی نے پہلی بیل پہ اٹھالینا تھانافون؟؟؟

شاہاب میں موبائل ہاتھ میں پکڑ کے تو تھوڑی رکھتی ہوں کہ آپ کی کال آئے تو میں اٹھالوں؟؟

اچھا چھوڑو یہ بتاؤ کیا کر رہی تھی میری جان" میری جان کہنے پر ازمارے کے اندر کپکپی سی اٹھی تھی وہ کان سے موبائل لگائے ہوئے کھڑکی کے پاس آکر کھڑی ہوتی ہے! آج کل موسم بھی کافی خوشگوار ہو گیا تھا بارشیں ہو رہی تھی جس کی وجہ سے موسم کافی خوشگوار ہو گیا تھا !!! ہوائیں بھی ٹھنڈی چل رہی تھی

میں کچھ بھی نہیں ابھی میں کھانا بنانے لگی تھی آپ کیا کر رہے ہیں میں اپنی شہزادی کو مس کر رہا ہوں مہران شاہ کی محبت سے چور آواز آتی ہے!!!

آپ سے ایک بات پوچھو ازمارے ہولے سے بولتی ہے؟؟؟

اپ کو اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے وائفی جتنی دل کرے آپ اتنی باتیں مجھ سے پوچھ سکتی ہیں وہ بھی بنا پرمیشن کے!!!

آپ کو تو مجھ سے بھی زیادہ خوبصورت پڑھی لکھی اور امیر کبیر لڑکی مل سکتی تھی پھر آپ نے میرا ہی انتخاب کیوں کیا!☺

یہ سوال ازمارے کو کافی دنوں سے پریشان کر رہا تھا آخر اس نے آج اس نے ہمت کر کے پوچھ ہی لیا تھا!!!

پہلی بات تو یہ ہے مجھے کسی امیر کبیر لڑکی کی ضرورت ہی نہیں تھی مجھے ہمیشہ سے ہی آپ کے جیسی ہی لائف پارٹنر کی ضرورت تھی معصومیت سے بھرپور سمپل سادی سی دوسروں کی عزت کرنے والی جو کہ ایک امیر کبیر لڑکی نہیں کر سکتی تھی" مجھے اپنے والدین کی عزت کرنے والی لڑکی چاہیے تھی نہ کہ شواوف کرنے والی جیسے فیشن اور شاپنگ سے ہی فرصت نہ ہو!!!

مجھے نہیں پتہ مجھے آپ سے کب محبت ہوئی لیکن جب میں نے آپ کو میرو کے ساتھ پہلی بار دیکھا تھا تبھی آپ میرے دل میں بس گئ تھی

لیکن میں آپ کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا تھا اس لیے کبھی بھی آپ کی طرف میلی نظر سے نہیں دیکھا اور محبت تو محبت ہے وہ امیر غریب کالا گورا دیکھ کے نہیں ہوتی ہے محبت تو خود انسان کو بھی پتہ نہیں ہوتا جب محبت ہو جاتی ہے اور آج میں مہران شاہ دل سے اظہار کرتا ہوں کہ مہران شاہ کے لیے از مارے مہران شاہ ضروری بن چکی ہے جس کے بغیر مہران شاہ زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتا !!!!

اک بات تو حقیقت ہے؟؟ کہ آپ میرے لیے ہمیشہ سے اہم ہو، پتا ہے محبت یہ نہیں ہوتی کہ کسی کو تنہائی میں یاد کیا جاے، ☺ محبت تو یہ ہے کہ جب سب کے درمیان ہوتے ہوئے بھی، مسکراتے ہوے بھی وہ شخص آپکے ذہن میں ہو

ہم مسکرا بھی رہے ہوں لیکن سوچ میں صرف وہ ہوں، مجھے بھی آپ سے ایسی ہی محبت ہے اور میں بھی آپ سے بہت محبت کرتا ہوں میں کہیں بھی ہوں آپ سے اور آنے والی آپکی ہر خوبصورت یاد سے غافل نہیں ہوتا ہر وقت میرے دھیان میں آپ ہیں ازی آپکی ہنسی میرے کانوں میں گونجتی ہے۔۔۔

میں نے جب پہلی بار تمہیں دیکھا تو مجھے معلوم ہوا !!!دل کا دھڑکنا کسے کہتے ہیں

سکون اُترتا ہے سینے میں..تجھے سوچنے سے
ہم تیری یاد کو...سانسوں میں شُمار کرتے ہیں

اور کتنا کریں اظہار محبت کا...بس اتنا جان لو

کہ ہر پل ہر لمحہ ہر موڑ پہ تمہیں سے ہی پیار کرتے ہیں

♥♥♥♥♥♥♥♥

اسمارہ کب سے ساحل شاہ کو ہی دیکھتے جا رہی تھی لیکن نظر تھی کہ بھر ہی نہیں رہی تھی اپنے اوپر کسی کی آنکھوں کی تپش محسوس کرتے ساحل شاہ جو گہری نیند میں تھا اٹھ جاتا ہے وہ جیسے ہی انگڑائی لیتا ہے ساتھ ہی بیڈ پر اسمارہ بیٹھی ہوئی تھی جو میرو کے سوٹ میں کافی کھلی کھلی سی لگ رہی تھی ساحل شاہ اس کی طرف زندگی سے بھرپور مسکراہٹ اچھالتا ہے اور اگے بڑھ کر اس کی پیشانی پر لب رکھتا ہے اور بولتا ہے

!!!ایک نئ صبح مبارک ہو جانم سائیں

!!!اسمارہ شرما کر پلکیں جھکا جاتی ہے

!!!اف یہ آپ کا شرمانا کسی دن بندے نہ چیز کی جان لے گا

اسمار نے جلدی سے اس کے ہونٹوں پر اپنا نازک ہاتھ رکھ دیا تھا اور بولتی ہے؟؟؟

پلیز شاہ"ایسی باتیں نہیں کیا کریں میری زندگی بھی آپ کو لگ جائے آپ کے بغیر بھلا یہ اسمار کیا کرے گی وہ وہ تو رونے کے در پہ ہی ہو گئی تھی جب ساحل شاہ ہنستا ہوا اس کو اپنے حصار میں لیتا ہے بولتا ہے پگلی میں کب اپنی جانم سائیں کی جان چھوڑ رہا ہوں جیں گے تو ساتھ مریں گے تو ساتھ ابھی تو ہمارے چنو منو بھی آنے ہیں 😀

چنوں منوں کے نام اسمارہ جو ساحل شاہ کے سینے میں چھپی سو سو کر رہی تھی بدک کر پیچھے ہوتی ہے اور ساحل شاہ کو ایک تگڑی گھوری سے نوازتی ہے!!!

ایسے کیوں دیکھ رہی ہو جانم سائیں سچ ہی تو کہہ رہا ہوں اب مجھے بابا سائیں سے بات کرنی ہی پڑے گی؟؟

جب اسمارہ کو اپنے آس پاس خطرے کی گھنٹیاں بجتی محسوس ہوئی ہیں تھیں کس بارے میں بات کرنی ہو گی آپ کو ماموسائیں سے؟؟؟

ظاہری سی بات ہے باباسائیں کو بھی تو پتہ چلنا چاہیے ان کا بیٹا جوان ہو گیا ہے۔شادی کی عمر ہو گئی ہے باباسائیں اور مما کا بھی تو دل کرتا ہو گا نا کہ وہ اپنے پوتے پوتیوں کو اپنی گود میں کھلائیں آج ہی باباسائیں سے بات کرتا ہوں کہ وہ ہمارے رخصتی کی بات کرے شاہ مینشن والوں سے!!!!

!!!شاہ"پلیز اتنی بھی جلدی کیا ہے

آپ کو جلدی نہیں ہوں گی جانم سائیں لیکن میرا آپ کے بنا اب گزارا نہیں ہے اس کا اندازہ تو آپ کو رات کو ہی ہو چکا ہو گا وہ آنکھ مارتا ہوا اسمارہ کو رات کا حوالہ دیتا ہے تو وہ سر سے پاؤں تک سرخ ہو گئی تھی!!!!

اسمارہ کی تو بولتی بند ہو چکی تھی جب ساحل شاہ اگے بڑھ کر اس کی جھکی پلکوں پر باری باری اپنے لب رکھتا ہے پھر یہی عمل اس کی دونوں گالوں پر کرتا ہے اور اس کے بعد اس کے ہونٹوں پر جھک کر اپنے لب رکھتا ہے اور پھر پیچھے ہٹتا ہے اور بولتا ہے سچ کہہ رہا ہوں جانم سائیں اب آپ سے دور نہیں رہا جاتا میں اپنی ہر صبح کا آغاز آپ کی باہوں میں ہی کرنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں جب میں آفس سے تھکا ہارا آؤں تو آپ کی مسکراہٹ دیکھ کر میری سارے دن بھر کی تھکن اتر جائے !!!!

... واسطہ حُسن سے کیا، شدّتِ جذبات سے کیا

... عشق کو تیرے قبیلے یا میری ذات سے کیا

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

ہم نے پھولوں کو جو دیکھا لب و رخسار کے بعد

پھول دیکھے نہ گئے حسن رخ یار کے بعد

جس پہ ہو جائیں فدا کوئی بھی ایسا نہ ملا

سیکڑوں دیکھے حسیں آپ کے دیدار کے بعد

❤️💞❤️💞❤️

لال حویلی میں اس وقت سب لوگ ناشتے کا ٹیبل پر موجود تھے میرو کی چھٹیاں چل رہی تھی وہ بھی ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھی اپنا پسندیدہ ناشتہ کر

رہی تھی جبکہ مہران شاہ کو کوئی ضروری کام سے جانا تھا اس لیے وہ جلدی ناشتہ کر کے چلا گیا تھا !!!

وہ لوگ ابھی ناشتہ کر ہی رہے تھے جب اسمارہ اور ساحل شاہ سیڑھیاں اترتے نیچے آ رہے تھے دونوں نے بیک وقت سب کو سلام کیا تھا میر و تو اسمارہ کو حویلی میں دے کر ہی خوش ہو گئی تھی وہ خوشی سے چہک کر بولتی ہے اسمارہ آپی آپ کب آئی !!

رات کو بارش کافی تیز ہو گئی تھی تو اسی وجہ سے میں ایسے اپنے ساتھ حویلی لے آیا تھا جواب ساحل شاہ کی طرف سے آتا ہے ابھی ناشتے کے بعد آفس جاتے ہوئے اس کو شاہ مینشن چھوڑ کر ہی جاؤں گا !!!

اسمارہ بچہ آپ وہاں پہ کیوں کھڑی ہو یہاں پہ آؤ میرو کے ساتھ بیٹھو میں آپ کے لیے ناشتہ لگواتی ہوں؟؟

نہیں مہمانی مجھے صرف جوس پینا ہے اسمارہ آہستہ سی آواز میں بولتی ہے!!!

ناشتے سے فارغ ہو کر ساحل شاہ آفس جانے کے لیے تیار تھا اور وہ اسمارہ کو بھی ساتھ آنے کا بولتا ہے وہ اسمارہ کو شاہ مینشن چھوڑ کر اپنے آفس چلا جاتا ہے آج اس کو ایک ضروری میٹنگ بھی اٹینڈ کرنی تھی جس کی اسے تیاری کرنی تھی اس لیے وہ شاہ مینشن کے اندر جانے کی بجائے سیدھا آفس چلا گیا تھا حالانکہ اسمارہ نے اس کو اندر آنے کی دعوت بھی دی تھی وہ پھر کبھی کا کہہ کر چلا جاتا ہے!!!!

اسمارا جب منشن کے اندر جاتی ہے تو یہاں پر بھی سب لوگ ناشتے کے ٹیبل پر اکٹھے تھے!!!

اسمارہ تم کہاں سے آرہی ہو صبح صبح حسالہ اس کو دیکھ کر بولتی ہے؟؟؟

مما میں حویلی سے آرہی ہوں!!!

کیوں تم رات کو گھر نہیں آئی تھی؟؟؟

نہیں مما وہ شاہ کی گاڑی خراب ہو گئی تھی ہمیں لیٹ ہو گیا تھا اور بارش بھی تیز ہو گئی تھی جس کی وجہ سے ہم سیدھا حویلی ہی چلے گئے تھے ابھی

شاہ آفس جاتے ہوئے مجھے یہاں چھوڑ کر گئے ہیں اچھا ٹھیک ہے آوں ناشتہ کر لو نہیں مما میں نے ناشتہ کر لیا ہے آپ لوگ کریں ایسا بول وہ سیڑھیاں چڑھتی اوپر اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے!!!!

کمرے میں آتے ہی وہ بیڈ پر لیٹ جاتی ہے اور من ہی من میں مسکرانے لگتی ہے بیتی رات اس کی آنکھوں سے دور ہی نہیں ہو رہی تھی۔ شاہ کا دیوانہ پن اسمارہ کو اور بھی شاہ کے لیے پاگل بنا رہا تھا وہ مسکراتی ہوئی اچانک اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے؟؟؟

اگر شاہ نے سچ میں ماموسائیں سے رخصتی کی بات کر لی تو میں کیا کروں گی میں کیسے شاہ کی منمانیاں برداشت کروں گی وہ خود ہی سے سوال جواب کرنے لگی تھی؟؟؟

ماموسائیں باباسائیں سے بات کریں گے نامیں باباسائیں کو بول دوں گی آپ ان لوگوں کو ابھی منع کر دیں ہاں یہ صحیح رہے گا باباسائیں میری بات کبھی بھی نہیں ڈالیں گے وہ خود کو یقین دہانی کرواکرواتی ہوئی دوبارہ سے بیڈ پر اوندے منہ لیٹ جاتی ہے یہ سوچے بناہی کہ ساحل شاہ نے جو بات ٹھان لی ہے وہ تو اب ہو کر رہے گی!!!!!!

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

امارہ شاہ اور فارح سلطان کو ایک ساتھ کام کرتے ہوئے مہینے کے قریب وقعت ہو گیا تھا اس دن کے بعد فارح سلطان امارہ شاہ کو کم ہی مخاطب کرتا تھا اور امارہ شاہ بھی اس کو یوں اگنور کرتی تھی جیسے وہ وہاں

موجود ہی نہ ہو فارح سلطان کو امارہ شاہ کا اگنور کرنا بہت برا فیل کرواتا تھا لیکن وہ ابھی امارہ کو وقت دے رہا تھا وقت بہت بڑا مرہم ہوتا ہے انسان کے زخموں کے لیے!!!

دونوں نے ہی اپنا رشتہ غلط فہمی کی نظر کر رکھا تھا امارہ کو یوں لگتا تھا جیسے فارح سلطان اپنی زندگی میں اگے بڑھ چکا ہے جبکہ فارح سلطان نے بھی اس کی یہ غلط فہمی دور کرنے کی کوشش نہیں کی تھی!!!

امارہ نے جب اسے مال میں مرحا کے ساتھ دیکھا تھا فارح سلطان نے اس بارے میں امارہ شاہ کو کوئی صفائی نہیں دی تھی۔ جس کی امارہ کو بہت مایوسی ہوئی تھی اسے لگا تھا وہ جب اسے کبھی ملے گا وہ اس کے لیے

اپنی صفائی دے گا لیکن جب فارح سلطان نے اس بارے میں کوئی ذکر نہ کیا تو امارہ کو ئی یقین ہو گیا کہ وہ اپنی زندگی میں اگے بڑھ گیا ہے!!!

اور فارح سلطان سمجھ رہا تھا کہ اگر میں امارہ شاہ سے کچھ وقت کے لیے دوری اختیار کر لوں تو شاید سب ٹھیک ہو جائے اور یہاں پر ہی وہ سب سے بڑی غلطی کر گیا تھا!!!

غلط فہمی دُور کرنے کا واحد طریقہ بات چیت ہے۔

اور ہم غلط فہمی کے بعد سب سے پہلے یہی دروازہ بند کرتے ہیں 100 جو فارح سلطان کر رہا تھا امارہ شاہ کو ساری صورتحال نہ بتا کر!!!!

ابھی بھی وہ دونوں آفس میں بیٹھے کام کر رہے تھے فارح سلطان آج کل زیادہ تر شاہ انڈسٹری میں ہی پایا جاتا تھا جس سے امارہ بہت زیادہ چڑتی تھی لیکن وہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی ابھی بھی وہ دونوں ایک ضروری فائل پر کام کر رہے تھے جب امارہ کسی کام کی غرض سے چیئر سے اٹھتی ہے نہ جانے ایسے کیا ہوتا ہے کے ایک دم سے وہ چکرا کر گرنے لگتی ہے جب فارح سلطان کسی سائبان کی طرح آگے بڑھ کر اس کو تھام لیتا ہے!!!!

Ammu are you okay???

وہ اس کے گالوں کو تھپتھپاتا ہوا بے چینی سے بولتا ہے اور ایسے بانہوں میں اٹھا کر صوفے کی طرف بڑھتا ہے اور صوفے پر اس کو لٹا کر جلدی

سے آکر ٹیبل سے جگ میں سے پانی ڈالتا ہے اور امارہ کے منہ کو لگاتا ہے پہلے تو امارہ انکار کرتی ہے لیکن وہ زبردستی اس کو پانی کے دو گھونٹ پلا کر گلاس واپس ٹیبل پر رکھ کر اس کے ساتھ ہی بیٹھ جاتا ہے!!!!

اب کیسا فیل کر رہی ہو میری جان وہ محبت سے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر پوچھتا ہے؟؟؟

امارہ شاہ اس کی طرف دیکھتی ہے جہاں پہ محبتوں کا ایک جہاں آباد تھا نہ جانے کیوں امارہ شاہ کو اس کی محبت اس پل سچی لگی تھی لیکن چند پل ہی پھر وہ دوبارہ اپنے خول میں سمٹ گئی تھی!!!

آپ کو کیا لگے میں جی ہوں یا مروں آپ کیوں میری اتنی فکر کرنے کا دکھاوا کر رہے ہیں وہ غصے سے لیکن دھیمے سے بولتی ہے؟؟؟

اس کا سر ابھی بھی بری طرح سے درد کر رہا تھا اصل میں وہ کام کی وجہ سے اپنے کھانے پینے پہ دھیان نہیں دے رہی تھی جس کی وجہ سے مسلسل بھوکا رہنے کی وجہ سے اس کی اس کو چکر آنے لگے تھے!!!!

جتنی بھی لڑائی کرنی ہے جب ٹھیک ہو جاؤ گی تب کر لینا ابھی چلو میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے کر چلتا ہوں وہ اٹھتا ہوا اپنی واچ سیدھی کرتا بغیر امارہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولتا ہے!!!

مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس: اگر سیدھی طرح چلو گی تو ٹھیک ہے ورنہ میں گود میں اٹھا کر لے جاؤں گا پھر سارا آفس دیکھے گا!!!

فارح سلطان کی بات سن کر امارہ کے کانوں کی لو تک سرخ ہو گئی تھی اب چل رہی ہو یا گود میں اٹھاؤں؟؟؟

لیکن امارہ وہاں سے ٹھس سے مس نہیں ہوتی جب وہ شرارت سے اس کی طرف جھکتا ہے اور بولتا ہے لگتا ہے میری میسز کو میری گود زیادہ پسند آگئی ہے اسی لیے اس کا دل کر رہا ہے کہ اس کا شوہر ایسے گود میں ہی اٹھا کر ڈاکٹر کے پاس لے جائے؟؟؟

مجھے کوئی شوق نہیں ہے آپ کی گود میں چڑھنے کا ویسے بھی آپ کی گود میں چڑھنے کے لیے اور کافی لڑکیاں ہیں ناوہ غصے سے بولتی ہے جب فارح سلطان اس کی طرف نہ سمجھی سے دیکھتا ہے "لیکن امارہ کی پیلی زرد پڑتی رنگت کو دیکھ کر وہ اس بات کو اگنور کرتے ہوئے بولتا ہے مسز اس بات کو فی الحال کسی اور وقت کے لیے رکھ دیتے ہیں ابھی چلو !!!ڈاکٹر کے پاس

اور ایک بات میری یاد رکھنا میں دکھاوے کے لیے نہ محبت کرتا ہوں نہ دکھاوے کا خیال رکھتا ہوں میرے دل میں آج بھی آپ کے لیے وہی فیلنگ ہے جو پہلے دن سے تھی ہاں میں کچھ وقت کے لیے بہک گیا تھا لیکن اس بہکنے کے دوران میں اپنا سب کچھ گنوا چکا ہوں لیکن اب میں سب کچھ واپس بھی تو حاصل کرنا چاہتا ہوں "شاید ابھی خدا نے

مجھے معافی نہیں دی ہے تبھی تو میری مشکلیں حل نہیں ہو رہی ہیں وہ افسردہ سے لہجے میں بولتا ہے!!!

امارہ شاہ کو اس وقت اس پہ بہت ترس آ رہا تھا اس کا دل اس کی باتوں پہ یقین کرنا چاہتا تھا لیکن دماغ اس بات سے انکاری تھا وہ دل اور دماغ کے درمیان میں جھول رہی تھی۔۔۔

(عورت ہی اتنی نازک ہوتی ہے جب اُسکا من پسند مرد اُسے تھوڑی توجہ اور اپنائیت دکھاتا ہے تو پُھول کیطرح کھل کر اپنی خوشبو سے اُسے مہکا دیتی ہے لمحوں میں سالوں زمانوں کا خسارہ بے رخی، سب کچھ بُھول جاتی ہے صرف اپنے پسند شخص کی تھوڑی سی توجہ سے) جیسے ہمارا شاہ پگل رہی تھی!!!!!!

♥♥♥♥♥♥♥♥

مہران شاہ اپنے کمرے میں بیٹھا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا ٹھیک ہے میں آج بابا سائیں سے بات کرتا ہوں دیکھتے ہیں وہ کیا بولتے ہیں اگر بابا سائیں مان جائیں گے تو ٹھیک ہے نہیں تو پھر جو بھی کرنا ہو گا مجھے ہی کرنا ہو گا دوسری طرف سے نہ جانے کیا کہا گیا تھا جب وہ مہران شاہ بولتا ہے نہیں تم اس چیز کی فکر نہیں لو انشاءاللہ کچھ بھی نہیں ہو گا میں ہوں نا تم لوگوں کے ساتھ لیکن اس سے پہلے مجھے بابا سائیں سے بات کرنی ہے تاکہ کل کو وہ لوگ یہ نہ بولیں کہ ہم سے تو بات کر لینی تھی پھر ایک دو اور باتیں کرنے کے بعد مہران شاہ فون رکھتا ہے اور خود کو تیار کرتا ہوا !!! ابان شاہ کے کمرے کی طرف جاتا ہے

ابان شاہ اور باطشہ کمرے میں بیٹھے ہوئے چاہے سے لطف اندوز ہو رہے تھے ان دونوں کی محبت آج بھی پہلے جیسے ہی تھی وہ لوگ اتنی بزی اور ٹف روٹین میں بھی اپنے لیے ٹائم نکال لیتے تھے تاکہ کچھ پل وہ دونوں ایک ساتھ گزار سکے روز شام کی چائے وہ دونوں ایک ساتھ اپنے کمرے میں اکٹھے ہی پیتے تھے اور سارا دن کی رواں دواں بھی ایک دوسرے کو سناتے تھے!!!

مہران شاہ ان کے کمرے میں آتا ہے وہ ایک نظر اپنی ماں اور باپ کو دیکھ کر سامنے صوفے پر بیٹھ جاتا ہے مہران چائے پیو گے نہیں مما میں نے پی لیا ہے وہ اپنی ماں کو جواب دے کر ابان شاہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے!!!!

بابا سائیں مجھے آپ سے میرو کے متعلق بات کرنی ہے میرو کے ذکر پر باطشہ نہ سمجھی سے پہلے مہران کی طرف اور پھر ابان شاہ کی طرف دیکھتی ہے ابان شاہ بھی اپنا کپ ٹرے میں واپس رکھتے ہوئے پوری متوجہ سے مہران شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولتے ہیں میرو کے متعلق میں سمجھا نہیں کیا ہوا میرو کو وہ پریشانی سے پوچھتے ہیں؟؟؟؟

میرو کو تو کچھ نہیں ہوا ہے ابھی تک تو لیکن بابا سائیں میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں آپ نے زوہان سے میرو کا رشتہ طے کرتے وقت میرو کی رضامندی لی تھی؟؟؟

ہاں میں نے لی تھی میں نے خود جا کے پوچھا تھا میرو سے بھلا ایسے
!! کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اپنی بیٹی کی مرضی کے بغیر کوئی کام کر سکوں

تو کیا بابا سائیں آپ نے اس کے دل کی بات نہ جان سکے کیا؟؟؟

مطلب کیا آپ کی اس بات کا کھل کے کہو جو بات بھی کرنی ہے ابان
!!!! شاہ کو اب واقعی پریشانی ہونے لگی تھی

بات گھما پھرا کر کرنے کا میں عادی نہیں ہوں وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھتے
ہوئے بولتا ہے میرو اس رشتے سے خوش نہیں ہے آپ لوگوں نے کبھی
جاننے کی کوشش کی ہے کہ جب سے میرو کا زوہان کے ساتھ رشتہ ہوا

ہے وہ کتنی بدل گئی ہے وہ ہماری پہلے والی میرو تو رہی ہی نہیں ہے وہ گھٹ گھٹ کر جی رہی ہے!!!!

مما مائیں تو بیٹیوں کی سہیلیاں ہوتی ہیں نا آپ کیوں نہیں اپنی بیٹی کے دل کا حال جان سکیں وہ اپنی ماں سے سوال کرتا ہے؟؟؟

لیکن بیٹا میں نے بھی یہ بات کئی بار محسوس کی ہے کہ میرو چپ چپ سی رہتی ہے میں نے جب جب ایسے پوچھنے کی کوشش کی ہے وہ بات ٹال دیتی تھی اس نے کبھی مجھے کوئی بات بتائی نہیں اگر وہ مجھے اپنے دل کی بات بتا دیتی تو بھلا میں اپنے بیٹی کو یوں گھٹ گھٹ کر جینے دیتی باطشہ کو واقعی ہی اس چیز کا اندازہ نہیں تھا کہ بات اس قدر بگڑی ہوئی ہے!!!!!

لیکن بیٹا جب تمہاری خالہ لوگ رشتہ لے کر آئے تھے میں خود گیا تھا میرو سے پوچھنے میرو نے اپنی رضامندی دی تھی!!!

تو بابا بیٹیاں ایسے منہ پھاڑ کر کیسے انکار کر سکتی ہیں وہ تو پیدا ہی قربان ہونے کے لیے ہوتی ہیں کبھی باپ کی خوشی کے لیے تو کبھی بھائی کی خوشی کے لیے کبھی شوہر کی خوشی پر کبھی اولاد کی خوشی کے لیے!!!

وہ کیسے انکار کر سکتی تھی جبکہ سامنے اس کا جان سے پیارا بابا سائیں بیٹھا تھا وہ کیسے آپ کا مان توڑ دیتی یہ تو آپ پر ڈیپینڈ کرتا تھا نا کہ آپ اس کا مان بڑھاتے اس سے اس کے دل کی بات پوچھتے اس سے ہاں لینے سے پہلے!!!

بابامیرو جب سے پیدا ہوئی ہے آپ نے اس کی ہر خواہش پوری کی ہے اس کے بولنے سے پہلے آپ اس کے دل کی بات جان جاتے تھے پھر زندگی کے اتنا بڑے فیصلے پر آپ کیوں نہیں اس کے دل کی بات جان سکے کیوں ؟اس کے لفظوں پر تو غور آپ نے کر لیا لیکن اس کے لہجے پر کیوں نہیں غور سکے ؟؟؟

میں اپنی بہن کو یوں روتا دھوتا نہیں دیکھ سکتا ہوں مجھے اپنی بہن کی خوشیاں بہت عزیز ہیں اب میں وہ ہی کروں گا جو میری میرو کی مرضی ہو گی اور میں نے سوچ لیا ہے کہ مجھے کیا کرنا ہے وہ ایک عزم سے کھڑا ہوتا اپنے باپ کی طرف دیکھ کر بولتا ہے!!!!!

تو میرو کسی اور کو پسند کرتی ہے ابان شاہ برائے راست مہران شاہ سے پوچھتا ہے؟؟؟

وہ دانش لاشاری کو پسند کرتی ہے اور دانش بھی میرو کو بہت پسند کرتا ہے اور مجھے لگتا ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے سنگ بہت خوش رہیں گے مہران شاہ صاف صاف لفظوں میں اپنے باپ کو بتا دیتا ہے اب یہ آپ لوگوں کی مرضی ہے کہ آپ عشاء خالہ کو کیا جواب دیتے ہیں لیکن میں نے سوچ لیا ہے کہ میں میرو کی شادی دانش سے کروا کر ہی رہوں گا چاہے پھر آپ لوگوں کی رضامندی ہو یا نہ ہو ایسا بول وہ کمرے سے باہر نکل جاتا ہے!!!!!

عشق ____ کب دعاؤں کا محتاج ہوتا ہے

عشق تو لا علاج ہوتا ہے

عشق کے اپنے اصول ہوتے ہیں

عشق کا اپنا رواج ہوتا ہے

عشق کے عین سے عبادت ہے

عشق روح کا اناج ہوتا ہے

عشق جسموں کو سر نہیں کرتا

عشق کا ذہنوں پر راج ہوتا ہے

عشق میں شاہ فقیر ہوتے ہیں

عشق کانٹوں کا تاج ہوتا ہے

عشق میں کوئی حد نہیں ہوتی

عشق میں نہ کل نہ آج ہوتا ہے

عشق خود ہی ظلم کرتا ہے

عشق خود ہی احتجاج ہوتا ہے

فارح سلطان اور امارہ شاہ اس وقت ہوسپٹل میں ڈاکٹر کے کیبل میں بیٹھے ہوئے تھے جب ڈاکٹر امارہ کا چیک اپ کر کے اپنی کرسی پر آ کر

بیٹھتی ہے اور امارہ بھی فارح سلطان کے ساتھ والی کرسی پر آکر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

ڈاکٹر نہیا ایک نظر دونوں کو دیکھتے ہوئے پھر پرچی پر دوائیاں لکھنا سٹارٹ کر دیتی ہے کچھ دیر بعد وہ امارہ سے مخاطب ہوتی ہے لگتا ہے آپ کافی دن سے ٹھیک سے کچھ کھا یا پی رہی ہیں جس کی وجہ سے کمزوری ہے ادر وائز کچھ خاص مسلہ نہیں ہے اپنا خیال رکھا کریں یہ میں کچھ دوائیاں لکھ رہی ہوں یہ آپ فارمسی سے لے لینا اور اپنی ڈائٹ کا اچھے سے خیال کریں انشاءاللہ شام تک آپ بہتر فیل کریں گی !!!

شکریہ ڈاکٹر دوائیوں والی پرچی فارح سلطان اٹھا کر اپنی کوٹ کی جیب میں رکھ لیتا ہے اور دونوں ایک ساتھ ڈاکٹر کے کیبن سے نکل جاتے ہیں !!!

امارہ ہاسپٹل سے نکل کر سڑک کے کنارے جا کھڑی ہوتی ہے وہ کسی آٹو یا ٹیکسی کا انتظار کرنے لگتی ہے جب اس کے پیچھے پیچھے فارح سلطان بھی میڈیکل سٹور سے اس کی دوائیاں اور کچھ جوسز لے کر گاڑی کی جانب آتا ہے!!!

یہ جوس پی لیں "آپ بہتر فیل کریں گی وہ دروازہ کھول کر بنا دیکھے ہی بولنا شروع ہو چکا تھا جب سامنے دیکھتا ہے تو گاڑی میں کوئی موجود نہیں

ہوتا ہے اب یہ لڑکی کہاں چلے گی وہ اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بڑ بڑاتا ہے!!!!

وہ امارہ کی تلاش میں ادھر ادھر نظریں دوڑاتا ہے تو دور سڑک پر اس کو مارا کھڑی ہوئی نظر آتی ہے ایک تو یہ لڑکی نہ جانے کیا کرے گی میرے ساتھ وہ بڑ بڑاتا ہوا قدم امارہ کی طرف بڑھاتا ہے!!!!

امو" یار یہ کیا طریقہ ہے چلو میں تمہیں ڈراپ کر دوں!!!

مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ آپ کا پہلے احسان لے چکی ہوں اتنا ہی کافی ہے!!!

اس میں احسان والی کون سی بات ہے یار بیوی ہو تم میری اتنا تو میں تمہارے لیے کر ہی سکتا ہوں؟؟؟

بیوی مسٹر فارح سلطان جب کچھ کرنے کا ٹائم تھا تب تو آپ اپنا ہاتھ چھڑا کر بھاگ گئے تھے اب کیوں کر رہے ہو یہ سب کچھ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں آپ یہ سب کچھ کر کے اب کیا چاہتے ہیں آپ؟؟؟

آپ کو کیا لگتا ہے آپ میری تھوڑی سی کیئر کریں گے تو میرا دل دوبارہ آپ کی طرف مائل ہو جائے گا تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے مردہ دل کبھی زندہ نہیں ہوتے ہیں اور امارہ شاہ کا دل تو آپ کی بے رخی بے اعتباری دیکھ کر ہی مر گیا تھا ایسا بولتے ہوئے امارہ کے گلے میں جیسے کوئی گولا سا اٹک گیا تھا!!!! آنکھیں نم ہو چکی تھی

لیکن وہ اپنے آنسوؤں پر کنٹرول کر گئی وہ فارح سلطان کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی وہ نہیں چاہتی کہ اس شخص کو یہ محسوس ہو کہ وہ ابھی بھی اس کے لیے روتی ہے اس نے مضبوط بننا تھا اور بن کے دکھانا تھا !!!!!

فارح سلطان لب بھینچے کھڑا رہا اس کے پاس کہنے کے لیے کچھ نہیں تھا اس نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ ایک ہنستی مسکراتی لڑکی کو یوں مردہ بنا کر چھوڑ دے گا وہ اندر سے کس قدر ٹوٹی ہوئی ہے وہ پیار بانٹنے والی لڑکی اس قدر زہر کیوں اگلتی رہتی تھی فارح سلطان کو اب سمجھ آ رہی تھی !!!!لیکن اب تو تیر کمان سے نکل چکا تھا

پلیز امو میری جان "ضد نہیں کرو چلو میں آپ کو آفس ڈراپ کر"
!!! دیتا ہوں ایسے مجھے پریشانی رہے گی

وہ امارہ کا ہاتھ زبردستی پکڑتا ہوا لا کر اس کو فرنٹ سیٹ پر بٹھاتا ہے اور
!!! پھر ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر گاڑی سٹارٹ کر لیتا ہے

سارے راستے ان دونوں نے ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں کی تھی امارہ کھڑکی کے ساتھ چپک کر بیٹھی ہوئی تھی وہ اس وقت فارح سلطان کی شکل دیکھنے کے بھی رواں دواں نہیں تھی وہ اپنے ہی سوچوں میں گم تھی جب گاڑی ایک ریسٹورنٹ کے پاس آ کر روکتی ہے !!!

فارح سلطان گاڑی سے نکل کر امارہ کی جانب آتا ہے اور دروازہ کھول کر بولتا ہے چلیں اتریں نیچے !!!

اب یہاں پہ کیوں گاڑی روک دی ہے آپ تو مجھے آفس ڈراپ کرنے والے تھے ناوہ نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھ کر وہ پوچھتی ہے ؟؟؟؟

ڈاکٹر نے بتایا ہے ناکہ تو آپ کے کچھ نہ کھانے پینے کی وجہ سے ایسی حالت ہوئی ہیں تو چلو ایک اچھا سا لنچ کرتے ہیں پکا پرومس پھر آپ کو آفس ڈراپ کر دوں گا !!!!

مجھے آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا ہے آپ مجھے افس لے کے چلیں ورنہ میں یہاں سے کسی آٹو یہ ٹیکسی پر بیٹھ کر چلی جاؤں گی وہ غصے سے بولتی ہے؟؟؟

لیکن مجھے لے کے جانا ہے تمہیں آپ جتنی بھی باتیں سناؤ گی میں سن لوں گا لیکن چلو ابھی میرے ساتھ قسم سے صبح جلدی آنے کے چکر میں ناشتہ بھی نہیں کیا اور پھر آپ کی طبیعت دیکھ کے کچھ کھانے کو دل ہی نہیں کیا اب بہت زوروں کی بھوک لگی ہوئی ہے وہ بچوں کی طرح منہ بناتا ہوا امارہ کو بولتا ہے!!!

امارہ کو اس کے فیس دیکھ کر ہنسی تو بہت آئی لیکن وہ اس کو کنٹرول کر گئی تھی وہ اس شخص کو کوئی امید کی ڈور نہیں تھمانا چاہتی تھی امارہ اپنا

موبائل اور پرس لیتی ہوئی گاڑی سے نیچے اترتی ہے اور دروازہ بند کرتے ہوئے فارح سلطان کے ساتھ ریسٹورنٹ کے اندر چلی جاتی ہے!!!!!

وہ دونوں ریسٹورنٹ میں ایک کونے میں رکھے ہوئے ٹیبل پر جا کر بیٹھ جاتے ہیں جہاں پر لوگوں کو آنا جانا کم تھا!!!!

ابھی ان کو بیٹھے ہوئے کچھ ہی پل گزرے تھے جب ویٹر آتا ہے!!!

جی سر اپنا آرڈر لکھوائیں؟؟ کیا کھائیں گی آپ "فارح سلطان مینو دیکھتا ہوا اسارہ سے پوچھتا ہے!!!!

مجھے کچھ نہیں کھانا آپ کو جو کھانا ہے آپ اپنے لیے منگوالیں وہ فارح سلطان کو دیکھے بنا ہی جو تڑک کر جواب دیتی ہے!!!!!

فارح سلطان اپنی مرضی کا مینیو سلیکٹ کر کے ویٹر کو کھانے کا آرڈر دیتا ہے: "فارح سلطان کھانے کا انتظار کرنے لگ تھا۔ جبکہ امارہ اپنے موبائل میں گھسی رہتی ہے وہ فارح سلطان کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہی تھی لیکن بظاہر ایسے محسوس کرا رہی تھی جیسے وہ موبائل میں بزی ہے!!!!

امو" یار کیا ہے رکھ دو اس موبائل کو تھوڑی دیر مجھ سے بھی بات کر لو وہ منت بھرے لہجے میں امارہ سے بولتا ہے امارہ ایک نظر فارح" کو دیکھ کر موبائل بند کر کے اپنے پرس میں رکھتی ہے اور بولتی ہے جتنی باتیں

کرنی تھی نا کرلی ہیں آج کے لیے کافی ہیں اب لنچ کریں اور چلیں آفس

بابا کو بھی نہیں بتایا کچھ بھی وہ پریشان ہو رہے ہوں گے ؟؟؟؟

ابھی وہ باتیں کر رہے تھے جب ویٹر کھانا لے کر آتا ہے۔ کھانے کی خوشبو سے ہی دونوں کی بھوک چمکی تھی لیکن امارہ کے لیے اس کی ایگو بھی تو ضروری تھی وہ ویسے ہی موڈ بنا کر بیٹھی رہی !!!

اب کھاؤ بھی اتنا کچھ منگوایا کس لیے چلو شروع کرو اب کھانے سے کیا ناراضگی ناراضگی تو مجھ سے ہے نا رزق سے منہ نہیں موڑتے ہیں ورنہ اللہ تعالی ناراض ہو جاتا ہے فارح سلطان اس کو سمجھاتا ہے تو وہ کھانے کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے ویسے بھی بھوک تو اسے بھی کافی لگ رہی تھی !!!اب زیادہ نخرے دکھانا بھی ضروری نہیں تھا

وہ دونوں کھانا کھا رہے تھے جب مرحا بھی اپنی دوستوں کے ساتھ اسی ریسٹورنٹ میں لنچ کرنے کے لیے آتی ہے اس نے ان دونوں کو نہیں دیکھا تھا وہ لوگ ان کے ٹیبل سے کچھ فاصلے پر تھے جب مرحا کی دوست کی نظر فارح سلطان پر پڑتی ہے !!!

مرحا وہ تو تمہارا منگیتر ہے نہ (اس نے اپنی تمام دوستوں کو بتا رکھا تھا کہ سلطان انڈسٹری کا اکلوتا وارث فارح سلطان اس کا منگیتر ہے) فارح سلطان وہ کس لڑکی کے ساتھ لنچ کر رہا ہے۔ دیکھو تو جب مرحا کی تمام دوستیں دوسری طرف دیکھنے لگتی ہیں جہاں فارح سلطان نے امارہ کو !!! کوئی بات کی تھی اور امارہ اس کو گھور کر دیکھ رہی تھی

مرحانے بھی چونک کر اس طرف دیکھا تھا۔فارح سلطان کو امارہ کے ساتھ دیکھ کر وہ اندر تک جل بھن گئی تھی لیکن وہ یہاں پر کوئی تماشہ نہیں کرنا چاہتی تھی اس کو پتہ تھا اگر وہ فارح سلطان سے جا کر کچھ بھی بولے گی تو فارح سلطان کا غصہ ساتویں آسمان کو چھونے لگے گا اور اس کا بنایا پلان خراب بھی ہو سکتا تھا!!!!

گائز تم کچھ بھی سوچنے لگ جاتی ہو تم لوگوں کو پتہ تو ہے کہ وہ فارح مشہور بزنس مین ہے آئے دن کسی نہ کسی سے بزنس ڈیل کرتا رہتا ہے تو یہ بھی اس کی پارٹنر ہو گی آج صبح فارح سلطان مجھے بتا رہے تھے کہ اس کی کسی کے ساتھ میٹنگ ہے تو وہ اسی سلسلے میں آیا ہو گا وہ اپنے بالوں کی لٹ کو اپنی شہادت کی انگلی میں پھنساتے ہوئے ایک ادا سے بولتی ہے!!!

اور اچھا تو یہ بات ہے.جی ہاں چلو ہم تو چل کریں مرحا ایک نظر دوبارہ ان دونوں کو دیکھتے ہوئے اپنی دوستوں سے بولتی ہے باہر سے تو وہ خوشی سے ان کو ڈیل کر رہی تھی لیکن اندر سے وہ جل بھن گئ تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ امارہ کو کہیں غائب کر دے فارح سلطان کی نظروں سے !!!

♥♥♥♥♥♥♥♥

ابان شاہ اور باطشہ اس بارے میں کافی پریشان ہو چکے تھے ایک طرف سالوں کا رشتہ تھا اور ایک طرف بیٹی کی خوشیاں ان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کرے تو کیا کرے ان لوگوں کو کیسے جواب دے کیونکہ آبان شاہ

زوہان کی محبت کے بارے میں اچھے سے جانتا تھا کہ وہ میرو کو کس قدر چاہتا ہے لیکن یہ بھی سچ تھا کہ وہ کسی کی خاطر وہ اپنی بیٹی کی خوشیاں قربان نہیں کر سکتا تھا ورنہ ساری زندگی وہ اسی پچھتاوے میں رہتا کہ وہ اپنی بیٹی کو اس کی خوشیاں نہ دے سکا اسی لیے وہ ایک فیصلے پر پہنچا تھا؟؟؟

جتنی جلدی ہو سکے اس بات کو ختم کیا جائے تاکہ میرو اور دانش کے بارے میں سوچا جا سکے اسی سلسلے میں باطشہ نے عشاء کو آج حویلی بلایا تھا امل تو اج کل خاصہ بزی ہو چکی تھی کیس کو لے کر کیونکہ وہ کیس جتنا دیکھنے میں آسان لگ رہا تھا اصل میں اتنا آسان تھا نہیں وہ آج کل زیادہ تر ڈیوٹی پر ہی پائی جاتی تھی!!!

عشاء زوایار کے ساتھ حویلی آئی ہوئی تھی وہ لوگ دوپہر میں ہی آگئے تھے باطشہ نے ان کے لیے اچھا سا لنچ تیار کروایا تھا اتوار کا دن تھا اسی وجہ سے ابان شاہ بھی گھر پر ہی موجود تھا ساحل شاہ اور مہران شاہ بھی گھر پر ہی تھے سب لوگ لنچ کر کے فارغ ہوئے تھے جب باطشہ ان کے لیے چائے بنا کر لے کر آتی ہے وہ لوگ چائے پی رہے تھے کے میرو کو بہانے سے باطشہ نے کمرے میں بھیج دیا تھا اب وہاں پر سب بڑے لوگ ہی موجود تھے!!!!!

لالا آپ نے ہمیں کس لیے بلایا ہے یہاں پر اتنی ایمرجنسی میں عشاء ابان شاہ کی طرف دیکھ کر پوچھتی ہے؟؟؟؟

ابان شاہ اور باطشہ ایک دوسرے کو دیکھ کر نظروں ہی نظروں میں ایک دوسرے کو تسلی دیتے ہیں تو ابان شاہ زوایار کی طرف دیکھ کر بولتا ہے زوایار جو بات میں کہنے جا رہا ہوں اس کو صبر و تحمل سے سننا ہماری اس کے پیچھے کوئی خراب نیت نہیں ہے ہم لوگ سالوں سے دوست ہیں اس لیے ہماری نیت پہ شک نہیں کرنا میں بھی مجبور ہو کر یہ بات کر رہا ہوں جب زوایار بولتا ہے ابان کیسی باتیں کر رہے ہو تو تو میرا جگر ہے بھلا مجھے تمھاری کوئی بات بھی بری لگ سکتی ہے بتاؤ تو صحیح ہوا کیا ہے؟؟؟؟

پھر ابان شاہ اس کو ساری بات بتا دیتا ہے اور بولتا ہے اسی سلسلے میں میں نے آپ لوگوں کو بلایا ہے کیونکہ ایک طرف زوہان ہے تو دوسری طرف میری جان سے پیاری بیٹی اگر مجھے ایک پرسنٹ بھی پتہ ہوتا کہ

میرو اس رشتے سے خوش نہیں ہے تو میں کبھی بھی آپ لوگوں کو ہاں نہ کرتا لیکن اب مجھے پتہ چل گیا ہے اس لیے وقت رہتے ہی میں اس بات کا کوئی نہ کوئی حل نکالنے کا سوچا ہے کیونکہ یہ بچوں کی زندگی کا سوال ہے آج میں زبردستی اپنی بیٹی کی شادی کر بھی دیتا ہوں لیکن اگر وہ خوش ہی نہیں رہے گی تو اس شادی کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے اسی وجہ سے !!!! کل کو ہماری دوستی میں یا ہمارے رشتوں میں دراڑ نہ آجائے

ساحل شاہ یہ سب سن کر ہی حیران تھا وہ اپنے کام کو لے کر اتنا بزی تھا کے اس کو پتہ ہی نہیں چلا کہ اس کی لاڈلی بہن کے ساتھ کیا سے کیا ہو گیا ہے غصہ تو ساحل شاہ کو اپنے ماں باپ پر بھی آرہا تھا کہ وہ کیسے میرو کی دل کی بات نہیں جان سکے لیکن وہ چپ تھا جب بات بڑوں میں ہو رہی تھی تو چھوٹے نہیں بول سکتے تھے !!!!

عشاء تو پتھر کی مورت بنی چپ چاپ بیٹھی تھی وہ کیا جواب دیتی ایک طرف بیٹا تھا تو دوسری طرف بھانجی دونوں ہی اس کو عزیز تھے لیکن کسی ایک کا تو دل ٹوٹنا ہی تھا ناکافی دیر لاؤنج خاموشی چھائی رہی کوئی بھی ایک دوسرے سے کچھ نہیں بولتا ہے جب اس خاموشی کو زوایار خانزادہ توڑتا ہے!!!!

کیسی باتیں کر رہے ہو ابان تم ہمارا سالوں سے ایک دوسرے سے تعلق ہے بھلا اتنی چھوٹی سی بات پہ کیسے ختم ہو سکتا ہے اور پھر یہ تو نصیبوں کی بات ہوتی ہے جوڑے تو آسمانوں پر طے ہوتے ہیں ہم انسان کون ہوتے ہیں انکار اقرار کرنے والے اگر زوہان کا جوڑ میرو کے ساتھ ہوتا تو ٹوٹنے

کی نوبت ہی نہ آتی ہمارے بچوں کی خوشی ہمیں زیادہ اہم ہونی چاہیے

!!!!

میرو بھی ہمیں ہماری امل کی طرح ہیں اور یہ بات تو تم نے بالکل صحیح کہی ہے جب شادی کے بعد بھی اگر یہ دونوں خوش ہی نہ رہے تو پھر بھی تکلیف ہم ماں باپ کو ہی ہو گی تو اس تکلیف کو سہنے سے بہتر ہے اب !!!! والی تکلیف سہی جائے

جیسے تمھیں ٹھیک لگتا ہے تم کرو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے عشاء بھی دل پر پتھر رکھتے ہوئے باطشہ کو تسلی دیتی ہے کہ جہاں میرو چاہتی ہے آپ اس کی شادی وہیں پہ کریں جب زندگی میں ہر خوشی اس کو دی ہے تو اب کیوں کمپرومائز کرنا ہے؟؟؟

ابان شاہ اور باطشہ کافی حد تک ہلکے پھلکے ہو گئے تھے ورنہ ان کو لگ رہا تھا نہ جانے ان دونوں کا ری ایکشن کیا ہوتا لیکن وہ یہ بات بھول گئے تھے کہ ری ایکشن تو وہاں خانزادہ کی طرف سے آئے گا نہ جانے اب وہ انکار سن کر کون سی قیامت حویلی والوں پر لانے والا تھا؟؟؟؟

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

سب دوائیں فارمیسی سے نہیں ملتیں۔۔۔

کچھ دوائیں کسی کے قرب میں

کسی کے لمس میں

کسی کا کندھا میسر ہونے میں

کسی کی آغوش میں

کسی کے پہلو میں سمٹ جانے سے

کسی کی بانہوں میں چھپ جانے میں

کسی کے چند میٹھے جملوں میں

کسی کی آنکھوں کی محبت بھری چمک میں

تو کسی کے دستِ شفقت میں مل جایا کرتی ہیں۔۔۔

100 🔥 !!! سب دوائیں فارمیسی سے نہیں ملتیں۔۔۔

زوہان خانزادہ کو جب سے پتہ چلا تھا کہ حویلی والوں نے میرو کے رشتے سے انکار کر دیا ہے وہ تب سے ہی غصے سے بھرا ہوا تھا اس نے اپنے گھر والوں کو بھی صاف صاف بول دیا تھا کہ میرو سے تو میری شادی ہو کے !!! رہے گی اب جو بھی کروں گا میں خود کروں گا

عشاءاور زوایار نے اسے کافی سمجھانے کی کوشش کی تھی لیکن اس کے سر پر تو میرو کی محبت کا بھوت سوار تھا نہ جانے اب وہ کیا کرنے کا سوچ رہا تھا لیکن جو بھی وہ سوچ رہا تھا یقینا بہت غلط ہونے والا تھا؟؟؟؟

کہتے ہیں نا محبت انسان کو اندھا کر دیتی ہے زوہان خانزادہ کی بھی اس وقت حالت بالکل ویسے ہی ہو چکی تھی وہ صحیح غلط کی پہچان بھول چکا تھا وہ اپنے کمرے میں بیٹھا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا ہاں ٹھیک ہے تم اس پر نظر رکھو جیسے ہی وہ کہیں باہر نظر آئے تو مجھے فورا اطلاع کر دینا ہاں ہاں پیسے کی فکر نہیں کرو پیسہ جتنا تم کہو گے تمہیں اس سے دگنا ملے گا لیکن میرا کام ہو جانا چاہیے دوسری طرف سے اس سے نہ جانے کیا کہا گیا تھا کہ وہ اوکے کہتا ہوا فون بند کر کے ٹیبل پر رکھتا ہے اور کمرے میں چکر لگانے لگتا ہے!!!!

اس کی آنکھیں غصے اور ضبط کی وجہ سے لال سرخ ہو چکی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے سب کی زندگیوں میں کوئی طوفان آنے والا ہے اور لانے والا کوئی اور نہیں زوہان خانزادہ ہی تھا !!!

وہ شیشے کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ شیشے میں اپنے آپ کو دیکھ کر مخاطب کرتا ہے ؟ماموسائیں "میں نے تو بڑی عزت اور شرافت سے آپ کی بیٹی کا ہاتھ مانگا تھا لیکن آپ لوگوں نے تو میری بے عزتی کر دی رشتہ دے کر پھر انکار کر دیا !!!

کیا میرا محبت پر کوئی حق نہیں ہے اگر آپ کو آپ کی بیٹی کی خوشیاں عزیز ہیں تو مجھے بھی اپنی محبت بہت عزیز ہے اب دیکھنا میں آپ لوگوں کے

ساتھ کیا کرتا ہوں میرو تو صرف میری ہے اور میری ہی دلہن بنے گی

اب جو میں سوچ چکا ہوں نا وہ تو میں کر کے ہی رہوں گا؟؟؟؟

❤❤❤❤❤❤❤

(کچھ دنوں بعد)

ابان شاہ نے مہران شاہ کو اجازت دے دی تھی کہ وہ دانش لاشاری کو بولے کہ جب چاہے اپنے ماں کے ساتھ رشتہ لینے آسکتا ہے مہران نے فوراہی دانش کو فون کر دیا تھا اور اگلے دن ہی دانش اپنی ماں کو لیے حویلی آپہنچا تھا حویلی کو دیکھ کر ہی اماں کی آنکھیں چندیا گئی تھی اتنی خوبصورت حویلی اور اتنی بڑی شاید اس نے اپنی زندگی میں ہی کبھی دیکھی ہو گی اس کو اپنی بیٹی کے نصیب پر رشک محسوس ہوا تھا!!!

وہ باہر کھڑی حویلی دیکھ رہی تھی جب دانش کی آواز آتی ہے اماں چلیں اندر آپ کیا دیکھ رہی ہیں دانش اپنی ماں کی طرف دیکھ کر پوچھتا ہے کچھ نہیں بیٹا میں سوچ رہی ہوں ہماری ازمارے کی قسمت کتنی اچھی ہے وہ اتنے بڑے گھر کی بہو بنی ہے اللہ میری ازمارے کو زندگی کی ہر خوشی نصیب کرے اماں آپ ٹینشن کیوں لے رہی ہیں مہران بہت اچھا لڑکا ہے وہ یقینا ہماری ازمارے کو ہمیشہ خوش رکھے گا چلیں اندر چلیں یوں باہر کھڑے رہنا ٹھیک نہیں ہے وہ لوگ کیا سوچیں گے ہمارے بارے میں وہ دونوں اندر چلے جاتے ہیں!!!

جہاں پر باطشہ پہلے ہی ان کے انتظار میں لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھی ان دونوں کو لاؤنج میں ہی صوفے پر بٹھا دیا گیا تھا جب دانش اگے بڑھ کر باطشہ کو سلام کرتا ہے تو وہ اس کے سر پر پیار دیتی ہوئی اس کو بیٹھنے کا

اشارہ کرتی ہے ابھی ان کو آئے ہوئے پانچ منٹ ہی گزرے تھے کہ ابان شاہ بھی حویلی کے اندر آتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں !!!!

اصل میں آج اسے ایک ضروری جرگے کے سلسلے میں جانا تھا جس کی وجہ سے وہ آج آفس نہیں گیا تھا اور گھر بھی جلدی آگیا تھا !!!

میرو کو تو جب سے پتہ چلا تھا کہ اس کا زوہان سے رشتہ نہیں بلکہ دانش سے ہو رہا ہے وہ تو ہواؤں میں اڑتی پھر رہی تھی اس کو تو ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے زندگی کی ہر خوشی اس کو مل گئی ہو محبت کا مل جانا کسی معجزے سے کم نہیں ہوتا وہ بھی تب جب آپ اس بات کی امید ہی چھوڑ چکے ہوں کہ آپ کی محبت آپ کو مل سکتی ہے!!!!

ابان شاہ آتے ہی سب کو سلام کرتا ہے اور دانش سے بھی ہاتھ ملا کر اس کے ساتھ ہی صوفے پر ٹک کر بیٹھ جاتا باطشہ اماں سے مخاطب ہوتی ہے آنے میں کوئی مسئلہ تو نہیں بنانا نہیں نہیں "بہن جی کوئی مسئلہ نہیں بنا ہے آپ لوگوں کو تو سیدھا سیدھا راستہ تھا تھوڑی دیر اور بات چیت کے بعد اماں ابان شاہ سے مخاطب ہوتی ہے ؟ کچھ دن پہلے آپ لوگ ہمارے پاس عرضی لے کر آئے تھے آج ہم آپ لوگوں کے پاس آپ لوگوں سے آپ کی قیمتی چیز مانگنے آئے ہیں !!!!

آپ کھل کر بات کریں بہن جی "آبان شاہ نہایت سلیقے سے بولتے ہیں جب اماں بولتی ہے ہمیں اپنے بیٹے دانش کے لیے آپ کی بیٹی میرو کا رشتہ چاہیے ؟؟؟

میں جانتی ہوں ہمارا گھر آپ لوگوں کی حویلی کے جتنا بڑا تو نہیں ہے لیکن ہمارا دل بہت بڑا ہے میرا دانش آپ لوگوں کی بیٹی کو بہت خوش رکھے گا؟؟؟

ابھی تو یہ ایک ورک شاپ میں کام کرتا ہے لیکن ساتھ ساتھ پڑھائی بھی کر رہا ہے اگر اللہ نے چاہا تو ایک دن میرا بیٹا بہت بڑا افسر بنے گا میں میرو کو بالکل اپنی ازمارے کی طرح ہی رکھوں گی۔ ہمارے بچوں کی بھی خوشی اسی میں ہی ہیں اگے آپ لوگوں کو جیسے مناسب لگے جو بات تھی میں نے آپ لوگوں کے سامنے رکھ دیا ہے لیکن میں پھر بھی یہ بات کہوں گی کہ میرا دانش آپ لوگوں کی بیٹی کا جان سے بھی بڑھ کر خیال رکھیے گا اس کی اس کو دنیا کی ہر خوشی لا کر دے گا!!!!

کافی دیر لاؤنج میں خاموشی چھائی رہی جب ابان شاہ بولتے ہیں بہن جی ہمیں اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے جب بچے ایک دوسرے کے ساتھ خوش ہیں تو پھر ہم ماں باپ کیوں اعتراض کرے زندگی بچوں نے گزارنی ہے ہم تو اپنی گزار چکے ہیں لیکن میں اس سے پہلے اپنی بیٹی سے ایک بار بات کرنا چاہوں گا؟؟؟

جی "جی بھائی صاحب "آپ کی بیٹی ہے آپ بات کر لیں پھر آپ ہمیں بتا دیں کیونکہ میں چاہتی ہوں کہ ازمار ہے اور میرو کی رخصتی ایک ساتھ ہی ہو بیٹی گھر سے جائے گی تو گھر خالی خالی لگے گا بہو آجائے گی تو بیٹی کی کمی بھی کم محسوس ہو گی!!!

جی بہن جی" یہ بات تو آپ نے بالکل صحیح کہ یہ بیٹیوں کے بغیر تو گھر سونے ہو جاتے ہیں لیکن یہ تو دنیا کا دستور ہے اگر بیٹی جاتی ہے تو بہو بھی تو آجاتی ہے نا اگر ہم بہو کو بھی بیٹی سمجھنے لگ جائیں تو کبھی بھی گھر کی خوشیاں اور رونقیں خراب نہ ہوں باطشہ بولتی ہے!!!!

❤❤❤❤❤❤❤

میرو اور دانش کا رشتہ طے ہو گیا تھا اور ایک مہینے بعد ساحل شاہ مہران شاہ کے ساتھ ہی میرو کی بھی رخصتی طے پائی گئی تھی لال حویلی میں اور دانش لاشاری کے گھر میں شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھی باطشہ کے تو ہاتھ پیر پھول رہے تھے ایک گھر میں تین تین شادیاں تھیں اور وہ اکیلی ہی سارے انتظام کرنے والی تھی اسی وجہ سے اسے سمجھ نہیں آرہی تھی شروع کہاں سے کرے!!!!

شاہ مینشن میں بھی شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھی امثال شاہ کی لاڈلی پرنسز کی شادی تھی وہ بھی بڑھ چڑھ کر تیاریوں میں مصروف تھے حسالہ اور اسمارہ کی آئے دن بازاروں کے چکر لگتے رہتے تھے کبھی کچھ تو کبھی کچھ لیکن بیٹیوں کی شادی کی تیاری تو بارات سر پہ ہوتی ہے لیکن تیاری مکمل نہیں ہوتی یہاں بھی کچھ ایسا ہی چکر تھا!!!!

دوسری طرف زوہان خانزادہ کو جب سے پتہ چلا تھا میرو کا رشتہ کہیں اور طے ہو گیا ہے حویلی میں اس کی شادی کی تیاریاں چل رہی ہیں جب سے وہ آپے سے باہر ہوا پھرتا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا دنیا تہس نہس کر دے اور میرو کو اپنا بنا لے لیکن اس نے بھی سوچ لیا تھا کہ وہ یہ شادی کبھی بھی نہیں ہونے دے گا وہ کچھ ایسا کرے گا کہ سب کی

زندگیاں بدل کر رکھ دے گا اس کے ذہن میں کیا چل رہا تھا کوئی نہیں جانتا تھا!!!!!

باطشہ کے تو روز روز شہر کے ہی چکر لگ رہے تھے کبھی وہ کس چیز کے لیے جاتی تو کبھی کسی چیز کے لیے آج وہ اپنے ساتھ میرو کو لے کر آئی ہوئی تھی اصل میں ان کو میرو کے جہیز کے لیے کچھ ڈریس چاہیے تھے جو میرو کی مرضی سے لینا چاہتی تھی آبان شاہ ان کو آفس جاتے ہوئے صبح مال میں چھوڑ گیا تھا وہ لوگ شاپنگ کر رہے تھے میرو کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی مسلسل اس پر نظر رکھے ہوئے ہے!!!!

اس کو گھبراٹ سی محسوس ہونے لگی تھی وہ باطشہ سے بولتی ہے مما مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے کوئی مجھے دیکھ رہا ہے تو باطشہ مسکراتے ہوئے کہتی

ہے وہم ہو گا تمہارا میرو یہاں پہ کون ہو سکتا ہے چلو آؤ اگے سینڈلز والی دکان پہ جاتے ہیں کچھ سینڈلز پسند کر لو میرو بھی اپنی سوچوں کو جھٹکتی ہوئی باطشہ کے ساتھ سینڈلز والی دکان کی طرف بڑھ جاتی ہے!!!!

وہ لوگ سینڈلز لے کر باہر نکلتے ہیں تو باطشہ کو یاد آتا ہے کہ اس نے اپنے لیے بھی کچھ سینڈلز دیکھنی تھی میرو چلو دوبارہ شاپ کے اندر لیکن کیوں مما؟؟

مجھے بھی کچھ سینڈلز دیکھنی ہیں لیکن مما میں بہت تھک گئی ہوں آپ جائیں میں یہیں پہ آپ کا انتظار کرتی ہوں وہ لابی میں صوفے پر بیٹھتے ہوئی بولتی ہے باطشہ اس کے پاس باقی بیگز رکھتے ہوئی بولتی اچھا ٹھیک

ہے تم یہاں پر بیٹھو میں تھوڑی دیر میں ہی آتی ہوں یہاں سے جانا کہیں مت؟؟؟

!!! اوکے مما آپ جلدی آیئے گا

باطشہ شاپ کے اندر چلی جاتی ہے جبکہ میرو وہیں پہ صوفے پر بیٹھی آنکھیں بند کر لیتی ہے صبح سے پھر پھر کر اس کی ٹانگوں میں درد ہونا شروع ہو چکا تھا وہ نازک جان جو اٹھ کر پانی بھی خود نہیں پیتی تھی اب !!!! اتنی ڈھیر سارا شاپنگ کرنے کے بعد وہ واقع میں تھک چکی تھی

اسے بیٹھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب اس کے فون پر زوہان کی کال آتی ہے میرو پہلے پک نہی کرتی کال لیکن مسلسل کال آنے پے یہ سوچتے

ہوئے کہ شاید کوئی ضروری کام ہو جس کی وجہ سے وہ بار بار کال کر رہا ہے وہ کال اٹھا لیتی ہے!!!

میرو کدھر ہو آپ؟؟؟

کیوں آپ کو کوئی کام ہے؟؟؟

اصل میں میں امل کے ساتھ شاپنگ کرنے ہوں امل کہہ رہی تھی میرو کو بھی ساتھ لے چلے میں نے باطشہ خالہ کو فون کیا تھا تو خالہ نے بتایا کہ ہم لوگ بھی شاپنگ کرنے مال میں آئے ہوئے ہیں؟؟

امل تمہیں تمہاری پسند کا شادی کا گفٹ دلانا چاہتی ہے تو ہم لوگ بھی شاپنگ کرنے ہی آئے ہوئے ہیں میر و بولتی کہاں ہیں آپ لوگ ہم مال کی لیڈیز سائیڈ پہ ہیں امل اپنے لیے کچھ ڈریس سلیکٹ کر رہی ہے تم وہیں پہ آجاؤ!!!

اچھا میں مما کو بتا کے آتی ہوں خالہ کو کیوں بتانا ہے آپ آجاؤ تھوڑی دیر لگے گی پھر واپس چلے جانا زوہان اس کے اپنے باتوں میں لے لیتا ہے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اٹھ کر آتی ہے!!!

جیسے ہی لابی سے باہر نکلتی ہے کوئی اس کے منہ پر رومال رکھتا ہے اور وہ چند منٹوں کا کھیل تھا اور میر واس کی بانہوں میں جھول جاتی ہے!!!

اس نے بلیک پین شرٹ پہنے ہوئے سر پر بلیک کیپ اوڑھ رکھی تھی منہ پر اس نے ماسک لگا رکھا تھا جیسے ہی میرو اس کی بانہوں میں جھولتی ہے وہ مسکراتا ہے اور دل میں سوچتا ہے اب تمہیں میرا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا وہ میرو کو گود میں اٹھائے ہوئے مال سے باہر نکلتا ہے اور میرو کو گاڑی میں لٹا کر گاڑی کو ایک سنسان راستے پر ڈال لیتا ہے!!!

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

دوسری طرف باطشہ سینڈل لے کر جیسے ہی باہر آتی ہے بیگز لابی میں ہی پڑے ہوتے ہیں لیکن لیکن میرو کا کہیں آتا پتہ نہیں تھا ایک تو یہ لڑکی بھی نا اس کو میں نے بولا بھی تھا کہ یہیں پہ بیٹھی رہنا اب اس کو میں کہاں پہ ڈھونڈوں وہ بڑبڑاتے ہوئے اپنے پرس سے سیل فون نکالتی

ہے اور میرو کے نمبر پہ کال کرتی ہے بیل تو جا رہی تھی لیکن فون کوئی نہیں اٹھا رہا تھا باطشہ کو مزید پریشانی گھیر لیتی ہے !!!!

میرو ایسی لاپرواہ تو کبھی بھی نہیں تھی وہ فون تو لازمی اٹھاتی ہے اس کو انتظار کرتے کرتے تقریبا ایک گھنٹہ ہو گیا تھا لیکن میرو کا کہیں بھی آتا پتہ نہیں تھا اب تو اس کو خوف آنا شروع ہو گیا تھا طرح طرح کے وسوسے باطشہ کے ذہن میں آ رہے تھے اس کے ذہن میں کچھ دیر پہلے والی میرو کی باتیں گونجتی ہے (مما مجھے ایسا لگتا ہے جیسے کوئی مجھے گھور رہا ہے) لیکن باطشہ نے اس کی بات کو سیریس نہیں لیا تھا اب تو اس کو میرو کی باتیں سچ محسوس ہونے لگی تھی !!!!

وہ دوبارہ سے میرو کے نمبر پر کال کرتی ہے لیکن اب موبائل بند جا رہا تھا خوف سے وہ بھی کانپنا شروع ہو چکی تھی ایک ہی تو اس کی بیٹی تھی اور وہ جلدی سے ابان کو فون کرتی ہے ابان شاہ جو آفس سے ان کو ہی لینے کے لیے نکل رہا تھا باطشہ کی کال دیکھ کر کال اٹھاتا ہے بولتا ہے جی میری جان !!! ہو گئی شاپنگ آپ لوگوں کی میں آپ لوگوں کی طرف ہی آ رہا تھا

جب اس کے کانوں میں باطشہ کی روتے ہوئے آواز گونجتی ہے

بان۔ بان "کیا ہوا میری جان رو کیوں رہی ہو سب ٹھیک تو ہے ؟؟؟

بان "میرو کا کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے وہ کہاں گئی ہے اس کا فون بھی نہیں لگ رہا ہے باطشہ تو اب باقاعدہ رونا شروع ہو چکی تھی اور ابان شاہ !!!! کو ایسا لگا جیسے ساتوں آسمان اس کے سر پر آ گرے ہوں

کیا کہہ رہی ہو کہاں پہ گئی میرو"میرو تمہارے ساتھ تھی نا؟؟؟

ہاں میں بس کچھ دیر کے لیے سینڈل لینے کے لیے شاپ میں گئی تھی
!!!جب میں باہر آئی تو میرو کا کچھ پتہ نہیں تھا

تو تم اس کو اپنے ساتھ ہی لے جاتی نا؟؟؟

میں نے اس کو کہا تھا بان لیکن وہ تھک گئی تھی تو میں نے سوچا چلو وہ یہیں پہ بیٹھ جائے میں لے آتی ہوں بان پلیز آپ جلدی سے آجائیں میری میرو کو ڈھونڈیں میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی پلیز بان وہ روتے

ہوئے التجا کر رہی تھی اور ابان شاہ کو باطشہ کے آنسو اپنے دل پر گرتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے !!!!

میری جان فکر نہیں کرو میں آ رہا ہوں کہیں نہیں گئی ہو گی میرو میں ڈھونڈ لوں گا اپنی بچی کو رو نہیں بس میں آ رہا ہوں وہ اس کو تسلی دیتے ہوئے "جلدی سے ڈرائیور کو گاڑی سٹارٹ کرنے کا کہتا ہے اور گاڑی میں بیٹھ کر مال کی طرف روانہ ہو جاتا ہے راستے میں اس نے ساحل شاہ اور مہران کو بھی فون کر کے میرو کے بارے میں بتا دیا تھا ساحل شاہ اور مہران شاہ کی تو جان ہی سولی پہ اٹک آئی تھی !!!

سب اس کو ڈھونڈنا شروع ہو چکے تھے لیکن میرو کا کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا شام سے رات ہو گئی تھی لیکن میرو کا کچھ بھی پتہ نہیں تھا اس کو

زمین کھا گئی کہ آسمان نگل گیا کچھ بھی پتہ نہیں چل رہا تھا وہ سب لوگ حویلی کے لاؤنج میں بیٹھے ہوئے پریشان تھے کھانا بھی کسی کے حلق سے نیچے نہیں اتر رہا تھا گھر کی لاڈلی کا کچھ پتہ نہیں تھا تو بھلا وہ کیسے سکون سے بیٹھ سکتے تھے!!!!

باطشہ سب کو کھانے کا بول چکی تھی لیکن کسی کو بھی کھانے کی ہوش نہیں تھی وہ لوگ میرو کے بارے میں سوچ رہے تھے نہ جانے میری بچی کہاں ہو گی کس حال میں ہو گی ابان بولتے ہو رونے کے در پے تھا!!!

وہ لوگ بات ہی کر رہے تھے کہ ابان شاہ کے نمبر پر کسی کی کال آتی ہے وہ کال اٹھاتا ہے اگے سے اسے جو سننے کو ملتا ہے اسے سن کر اس کے

پیروں تلے زمین نکل گئی تھی جب وہ غصے سے بولتا ہے تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری میرو کے ساتھ ایسا کرنے کی تو میں تو میں زندہ نہیں چھوڑوں گا ایک بار تم میرے سامنے آجاؤ آج مجھے شرمندگی ہو رہی ہے کہ میں نے تم جیسے حیوان کو اپنی بیٹی کے لیے چنا تھا.....

ابان شاہ کی دھاڑ سن کر ساحل شاہ اور مہران شاہ بھی ڈر کے اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہیں میں آرہا ہوں تم بس اب یہ سوچوں کہ تمہارے ساتھ میں کرتا کیا ہوں تمہیں تو میں زندہ زمین میں گاڑ دوں گا تم ابھی مجھے جانتے نہیں ہو بچے ہو تو بچے بن کے رہو اگر میری میرو کو ایک بھی کھروچ آئی تو میں تمہارا نام و نشان اس دھرتی سے مٹا دوں گا بہت غلط کیا ہے تم نے ایک سوئے ہوئے شیر کو جگا کر تم جانتے نہیں ہو

کیا چیز ہے وہ غصے A"S کی پاور کو اب میں تمہیں بتاؤں گا A"S

سے دھاڑتا ہوا فون بند کر دیتا ہے!!!!

ساحل شاہ اگے بڑھ کر بولتا ہے بابا کہاں ہے ہماری میرو کس کے پاس ہے میں اس انسان کو زندہ نہیں چھوڑوں گا اس کی ہمت کیسے ہوئی میری بہن کو کوٹچ کرنے کی جب ابان شاہ بولتا ہے میرو کو کسی اور نے نہیں بلکہ زوہان نے کڈنیپ کیا ہے وہ میرو سے زبردستی شادی کرنے جا رہا ہے!!!

کچھ ہی دیر بعد ابان شاہ کے واٹس ایپ پر ایک وائس میسج اور ایک لوکیشن آتی ہے ابان شاہ وائس اوپن کرتا ہے!!!

سسر جی اگر اپنی بیٹی کی شادی شریک ہونا چاہتے ہو تو اس ایڈرس پر آ جاؤ اور خبر دار کسی کو ساتھ لے کر آئے وہ کیا ہے نا کہ اب تم میری اکلوتی بیوی کے جان سے پیارے بابا سائیں ہوں تو آپ کو تو اب اپنی شادی میں شریک کرنا بنتا ہی نہ ہے؟؟؟

وائس نوٹ سن کر ساحل شاہ اور مہران شاہ کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا انہوں نے کب سوچا تھا زوہان ایسا بھی کر سکتا ہے بابا آج ہم اس کو زندہ نہیں چھوڑیں گے اس کی ہمت کیسے ہوئی ہماری بہن کو دکھ دینے کی !!!! نہ جانے میرو پر کیا بیت رہی ہو گی

یہ وقت جوش سے نہیں ہوش سے کام لینے کا ہے ہمیں ہماری میرو کو صحیح سلامت اس حیوان کے چنگل سے چھڑا کر لے کے آنا ہے اس سے

پہلے کہ دیر ہو جائے ہمیں اس جگہ پر پہنچنا چاہیے لیکن دھیان رہے پہلے میں وہاں پہ جاؤں گا پھر تم دونوں آؤ گے ابان شاہ ساحل شاہ اور مہران کو ٹھنڈا کرتے ہوئے ان کو اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کرتا ہے ہر وہ تینوں حویلی سے نکل جاتے ہیں جبکہ باطشہ روتی دھوتی عشاء کو فون لگانے لگی تھی !!!!

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

دوسری طرف میرو کو بھی ہلکا ہلکا ہوش آنا شروع ہو چکا تھا وہ چکراتے سر کے ساتھ بیڈ سے اٹھ کر بیٹھتی ہے اور یہاں وہاں نظر دوڑاتی ہے تو خود کو انجان جگہ پر دیکھ کر وہ تو خوف کے مارے تھر تھر کانپنے لگی تھی یہ میں کہاں پہ ہوں یہ میرا گھر تو نہیں ہے وہ ابھی سوچ رہی تھی کہ دروازہ کھولتا ہے اور وہی نقاب پوش کمرے کے اندر آتا ہے البتہ اس نے میرو

کے پاس آکر اپنا ماسک اتار دیا تھا اس کے ایک ہاتھ میں گ+ن تھی
!!!! جسے میرو دیکھ کر مزید خوفزدہ ہو چکی تھی

مجھے یہاں پہ کیوں لے کے آئے ہو زوہان وہ زوہان کو دیکھتے ہوئے
غصے سے پھنکارتی ہے ؟؟؟

میری جان ابھی پتہ چل جائے گا بہت شوق ہے نا تمھیں مرضی سے
شادی کرنے کا لوگوں کا دل توڑنے کا آج میں تمہیں بتاؤں گا دل کیسے
ٹوٹتے ہیں وہ اس کے تھوڑی کے نیچے پسٹل کے نال رکھتے ہوئے اس کی
آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑتے ہوئے غصے سے بولتا ہے میرو کی
!!! آنکھوں سے آنسو ابل ابل کر باہر آرہے تھے

ابھی کچھ دیر میں مولوی آنے والا ہے اور ہاں وہ تمہارا سو کولڈ باپ بھی آنے والا ہے اس کے سامنے ہی تم سے شادی کروں گا اور ابھی ایک ملازمہ آئے گی نکاح کا ڈریس لے کے اس کو چپ چاپ پہن لینا ورنہ اچھا نہیں ہو گا؟؟؟؟

میرو ایک جھٹکے سے اس کی نال سائیڈ پہ کرتے ہوئے بیڈ سے اچھل کر نیچے کھڑی ہوتی ہے؟تم کیا سمجھتے ہو میں تم سے ڈر جاؤں گی میں تم سے کبھی بھی شادی نہیں کروں گی میں دانش سے پیار کرتی ہوں اور اسی سے شادی کروں گی تم ہوتے کون ہو مجھ سے شادی کرنے والے؟؟؟؟

زوہان ایک زور کا تھپڑ رکھ کر میرو کو مارتا ہے اور میرو نازک جان اتنے زور کا تھپڑ سہے نہی پاتی اور زمین پر گر جاتی ہے جیسے ہی وہ زمین پر گرتی ہے اس کی پیشانی پر سے خون ابل کر گرنے لگتا ہے اور ہونٹ بھی پھٹ جاتا ہے لیکن اس کو کب محسوس ہو رہا تھا یہ درد اس درد کے اگے جو درد .....زوہان خانزادہ اس کو دے رہا تھا

وہ دوبارہ سے اٹھ کر کھڑی ہوتی ہے اور بولتی ہے تم چاہے مجھے جان سے مار دو لیکن میں تم جیسے حیوان سے کبھی بھی شادی نہیں کروں گی کیا یہ تمہاری محبت ہے محبت ایسے ہوتی ہے محبت تو قربانی مانگتی ہے تم تم نے کیسی مجھ سے محبت کی ہے کہ اگر تمہیں میں نہیں ملی تو تم نے مجھے اٹھا لیا شرم آنی چاہیے لعنت بھیجتی ہوں میں ایسی محبت پر تم کہتے ہو کہ

میں تم سے محبت کرتا ہوں یہ تمہارا محبت نہیں ہے ضد ہے لیکن میں تم سے کبھی بھی شادی نہیں کروں گی سنا تم نے!!!!

جب زوہان کو اس کی ہٹ دھرمی دیکھ کر اور غصہ آتا ہے وہ میرو پر تھپڑوں کی بارش کر دیتا ہے اور اس بال پکڑ کر کھینچ کر اس کا اوپر کو کرتا ہے میرو کی حالت اس وقت قابل رحم ہو چکی تھی بال بکھرے ہوئے ہونٹ پھٹے ہوئے اور پیشانی سے خون نکل کر ایک خون کی لکیر پورے چہرے پر پھیل چکی تھی وہ اس کے منہ کو اپنے ہاتھوں میں دبوچ کر غصے سے پھنکارتا ہے شادی تو تمہیں مجھ سے ہی کرنی پڑے گی ڈارلنگ وہ کیا ہے نا کہ زوہان خانزادہ اپنی چیز کسی اور کے ساتھ شیئر نہیں کرتا اور تم تو پھر میری محبت ہو اور میرو کی یہیں پر بس ہوئی تھی وہ غصے سے اس کے منہ پر تھوک دیتی ہے!!!!

زوہان کا تو پارہ ہائی ہو جاتا ہے وہ اپنی پینٹ سے بیلٹ نکالتا ہے اور میرو پر درپے درروار کرنا شروع ہو جاتا ہے پورے کمرے میں میرو کی چیخنے کے آوازیں گونج رہی تھیں لیکن وہ وحشی بنا اس کو پیٹتا ہی جا رہا تھا کچھ ہی دیر میں وہ میرو کو اتنا پیٹ چکا تھا کہ اس کے میرو کے کپڑے جگہ جگہ سے پھٹ چکے تھے اور اس کا نازک جان کے جسم پر جگہ جگہ نیل کے نشان پڑ گئے تھے وہ نازک سی جان اتنا درد برداشت نہ کر سکی اور بے ہوش ہو گئی...

مجھ پر تھوکے گی سا+لی پہلے تو تم میری محبت تھی لیکن اب تم ضد بن چکی ہو ابھی کچھ دیر میں ہی تو میری دسترس میں آ جاؤ گی پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ محبت کیا چیز ہوتی ہے اور نفرت کسے کہتے ہیں وہ غصے سے

پھنکارتا ہوا میرو کو وہیں بے ہوش چھوڑے کمرے سے نکل جاتا ہے اور جاتے ہوئے دروازہ بند کرنا نہیں بھولتا!!!!

باہر جا کر وہ ملازمہ سے بولتا ہے کہ اندر جا کر اس کے منہ پر پانی کے چھنٹے مارو اور اسے ہوش میں لے کر آؤ ابھی کچھ دیر میں مولوی آنے والا ہے یہ تمہاری ذمہ داری ہے تم اس کو کیسے تیار کرتی ہو ملازمہ تو ڈر کے مارے کچھ بول ہی نہیں پاتی وہ صرف ہاں میں سر ہلاتی ہے اور سرخ جوڑا لیے میرو کے کمرے کی جانب بڑھ جاتی ہے؟؟؟؟

زخم سینے پے اک روز دیا کرتے ہیں۔

تو لاکھ محبت کے پڑھتا رہ منتر۔

!! جن کی فطرت میں ہو ڈسنا وہ ڈسا کرتے ہیں۔

زوہان ملازمہ کو تاکید کرتا ہوا اپنے روم میں آجاتا ہے اسے غصے میں ہوش ہی نہیں تھا کہ وہ کیا کر کے آیا ہے اب جب اس کا تھوڑا سا غصہ ٹھنڈا ہوتا ہے تو اس کو بہت ندامت ہوتی ہے کہ اس نے اپنے غصے اور وحشی پن میں میرو کو کتنی تکلیف دے دی ہے لیکن اب کیا ہو سکتا تھا وہ چیئر پر بیٹھا وہ سگریٹ پر سگریٹ پھونکے جا رہا تھا اور آنکھیں بند کر کے

خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن جو درد اور جو زخم وہ میرو کو دے چکا تھا وہ اب اس کے خود کے دل پر بھی لگے محسوس ہو رہے تھے وہ آنکھیں بند کرتا ہے تو اس کا اس کے سامنے صبح والے سین کسی فلم کی طرح چلنے لگتے ہیں!!!!!

(فلش بیک)

ہوا کچھ یوں تھا اس نے کافی دن پہلے حویلی کے ایک ملازم کو ڈبل پیسے دے کر میرو کی رکھوالی رکھنے کو کہا تھا آج جب میرو اور باطشہ دونوں اکیلے ہی شاپنگ کرنے کے لیے آتے ہیں تو وہ حویلی کا ملازم زوہان کو فون کر دیتا ہے کہ آج بی بی اور چھوٹی بی بی دونوں اکیلی شاپنگ کرنے کے لیے حویلی سے جا نکل چکی ہیں؟؟؟

زوہان خانزادہ کو تو موقع مل گیا تھا اپنا کام کرنے کا وہ جیسے ہی مال میں پہنچتا ہے کافی دیر ڈھونڈنے کے بعد اس کو ایک جگہ پر میرو اکیلی بیٹھی نظر آجاتی ہے وہ اسی موقعے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میرو کو فون کرتا ہے اور اس سے جھوٹ بولتا ہے کہ اس نے باطشہ سے فون پر معلوم کیا ہے کہ وہ لوگ مال میں آئے ہوئے ہیں!!!

اس نے امل کا بہانہ لگا کر میرو کو بلایا تھا وہ یہ بات اچھے سے جانتا تھا کہ اگر وہ ڈائریکٹ اسے بلائے گا تو میرو کبھی بھی نہیں ہے آئے گی !!!

جیسے ہی میرو وہاں سے نکلتی ہے وہ اس کو بے ہوشی کی دوائی شدہ رومال سونگھا کر کڈنیپ کر کے گاڑی میں ڈال کر لے آتا ہے وہ جس فلیٹ پر

اس کو لے کر آتا ہے وہ بھی اس کے دوست کا تھا جو شہر سے کافی دور تھا اس لیے وہاں پر اس کو رہنے کے لیے آسانی تھی اور وہ اپنا کام آسانی سے اور بنا کسی دقت کے کر سکتا تھا!!!!

اس کا سر سوچ سوچ کر پھٹنے کے قریب ہو چکا تھا آیا میں صحیح کر رہا ہوں یا غلط لیکن اس وقت اس کے سر پر صرف ایک ہی جنون سوار تھا وہ تھا میرو کو حاصل کرنا لیکن وہ یہ بھول چکا تھا کہ محبت زبردستی حاصل نہیں کی جاتی اور نصیب تو خدا نے لکھے ہوتے ہیں جس کا جس کے ساتھ نصیب ہو وہ جڑ ہی جاتا ہے چاہے آپ کتنی بھی کوشش کر لو اس کو توڑنے کی!!!!

وہ ابھی انہی سوچوں میں گم تھا جب اس کے کمرے کا دروازے نوک ہوتا ہے کون ہے جب اس کا دوست فرحان بولتا ہے میں ہوں یار مولوی صاحب آ گئے ہیں اب اگے کیا کرنا ہے وہ دروازہ کھولتا ہوا اندر آتا ہے!!!

ہمممم ٹھیک ہے؟؟ زوہان اتنا کہہ کر دوبارہ سے سیگریٹ پینے لگتا ہے "کسی گواہ کو بھی ساتھ لائے ہو؟؟؟

ہاں دولے کے آیا تو ہوں پیسے دے کر ان کو کرائے کے گواہ بننے کے لیے لیکن یار ایک بار پھر سوچ لو تم جو کرنے جا رہے ہو وہ غلط ہے یوں کسی کو زبردستی اپنا نہیں بنایا جاتا اگر وہ تمہاری قسمت میں ہوتی تو تمہارا رشتہ ٹوٹتا ہی نہ ابھی یہی سوچ لو کہ وہ تمہاری قسمت میں نہیں تھی؟؟؟

ابھی فرحان بول ہی رہا تھا جب زوہان اس کو ہاتھ کے اشارے سے چپ کروا دیتا ہے اور بولتا ہے میں جو کر رہا ہوں صحیح کر رہا ہوں وہ میری ہے اور صرف میری ہے اور میں اس کو آج حاصل کر کے رہوں گا!!!!

♥♥♥♥♥♥♥

ملازمہ جیسے ہی نکاح کا جوڑا لے کر کمرے میں آتی ہے تو میرو کو زمین پر بے سود پڑا دیکھ کر وہ جلدی سے تھال کو بیڈ پر رکھتے ہوئی اس کے قریب آتی ہے وہ اس کو ہاتھ سے پکڑ کر سیدھا کرتی ہے تو خون میں لت پت میرو کو دیکھ کر ایک پل کو تو وہ گھبرا سی جاتی ہے اس چھوٹی سی لڑکی کے

اوپر اس کو بے تحاشہ ترس آتا ہے اور اپنے صاحب پر غصہ بھی بہت آتا ہے جو اپنے پاگل پن میں کسی معصوم سی جان کو اتنا دکھ پہنچا چکا تھا!!!

وہ اس کو سیدھا کر کے بیڈ کی سائیڈ ڈیبل سے گلاس میں جگ سے پانی ڈال کر لاتی ہے اس کے منہ پر چھینٹے مارتی ہے جیسے تیسے کر کے وہ میرو کو ہوش میں لاتی ہے لیکن میرو ایک پل ہوش میں اکر دوبارہ بے ہوش ہو جاتی ہے!!!!

ملازمہ زوہان سے ڈر بھی رہی تھی کہ اگر اسے وقت پر تیار نہ کیا تو نہ جانے وہ پاگل انسان میرے ساتھ کیا کرے وہ اس کو دوبارہ ہوش میں لاتی ہے میرو جیسے ہی ہوش میں آتی ہے تو اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کرتی ہے لیکن جگہ جگہ پر بیلٹ کے نشان اور زخم سے اس سے اٹھ کر بیٹھا

نہیں جاتا اس کا انگ انگ دکھ رہا تھا اور درد بے تحاشہ ہو رہا تھا وہ اپنے درد کو کنٹرول کرتے ہوئے دوبارہ سے اٹھنے کی کوشش کرتی ہے لیکن ایک بار پھر گر جاتی ہے اب اس سے بالکل بھی اٹھا نہیں جا رہا تھا ...

ملازمہ اس کو دونوں بازوں سے پکڑ کر لا کر بیڈ پر لٹاتی ہے اور بولتی ہے بی بی جی صاحب جی نے یہ جوڑا بیجا ہے پہن لو تیار ہو جاؤ میروں سے تو بولا بھی نہیں جا رہا تھا وہ روتے ہوئے نفی میں سر ہلاتی ہے بی بی جی "اگر آپ اس کو نہیں پہنو گے تو صاحب جی میرا حشر نشر کر دیں گے میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں پلیز آپ اس کو پہن لو یہ میرے جڑے ہوئے ہاتھ دیکھ لو وہ اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر میروں کو منانے کی کوشش کرتی ہے!!!!

لیکن میرو کسی بھی قیمت پر وہ جوڑا پہننے کو تیار نہیں تھی وہ تو جوڑا دانش کے نام کا پہننا چاہتی تھی کیسے کسی اور کے نام کا پہن سکتی ہے اور ابھی اس کی ایسی حالت بھی نہیں تھی کہ وہ زوہان جیسے پاگل سے لڑ سکے وہ اپنی قسمت پر ماتم کر رہی تھی اور دل ہی دل میں اللہ سے اس مشکل سے نکلنے کی دعا بھی مانگ رہی تھی اور وہ تو 70 ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے اپنے بندے سے اور جب بندہ رو کر اس کے سامنے اپنی فریاد رکھتا ہے تو وہ کیسے اس کو نظر انداز کر سکتا ہے اللہ نے بھی اس کی دعا سن لی تھی !!!!

اور شاید یہی وقت قبولیت کا تھا ویسے بھی جو کبھی کسی کے ساتھ غلط نہیں کرتے اللہ تعالی بھی ان کے ساتھ غلط نہیں ہونے دیتا اور میرو تو

نادان بچی تھی اس نے تو آج تک کبھی کسی کا برا چاہا ہی نہ تھا پھر ایسے کیسے ہو سکتا تھا کہ اللہ تعالی اس کو یوں ذلت سہنے دیتا !!!!

ابھی وہ لوگ باتیں کر رہے تھے جب زوہان تیار ہو اوہاں پہ آتا ہے تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی ہو صاحب جی اس کی حالت تو دیکھیں یہ تو بیٹھنے کے بھی لائق نہیں ہے تیار کیسے ہو جائے ملازمہ بیچاری ایک اور کوشش کرتی ہے اپنے سر پھرے صاحب کو سمجھانے کی؟؟؟

میں نے تم سے مشورہ نہیں مانگا میں نے تمہیں بولا تھا کہ اس کو ہر حال میں تیار کرنا ہے تمہیں میری بات سمجھ نہیں آئی لگتا ہے تمہیں اپنی نوکری پیاری نہیں ہے زوہان غصے سے اس کو بولتا ہے وہ میرو سے نظریں چرا رہا تھا میرو کا جگہ جگہ سے پھٹا لباس دیکھ کر وہ اپنی نظریں چرا

چکا تھا لیکن اس کو شرمندگی ذرا بھی محسوس نہیں ہو رہی تھی کہ وہ کیا کر چکا ہے!!!!

اور تم جلدی سے تیار ہو جاؤ آج تمہیں میرا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا وہ میرو کو غصے سے بولتا ہوا کمرے سے نکل جاتا ہے اور میرو اپنی قسمت پر ماتم کرتے ہوئے وہیں بلک بلک کر رونے لگی تھی!!!!

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

عیشا کب سے پریشان سی یہاں سے وہاں چکر لگا رہی تھی امل بھی آج ڈیوٹی سے جلدی واپس آگئی تھی جیسے ہی وہ گھر میں داخل ہوتی ہے اپنی ماں کو پریشان یہاں سے وہاں چکر لگاتے ہوئے دیکھ کر سیدھا اس کے پاس آتی ہے!!!

مما کیا بات ہے آپ اتنی پریشان کیوں ہیں؟؟؟؟

عیشا پریشانی سے امل کو دیکھتی ہے اور بولتی ہے زوہی نے تو ہمارا سر شرم سے جھکا دیا ہے آج آ لینے دو اگر تو وہ زندہ بچ گیا تو اس کو میں نہیں زندہ چھوڑوں گی!!!!

پر ہوا کیا ہے؟امل نہ سمجھی سے اپنی ماں کو دیکھ کر پوچھتی ہے؟؟؟

ہوا کیا ہے" وہ تمہارے لاڈلے نے پتہ ہے کیا کیا ہے اس نے میرو کو کڈنیپ کر لیا ہے اور زبردستی اس سے شادی کرنے جا رہا ہے تاشی کا مجھے ابھی ابھی فون آیا تھا آبان لالہ اور ساحل اور مہران بڑے غصے سے حویلی سے نکل کر زوہان کے پیچھے گئے ہیں!!!

ابان لالہ کو تم لوگ جانتے نہیں ہو وہ اپنی میرو کے لیے کسی کی بھی جان لے سکتا ہے اور اپنی جان دے بھی سکتا ہے مجھے تو یہ ڈر لگ رہا ہے نہ جانے وہ غصے میں زوہی کے ساتھ کیا کر دے امل تو یہ سن کر ہی سکتے میں چلی گئی تھی کہ اس کا بھائی ایسی پنچ حرکت بھی کر سکتا ہے....

مما اب کیا ہو گا؟؟ابان ماموسے تو واقعی مجھے بھی بہت ڈر لگتا ہے نہ جانے اب وہ کیا کرے گے کیونکہ بات اب ان کی بیٹی پر آ گئی ہے!!!!

میں نے اس لڑکے کو بڑا سمجھایا تھا کہ میرو تمہاری قسمت میں نہیں ہے لیکن یہ اپنے قسمت لکھنے خود چل نکلا ہے اس لڑکے نے آج ساری

زندگی کی بنی بنائی عزت مٹی میں ملادی ہے یہ عیشا دانت پیستے ہوئے بولتی ہے!!!

اتنے میں زوایار بھی غصے سے بھرا گھر میں داخل ہوتا ہے وہ آتے ہی عشاء کے سر پر سوار ہو جاتا ہے تمہارے لاڈ پیار نے آج یہ دن دکھا دیا ہے پتہ ہے مجھے کتنی شرمندگی ہو رہی تھی ابان کے سامنے برسوں کی میری دوستی ایک پل میں اس نے ختم کروادی ہے جب بھی میں اس کو سمجھانے کی کوشش کرتا تھا تم اگے آجاتی تھی آج دیکھ لو اپنی حمایت کا نتیجہ کسی کے سامنے سر اٹھا کے چلنے کے قابل نہیں چھوڑا تمہارے لاڈلے نے!!!!

کیاضرورت تھی اس کوایسی چھوٹی حرکت کرنے کی کتنامیں نے اس کو سمجھایا تھا لیکن وہ سمجھ ہی نہیں سکا غلطی ہماری ہے جو ہم اس کے کہنے پہ رشتہ دوبارہ سے لے کر چلے گئے تھے ان کی بیٹی وہ جہاں پر مرضی رشتہ دے اورابان جو بھی اس کے ساتھ کرے گا مجھے اس سے ذرا بھی مسئلہ نہیں ہے کیونکہ اگر ابان کی جگہ پر میں ہوتا تو میں بھی وہی کرتا جو ابان شاہ کرنے جارہا ہے "اگر ہماری بیٹی کے ساتھ بھی کوئی ایسا کرے تو میں بھی اس کی جان لینے میں ذرا بھی نہیں ہچکچاوں گا !!!!

زوایار کا تو غصہ ہی نہیں سنبھل رہا تھا اور عشاء کے تو دل میں طرح طرح کی سوچیں اور وسوسے آرہے تھے اب زوہان کے ساتھ کیا ہونا تھا کوئی بھی نہیں جانتا تھا لیکن اتنا ضرور پتہ تھا کہ جو بھی ہوگا بہت غلط ہوگا

آپ لالہ سے بات کریں نااس کو پولیس کے حوالے کر دے لیکن اس کو کچھ کہے نا؟؟؟

نہیں میں آبان سے کوئی بات نہیں کروں گا" غلطی تمہارے بیٹے نے کی ہے اس کو سزا تو ضرور ملے گی سمجھ کیا رکھا ہے اس نے کہیں سے بھی .... لگتا ہے یہ پڑھا لکھا ایک ڈاکٹر ہے وحشی بن گیا تمہارا بیٹا وحشی

ابان نے اگر اس سے چھوڑ بھی دیا نا تو میں اس کو نہیں چھوڑوں گا اس گھر میں اس کی اب کوئی جگہ بھی نہیں ہے جہاں مرضی دفع ہو جائے بس اس گھر میں وہ مجھے نظر نہ آئے" اور اس بار اگر تم ہمارے بیچ میں آئی تو یہ تمہارے لیے بھی اچھا نہیں ہو گا وہ عشاء کو وارننگ دیتے ہوئے غصے سے اپنے کمرے کی جانب چلا جاتا ہے!!!!

جبکہ امل وہیں سر گرائے صوفے پر بیٹھ جاتی ہے اس کو تو یہ پریشانی لگی ہوئی تھی میرو جس کو ساری زندگی سب نے ناز لاڈ و سے رکھا ہے کبھی کسی نے اونچی آواز میں بات نہیں کی وہ کیسے سب کچھ برداشت کر رہی ہو گی اور ساتھ ساتھ اس کو اپنے بھائی کی بھی ٹینشن تھی چاہے زوہان نے کچھ بھی کیا ہو لیکن تھا تو اس کا بھائی نانہ جانے اب وہ لوگ اس کے ساتھ کیا کرتے۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

میرو بار بار بے ہوش ہوتی جا رہی تھی اور اسے ملازمہ تیار نہیں کر سکی تھی جب زوہان بولتا ہے یہ جو سرخ دوپٹہ ہے یہ اس کے سر پر اوڑھا دو ملازمہ وہ اس کے سر پر دوپٹہ اوڑھا دیتی ہے تھوڑی دیر میں آواز لگاؤں گا تو اس کو لے کر باہر آ جانا لیکن صاحب جی یہ چلے گی کیسے مجھے نہیں پتہ

کیسے بھی چلے گی لیکن اس کو باہر لے آنا ملازمہ کے پاس اور کیا چارہ تھا وہ ہاں میں سر ہلا دیتی ہے!!!!

کچھ ہی دیر بعد زوہان کی آواز آتی ہے تو ملازمہ اس کو باہوں میں بھرے باہر کی جانب لے کر جاتی ہے میر ولڑکھڑاتے ہوئے باہر ملازمہ کے ساتھ جا رہی تھی لیکن اس کو کچھ ہوش نہیں تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے ملازمہ میر و کو لیجا کر زوہان کے ساتھ بٹھا دیتی ہے!!!!

مولوی میر و کو دیکھتا ہے تو اس کو کچھ گڑ بڑ کا احساس ہوتا ہے وہ زوہان کی طرف دیکھ کر بولتا ہے کیا لڑکی اپنے ہوش و حواس میں ہے اگر نہیں ہے تو یہ نکاح نہیں ہو سکتا لڑکی کی بغیر مرضی کے نکاح جائز نہیں ہے؟؟؟؟

زوہان غصے سے اپنی گ+ن نکالتے ہوئے مولوی کے سر پر تانتا ہے اور بولتا ہے تمہیں نکاح کروانے سے مطلب ہونا چاہیے صحیح غلط کو تم چھوڑو مولوی گھبرا جاتا ہے اور وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور نکاح شروع کرتا ہے!!!!!

میرب ابان شاہ آپ کا نکاح زوہان خانزادہ والد زوایار خانزادہ کے ساتھ 10 لاکھ حق مہر طے پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔

-

میرو ہوش میں ہوتی تو کوئی جواب دیتی ناسب کی نظر میرو پر ٹکی ہوئی تھی لیکن وہ گونگھٹ میں ہی بہوش ہو چکی تھی !!!

مولوی سوالیہ نظروں سے زوہان کی طرف دیکھتا ہے جب زوہان میرو کے کان میں جھک کر بولتا ہے اگر سلامتی چاہتی ہو تو ہاں بول دو لیکن میرو تو بے ہوش تھی وہ کب سن رہی تھی زوہان کی باتیں اس سے !!!! مولوی ایک بار پھر اپنے الفاظ بڑھاتا دوراتا ہے

میرب ابان شاہ آپ کا نکاح زوہان خانزادہ والد زوایار خانزادہ کے ساتھ 10 لاکھ حق مہر طے پایا ہے کہ آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟؟؟

لیکن جواب پھر نہیں آتا اب تو زوہان کو غصہ آنا شروع ہو چکا تھا وہ اپنی
گ+ن کی نال میرو کی کمر میں ٹچ کرتا ہے زور سے لیکن وہاں سے کوئی

حرکت نہ پاکر اس کو مزید غصہ آرہا تھا اس سے پہلے کہ کوئی کچھ بولتا وہاں پر ابان شاہ پہنچا تا ہے!!!!

جب زوہان اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے آیئے آیئے سسر جی "آپ کا ہی انتظار ہو رہا تھا آپ تھوڑا لیٹ ہو گئے ہیں چلیں کوئی بات نہیں ابھی تو نکاح شروع ہی ہوا ہے آپ بھی بیٹھے اپنی بیٹی کی شادی نکاح میں شریک ہو جائیں!!!!

جب دانت پیستے ہوئے آبان شاہ اس کی جانب بڑھنے لگتا ہے اس سے پہلے کہ وہ زوہان کے قریب پہنچتا!!!

زوہان دوبارہ سے میرو کے پاس جا کر بیٹھ جاتا ہے اور اس کے سر پر گ+ن رکھ لیتا ہے اور کمینی ہنسی ہنستے ہوئے کہتا ہے نہ نہ "سسر جی .... کوئی حرکت نہ کرنا ورنہ آپ کی لاڈلی کھوپڑی ابھی اڑا دوں گا

ابان شاہ اس وقت برداشت کی آخری انتہا پہ تھا خبردار اگر میری میرو کو کچھ بھی کیا تو میں تم ذلیل انسان کو زندہ نہیں چھوڑوں گا تم جانتے نہیں ہو آبان شاہ کس بلا کا نام ہے آج میں تمہیں تمہاری اس کی گئی غلطی کی سزا ضرور دے کر رہوں گا اور میں دیکھتا ہوں مجھے روکتا کون ہے !!!!

ابان شاہ جیسے ہی اشارہ کرتا ہے ہتھیاروں سے لیس دس 12 افراد جنہوں نے کالے لباس پہن رکھے تھے اور چہروں پر ان کے ماسک لگے

ہوئے تھے وہ آتے ہی بھوکے شیروں کی طرح زوہان پر ٹوٹ پڑے تھے!!!!!

زوہان نے سکیورٹی کا خاص انتظام نہیں کیا تھا اس کو یہی گھمنڈ تھا کہ ابان شاہ اپنی بیٹی سے بہت پیار کرتا ہے وہ کوئی بڑی مصیبت نہیں پالے گا لیکن اس کی غلط فہمی تھی کہ وہ اپنی بیٹی سے پیار کرتا ہے تو عزت کی حفاظت کرنا بھی اچھے سے جانتا ہے!!!!

مولوی صاحب آپ کا بہت بہت شکریہ آپ یہاں پہ آئے آپ کا ٹائم اتنا ضائع ہوا اس کے لیے ہم معذرت خواہ ہیں لیکن یہاں پہ کوئی نکاح نہیں ہو رہا اب آپ یہاں سے جا سکتے ہیں ابان شاہ مولوی کی طرف مخاطب ہو کر اس کو بولتا ہے اور مولوی اپنا رجسٹر اٹھائے وہاں سے نکل

جاتا ہے جو کرائے کے گواہ آئے ہوئے تھے وہ تو ان سب کو دیکھتے ہی وہاں سے کھسک چکے تھے!!!!!

تم لوگ اس کو لے کر میس میں چلو اور اس کی خاص خاطر مدارت کرنا آخر کار میرا بھانجا ہے سمجھ رہے ہو نا تم لوگ وہ ان لوگوں کی طرف دیکھ کر بولتا ہے ابھی تم لوگ اس کی خاطر مدارت کرو باقی کسر میں رات میں آکر پوری کر لوں گا" جی سر سمجھ گئے ان میں سے ایک بولتا ہے اور وہ زوہان خانزادہ کو گھسیٹتے ہوئے وہاں سے لے جاتے ہیں!!!!

اتنی دیر میں ساحل اور مہران شاہ بھی وہاں پر پہنچ چکے تھے مہران بھاگتا ہوا میرو کے پاس جاتا ہے....

میرو"میرو میری جان جیسے ہی وہ میرو کی طرف بڑھتا ہے میرو ایک جھٹکے سے صوفے پر گر جاتی ہے اور اس کے سر پہ جو دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا وہ ایک سائیڈ سے اتر جاتا ہے میرو کا جگہ جگہ سے پھٹا لباس اور زخموں کے نشان دیکھ کر تینوں باپ بیٹے شرم سے نظریں جھکا جاتے ہیں جب آنکھیں بند کرتا ہوا مہران اگے بڑھتا ہے اور اپنے کاندھے سے شال اتار کر میرو پر ڈال دیتا ہے اور اس کو گود میں اٹھائے گاڑی کی طرف بڑھتا ہے!!!!

ساحل شاہ جلدی سے جا کر گاڑی سٹارٹ کرتا ہے اور مہران شاہ میرو کو گاڑی میں لٹا کر سیدھا ہاسپٹل کی جانب بڑھ جاتے ہیں ان کے پیچھے پیچھے ....ابان شاہ بھی اپنی گاڑی لیے ہاسپٹل کی جانب بڑھ جاتا ہے

جیسے ہی وہ لوگ ہسپتال میں پہنچتے ہیں مہران گاڑی سے نکل کر میرو کو اپنی گود میں اٹھائے بھاگ کر ہاسپٹل کے اندر جاتا ہے::::

ڈاکٹر "ڈاکٹر کہاں پہ مر گئے ہیں سب ڈاکٹر وہ غصے سے دھاڑتا ہے تو لوگ اس کی طرف دیکھنے لگ جاتے ہیں ڈاکٹر جلدی سے ان کی جانب آتا ہے اور دو لوگ جلدی سے سٹیچر لے کر آتے ہیں اور میرو کو سٹیچر پر ICU کی طرف لے جاتے ہیں!!!

سید ابان شاہ سے کون واقف نہیں تھا ڈاکٹر نے اس کیس کو ہاتھوں ہاتھ لیا تھا جبکہ وہ لوگ جانتے بھی تھے کہ یہ پولیس کیس ہے لیکن آبان شاہ کے سامنے کسی کو بولنے کی ہمت نہیں تھی وہ جیسے ہی ICU میں

میرو کو لے کے جاتے ہیں سب کی جان سولی پر اٹکی ہوئی تھی اپنی لاڈلی کو یوں زخموں میں دیکھ کر تینوں باپ بیٹوں کا غصہ زوہان پر مزید بڑھ چکا تھا!!!!!

جب ساحل شاہ چلتا ہوا اپنے باپ کے سامنے آکر کھڑا ہوتا ہے اور بولتا ہے بابا سائیں اس وحشی انسان کو چھوڑنا نہیں ہے میری بہن کے جسم پر لگے ایک ایک زخم کا حساب اس سے لینا ہے کوئی رحم نہیں کھانا اس درندے پر ابان شاہ اپنے بیٹے کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی دیتا ہے تم پریشان نہیں ہو 19 سال سے ہم نے میرو کو کبھی ایک انگلی سے بھی زخم نہیں دیا اور اس نے ایک دن میں ہی میری بیٹی کی کیا حالت کر دی ہے!!!!

ڈاکٹرز اندر باہر جا رہے تھے لیکن ان تینوں باپ بیٹے کی جان سولی پر اٹکی ہوئی ہوئی تھی جیسے ہی نرس باہر نکلتی ہے مہران بھاگ کر اس کے سامنے جاتا ہے سسٹر سسٹر کیسی ہے میری بہن؟؟؟؟؟

لیکن نرس بنا کچھ بولے دوسری جانب بڑھ جاتی ہے اور مہران خالی کے دروازے کے پاس کھڑا شیشے کی اور سے ICU ہاتھ لیے وہیں پہ اندر دیکھ رہا تھا جہاں اس کی نازوں پلی بہن مشینوں سے جکڑی ہوئی بیڈ پر کسی بے جان چیز کی طرح لیٹی ہوئی تھی!!!

کچھ ہی دیر بعد ایک سینیئر ڈاکٹر باہر آتا ہے جیسے وہ باہر آتا ہے ابان شاہ کے دروازے کے پاس ہی کھڑے ہوئے ICU ساحل اور مہران

تھے جب ڈاکٹر اپنا ماسک اتارتا ہوا ابان شاہ کے سے مخاطب ہوتا ہے

!!!

شاہ صاحب دیکھیں آپ کی بیٹی کو کسی نے نہایت بے دردی سے تشدد کا نشانہ بنانے کے ساتھ ساتھ ذہنی ٹاوچر بھی کیا گیا ہے۔چونکہ وہ پہلے ہی بہت کمزور تھی اس وجہ سے وہ ان دردوں کو برداشت نہیں کر سکی ابھی ہم بس دعا ہی کر سکتے ہیں لیکن ان کی حالت بہت نازک ہے اللہ سے دعا کریں کہ اللہ کوئی معجزہ کر دے جب تک ان کو ہوش نہیں جاتا ہم باقاعدہ طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے اوپر والے سے اچھے کی امید رکھیں اگر اس کو صبح تک ہوش آ گیا تو ٹھیک ہے ورنہ جتنا اس پہ تشدد ہو چکا ہے وہ کوما میں بھی جا سکتی ہے" اور ان تینوں باپ بیٹوں کو ایسے لگا جیسے ہسپتال

کی پوری چھت ان پر آ گری ہوا بان شاہ تو بنا کچھ بولے وہاں سے نکل گیا تھا لیکن وہ دونوں وہیں دروازے پر کھڑے تھے

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ادھر حویلی میں باطشہ کب سے مصلے پر بیٹھی اللہ کے حضور سجدہ ریز تھی وہ رو رو کر اپنی بیٹی کی حفاظت کی دعائیں کر رہی تھی وہ ماں تھی اسے کب چین آنا تھا جب تک اپنی بیٹی کو اپنی نظروں کے سامنے صحیح سلامت نہ دیکھ لیتی !!!

اے اللہ تو تو سب کے دلوں کے راز جانتا ہی ہے تو تو جانتا یہ ماں تیرے در پر جھولی پھیلائے کھڑی ہے اس کی بیٹی کی عزت آبرو کی حفاظت کرنا

اے میرے مالک میری بیٹی کو اپنے حفظ وامان میں رکھنا اے اللہ تو سب کی عزت کی حفاظت کرنے والا ہے میری بیٹی کی عزت کے بھی حفاظت کرنا اسے صحیح سلامت ہے میرے تک پہنچا دو آنسو اس کی آنکھوں سے برسات کی طرح برس رہے تھے اے میرے مالک میرے دل کو سکون عطا فرما آج یہ ماں تیرے در پر آئی ہے اپنی بیٹی کے لیے وہ اپنی دعا ختم کرتے ہوئے مصلہ اکٹھا کر کے الماری میں رکھتی ہے اور ابان شاہ کو ایک بار پھر سے فون لگاتی ہے!!!

اس بار کال مل جاتی ہے دوسری طرف بیل جا رہی تھی لیکن آبان شاہ فون نہی اٹھا رہا تھا باطشہ کے دل میں برے برے خیال آ رہے تھے اتنے میں ابان شاہ کال اٹھا لیتا ہے....

بان" بان آپ لوگ ابھی تک آئے کیوں نہیں ہے ہماری میرو مل گئی ہے نہ؟؟ کیسی ہے میری بیٹی کب تک آپ لوگوں میرو کو لے کر آرہے ہیں وہ روتی بلکتی فون کے پار بول رہی تھی آبان شاہ جانتا تھا باطشہ اس وقت کس قدر ٹوٹی ہوئی ہے وہ اسے میرو کی حالت کے بارے میں سچ بتا کر اور نہی توڑنا چاہتا تھا!!!!

وہ اپنے آنسوؤں پر کنٹرول رکھتا ہوا گلا کھنکارتے ہوئے اپنی آواز صحیح کرتا ہے اور بولتا ہے تاشی آپ پریشان نہیں ہو میرو ہمارے ساتھ ہی ہے کچھ نہیں ہوا میرو کو ہم لوگ نکل ہی رہے تھے کہ موسم کافی خراب ہو گیا تھا آج رات ہم شہر میں ہی رکیں گے کل تک ہم لوگ آجائیں گے کھانا ٹائم سے کھا کے ریسٹ کرو اب ٹینشن ہی لینی میرو ہمارے ساتھ ہی ہے!!!!

آپ پلیز میری میرو سے بات کروادیں جب تک میری میرو سے بات نہیں ہو گی مجھے پریشانی رہے گی باطشہ کو صبر کسی طور پر بھی نہیں آرہا تھا؟؟؟

وہ کافی ڈری ہوئی تھی ابھی اس کو دوائی دی ہے وہ دوسرے کمرے میں سو رہی ہے میں صبح ہی تمہاری بات کروادوں گا اچھا ٹھیک ہے مجھے ایک ضروری کال آرہی ہے میں بعد میں تم سے بات کروں گا اور ہاں اب آرام سے سو جانا ہے سکون کرنا صبح ملتے ہیں باطشہ کو تو اس نے تسلی دے دی تھی لیکن خود کو کیسے تسلی دیتا اس کی جان سے پیاری بیٹی زندگی اور موت کے بیچ میں لٹکی ہوئی تھی !!!!

وہ اپنی شرٹ کے بازو فولڈ کرتا ہوا میس کی جانب جاتا ہے جس نے اس کی بیٹی کو اس حال تک پہنچایا تھا اسے کیسے وہ سکون سے رہنے دے سکتا تھا!!!

اہل دل فسانوں میں ذکر یار کرتے ہیں
مسکرا کے محفل کو اشک بار کرتے ہیں

بدنصیب دھرتی کی داستاں ہی ایسی ہے
اس کے چاہنے والے اس پہ وار کرتے ہیں

دھجیوں کے سوداگر آئیں آ کے لے جائیں

ہم خوشی سے دامن کو تار تار کرتے ہیں

حادثوں کے کندھوں پر جسم و جاں کو لے آؤ

اسپتال کے کمرے انتظار کرتے ہیں

بھولی بسری یادوں کے برف دان میں رکھ دو

خواب جو تمہیں اکثر بے قرار کرتے ہیں

جوڑ توڑ لفظوں کا شاعری نہیں ہوتا

لوگ جانے کیوں ایسا بار بار کرتے ہیں!

رات سے صبح ہو گئی تھی لیکن میرو کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا اب تو ڈاکٹرز بھی پریشان ہو گئے تھے ابان شاہ کا بھی کچھ پتہ نہیں تھا جب سے وہ گیا تھا اس کا نمبر بند جا رہا تھا ساحل شاہ اور مہران کی آنکھوں سے تو جیسے نیند بھی روٹھ چکی تھی وہ وہیں پتھر کی مورت بنے ساری رات بینچ میں دیکھ لیتے ICU پر بیٹھے رہے دونوں بار بار تھوڑی دیر بعد جا کر تھے پر میرو ویسی کی ویسی بے سود لیٹی ہوئی تھی لال حویلی والوں پر تو جیسے قیامت ہی ٹوٹ پڑی تھی ان کی ہنستی مسکراتی اس وقت مشینوں میں جھگڑی ہوئی ہسپتال کے بیڈ پر زندگی موت کی کشمکش الجھی ہوئی تھی !!!

حویلی میں باطشہ کو پوری رات نیند نہیں آئی تھی جب جب بھی وہ آنکھیں بند کرتی چھم سے اس کی انکھوں کے سامنے میرو کا کبھی روتے

ہوئے تو کبھی مسکراتے ہوئے چہرہ آجاتا تھا ساری رات اس نے پہلو بدلنے میں گزار دی تھی عجیب سی بے چینی نے گھیر کیا ہوا تھا وہ ماں تھی ماں کا دل تو تڑپ اٹھتا ہے بچے کی معمولی سی چوٹ پر تو یہ کیسے ہوتا کہ اس کی بیٹی وہاں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی اور ماں کو پتہ نہ چلتا !!! جیسے تیسے کر کے اس نے رات نکال لی تھی

فجر کی آذانیں ہو رہی تھیں اور وہ ابھی بھی جاگ رہی تھی اٹھ کر وضو کرتی ہے اللہ کے حضور پھر اپنا سر جھکا دیتی ہے اور رو رو کر دعا کرتی ہے یا اللہ مجھے چین کیوں نہیں مل رہا میری بیٹی صحیح تو ہے یہ لوگ مجھ سے کچھ چھپا تو نہیں رہے ہیں مامتا کا دل اتنا بے قرار کیوں ہو رہا ہے میرے پروردگار میرے بچوں کو اپنی حفاظت میں رکھنا دعا مانگنے کے بعد وہ نیچے آتی ہے !!

پوری حویلی سنسان سی پڑی ہوئی تھی اسرار شاہ اور ابرار شاہ اپنے کام کے سلسلے میں ملک سے باہر ہوتے تھے حیا بیگم کی وفات کے بعد امینہ بیگم بھی کم ہی گھر کے کاموں میں حصہ لیتی تھی وہ زیادہ تر اپنے کمرے میں ہی گزار دیتی تھی!!!

باطشہ کچن میں آتی ہے تو سکینہ ناشتہ بنا رہی تھی سکنہ ناشتہ نہیں بناؤ بچے اور ان کے بابا سائیں گھر پہ نہیں ہے!!!

بی بی جی آپ کے لیے ناشتہ بنا دوں؟؟؟

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے میرے سر میں درد ہو رہا ہے ایسا کرو مجھے ایک کپ چائے کا بنا دو؟؟؟

ٹھیک ہے بی بی جی سکینہ کو بولتے ہوئے باطشہ لاؤنج میں آ کر بیٹھ جاتی ہے اور مہران شاہ کو کال کرنے لگتی ہے ایک دو بیل کے بعد فون اٹھا لیا جاتا ہے "مہران آپ لوگ ابھی تک آئے کیوں نہیں حویلی میں؟؟؟؟

"مما آپ کیسی ہیں"

مجھے بہت عجیب محسوس ہو رہا ہے میرو کیسی ہے رات کو میں نے تمہارے بابا سائیں کو بھی فون کیا تھا کہ میری میرو سے بات کروا دے لیکن انہوں نے بات نہیں کروائی اب تو میری میرو سے بات کروا دے

لیکن مہران شاہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اپنی ماں کو میرو کے متعلق کیسے بتائے لیکن بتانا تو تھا ہی نا اس لیے وہ اپنی ماں کو بتانے کا فیصلہ کرتا ہے!!!

♥♥♥♥♥♥♥♥

ابان شاہ میس کے اندر آتا ہے تو زوہان خانزادہ رسیوں سے جکڑا ہوا کرسی پر بے سود پڑا تھا ابان شاہ کے آدمیوں نے اس کی اچھی خاصی خاطر مدارت کر رکھی تھی وہ لہولوہان چہرے لیے بے ہوش پڑا تھا جب وہ اس کے قریب آتا ہے اور اس کی کرسی پر اپنا پاؤں رکھتا ہوا زوہان کو بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کرتا ہے لیکن زوہان کو بے ہوش دیکھ کر اس کو نہایت غصہ آتا ہے!!!

ابان شاہ کی آنکھوں کے سامنے بار بار اپنی بیٹی کا چہرہ آرہا تھا اس پر پانی لا کے ڈالا اور اس کو اٹھاؤ ابھی اس کی سزا مکمل نہیں ہوئی ہے اس نے ابان شاہ کی بیٹی کو کڈنیپ کرنے کی غلطی کی ہے ابھی سے میرے قہر سے !!! کوئی نہیں بچا سکتا وہ ایک آدمی سے بولتا ہے

جی سر" کہتے ہوئے وہ باہر نکل جاتا ہے تھوڑی دیر بعد اس کی واپسی ہوتی ہے تو اس کے ہاتھ میں ایک پانی سے بھری ہوئی بالٹی ہوتی ہے وہ پوری کی پوری بالٹی زہان پر گرا دیتا ہے زوہان چکراتے ہوئے سر کے ساتھ مندی مندی آنکھیں کھولتا ہے تو خود پر جھکے آبان شاہ کو قہر برساتی نظروں سے دیکھتے دیکھ وہ اندر تک کانپ اٹھا تھا اس نے تو اس معاملے کو

بڑا غیر سنجیدہ لے لیا تھا لیکن اس کو اب سمجھ آ رہی تھی کہ وہ کتنی بڑی غلطی کر چکا تھا اپنے پاگل پن میں وہ کس غلط بندے کو چھیڑ بیٹھا تھا!!!

ابان شاہ اس کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جھگڑتے ہوئے غصے سے دھاڑتا ہے تمہاری ہمت کیسے ہوئی تم نے میری میرو کو اس حال تک پہنچایا کہ وہ ہسپتال میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی ہے غلطی میری تھی جو میں نے تمہیں اچھا سمجھ لیا اور تم جیسے جانور کو اپنی بیٹی سونپنے جا رہا تھا لیکن تم تو جانوروں سے بھی بدتر ہو ارے جانور بھی جس گھر میں رہتے ہیں نا وہ اپنے مالک کو کبھی نقصان نہیں پہنچاتے لیکن تم انسان ہو کر بھی اپنے ہی گھر ڈاکا ڈال دیا!!!

جب وہ تمہاری تھی ہی نہیں تم نے زبردستی اپنا بنانے کی کوشش کیوں کی؟؟؟؟

مجھے اپنی بیٹی کی خوشیوں سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہے تم بھی نہیں ہو آج میں تمہاری وہ حالت کروں گا آئندہ کے بعد تم میرو تو کیا کسی اور لڑکی کی طرف بھی نظر اٹھانے کے قابل نہیں رہو گے؟؟؟

وہ ایک ادمی کو اشارہ کرتا ہے وہ اگے بڑھ کر ایک لوہے کا راڈ لا کر ابان شاہ کو دیتا ہے ابان شاہ اس راڈ کو اپنے ہاتھوں میں پکڑتا ہے اور ایک نظر سب کو دیکھتا ہے وہ لوگ ابان شاہ کا اشارہ سمجھتے ہوئے خاموشی سے باہر نکل جاتے ہیں!!!

اب زوہان خانزادہ آبان شاہ کے رحم و کرم پر تھا ابان شاہ جیسے جیسے زوہان کی طرف قدم بڑھا رہا تھا زوہان کی روح کانپ رہی تھی اس کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کے ساتھ اب کیا ہونے والا ہے وہ نفی میں یہاں وہاں سر ہلاتا ہے لیکن ابان شاہ کو اس پر ترس نہیں آتا" وہ اس کے قریب آتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے راڈ کو زوہان کی ٹانگوں پہ مارتا ہے ایک درد کی لہر زوہان کے پورے جسم میں پھیل جاتی ہے اور پھر دے پے دے راڈ سے اس پر وار ہونا شروع ہو چکا تھا !!!

پورے کمرے میں زوہان کی چیخیں گونج رہی تھی وہ معافی مانگ رہا تھا گڑگڑا رہا تھا لیکن آبان شاہ یوں شو کروا رہا تھا جیسے اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا!!!

زوہان کی آنکھوں کے سامنے وہ سین آتا ہے جب وہ میرو کو بیلٹ سے مار رہا تھا اور میرو بلک بلک کر رو رہی تھی سسک رہی تھی تب اسے بھی اس پر رحم نہیں آیا تھا جیسے اب ابان شاہ کو نہی آ رہا تھا...

ابان شاہ نے چند ہی منٹ میں اسے حال و بحال کر دیا تھا وہ خون میں لت پت کرسی پر ہی لٹک کر دوبارہ بے ہوش ہو چکا تھا اس قدر بے رحمی سے ابان شاہ نے اس کو مارا تھا لیکن اس کا غصہ کسی حال میں بھی کم نہیں ہو رہا تھا زوہان خان زادہ کی اچھی خاصی مرمت کرنے کے بعد وہ اپنے کپڑے جھاڑتا ہوا میس سے نکل جاتا ہے جاتے ہوئے باہر کھڑے اپنے دونوں آدمیوں کو دیکھتے ہوئے بولتا ہے اس کو گاڑی میں ڈال کر کسی سنسان جگہ پر پھینک کا آؤ یہ زندہ نہیں بچنا چاہیے ورنہ میں تم لوگوں کو زندہ نہیں چھوڑوں گا!!!

اوکے سر آپ بے فکر جائیں آپ کا کام ہو جائے گا وہ دونوں اسے سلوٹ کرتے ہوئے میس کے اندر چلے جاتے ہیں جبکہ ابان شاہ کا ارادہ اب ہاسپٹل جانے کا تھا اس کو مہران شاہ کا فون آیا تھا کہ میرو کو ابھی تک ہوش نہیں آیا ہے....

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

باطشہ کو جیسے ہی میرو کی حالت کے بارے میں پتہ چلتا ہے اس کی حالت بہت خراب ہو چکی تھی اپنی اکلوتی بیٹی کو کھونے کا غم اسے کھائے جا رہا تھا دل کسی انہونی کے تحت بند ہونے کے قریب تھا اسے سمجھ نہیں آ

رہی تھی وہ کیا کرے حویلی میں کوئی نہیں تھا جس کے ساتھ وہ ہاسپٹل جاسکے ...

اسے اور تو کچھ سمجھ نہ آئی وہ دانش کو فون لگاتی ہے دانش اس وقت اپنی ورکشاپ میں ایک گاڑی ٹھیک کر رہا تھا اپنے نمبر پر آتی حویلی سے کال دیکھ کر وہ اسے حیرانگی ہوتی ہے کیونکہ آج تک مہران کے علاوہ اس کی کبھی کسی سے بات نہیں ہوئی تھی یہاں تک کہ میرو سے بھی اس نے کبھی کال یا میسج پہ بات کرنے کی کوشش نہیں کی تھی !!!

باطشہ کا نمبر دیکھ کر اس کی حیرانگی سوا نہیں پر پہنچ چکی تھی وہ جلدی سے اپنے ہاتھ صاف کرتا ہوا کال پک کرتا ہے جیسے ہی وہ کال پک کرتا ہے باطشہ کے روتے ہوئے آواز آتی ہے !!!!

آنٹی کیا ہوا" آپ رو کیوں رہی ہیں سب خیریت تو ہے دانش کے تو ہاتھ پیر پھول گئے تھے اس کو روتے دیکھ کر۔۔۔

دانش بیٹا آپ کہاں پہ ہو آپ یہاں حویلی میں آسکتے ہو؟؟؟

ہاں آنٹی میں آجاتا ہوں پر ہوا کیا ہے مجھے بتائیں تو صحیح؟؟؟

وہ۔۔۔وہ میری می۔۔۔۔۔ر۔۔۔۔و" میرو کے نام پر ہی دانش کی سانسیں تھم سی گئی تھی....

آنٹی کیا ہوا میرو کو آپ بتائیں مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے؟؟

وہ میرو ہاسپٹل میں ہیں تم پلیز جلدی سے آجاؤ مجھے میری میرو کے پاس لے چلو"

آپ فون رکھیں میں ابھی پہنچ رہا ہوں وہ کال بند کرتے ہوئے استاد کو بھی بتائے بغیر وہاں سے اپنی بائک لیتا ہے اور اندھا دھند بائک بھگاتے ہوئے حویلی آتا ہے جیسے ہی وہ حویلی آتا ہے!!!

باطشہ پہلے ہی سے حویلی گیٹ کے قریب یہاں وہاں چکر لگا رہی تھی دانش کو ایک آتے دیکھ کر وہ جلدی سے اس کی طرف لپکتی ہے دانش بیٹا جلدی سے ہاسپٹل چلو میری میرو "میری میرو مجھے میرو کے پاس جانا

ہے ہڑ بڑی میں اس سے الفاظ بھی صحیح طرح سے ادا نہیں ہو رہے تھے....

دانش کو سمجھ آ گئی تھی کہ اس وقت باطشہ کچھ بھی پوچھنا بے کار ہے کیونکہ اس کی حالت بہت غیر ہو رہی تھی آپ میرے ساتھ بائک پہ بیٹھے وہ اس کو بائک پر ہی بٹھائے ہاسپٹل کی جانب بڑھ جاتے ہیں جیسے ہی وہ ہاسپٹل میں جاتے ہیں سامنے رسپشن پر سے میر ب ابان شاہ کا کمرہ پوچھتے ہوئے ان کی جانب آتے ہیں....

کمرے میں آتے ہی دانش اور باطشہ کی سانسیں اوپر کی اوپر نیچے کے نیچے رہ گئی تھی میر و پٹیوں سے جکھڑی ہوئی اکسیجن لگائے بیڈ پر بے سود پڑی تھی اس کی ایک سائیڈ پر مہران شاہ بیٹھا ہوا تھا اور ایک سائیڈ پر ساحل

شاہ وہ دونوں نم آنکھوں سے نہ جانے اپنی بہن سے کیا باتیں کر رہے تھے لیکن وہ دنیا سے بے خبر سو رہی تھی !!!!

باطشہ روتے ہوئے آگے بڑھتی ہے اور میرو کی پیشانی پر اپنے لب رکھتی ہے "میرو" میرو میری جان کیا ہوا تمہیں باطشہ سے اپنی بیٹی کی حالت دیکھی نہیں گئی" اسے چکر آتا ہے ہر وہی گر جاتی ہے مہران اور ساحل میرو کو چھوڑے اپنی ماں کی طرف لپکتے ہیں ساحل شاہ اسے بانہوں میں اٹھائے باہر کی جانب لے جاتا ہے !!!

تھوڑی دیر بعد باطشہ کا چیک اپ کرنے کے بعد ڈاکٹر کمرے سے باہر آتا ہے اور وہ بولتا ہے کہ نرس بریک ڈاؤن ہونے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی تھی کسی چیز کو لے کر انہیں گہرا صدمہ پہنچا ہے آپ جتنا ہو

سکے اسے ٹینشن سے دور رکھیں ابھی اس کو انجیکشن لگائے ہیں تھوڑی دیر بعد ان کو ہوش آجائے گا !!!!

کمرے میں اب میر واور دانش ہی تھے دانش مرے مرے قدم لیتا ہوا اگے بڑھتا ہے اور بیڈ کے قریب رکھے ہوئے سٹول پر بیٹھ جاتا ہے 24 گھنٹے سے اوپر کا ٹائم ہو چکا تھا لیکن میر وا ابھی تک ہوش میں نہیں آئی تھی ....

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

دانش میرو کے پاس آکر بیٹھ جاتا ہے اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے تھام لیتا ہے نظر اس کے چہرے پر گڑھائے محبت بھرے لہجے میں بولتا ہے؟؟؟

آپ جانتی ہیں نا؟؟
میں نے آپ سے کتنی محبت کی ہے
محبت کا وجود اگر مجھ میں سانس لے رہا ہے
! تو اِس کی وجہ آپ ہو

میں نے جب پہلی بار تمہیں دیکھا تو مجھے معلوم ہوا
دل کا دھڑکنا کسے کہتے ہیں۔۔۔

اب تمہارے علاؤہ محبت کے نام پہ میرے دل میں

!! ! اِس پوری دنیا کے لیے اِس احساس کی کوئی گنجائش نہیں رہی

آپ وہ ہیں کہ جس کے بارے میں جھلا سوچے بھی تو چہرہ کھل سا جاتا

ہے آنکھیں مسکرانے لگتیں ہیں میں کچھ لمحات کہ لئیے دنیا سے بے خبر

ہو جاتا ہوں جب آپ کو سوچ رہا ہوتا ہوں ایک پُر کیف سی کیفیت

طاری ہو جاتی ہے مجھ پے اور سکون ملنے لگتا ہے مجھے شاید ان ساری

.... کیفیات کا نام میرب ابان شاہ ہے

دانش اس کا ہاتھ لے جا کر اپنے دل کے مقام پر رکھتا ہے اور بولتا ہے ؟؟

تمہیں خبر ہے

میری دھڑکنوں کی دھک دھک سچ پوچھو تو

تمہارا احساس تمہاری محبت ہے

تمہارے بغیر میرا دل ناکارہ ہے

تم وہ ہو جس پر میری زندگی کا

اختتام ہوتا ہے

!!!دراصل تم میری میرے جینے کی وجہ ہو

آپ پھول ہو اور میں وہ دھاگہ ہو جس سے ہار بنتا ہے بس ہمیں روبرو آنے کی دیر ہے تمہیں لازم وملزوم کے معنی سمجھ میں آنے لگیں گے۔۔۔

میرب میں نہیں جانتا تمہاری یہ حالت کس نے کی ہے اگر اس انسان کا مجھے پتہ چل جائے جس نے آپ کو درد دینے کی کوشش کی ہے تو میں اس انسان کو زندہ زمین میں گاڑ دوں دانش کی آنکھیں رونے کی وجہ سے

لال سرخ ہو چکی تھی اسے خود بھی پتہ نہیں چلا تھا باتوں ہی باتوں کے دوران اس کے آنسو اس کے گالوں کو بھگو رہے تھے وہ 30 سالہ مرد اپنے سے کم عمر لڑکی کے لیے رو رہا تھا۔۔۔

کون کہتا ہے مرد کو درد نہیں ہوتا؟

مرد بھی انسان ہوتا ہے فرشتہ نہیں

مرد جب روتا ہے تو وہ کرب کی انتہا ہوتا ہے۔

کوئی تو خواب ہو گا جو اسکی آنکھ سے ٹوٹ کے بکھرا ہو گا، کوئی تو ایسا دکھ ہو گا جو دل کو کرچی کرچی کر کے روح تک کو لہولہان کر گیا ہو گا؟؟؟

لیکن مجھ سے تمہاری یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی پلیز میرب اٹھ جاؤ مجھے آپ ہنستی مسکراتی کھلکھلاتی ہی اچھی لگتی ہیں اور آپ کے ہونے

سے تو میں ہوں جب سے آپ کو دیکھا ہے کسی اور چیز کی چاہ ہی نہیں رہی ہے وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے مسلسل اس سے باتیں کیے جا رہا تھا!!!

میرب ابھی تو آپ کے ساتھ میں نے زندگی جینے کے سپنے بننے شروع کیے ہیں آپ سے پہلے تو کبھی زندگی میں یہ خیال آیا ہی نہیں تھا کسی لڑکی کا لیکن نہ جانے آپ میں ایسا کیا تھا کہ میں آپ کی طرف جھکتا چلا گیا شاید آپ کی معصومیت ہی مجھے آپ کا گرویدہ بنا گئی!! وہ جس نے کبھی کسی لڑکی کو ایک نظر بھر کر بھی دیکھا نہیں تھا آپ کے لیے پل پل تڑپنے لگا مجھے آپ کا ساتھ آخری سانس تک چاہیے اور آپ ابھی سے مجھے چھوڑنے کی ضد لگا کر لیٹی ہو؟؟؟؟

آنسو اس کے گالوں سے ہوتے ہوئے اس کی داڑھی میں جذب ہو رہے تھے وہ میرب کے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے ایسے تھامے ہوئے تھے جیسے اگر ابھی چھوڑ دے گا تو وہ اس سے دور چلی جائے گی !!!

ساحل شاہ جو کمرے میں آ رہا تھا لیکن دانش کی باتیں سن کر وہ وہیں دروازے سے ہی واپس چلا گیا تھا اس کو بھی لگ رہا تھا شاید دانش کی وجہ سے ہی میرب واپس زندگی کی طرف طرف لوٹ آئے ....

میرب اگر آپ بھی مجھ سے محبت کرتی ہو تو آپ کو واپس آنا ہی ہو گا آپ کو یہ جنگ جیتنی ہی ہو گی پلیز میرب کسی کے لیے نہ صحیح ہمارے پیار کے لیے اٹھو میرب پلیز مجھے تمہاری ضرورت ہے وہ بار بار بے سود پڑی ہوئی میرو سے التجا کر رہا تھا ....

اللہ کو بھی اس کی محبت پر رحم آگیا تھا کہ وہ آگے بڑھتے ہوئے اس کی پیشانی پر اپنے پیار کی پہلی مہر ثبت کرتا ہے کہ تبھی میرب کی پلکوں میں ہلکی سی جنبش ہوتی ہے اور پھر دھیرے دھیرے سے وہ آنکھیں کھول دیتی ہے!!!

جیسے ہی وہ آنکھیں کھولتی ہے اپنے سامنے کسی اپنے کو پا کر وہ بے اختیار رونے لگتی ہے...

دانش بھاگ کر اس کے پاس قریب ہوتا ہے بولتا بس بس رونا نہیں ہے میری جان میں ہوں نا آپ کے پاس بس چپ کر جاؤ ابھی آپ کی حالت ایسی نہیں ہے کہ آپ ایسے روئے "بس چپ کچھ نہیں ہوا!!!

وہ ؟ وہ مج ؟ ھے ما ر

دے گا پلیز مجھے بچالو میرب ابھی بھی اسی ٹائم کے زیر اثر

تھے جب زوہان اس پر تشدد کر رہا تھا ....

کوئی نہیں مارے گا میرب لیٹ جاؤ میں ہوں نا اپنی جان کے ساتھ اب

آپ کو کوئی ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا ....

میرب زبردستی اٹھنے کی کوشش کرتی ہے وہ پاگلوں کی طرح چیخ رہی

تھی جب میرب کی چیخیں سن کر ساحل اور مہران بھی بھاگ کر اندر

آتے ہیں دانش مشکل سے میرب کو کنٹرول کر رہا تھا جو ہانپتی کانپتی دانش

کی باہوں میں پھر بے ہوش ہو چکی تھی ....

مہران گھبرا کر ڈاکٹر کو بلا کر لے کر آتا ہے دانش اس کو آہستہ سے بیڈ پر لٹاتا ہے اور سائیڈ پر ہو جاتا ہے ڈاکٹر اچھے سے چیک اپ کرنے کے بعد بولتا ہے مبارک ہو تھوڑی دیر تک ان کو مکمل ہوش آجائے گا بس اپ ان کو ٹینشن والی چیزوں سے دور رکھیں اور جتنا ہو سکے اس کا خیال رکھیں گھبرانے والی کوئی بات نہیں ہے...

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

دوسری طرف باطشہ کو جیسے ہی ہوش آتا ہے وہ پھر میرو سے ملنے کی ضد لگا کر بیٹھ جاتی ہے وہ بار بار میرو سے ملنے کی ضد کر رہی تھی جب ابان

شاہ ہاسپٹل میں آتا ہے مہران نے اس کو بھی فون کر کے بتا دیا تھا کہ میرو .... کو ہوش آگیا ہے

وہ پہلے باطشہ کے کمرے میں آتا ہے ابان شاہ کو دیکھتے باطشہ پھر بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی پلیز بان اب تو مجھے میری بیٹی سے ملا دو میرا دل تڑپ رہا ہے پلیز میری مامتا کو تب ہی سکون آئے گا جب میں اپنی بیٹی کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لوں گی !!!

ابان شاہ اس کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولتا ہے کچھ نہیں ہوا میرو ٹھیک ہے ہوش میں آچکی ہے چلو آؤ دونوں میرو سے ملتے ہیں لیکن اگر آپ ایسے ہی روتی ہوئی اس کے پاس جاؤ گے تو وہ اسے کیسا لگے گا ابھی میرو کو ہماری تسلی اور پیار کی بہت ضرورت ہے وہ بہت بڑے ٹروما سے

گزر کر یہاں تک پہنچی ہے آپ سمجھ رہی ہیں نہ میری بات باطشہ مثبت میں سر ہلاتے ہوئے اسے یقین دہانی کراتی ہے....

وہ دونوں میرو کے کمرے کی جانب بڑھ جاتے ہیں میرو کو اب مکمل طور پر ہوش آچکا تھا وہ بس گم سم سی چھت کو گھورے جا رہی تھی اس کے چہرے پر جگہ جگہ چوٹوں کے نشان تھے ماتھے پر پٹی بندھی ہوئی تھی رنگت پیلی زردی مائل ہو چکی تھی!!!

دانش کو یہاں پہ آئے ہوئے کافی ٹائم ہو چکا تھا وہ جانا تو نہیں چاہتا تھا لیکن گھر کی بھی ذمہ داری تھی جس کی وجہ سے مہران شاہ نے اسے زبردستی واپس بھیج دیا تھا لیکن وہ رات کو پھر واپس آنے کا کہتا ہوا جا چکا تھا!!!

باطشہ جیسے ہی کمرے میں آتی ہے وہ بھاگ کر اپنی بیٹی سے لپٹ جاتی ہے میرو بھی اپنی ماں کی گود میں لپٹی ایک سکون سا محسوس کر رہی تھی اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے تپتی دھوپ سے ٹھنڈی چھاؤں میں اگئ ہو...

میری بیٹی میری میرو کیسی طبیعت ہے میری جان "میرو کے آنسو بل بل آنکھوں سے نکل رہے تھے نہیں "بس چپ ہو جاؤ میرا بچہ جتنا رونا تھا رو لیا بس اب میں اپنی بیٹی کو ایک پل بھی اپنی آنکھوں سے دور نہیں کروں گی؟؟

مما وہ بہت برا ہے وہ بہت برا ہے اس نے مجھے بہت مارا ہے میرا پورا جسم دکھ رہا ہے وہ روتے ہوئے اپنی ماں کو کسی چھوٹی سی بچی کی طرح شکایتیں لگا رہی تھی اور باطشہ اپنے آنسوؤں پر بامشکل کنٹرول کرتے ہوئے اسے اپنے سینے میں بھینچ گئی تھی.....

ابان شاہ بھی اپنے آنسو چھپانے کی خاطر منہ دوسری طرف موڑ لیتا ہے جب میرب اس کی طرف دیکھ کر بولتی بابا کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں تبھی آپ نے چہرہ دوسری طرف موڑ لیا ہے؟؟؟

وہ اپنی آنکھیں خشک کرتا ہوا مسکرا کر اپنی زندگی اپنی بیٹی کی طرف دیکھتا ہے اور لپک کر اس کے قریب آتا ہے بھلا بابا بھی اپنی پرنسس

سے ناراض ہو سکتا ہے آپ تو بابا کی جان ہو آپ کے ہونے ہی سے تو بابا کی سانسیں ہیں!!!!

بابا آپ اس کو بہت مارنا بالکل ایسے جیسے اس نے مجھے مارا ہے بابا آپ بھی اس کو بیلٹ سے مارنا وہ منہ بسورتے ہوئے بول رہی تھی اور آنسو اس کے آنکھوں سے ابھی بھی نکل رہے تھے!!!

اور باطشہ کو ایسے لگ رہا تھا جیسے اس کے دل پر چھریاں چل رہی ہو اس کے نازک سی بیٹی نے ایک ہی دن میں کتنا کچھ سہہ لیا تھا ....

بابا آپ کی پرنسس کو اس نے کانچ کی گڑیا کی طرح توڑ کر رکھ دیا ہے" بس میری جان بس "اس کا میں نے بہت اچھے سے علاج کر دیا ہے اب

وہ کبھی بھی زندگی میں آپ کو نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا جو چیز میری بیٹی کو تنگ کرے گی اس کو میں دنیا سے ہی مٹا دوں گا اب رونا نہیں ہے اچھے بچے کی طرح چپ کر جاؤ ورنہ مما بابا بھی رونا ہی لگ جائیں گے کہ آپ چاؤ گی کہ آپ کے مما بابا رونے لگے وہ نفی میں سر ہلاتی ہے!!!

ابان شاہ جھک کر اس کے بالوں میں اپنے لب رکھتا ہے اور بولتا ہے اچھا آپ ریسٹ کرو میں ذرا ڈاکٹر سے بات کر کے آتا ہوں پھر حویلی بھی تو جانا ہے جی بابا ابان شاہ کمرے سے نکل جاتا ہے جبکہ باطشہ اپنی بیٹی کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے وہیں بیڈ پہ ٹک جاتی ہے!!!

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ان لوگوں نے کسی کو کچھ بھی نہیں بتایا تھا بیٹی کا معاملہ تھا وہ نہیں چاہتے تھے کہ لوگ ان کی بیٹی کے کردار پر لوگ کیچڑ اچھالے "زوایار اور عشاء کے ان کو سارا دن فون آتے رہے لیکن ان میں سے کسی نے بھی ان کا فون اٹھانا ضروری نہیں سمجھا تھا!!!

ساحل شاہ نے اسمارا کو بس بتایا تھا کہ میر وہاسپٹل میں ہے لیکن پوری بات اس سے بھی نہیں بتائی تھی جب اسمارا نے یہ یہ بات گھر میں بتائی تو شاہ مینشن میں ہر کوئی پریشان ہو گیا تھا میر و تو سب کی ہی چہتی تھی چاھے پھر وہ لال حویلی والے ہوں یا شاہ مینشن والے سب کے جان بستی تھی میر و میں۔۔۔۔

انوشے بیگم بھی کافی پریشان تھی وہ بار بار ہاسپٹل جانے کی ضد کر " رہی تھی لیکن اس کی طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے امتثال شاہ نے انہیں منع کر دیا تھا اور امتثال شاہ نے ابان شاہ کو فون کیا تھا کہ وہ لوگ ہاسپٹل کے لیے نکل رہے ہیں ہاسپٹل کا نام پوچھنا چاہا تو آبان شاہ نے بولا کہ ہمیں چھٹی مل چکی ہے ہم لوگ حویلی کے لیے نکلنے لگے ہیں آپ لوگ وہیں پہ آجانا؟؟؟

وہ فون رکھتا ہے تو حسالہ بیتابی سے پوچھتی ہے کیا بتایا لالا نے میر و کیسی ہے؟؟ابان بول رہا ہے کہ ان کو چھٹی ہو گئی ہے وہ لوگ حویلی کے لیے نکل رہے ہیں ہمیں بھی حویلی چلنا چاہیے حسالہ بولتی ہے؟؟؟

ہاں چلو تم لوگ تیار ہو جاؤ پھر سب نکلتے ہیں امارہ بھی آج گھر پر ہی تھی وہ اور اسمارہ تیار ہونے کے لیے اپنے اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں جبکہ حسالہ نے صرف چادر ہی لی تھی اور تھوڑی دیر بعد وہ سب حویلی کے لیے نکل چکے تھے!!!!

سنو! تم سے کوئی پوچھے

!! کبھی مطلب محبت کا

تو اس کو کچھ بتانے سے

!! ذرا پہلے ٹھہر جانا

اٹھا کر خاک سر پر ڈال کر

!اتنا فقط کہنا

محبت ابتداء سے انتہا تک

!!درد کا پیکر

محبت بے پناہ تکلیف کا

!!اجڑا ہوا منظر۔

گلوں کو بھی محبت

!!آرزوئے خار دیتی ہے

محبت خاموشی سے

!!دھیرے دھیرے مار دیتی ہے۔۔۔

میں ایک حد تک اپنے نصیبوں سے لڑا ہوں، جس کا میں نے یہ نچوڑ نکالا ہے کہ نہ تو میں اک اچھا بیٹا بن پایا ہوں، نہ ہی اک اچھا دوست، نہ ہی اک اچھا ہمسفر اور نہ ہی اک اچھا انسان بن پایا ہوں، کیونکہ میں خود

اچھا نہیں ہوں، میں خود بہت بُرا ہوں، اُداسیوں اور مایوسیوں کا میرے ساتھ اک گہرا رشتہ ہے، جیسے ایک بانجھ عورت کو اولاد جنم دینے کی خواہش رہتی ہے بلکل ویسے ہی میرے اندر بھی میری خواہشات کی قبر !!..دفن ہے، جو کہ کبھی بھی حقیقت میں نہیں بدل سکتی

وہ چہرے پر گہری سنجیدگی بنائے ہوئے امارہ سے گفتگو کر رہا تھا اس کی باتیں امارہ کہ دل پر گہرا اثر چھوڑ رہی تھی "امارہ یہ سمجھتی تھی فارح سلطان اس کو چھوڑ چکا ہے بھلا چکا ہے لیکن آج اسے بھی چیز کا ادراک ہو گیا تھا کہ اگر میں اسی جگہ پہ ہوں تو اگے فارح سلطان نہیں بڑھا تھا !!!اب وقت تھا تمام غلط فہمیوں کو دور کرنے کا

لیکن وہ بھی امارہ شاہ تھی اتنی جلدی فارح سلطان کو معاف کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی کیونکہ اگر وہ ابھی اس کی اموشنلی باتیں سن کر اس کو معاف کر دیے تو شاید فارح سلطان زندگی میں کبھی بھی سب یہ سبق حاصل نہ کرتا کہ کسی کو بیچ راہ میں چھوڑ جانا کس قدر غلط ہے؟؟؟

وہ اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے تنزیہ ہنسی ہستی ہے اور فارح سلطان کی نظروں میں اپنی نظریں گاڑ کر بولتی ہے میں کیسے مان لوں کہ آپ کو اپنے کیے پر پچھتاوا ہے مجھے تو کہیں سے بھی میں محسوس نہیں ہوتا کہ آپ اپنے کیے پر پچھتا رہے ہیں بلکہ مجھے تو یہ لگتا ہے کہ آپ مجھے چھوڑ کر جانے کے بعد کافی خوش ہے اور جہاں تک میرا خیال ہے آپ تو اپنی زندگی میں مواون بھی کر چکے ہیں !!!!

فارح سلطان اس کی باتیں بہت ضبط سے سن رہا تھا ہر بار امارہ اس پر کوئی نہ کوئی نیا الزام لگا دیتی تھی لیکن وہ برداشت کر رہا تھا کیونکہ جو الزام اس نے امارہ شاہ پر لگائے تھے اس کے سامنے تو یہ کچھ بھی نہیں تھے !!!!

امارہ تم بار بار ایک چیز کو ہی لے کر کیوں بیٹھ جاتی ہو غلطیاں بھی تو انسانوں سے ہوتی ہیں نا مجھ سے بھی ہو گئی میں کر تو رہا ہوں اپنی غلطی کا کفارہ ادا اور کیا کروں میں بتاؤ مجھے کس طرح معافی مل سکتی ہے میں وہ سب کچھ کرنے کو تیار ہوں لیکن مجھے بتاؤ تو سہی اس چیز کا کوئی حل تو نکلے گا نا ہر مسئلے کا اس دنیا میں کوئی حل ہے تو ہمارے مسئلے کا بھی تو نکل سکتا ہے نا کیوں ہم اپنی اپنی ضد میں اس رشتے کو خراب کر رہے ہیں !!! فارح سلطان اس کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں

لیکن امارہ اس کو ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے چپ کروادیتی ہے اور بولتی ہے؟؟؟

چلو مان نہیں لیا کہ آپ اپنی غلطی کا کفارہ ادا کرنا چاہتے ہیں آپ نے جو کچھ بھی ماضی میں کیا آپ کو اس کا پچھتاوا ہے لیکن مجھے یہ بتائیں جب میں آج تک کہ مواون نہ کر سکی تو آپ نے اتنی جلدی کیسے مواون کر لیا میں ان لڑکیوں میں سے نہیں ہوں جو دھوکہ کھانے کے سالوں بعد شوہر واپس آجائے کسی اور لڑکی کے ساتھ اور پھر آپ کو بھی اپنے ساتھ رکھے میں فول نہیں ہوں میں امارہ شاہ ہوں مجھے صحیح غلط کی پہچان اچھی طرح سے ہے!!!

فارح سلطان اس کے بات بیچ میں کاٹتے ہوئے حیرانگی کے سنگ پوچھتا ہے؟؟؟

کب میں نے کیا مواون کس نے آپ کو بولا ہے کس نے یہ خناس تمہارے ذہن میں بھرا ہے بتاؤ مجھے؟؟؟

اچھا ابھی بھی الٹا مجھ پر چلا رہے ہو تو وہ مال میں وہاں وہ میک اپ کی دکان کون تھی جس سے آپ شاپنگ کروا رہے تھے بڑی فرصت سے جب میں آپ کو منتیں ترلے کر کے اپنے ساتھ شاپنگ پر لے کے جاتی ہوتی تھی اس کے ساتھ آپ کیسے چلے گئے کوئی نہ کوئی تو اس کے ساتھ اتنا گہرا رشتہ ہے نہ کہ اس میک اپ کی دکان کو لیے مال میں پھر رہے تھے

وہ بھی غصے سے چیختے ہوئے بولتی ہے اس وقت وہ دونوں بھلا چکے تھے کہ وہ پبلک پلیس پر ہیں !!!!!

اف پاگل لڑکی تم بھی کیا سے کیا سوچ کے بیٹھی ہو خود سے ایک بار مجھ سے پوچھ تو لیتی وہ تو مرحا ہے لندن سے آئی ہوئی ہے میری دور کی کزن ہے تو اسے یہاں کی بازار اور رستوں کا پتہ نہیں تھا تو مما نے بولا تھا کہ اس کو شاپنگ کروا دو کیونکہ اس کے ڈریس ایسے نہیں تھے ہمارے سامنے پہن سکتی تو مجھے مما کی بات ماننی پڑی تم تو جانتی ہو میری ماں میرے لیے کس قدر اہم ہے ؟؟؟؟

میں اپنی موم کی کسی بات سے اختلاف کر ہی نہیں سکتا اس لیے مجبوری میں میں اس کے ساتھ آ گیا تھا ورنہ اور کوئی بات نہیں ہے اسی لیے

تمہارا دماغ خراب رہتا ہے میں بھی سوچو وہ سویٹ سی پیار کرنے والی امارہ شاہ اب کیوں ہر وقت نوچنے کو تیار ہوتی ہے؟؟؟

وہ اس کو غصے سے بھرا ہوا چہرہ نہارتے ہوئے بولتا ہے اب وہ کافی حد تک ریلیکس ہو گیا تھا کہ امارہ کو کس چیز کی ٹینشن ہے وہ جو اتنے دنوں سے سوچ سوچ کر اپنا دماغ کپا رہا تھا اب اس کو وجہ سمجھ آ رہی تھی سچ جان کر اور ہمارا شاہ کو امارہ شاہ کا اس کو لے کر پوزسیو ہونا بھی فارح سلطان کو اندر تک خوش کر گیا تھا!!!!

امارہ شاہ کے دل کو بھی ٹھنڈک پہنچی تھی لیکن وہ یہ فارح سلطان پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ ان کے بیچ میں اتنا کچھ ہو چکا تھا کہ وہ خود سے کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتی تھی اب جو کچھ بھی ہونا تھا امتثال شاہ کی

مرضی سے ہی طے ہونا تھا اس لیے وہ فارح سلطان کو کوئی بھی امید اپنی طرف سے دلانا نہیں چاہتی تھی!!!

جو بھی ہو آپ مجھے گھر چھوڑ آئیں کافی لیٹ ہو گیا ہے وہ اپنا پرس اٹھاتی ہوئی چیئر سے کھڑی ہو جاتی ہے (اصل میں آج ان دونوں کو ایک ساتھ میٹنگ اٹینڈ کرنی تھی اس لیے وہ دونوں ایک ساتھ ہی آئے ہوئے تھے اور ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ جہاں پر فارح سلطان اور امارہ شاہ ہو اور ان کے آپس میں بحث نہ ہو.....)

♥♥♥♥♥♥♥♥

ابان شاہ کے آدمی زوہان کو ایک سنسان سڑک پر پھینک کر چلے گئے تھے اس کو وہاں پر پڑے پڑے کئی گھنٹے گزر چکے تھے وہ ہوش سے بیگانہ

بے یار و مددگار سڑک پر پڑا ہوا تھا اتفاق سے وہاں سے پکنک منانے کے لیے فیملی گزرتی ہے جب وہ سڑک کے بیچ و بیچ ایک نوجوان کو خون میں لت پت پڑے دیکھ وہ لوگ اپنی گاڑی سے اترتے ہیں اور ایمبولنس کو فون کرتے ہیں تھوڑی دیر تک وہاں پر ایمبولنس آجاتی ہے انہی میں سے دو نوجوان زوہان کو لیے ہاسپٹل جاتے ہیں اس کے پاس سے کچھ بھی ایسا نہیں ملا تھا کہ اس کی فیملی کو اطلاع دی جا سکے!!!!

شاہد ابھی اس کی زندگی کے دن باقی تھے تبھی زوہان کو اسی کے ہاسپٹل میں لایا گیا تھا جہاں پر وہ ڈیوٹی کرتا تھا ڈاکٹر زوہان کو یوں زخموں سے چور سٹیچر پر دیکھ کر پورے ہاسپٹل میں ہلچل سی مچ گئی تھی ہر کوئی زوہان کو دیکھ کر حیرت میں مبتلا تھا!!!

چونکہ وہ اس ہاسپٹل کا سینیئر ڈاکٹر تھا اس لیے اس لیے سب نے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا تھا اور جلدی سے اس کے آپریشن کی تیاری شروع کر دی تھی اس کے گھر میں بھی اطلاع دی گئی تھی اور تھوڑی دیر بعد ہی زوایار عشاء اور امل بھاگتے ہوئے ہاسپٹل میں آتے ہیں وہ لوگ رسپیشن سے ڈاکٹر زوہان کے بارے میں معلومات لیتے ہیں جب ان کو بتایا جاتا ہے کہ ان کا اندر آپریشن چل رہا ہے ان کے حالت بہت کریٹیکلٹی شاید ہی وہ بچ پائیں؟؟؟

عشاء تو یہ سن کر اس برداشت نہ کر سکتی اور وہیں زمین پر بیٹھتی چلی گئی جبکہ زوایار خانزادہ ہمت کرتے ہوئے آپریشن تھیٹر کے جانب جاتے ہیں آپریشن تھیٹر کے دروازے کے قریب جا کر وہ رک جاتے ہیں بے!!!

بشک ان کو زوہان پر بہت زیادہ غصہ تھا اس کی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتے تھے لیکن ایک باپ کب چاہتا ہے کہ جوان بیٹے کی لاش اپنے کندھوں پر اٹھائی جائے کوئی اس وقت زوایار خانزادہ کے دل سے پوچھتا کہ اس کا دل اندر سے کس قدر ڈرا سہما ہوا تھا بالکل کسی چھوٹے سے بچے کی طرح.....

امل اپنی ماں کے منہ پر پانی کے چھٹے مارتی ہے تو عشاء کو کچھ ہوش آتا ہے وہ اس کو کو ساتھ لیے ویٹنگ ایریا میں آکر بیٹھ جاتی ہے دونوں ماں بیٹی دل سے زوہان کے لیے دعا گو تھیں لیکن ہونا تو وہی تھا جو خدا چاہتا ہے؟؟؟؟

ان کو وہاں پہ انتظار کرتے چار گھنٹے سے بھی اوپر ٹائم گزر چکا تھا لیکن اندر سے کوئی بھی ابھی تک باہر نہیں آیا تھا اب تو ان کی پریشانی سوا نیزے پر پہنچ چکی تھی عشاء تو وہیں بیٹھی اپنے اللہ سے اپنے بیٹے کی سلامتی کی دعائیں کر رہی تھی!!!

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آتا ہے وہ اپنے چہرے سے ماسک کو اتارتا ہے ڈاکٹر کا بجھا بجھا چہرہ دیکھ کر زوایار خانزادہ کو بہت کچھ غلط ہونے کا احساس شدت سے ہوا تھا ....

ڈاکٹر کیسا میرا بیٹا زوہان ٹھیک تو ہے؟؟؟

ڈاکٹر اسد اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کو تسلی دیتے ہوئے بولتا ہے؟؟؟

دیکھیں خانزادہ صاحب لگتا ہے جیسے ڈاکٹر زوہان کو کسی نے بہت بے رحمی سے مارا ہے کیونکہ ان کے پورے جسم پر تشدد کے نشان ہیں اور ٹانگوں پر جگہ جگہ سے کھال ادھیڑی ہوئی ہے وہ تو شکر ہے کہ اس کی ہڈی پسلی ٹوٹنے سے بچ گئی ہے ورنہ کسی نے اس کو مارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی یہی وجہ ہے کہ وقت پر ٹریٹمنٹ نہ ملنے پر اور خون بہت زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے وہ کومے میں جا چکا ہے!!!

اب تو خدا ہی بہتر جانتا ہے وہ کومے سے کب نکلتا ہے ایک دن میں نکل لگ سکتا ہے دو دن لگ سکتے ہیں دو سال لگ سکتے ہیں دو مہینے لگ

سکتے ہیں ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی تھی کہ ڈاکٹر زوہان کومے میں نہ جائے لیکن اللہ کی مرضی کے اگے کس کی چلتی ہے عیشاء اورامل بھی ڈاکٹر کی باتیں سن چکی تھیں زوایار نے ڈاکٹر کی باتیں سن کر مشکل دیوار کا سہارا لیا تھا جبکہ عشاء کو تو لگا تھا کہ اس کی دنیا ہی یہیں پر تھم سی گئی ہے !!!

ڈاکٹر افسوس سے خانزادہ فیملی کو دیکھتا ہے اور پھر اپنے کیبن کی طرف بڑھ جاتا ہے !!!

♥♥♥♥♥♥♥

میرو جب سے حویلی آئی تھی وہ بس گم سم سی تھی نہ کسی سے بات کرتی تھی نہ کچھ کھاتی پیتی تھی کوئی کچھ پوچھ لیتا تو ہوں ہاں میں جواب دے دیتی ہوں ورنہ پھر اپنے خول میں سمٹ جاتی تھی آبان شاہ اور باطشہ اس کی حالت دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھتے رہتے تھے!!

(کچھ دنوں بعد)

میرو کی حالت کے پیش نظر امتثال شاہ اسمارا اور امارہ کو کچھ دن کے لیے حویلی چھوڑ گئے تھے تاکہ وہ میرو کے ساتھ رہیں اور میرو کو اس دردناک صورتحال میں سے نکلنے میں مدد کرے اسمارا اور امارہ سائے کی طرح میرو کے ساتھ رہتیں تھیں اسے خوش کرنے کے لیے امارہ تو

آؤٹ پٹانگ حرکتیں کرتی رہتی تھی جس کا کچھ اثر یہ ہوا تھا کہ میرو پہلے !!! کی طرح دوبارہ زندگی کی طرف لوٹنا شروع ہو چکی تھی

اس کے زخم کافی حد تک بھر چکے تھے جسم کے لگے تو زخم صاف ہو جاتے ہیں لیکن جو زخم روح کو لگے ہوں ان کو بھرنے میں وقت لگتا ہے میرو کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہو رہا تھا اس ہنستی مسکراتی لڑکی کو زوہان نے پل بھر میں توڑ کر رکھ دیا تھا اس کو جڑنے میں کچھ تو وقت لگنا تھا ؟؟؟

حویلی والے شاہ منشن والے سب کی کوششیں تھی کہ وہ دوبارہ زندگی کی طرف لوٹ آئے اس میں سب سے بڑا ہاتھ دانش کا بھی تھا جو زیادہ

سے زیادہ میرو کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرتا تھا اسے ہر وقت ہنسانے کی کوشش کرتا رہتا تھا کبھی کوئی بات کر کے کبھی کوئی قصہ چھیڑ کر.....

حویلی والوں نے ایک چیز بہت محسوس کی تھی میرو جتنا وقت بھی دانش کے ساتھ گزارتی تھی وہ پہلے جیسی میرو بن جاتی تھی ہنسی اس کے ہونٹوں سے جدا ہی ہوتی تھی جس کے چلتے آبان شاہ نے ان دونوں کا چپکے سے ہی نکاح کروا دیا تھا رخصتی بعد میں طے رکھی تھی صرف شاہ مینشن والے اور حویلی والے ہی اس نکاح میں شریک ہوئے تھے خانزادہ فیملی سے تو ان لوگوں نے اپنے سارے رشتے ختم کر لیے تھے....

آج دانش آبان شاہ سے اجازت لے کر میرو کو لنچ کے لیے لے کر آیا ہوا تھا وہ اس وقت شہر کے مشہور ریسٹورنٹ میں بیٹھے کھانے کا انتظار کر رہے تھے میرو نے سرخ کلر کی کلیوں والی فراک پہنی ہوئی تھی سر پر بلیک چادر اوڑھے میک اپ سے پاک چہرہ لیے دانش کے سامنے والی کرسی پر بیٹھی کوئی ڈول ہی لگ رہی تھی ....

دانش کی تو نظر ہی نہیں ہٹ رہی تھی میرو سے اپنی محبت اپنے پیار کو اپنی نظروں کے سامنے دیکھ کر وہ تو بس اسے ہی نہارنے میں مصروف تھا جبکہ میرو خود پر دانش کی نظریں محسوس کرتی شرم و حیا سے پلکیں تلک نہیں اٹھا رہی تھی وہ اپنے ہاتھ اپنی گود میں رکھے ہوئے کنفیوز ہی سامنے بیٹھی ہوئی تھی !!!!

دانش نے ایک الگ ٹیبل بک کروایا تھا جہاں پر لوگوں کا رش نہ ہونے کے برابر تھا اسی لیے میرو ایزی ہوں کر بغیر نقاب کے بیٹھی ہوئی تھی .... کھانا آنے میں ابھی کچھ ٹائم تھا ابھی

میرو جب دانش سے مخاطب ہوتی ہے آپ ایسے مجھے کیوں گھور رہے ہیں؟؟؟؟

یہ تو سراسر الزام ہے مسز میں تو اپنی جان کو نظر بھر کر دیکھ رہا ہوں اپنی نظروں کی پیاس بجھا رہا ہوں کافی دنوں سے اس چہرے کو صحیح طرح سے دیکھا نہیں تھا بس اپنی میسز کا دیدار کر رہا ہوں "سچ پوچھو تو میرو کبھی کبھی مجھے یقین نہیں آتا کہ آپ سچ میں میری ہو گئی ہیں میں اللہ کا !!!! بہت شکر گزار ہوں جس نے میری محبت کو میرا محرم بنا دیا

میں بھی بہت خوش قسمت ہوں کہ مجھے آپ جیسا ہم سفر ملا مجھے لگتا ہے میں دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی ہوں جسے آپ جیسا چاہنے والا ہم سفر ملا ہے میری نظر میں دولت شہرت کی کوئی اہمیت نہیں ہے میری شروع سے خواہش تھی میرا ہمسفر مجھ سے پیار کرنے والا اور سب سے بڑھ کر میری عزت کرنے والا ہو اور اپ جس طرح میری کیئر کرتے ہیں میرا خیال کرتے ہیں مجھے اپنا آپ بہت قیمتی محسوس ہوتا ہے میرو بھی اپنی کنفیوزن کو سائیڈ پہ رکھتے ہوئے کھل کر اپنے دل کی بات دانش سے کرنے لگی۔۔۔

آپ اتنی پیاری دل چاہتا ہے کہ آپ کی پہلو میں پوری زندگی گزار دوں مجھے صرف آپ محبت نہیں مجھے عشق ہے آپ سے آپ میری جینے کی

وجہ ہو جب سے آپ ملی ہو زندگی سے پیار سا ہو گیا ہے اب تو اللہ سے یہی دعا کرتا ہوں کے اللہ ہمارا ساتھ تا قیامت تک رکھے کیونکہ دانش لاشاری کی سانسیں تو میرب دانش لاشاری ساتھ ہی جڑی ہوئی ہیں...

اتنے خوبصورت اظہار پر میرو کے گال شرم وحیا سے دہک اٹھے تھے میرو کا سرخ چہرہ دانش نے بڑے غور سے دیکھا تھا وہ اگے بڑھ کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتا ہے اور بولتا ہے ؟؟؟؟

کائنات میں من پسند شخص کی قربت سے زیادہ حسین اور کچھ ہو ہی نہ سکتا، کتنا روح پرور احساس ہوتا ہے نہ جب آپکا من پسند شخص آپکے پہلو میں آپکی دسترس میں ہو۔

توایسا لگتا ہے کہ بس یہی جنت نما سی زندگی ہے اور انسان اپنی باقی تمام سانسیں کسی شے کی تمنا کیے بغیر بس اُسے اپنی سانسوں میں سمائے، اُس کے وجود کی حدت کو اپنی روح میں جذب کرتے ہوئے گزار دے۔انہی پلوں میں زندگی رک جائے۔۔

میری دھڑکن تجھ سے ہے
میری سانسیں تجھ سے ہیں
تیرے لیے لڑ جاؤں دنیا سے
:مجھے اتنا عشق تجھ سے ہے

!!... نگاہوں کے تصادم سے عجب تکرار کرتا ہے

!!..یقین کامل نہیں مگر گماں ہے کہ پیار کرتا ہے

!!...اسے معلوم ہے کہ شاید میرا دل ہے نشانے پر

!!...لبوں سے کچھ نہیں کہتا نظر سے وار کرتا ہے

(دو ماہ بعد)

میرواب مکمل طور پر صحت یاب ہو چکی تھی اس کے چہرے کے اور جسم کے نشان بھی کافی حد تک ختم ہو چکے تھے اسی لیے ساحل شاہ اور مہران کے بے حد اصرار کرنے پر ابان شاہ نے ان کی شادی کی ڈیٹ فکس کر

دی تھی گھر میں شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں کچھ ہی دن باقی بچے تھے !!!!

نکاح تو تینوں بچوں کے ہو چکے تھے صرف اب رخصتی ہی کرنی تھی اس لیے ہر کوئی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھا !!!

میرو بھی اپنے دونوں بھائیوں کی شادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی تھی ازمارے اور اسمارا کی رخصتی کے ٹھیک دو دن بعد میرو کی رخصتی تھی تاکہ میرو اپنے بھائیوں کی شادی میں کھل کر انجوائے کر سکے ...

آج بھی وہ سب مل کر شاپنگ کرنے آئے ہوئے تھے دانش کی فیملی بھی اور مہران شاہ کی فیملی بھی سب لوگ اکٹھے شاپنگ کرنے آئے تھے تاکہ

سب اپنی مرضی اور پسند کی چیزیں لے سکیں باطشہ نے تو صاف صاف کہہ دیا تھا کہ ازمارے اور اسمارہ اپنی مرضی کی ہی اپنے شادی کی تیاری کریں تاکہ کل کو بار بار مارکیٹ کے چکر نہ لگانے پڑے کہ مجھے یہ چیز پسند نہیں آئی یہ چیز چھوٹی ہے یہ بڑی.....

آج اتوار تھا سب کو آفس سے چھٹی تھی اس وجہ سے آج کا دن انھوں نے مارکیٹ کے لیے رکھا تھا مہران شاہ نے ڈرائیور بھیج کر ازمارے لوگوں پک کرنے بھیج دیا تھا اور خود بھی اپنی فیملی کو ساتھ لیے مارکیٹ آ گئے تھے!!!!

دوسری جانب امارہ اور اسمارا بھی حسالہ کے ساتھ مارکیٹ پہنچ چکی تھی

پورا شاہ خاندان ایک ساتھ ہی مال میں جمع ہوا تھا لڑکیاں تو ایک

دوسرے سے مل کر کافی خوش نظر آرہی تھیں!!!!!!

ایسا کرتے ہیں ہم لوگ گروپ بنا لیتے ہیں ہم سب لڑکیاں اپنی اپنی مرضی کی چیزیں لینے جاتے ہیں اپ لوگ اپنا ڈیسائیڈ کر لو آپ لوگ کہاں پہ جائیں گے اسمارا بولتی ہے؟؟؟

ظاہری سی باتیں ہم بھی اپنی مرضی کی چیزیں لینے کے لیے جائیں گے

جہاں پہ ہماری پسند کی چیزیں مل جائیں گی جواب ساحل شاہ دیتا ہے!!!

تو ٹھیک ہے پھر آپ بچے سب لوگ اپنی اپنی مرضی کی چیزیں لینے جائیں ہم ٹھہری بوڑھی عورتیں ہم اپنی ضرورت کی چیزیں لے لیتے ہیں ازمارے کی ماں ہنستے ہوئے بولتی ہے تو سب کا مشترکہ قہقہہ مال میں گونجتا ہے پاس سے گزرنے والے لوگ حیرت سے ان سب کو دیکھتے ....

اسمارہ ازمارے میر واور امارہ ایک طرف چلی جاتی ہیں جہاں سب سے پہلے وہ مہندی والے دن پہننے کے لیے ڈریس سلیکٹ کرنے ایک دکان میں جاتی ہیں....

آج کا سارا دن ان لوگوں کا شاپنگ میں ہی گزرنے والا تھا جو کہ کافی تھکا دینے والا ان سب کے لیے ثابت ہونے والا تھا!!!!

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

دن اتنی تیزی سے گزر گئے تھے کہ پتہ ہی نہیں چلا اور وہ دن بھی آ گیا جب لال حویلی میں مہندی کی تیاریاں عروج پر تھی ہر طرف لائٹیں ہی لائٹیں نظر آ رہی تھیں پوری حویلی جگمگا رہی تھی حویلی کو کسی دلہن کی طرح سجایا گیا تھا رنگ برنگی لائٹیں اور آرٹیفیشل کینڈلز بھی لگائی گئی تھیں ....

مہندی کے فنکشن کے لیے ایک مکمل سٹیج بنایا گیا تھا جس کا بالکل میرج ہال کی طرح سیٹ اپ کیا گیا تھا ....

رشتہ دار تو دو دن پہلے ہی حویلی میں جمع ہو چکے تھے باطشہ کی کزنیں بھی آئی ہوئی تھیں اور ان کے بچے بھی تو ان لوگوں نے حویلی میں کافی رونق لگائی ہوئی تھی!!!

میرو کی ہم عمر سب لڑکیاں میرو کو چھیڑنے میں لگی ہوئی تھیں کیونکہ میرو سب سے چھوٹی تھی باقی سب بڑی ہی تھی لڑکیاں میرو کے کمرے میں ہی میرو کی ارد گرد بیٹھی اسے چھیڑ رہی تھی اور میرو کبھی ہنس دیتی تو کبھی شرم سے چہرہ جھکا جاتی تھی .....

شاہ مینشن کے بھی رشتہ دار وہی تھے اور حویلی والوں کے بھی اس لیے سب بڑوں نے مل کر فیصلہ کیا تھا کہ فنکشن ایک جگہ پر ہی ارینج کیا جائے تاکہ ہمانوں کے لیے بھی کوئی مشکل نہ ہو اور ہمیں بھی یہاں

وہاں بھاگنا نہ پڑے اس لیے اسمارہ اور ازمارے کا بھی لال حویلی میں فنگشن رکھا گیا تھا !!!!!

بیوٹیشن شام سے آئی ہوئی تھی وہ ان سب کو مہندی کی رسم کے حساب سے تیار کر رہی تھی اسمارا اور ازمارے تو کب سے تیار ہو گئی تھیں لیکن میرو کو ابھی تیار ہونا تھا وہ اپنے کمرے میں بیٹھی اپنی کزنوں کے ساتھ مستیوں میں بزی تھی!!!!

جب باطشہ اندر آتی ہے میرو تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی ہو مہمان آنا بھی شروع ہو گئے ہیں کب تیار ہو گئی ایک تو یہ لڑکی میری سنتی ہی نہیں ہے اپنی مرضی کرتی ہے پھر جب دیر ہو جائے گی پھر اس کی دہائیاں سر

پر ہوں گی چلو اٹھو اسمارہ اور ازمارے تیار بھی ہو گئی ہیں چلو تم بھی جاؤ بیوٹیشن کو پھر چھوڑ کے بھی آنا ہے رات کافی ہو چکی ہے!!!

مما اب تو نہیں ڈانٹے اب تو میں دو دن کی مہمان ہوں آپ کے پاس میرو منہ بسورتے ہوئے اپنی ماں سے بولتی ہے تو سب لڑکیاں میرو کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگتی ہیں میرو جھنپ سی جاتی ہے اور پھر سر جھکائے کمرے سے نکل جاتی ہے!!!!!

ابان نے بھی اپنے خاص خاص دوستوں کو بلایا ہوا تھا ساحل شاہ اور مہران شاہ کے بھی سب دوست آئے ہوئے تھے لیکن ان سب کا انتظام آبان شاہ کے بنائے گئے فارم ہاؤس پر کیا گیا تھا مرد حضرات سب لوگ

وہیں پہ تھے جو باہر سے آئے ہوئے تھے البتہ فیملی رشتہ دار والے لوگ یہیں پہ حویلی میں ہی موجود تھے...

پوری حویلی میں شور گل اٹھا ہوا تھا ہر کوئی اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف نظر آرہا تھا جبکہ ساحل شاہ اور مہران شاہ تو اتاولے ہوئے پڑے تھے کہ کسی طرح اپنی بیویوں کا دیدار ہو جائے البتہ دانش بے فکر ہو کر بیٹھا ہوا تھا اسے ٹینشن نہیں تھی کیونکہ اس کی تو ویسے بھی ان کی شادی کے بعد رخصتی تھی دل تو اس کا بھی مچل رہا تھا لیکن وہ اپنے سسرال میں آیا ہوا تھا اس کا کہنا تھا سسرال میں جا کر ایسی شوشیہ بازی کرنی زیب نہیں دیتی لیکن مہران شاہ اور ساحل شاہ نے تو ڈھیٹ پن کی سب حدیں پار کر دی تھیں....

♥♥♥♥♥♥♥

سب مہمان تقریبا پہنچ چکے تھے سب کا اچھے سے ویلکم کیا گیا تھا اب دلہنوں کے آنے کی باری تھی ساحل شاہ اور مہران شاہ سٹیج پر بیٹھے کب سے اسمارہ اور ازمارے کا انتظار کر رہے تھے لیکن نہ جانے وہ کون سی تیاری تھی جو ابھی تک مکمل نہیں ہوئی تھی اس سے پہلے کہ ان کا صبر کا پیمانہ لبیز ہوتا وہ تینوں مہندی کے ڈریس میں گھونگھٹ اوڑھے ہوئے ..... ان کی جانب آ رہی تھیں

ان تینوں کو تو ایسے لگ رہا تھا جیسے دنیا تھم سی گئی ہو ساحل مہران اور دانش کی نظریں ان تینوں پر ہی تھی جو سینج سینج کر قدم رکھتی ہوئی ان کے دلوں پر بجلیاں گراتیں انہی کی طرف آ رہی تھیں۔۔۔۔۔

تینوں نے ہی سیم ڈریسنگ کی ہوئی تھی سیم ڈریسنگ سیم جولری کے ساتھ پہچاننا مشکل لگ رہا تھا کون سی کس کے والی ہے لیکن وہ تینوں تو اپنیوں کو پہچان چکے تھے کہ جب دل دل سے جڑے ہوں تو پھر پہچاننا مشکل نہیں ہوتا ادھر بھی یہی حال تھا وہ تینوں منٹ سے پہلے اپنی .....بیویوں کو پہچان چکے تھے

حسالہ اور باطشہ انھیں لا کر ان کے ساتھ صوفوں پر بٹھا دیا تھا اور پھر مہندی کا فنکشن شروع ہو گیا تھا سب نے ان کو باری باری آ کر مہندی لگائی اور مٹھائی کھلانے کے ساتھ ساتھ بڑی بزرگ عورتیں ان کی جوڑیوں کو سہرا بھی رہی تھیں ساتھ سدا خوش رہنے کی دعائیں دے کر جا رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

بلاشبہ تینوں جوڑیاں ایک دوسرے کے ساتھ نہایت خوبصورت لگ رہی تھیں جیسے تینوں جوڑیاں ایک دوسرے کے لیے ہی زمین پر اتاری گئی ہوں۔ازمارے کی ماں نے اگے بڑھ کر تینوں کی باری باری نظر اتاری تھی ماشاءاللہ وہ سب لوگ لگ ہی اتنے خوبصورت رہے تھے باطشہ تو نظر بھر کر ان کی طرف دیکھ بھی نہیں رہی تھی کہ کہیں میری ہی نظر نہ لگ جائے....

میر ولاڈلی ہونے کے ساتھ ساتھ اکلوتی بھی تھی اس لیے اس کے تو آنسو ہی نہیں رک رہے تھے (یہ ٹائم ایک لڑکی کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے جب اپنے ماں باپ بہن بھائی سب کو چھوڑ کر ایک پرائے گھر میں پوری زندگی کے لیے جا بسنا ہوتا ہے) اس کی ہلکی ہلکی سسکیاں گونج

رہی تھیں دانش پاس ہی بیٹھا تھا وہ اس کی سسکیاں سن کر اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کو اپنے ہونے کا احساس دلاتا ہے اور اگے جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کرتا ہے؟؟؟

روکیوں رہی ہو میری جان "آپ کو پتہ ہے نا مجھے آپ کا رونا پسند نہیں ہے آپ کے آنسو میرے دل پر گرتے ہیں رو نہیں کبھی بھی آپ کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا یہ میرا وعدہ ہے میرب دانش لاشاری سے..."

مجھے پتہ ہے یہ ٹائم ایک لڑکی کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے لیکن ایک دن تو سب نہیں اپنے اپنے ماں باپ کے گھر سے رخصت ہو کر جانا ہوتا

ہے اور ہماری مائیں بھی تو اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر آئی تھیں نا وہ میرو کو تسلی دیتا ہے تو میرو کا دل کافی حد تک سنبھل جاتا ہے اب وہ رو تو نہیں رہی تھی لیکن وقفے وقفے سے کبھی کبھی اس کی سوسو کی آواز آ رہی تھی !!!!

مہران شاہ تو ازمارے کے کان میں نہ جانے کون کون سی باتیں کر رہا تھا وہ تو شرم سے ہی اپنا سر جھکائے بیٹھی تھی جبکہ ساحل اور اسمارہ ہنس ہنس کر ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے ان کا نکاح تو بچپن میں ہی ہو گیا تھا اس لیے ان کی شرم جھجک تو تقریبا نہ ہونے کے برابر ہی تھی اس لیے نہ وہ جگہ نہ ماحول دیکھتے تھے اپنی باتیں اپنا رومینس جاری رکھتے تھے...

مہمانوں کو کھانا اچھے سے کھانا کھلایا گیا تھا کھانا کھانے کے بعد ایک ایک کر کے سب مہمان رخصت ہو چکے تھے اب حویلی میں رو کے مہمان ہی تھے مہمان بھی کافی تھک چکے تھے اس لیے سب گیسٹ ہاؤس میں سونے کے لیے جا چکے تھے ...

باطشہ نے سب مہمانوں کو سونے کا انتظام گیسٹ ہاؤس میں کروا رکھا تھا ملازم حویلی کی صفائی کرنے میں مصروف تھے وہ تینوں بھی نہایت تھک چکی تھیں بیٹھ بیٹھ کر صبح بارات کا فنکشن تھا اور کل کا دن بھی ان کے لیے تھکا دینے والا تھا کل وہ اپنی نئی زندگی کی شروعات کرنے والی تھیں اس لیے وہ تینوں آج ایک ساتھ ایک کمرے میں سونے کا ارادہ کیے ہوئے تھی !!!!

لیکن وہ نہیں جانتی تھیں ان کے بے صبرے شوہر ان کو سونے دیں گے بھی یہ نہیں میر وتو اپنے کمرے میں جا چکی تھی وہ ڈریس چینج کر کے فریش ہوتی شیشے کے سامنے کھڑی اپنے بالوں میں برش پھیر کر چہرے پر رات کو لگانے والی کریم لگا رہی تھی جب اس کے دروازے پر دستک ہوتی ہے؟؟؟

... یس آجائے "تو مہران شاہ آتا ہے

میر واز مارے کہاں پہ ہے؟؟؟؟

کیوں لالا آپ اداس ہو گئے ہیں بھابھی کے بناوہ شرارت سے مہران کی طرف دیکھ کر پوچھتی ہے؟؟؟

ہاں یہی سمجھ لو وہ کون سا اگے سے اچھا تھا وہ جواب بھی ترنت آتا ہے

!!!

پتہ نہیں لالا وہ بول رہی تھی کہ آج میرے ساتھ سوئیں گی لیکن ابھی تک ان کا پتہ نہیں ہے شاید وہ دوسرے کمرے میں چینج کرنے کے لیے گئی ہے....

اچھا چلو ٹھیک ہے بچے تم سو جاؤ ازمارے کا انتظار نہیں کرنا؟؟؟

میرو مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتی ہے اور جا کر اپنے بیڈ پر سونے کے لیے لیٹ جاتی ہے!!!!

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ازمارہے جودوسرے کمرے میں کھڑی اپنی فراک کے ساتھ جنگ لڑنے میں مصروف تھی اصل میں وہ جب چینج کرنے کی غرض سے کمرے میں آتی ہے وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی اپنی فراک اتارنے کی کوشش کرتی ہے تو جیسے ہی زپ کھولنے کے لیے ہاتھ ڈالتی ہے تو نہ .... جانے کیسے زپ کی کنڈی ایک جگہ پر جاکر پھنس جاتی ہے

وہ کافی دیر سے اس کو نکالنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن نہ جانے زپ کو اس کے ساتھ کون سا بیر تھا وہ اس جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی وہ کب سے اسے آگے پیچھے کرنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی

اب تو وہ کافی تھک چکی تھی وہ جھنجھلا کر زپ کو زور سے کھینچتی ہے تو زپ تھوڑا سا آگے ہو کر پھر وہیں پہ رک جاتی ہے....

ابھی وہ اسی کام میں مصروف تھی کہ دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آتی ہے (وہ چینج کرنے کے چکر میں دروازہ لاک کرنا بھول ہی چکی تھی اور ویسے بھی اس کو لگ رہا تھا اب یہاں پہ کون آئے گا) وہ دروازے کی طرف دیکھتی ہے تو اپنے سامنے مہران شاہ کو دیکھ کر اور اپنی حالت دیکھ کر وہ شرم سے پانی پانی ہو گئی تھی جب وہ خود کو رکرنے کے غرص سے دیوار کے ساتھ چپک جاتی ہے!!!

آ۔۔۔پ۔۔آپ یہاں کیا کر رہے ہیں جائیں مجھے چینج کرنا ہے!!!

مہران شاہ اپنے عنابی ہونٹوں تلے مسکراہٹ لیے قدم بقدم اس کی طرف بڑھتا ہے جیسے شیر شکار کرنے کے لیے اگے بڑھتا ہے اس کی نظریں ازمارے کے سر اپے کو نہار رہی تھیں جو بنا دوپٹے کے کھڑی اس کو بہکا رہی تھی!!!

مہران شاہ قدم بقدم چلتا ہوا اس کے قریب جاتا ہے اور دونوں بازو دیوار کے ساتھ پن کر کے اس کی جائے فرار کی سب راہیں بند کرتے ہوئے جھک کر اس کے کان کے قریب سرگوشی کرتا ہے؟؟؟

ابھی سے چینج کرنے لگی ہو پہلے مجھے جی بھر کر دیکھ لینے دو کب سے بیتاب نگاہیں تمہیں ڈھونڈ رہی تھیں ان بے تاب نگاہوں کی پیاس تو

بجھنے دو اس مچلتے دل کو قرار تو آنے دو لیکن تم تو ہاتھ ہی نہیں آ رہی ہو
!!! کیوں اتنا ترساتی ہو مجھے

وہ اسے ایک ہی جھٹکے سے اپنے قریب کرتا ہوا گلے سے لگا لیتا ہے جیسے ہی ازمارے کا بدن اس کے بدن سے ٹچ ہوتا ہے۔ مہران شاہ کو ایسے لگا جیسے اس کے جلتے دل پر ٹھنڈی پھوار پڑی ہو مہران شاہ اپنے دونوں بازو اس کی کمر کے گرد فولڈ کرتا ہے اور اپنی آنکھیں بند کر کے اس کو
!!! محسوس کرنے لگتا ہے

اس۔نے ازمارے کو اس قدر کس کر پکڑا ہوا تھا کہ ازمارے کو لگ رہا تھا اس کی ہڈیاں ہی ٹوٹ جائیں گی لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ وہ اپنی من

مانی کر کے ہی پیچھے ہٹے گا اس لیے وہ اس کی باہوں میں کوئی بھی حرکت نہیں کر رہی تھی اور یہی چیز مہران شاہ کو ہلا شیری دے چکی تھی !!!

مہران شاہ اس کو گلے سے ہٹاتے ہوئے پیچھے دیوار کے ساتھ پش کرتا ہے اور اس کی آدھی کھولی زپ سے اس کی لچکدار کمر پر اپنے لب رکھ دیتا ہے جیسے ہی وہ اس کی کمر پر اپنے لب رکھتا ہے از مارے کے پورے جسم میں سنسناہٹ پھیل جاتی ہے !!!

تیری کمر کے خم کا کیا کہنے
نظر پڑتی ہے ہی پھسل جاتی ہے

اب صورتحال کچھ یوں تھی ازمارے دیوار کی جانب منہ کیے اپنے دونوں بازو اوپر دیوار کے ساتھ چپکائے ہوئے تھی اور مہران شاہ پیچھے جھکا اس کی کمر کو اپنے لبوں کے لمس سے مہکا رہا تھا مہران شاہ نے نہایت پیار سے اس کی زپ جو ایک دھاگے میں اٹک چکی تھی اس کو نکال چکا تھا جیسے ہی وہ اس کی زپ کھولتا ہے گلاڈیپ ہونے کی وجہ سے فراک اس کے دونوں شولڈروں سے ہٹ گئی تھی مہران شاہ اس کے کھلے بالوں کو سائیڈ پر کرتا ہوا اس کے شولڈروں پر اپنے دہکتے لب رکھتا ہے جیسے ہی وہ اپنے لب رکھتا ہے تو ازمارے کی سسکاری سی نکلتی ہے

....

کافی دیر اپنی منمانی کرنے کے بعد وہ اس کو سیدھا کرتا ہے اتنے میں ہی ازمارے کی حالت غیر ہو چکی تھی وہ مہران شاہ کی قربت میں قطرہ قطرہ

پگھل رہی تھی وہ اس کی پناہوں میں خود کو محفوظ سمجھ رہی تھی وہ دیوار کے ساتھ لگی کھینچ کھینچ کر لمبی لمبی سانسیں لے رہی تھی!!!

میری جان تمہیں میں نے اس دن بھی بتایا تھا نا کہ تمہارا شوہر کتنا بولڈ قسم کا انسان ہے یہ تو ابھی ٹیلر ہے فلم تو ابھی باقی ہے وہ میں کل رات تمہیں دکھاؤں گا کہ تمہارا شوہر تمہیں کس قدر پیار کرتا ہے جب تمہیں میں اپنے پیار کی بارش میں بھگوؤں گا تو تم اپنی قسمت پر رشک کرو گی...

وہ اس کے کانوں میں سرگوشیاں کرتا اس کے کان کی لو کو کاٹ لیتا ہے اب اس کا رخ اس کے نازک ہونٹوں کی طرف تھا جو کب سے اس کی توجہ اپنی طرف کھینچ رہے تھے سرخ رنگ کی لپ اسٹک سے رنگے

ہونٹ مہران شاہ کو نہایت ہی بہار ہے تھے وہ جھکتا ہوا اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لیتا ہے اور اس کا رس پینا شروع ہو جاتا ہے لپسٹک کا ذائقہ مہران شاہ کے منہ میں گھلتا ہے تو اس کو عجیب سا سرور آتا ہے.....

کافی دیر اس کے ہونٹوں کا رس پینے کے بعد وہ اس کی جان خلاصی کرتا ہے اور پیچھے ہٹتا ہے ازمارے اب لمبے لمبے سانس لے رہی تھی جب آگے بڑھ مہران شاہ اس کو اپنے سینے سے لگاتا ہے وہ اس کے سینے سے لگی اس کی دل کی دھڑکنیں سن رہی تھی مہران شاہ بولتا ہے سنو اس دل کی دھڑکن جو تمہارا نام ہی پکار رہی ہے؟؟؟

جس دن یہ تمہیں بھولے اس دن یہ دھڑکن بھی رک جائے گی کبھی
بھی مجھے چھوڑنا مت چاہے زندگی میں کیسے بھی حالات ہوں میرا ساتھ
نبھانا میں بھی وعدہ کرتا ہوں میں زندگی کے کسی بھی موڑ پر تمہیں اکیلا
نہیں چھوڑوں گا۔۔۔

یہ حدیں نہ توڑ دینا، میرے دائرے میں رہنا
مجھے اپنے دل میں رکھنا، میرے حافظے میں رہنا

میرے ہاتھ کی لکیریں تیرا نام بن کے چمکیں
میری خواہشوں کی خوشبو، میرے زائچے میں رہنا

سنو جاناں

تمھیں معلوم ہے میرے لیے اس دنیا میں سب سے خوبصورت کیا ہے

تمھارا قُرب

تمھاری باتیں

تمھارے ہونے کا احساس

تمھارا تخیل

تمھاری سوچ یعنی کہ تم

تمھارا احساس شاید میرے لیے سب سے حسین ہے تم سے بات کرتے ہوئے محسوس ہوتا ہے جیسے میں اس دنیا میں سب سے خوش قسمت انسان ہوں جسے تم میسر ہو جسکے الفاظ خیالات جس کا تخیل جس کی حقیقت جس کی سوچیں جس کا قُرب جس کے الفاظ جس کی محبت جس

جس کی ناراضگی جس کا غصہ جس کا روٹھنا منانا سب میرے لیے یعنی تُو میرا عشق ہے اور میں تیرے عشق کا اسیر ہوں!!!

ساحل شاہ اسمارہ کے گود میں سر رکھیں لیٹا ہوا تھا اور اس سے باتیں کرنے میں مصروف تھا!!

شاہ آپ سے ایک بات پوچھو اسمارہ جو اس کے بالوں میں اپنی مخملی انگلیاں چلا رہی تھی اچانک کچھ یاد آنے پر اس سے پوچھتی ہے؟؟؟

آپ سے کتنی بار بولا ہے جانم سائیں مجھ سے اجازت لینے کی آپ کو ضرورت نہیں آپ کا پورا پورا حق ہے اپنے شاہ پر آپ کچھ بھی مجھ سے پوچھ سکتی ہیں پوچھو کیا پوچھنا چاہتی ہے میری جانم؟؟؟؟

!!!آپ مجھ سے اتنی محبت کیوں کرتے ہیں وہی معصومانہ سوال

ساحل شاہ اس کی طرف دیکھ کر مسکراتا ہے اور اس کو ہاتھوں کو اپنے لبوں سے لگاتا ہے اس کی اس حرکت سے اسمارہ شرما سی گئی تھی....

!!! بتائیں نہ شاہ جو آپ سے پوچھا ہے بات کو ٹالے نہی اب

محبت نہیں میں نے تو آپ سے عشق کیا ہے جانم سائیں پتہ ہے جب آپ چھوٹی سی تھی نا تو سب مجھے بولتے تھے کہ یہ ساحل کی گڑیا ہے تب میں نے ایک بار مما سے پوچھا تھا یہ میری گڑیا کیسے ہو سکتی ہے یہ تو حسالہ خالہ کی گڑیا ہے نا مما نے بتایا تھا کہ جیسے پرنس آتا ہے نا اپنی

شہزادی کو لینے کے لیے بالکل ایسے ہی جب میر اپرنس بھی بڑا ہو جائے گا ناتو وہ اپنی شہزادی (اسمارہ) کو لے کے آئے گا ....

تب سے ہی میرے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی تھی کہ پرنس کی شہزادی اسمارہ ہی ہے شاید تب تک میں محبت کے وجود کو جانتا تک نہیں تھا لیکن جیسے جیسے عمر کا دورانیہ بڑھتا گیا میرے دل میں آپ کے لیے محبت بڑھتی چلی گئی اور پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آپ کے بنا رہنا کا تصور بھی کرنا مشکل ہو گیا !!!!

تبھی تو میری ضد کے اگے ہی مما بابا سائیں نے اتنی چھوٹی عمر میں ہم دونوں کا نکاح کر دیا تھا کیونکہ وہ لوگ بھی میرے جنون کو اچھے سے جانتے تھے اب تو جانم سائیں آپ کے بغیر رہنا مشکل ہو گیا ہے بس آج

کی رات ہے کل سے تو آپ میری دسترس میں آجائیں گی پھر پرنس اپنی شہزادی کو پالے گا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے!!!!

پرنس چارمنگ وہ نہیں ہوتا جس کی آنکھیں نیلی ہوں اور وہ گھوڑے پر) آئے، بلکہ ہر وہ مرد پرِنس چارمنگ ہے جو عورت کو عزت دے اور اُس سے مُخلص محبت کرے(!!!!

تُم محبت ہو "۔۔۔"

اور تمہاری محبت میرے لیے اس دنیا کا سب سے حسین تحفہ "ہے!!!"

تمہارے ساتھ گزرا ہر منٹ ایک خوبصورت احساس ہے

حسین یادیں ہیں تیرے سنگ گزر جائے یہ عمر جو باقی ہے

زندگی کا ہر لمحہ میں تمہارے ساتھ جینا چاہتا ہوں

تم میرے لئے وہ واحد دنیا ہو

جہاں اگر تمہاری موجودگی نا ہو

!!! تو زندگی کی سحر نا ممکن ٹھہرے۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ایک روشن صبح کا اغاز ہو چکا تھا آج دو دلوں نے ایک ہونا تھا دو محبت کرنے والے جوڑوں نے ملنا تھا لال حویلی میں صبح سے گہما گہمی شروع ہو چکی تھی نوکر چاکر کام بزی تھے جبکہ باطشہ اور حسالہ کا تو کچن سے ہی

کام ختم نہیں ہو رہا تھا سب مہمانوں کو ناشتہ کروانے کے بعد کچن کی صفائی کرنے میں جھوٹی ہوئی تھی!!!!

وہ سب کام نپٹا کر اپنی تیاریاں مکمل کرنا چاہتی تھی بل آخر کچن کا کام ختم ہوا تو وہ دونوں لاؤنج میں بیٹھے مہمانوں کے ساتھ آکر بیٹھ گئی تھی مہمان سب بھی اپنی۔اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف تھے لڑکیاں بھی سجنے سنورنے میں لگی ہوئی تھی جبکہ سب لڑکوں نے بھی اپنی الگ سے ٹیم بنا رکھی تھی؟؟؟؟

ہر کوئی تیاری میں مصروف نظر آرہا تھا اور مصروف ہوتے بھی کیوں نہ آخر حویلی کے دونوں چشم وچراغ کی شادی تھی کوئی معمولی بات تو نہیں اس لیے ہر کوئی بڑھ چڑھ کر ایک دوسرے سے خوبصورت نظر آنا

چاہتا تھا بادطشہ نے تینوں لڑکیوں کو ایک ساتھ ہی پالر میں مہران شاہ کے ساتھ بھیج دیا تھا !!!!!

مہران شاہ میر ولوگوں کو پالر میں چھوڑ کر واپس حویلی آچکا تھا اب وہ لوگ اپنی تیاری میں مصروف ہو رہے تھے دوپہر کے تین بج رہے تھے اور ان لوگوں نے ابھی تک کوئی تیاری نہیں کی تھی ساحل اور مہران نے شادی کے لحاظ سے سیم ڈریسنگ کی تھی ان لوگوں نے آج پینٹ شرٹ کی بجائے آف وائٹ شروانی پہننی تھی !!!

امتثال شاہ اور ابان شاہ دونوں ایک ساتھ مہمانوں میں مصروف تھے وہ لوگ صبح سے ہی فارم ہاؤس میں بزی تھے کیونکہ آج بارات تھی اس وجہ سے کافی سارے مہمان آرہے تھے ابان شاہ کو تو فرصت ہی نہیں

مل رہی تھی کہ وہ بھی اپنی تیاری مکمل کر لے البتہ اس نے فون کر کے ساحل اور مہران کو تیار ہونے کا بول دیا تھا تیار ہوتے ہوتے بھی ان لوگوں نے شام ہی کر دی تھی!!!!

سب مہمان ریڈی ہو کر حویلی کے لان میں جمع ہو چکے تھے لیکن جو دولہے تھے ان کا کچھ آتا پتہ نہیں تھا آبان شاہ اور امتثال شاہ بھی مہمانوں کو وہاں سے ہال میں رخصت کرتے ہوئے حویلی میں آ کر اپنی تیاری کر چکے تھے!!!!

لیکن ساحل اور مہران کا ابھی تک کچھ پتہ نہیں تھا جب ابان بولتا ہے یہ یہ دونوں دلہے کہاں رہ گئے ہیں ابھی تک آئے کیوں نہیں ٹائم دیکھو اوپر سے کیا ہو گیا جب ہم میزبان ہی ہال میں نہیں پہنچیں گے تو

مہمانوں پر ہمارا کیا اثر پڑے گا وہ اپنی گھڑی کو دیکھتے ہوئے امتثال شاہ سے بولتے ہیں ابھی وہ لوگ بات کر ہی رہے تھے جب وہ دونوں سیڑھیوں سے ایک ساتھ اترتے ہوئے نیچے آتے ہیں .....

ان کو دیکھتے ہی سب کی زبان سے ماشاءاللہ نکلتا ہے وہ دونوں سیم ٹو سیم کاربن کاپی تھے بس ان دونوں کی آنکھوں کا کلر اور بالوں کا کلر الگ تھا مہران شاہ کے بال کالے سیاہ اور گھنگرالے تھے جبکہ ساحل شاہ کے بال کالے تو تھے لیکن اس کے بال سیدھے تھے اس وجہ سے ان کا فرق محسوس ہو جاتا تھا !!!

باطشہ نے اپنے دونوں جوان بچوں کو دیکھا تو اس کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو نکل آئے تھے اور دل سے بے اختیار ماشاءاللہ نکلا دونوں نے

اف وائٹ شروانی کے نیچے کھسے پہن رکھے تھے سر پر مہرون کلر کی ٹوپیاں پہنی ہوئی تھیں ان کا پلہ جو کندھے کے پیچھے سے لا کر بازو پر فولڈ کیا ہوا تھا بال جل سے سیٹ کیے ہوئے چمکتے چہرے کے ساتھ وہ بالکل ہی کوئی ریاست کے شہزادے لگ رہے تھے !!!!

ابان شاہ اپنے دونوں جوان بیٹوں کو دیکھ کر فخر سے گردن اکڑاتے ہیں ماشاءاللہ سے دونوں بیٹے اس کے برابر تھے کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ تینوں باپ بیٹے ہیں وہ بالکل اپنے بیٹوں کی طرح کا ہی ابھی تک لگتا تھا سب مہمان بھی تیار ہو چکے تھے اس لیے ان لوگوں نے بنا دیری کیے اپنی اپنی گاڑیوں پر سوار ہو کر ہال کی جانب نکل جاتے ہیں !!!!

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

جیسے ہی وہ لوگ ہال میں پہنچتے ہیں تقریبا مہمان کچھ آچکے تھے کچھ آ رہے تھے باطشہ اور حسالہ اور باقی فیملی ممبر مہمانوں کا استقبال کرتے ہیں جبکہ مہران اور ساحل شاہ وہ آج کافی پروٹوکول دیا جارہا تھا وہ لوگ سٹیج پر اپنے دوستوں کو ساتھ بیٹھے گپ شپ میں مصروف تھے ....

نکاح ان لوگوں کا ہو چکا تھا بس رخصتی باقی تھی میرو لوگوں کو پالر سے لانے کی ڈیوٹی دانش کے ذمہ تھی دانش وقت پر وہاں پہنچ چکا تھا وہ تینوں تقریبا ریڈی ہی تھی جب ایک لڑکی آکر بتاتی ہے باہر آپ لوگوں کو باہر کوئی دانش لشاری لینے آیا ہے دانش کے نام پر میرو کے چہرے پر دھنک جیسے رنگ کھل جاتے ہیں دل میں گھنٹیاں بجنے لگتی ہیں!!!!

تھوڑی دیر بعد وہ تینوں گاڑی میں بیٹھ جاتی ہیں دانش گاڑی ہال کی جانب موڑ لیتا ہے جیسے ہی وہ ہال کے قریب پہنچتے ہیں باطشہ اور حسالہ سالہ پہلے ہی ہال کے گیٹ کے پاس کھڑی ان کا ہی انتظار کر رہی تھی دانش فون پر کسی سے کچھ بولتا ہے جبکہ وہ تینوں گاڑی سے نکلتی ہوئی اپنے لہنگے درست کر رہی تھی !!!!!

میر وازمارے کو پکڑتی ہوئے جبکہ باطشہ اسمارہ کو وہ لوگ ان کو لیے ہال کے اندر جاتے ہیں ہال کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا دلہنوں کے لیے ویلکم کا بھی بہت اچھا انتظام کیا گیا تھا میوزک لاؤنڈ سپیکر میں لگا ہوا تھا !!!

آج بھی ان لوگوں کی سیم ڈریسنگ تھی ازمارے اور اسمارا دونوں کے لہنگے مہرون کلر کے کہ جن پر گولڈن خوبصورتی سے کام کیا گیا تھا دونوں کے ہاتھوں اور پیروں پر بھر بھر کے مہندی لگی ہوئی تھی خوبصورت مخملی ہاتھوں پر مہرون کلر کی چوڑیاں کافی جچ رہی تھیں دونوں ایک سے بڑھ کر ایک لگ رہی تھیں بھاری بھر کم لہنگے ان کے لیے کیری کرنا مشکل ہو رہے تھے میرو نے ازمارے کا لہنگا ایک سائیڈ سے اٹھا رکھا تھا جبکہ اسمارا کا لہنگا باطشہ نے اگے سے کچھ پکڑا ہوا تھا وہ دونوں سٹیج کی طرف جا رہی تھی ان کے چہرے پر جالی دار گھونٹ تھا !!!!!

مہران اور ساحل شاہ توان کو دیکھتے ہی اپنے حواس کھو چکے تھے وہ دونوں اندازہ لگا سکتے تھے کہ آج ان کی محبوب بیویاں کس قدر خوبصورت لگ رہی تھی یقینا آج ان پر وہ اپنے حسن کا جادو جگانے والی تھیں۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ سٹیج کے قریب آتی ہیں حسالہ اپنی بیٹی کا ہاتھ ساحل شاہ کے ہاتھ میں دیتی ہے اور بولتی ہے مجھے پورا یقین ہے میری بیٹی کو ہمیشہ خوش رکھو گے ساحل شاہ اگے بڑھ کر اسمارہ کا ہاتھ تھام لیتا ہے !!!

میرو ازمارے کا ہاتھ مہران شاہ کے ہاتھ میں دیتی ہے اور بولتی ہے لو لالا اپنی امانت میری دوست کو ہمیشہ خوش رکھنا ورنہ میرو بھی آپ سے ناراض ہو جائے گی وہ اپنے لالہ کو ڈانٹتی ہوئی کہتی ہے سب ہنسنے لگتے ہیں بے شک وہ چھوٹی تھی لیکن اس کو کتنا خیال تھا اپنی نند کا دانش اور اس کی ماں بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں جیسے کہہ رہے ہوں کہ میرو کو اپنی بہو بنانے کا فیصلہ ان کا درست تھا !!!!!

وہ دونوں اپنی بیویوں کو ہاتھ مضبوطی سے تھامتے ہوئے لا کر سٹیج پر بٹھاتے ہیں اور ساتھ ہی خود بھی بیٹھ جاتے ہیں تھوڑی دیر بعد کھانا کھل گیا تھا مہمان سب کھانے پینے میں مصروف ہو چکے تھے ویٹر نے کھانا لا کر ان کے آگے بھی رکھ دیا تھا لیکن اسمارہ اور ازمارے سے شرم کے مارے تو کچھ کھایا ہی نہیں جا رہا تھا جبکہ ساحل شاہ اور مہران شاہ تو تسلی سے بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے جیسے اگر ابھی نہ کھایا تھا دوبارہ !!!!!! ان کو کھانا ملے گا ہی نہیں

اب وہ ٹائم بھی آ گیا تھا جب ایک لڑکی کو اپنا میکا چھوڑ کر سسرال کے لیے رخصت ہونا پڑتا ہے ازمارے اور اسمارہ دونوں اپنے ماں باپ کی دعاؤں کے سائے تلے رخصت ہو کر حویلی میں اپنی نئی زندگی کا آغاز کرنے جا رہی تھیں!!!!

کھانے سے فارغ ہو کر سب مہمانوں نے گھر جانے کی جلدی مچائی ہوئی تھی ہر کوئی اپنی اپنی سواری پر گھر جانے کو تیار تھا اب ہال میں صرف فیملی ممبرز اور چند مہمان رہ گئے تھے جنہوں نے حویلی ہی جانا تھا.....

کچھ ہی دیر بعد ساحل شاہ اور اسمارہ الگ گاڑی میں جبکہ مہران شاہ اور ازمارے الگ گاڑی میں حویلی کے لیے نکل چکے تھے مہران شاہ کی گاڑی تو حویلی کے راستے پر تھی جبکہ ساحل شاہ اسمارہ کو لیے کہیں اور ہی راستے پر نکل چکا تھا اصل میں اس نے اپنی پہلی رات کا سرپرائز پلان کیا ہوا تھا اسمارا کے لیے!!!!!

♥♥♥♥♥♥♥

اسمارہ گاڑی میں بیٹھتے سیٹ سے ٹیک لگا کر انکھیں بند کر چکی تھی اسے کچھ پتہ نہیں تھا ساحل شاہ اس کو کہاں لے کر جا رہا تھا جب کافی دیر تک بھی گاڑی میں ہی سفر کرتے رہے تو اسمارہ چونک کر سر اٹھاتی ہے اور ساحل شاہ سے پوچھتی ہے ہم لوگ کہاں جا رہے ہیں یہ حویلی کا راستہ تو نہیں ہے ؟؟؟؟

ساحل شاہ مسکراتے ہوئے اپنی جان اپنی زندگی کی طرف دیکھتا ہے اور بولتا ہے میری جانم سائیں آپ کو کیا لگا آپ کا یہ شاہ آپ کی یہ رات آج سپیشل نہیں بنائے گا آج ہم لوگ حویلی سے دور ایک خاص جگہ پر اپنی پہلی رات کا اغاز کریں گے !!!!

میں چاہتا تھا ہماری پہلی رات کچھ اسپیشل ہو جو ہمیں ہمیشہ یاد رہے اس کی بات سن کر اسمارہ پیروں کے ناخن تک سرخ ہو گئی تھی اس کی ہمت ہی نہیں رہی دوبارہ کچھ پوچھنے کی تھوڑی دیر بعد وہ اپنی منزل پر پہنچ چکے تھے!!!

ساحل شاہ گاڑی سے اترتا ہے اور دوسری سائیڈ پر آ کر اسمارہ کی سائیڈ کا دروازہ کھول کر اس کو موقع دیے بنا اپنی بانہوں میں بھر لیتا ہے اور گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے اندر کی جانب بڑھتا ہے وہ ایک خوبصورت چھوٹا سا فلیٹ تھا جس کے دروازے کھڑکیاں سب کانچ کی تھیں ساحل اسے یونہی گود میں اٹھائے اندر جاتا ہے تو اندر کا ماحول دے کر اسمارہ کی آنکھیں چندیا سی گئی تھی؟؟؟؟

پورا فلیٹ خوبصورتی سے گلاب کے پھولوں اور غباروں سے سجایا گیا تھا وہاں پر ایک بڑا سا ویلکم میری جان لکھا ہوا تھا اسمارا نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ اس کا اتنی خوبصورتی سے ویلکم کیا جائے گا۔ ساحل شاہ اس کو اپنی بانہوں میں بھر کر کمرے میں لے کر آتا ہے پورا کمرہ ہی گلاب کی خوشبو سے مہک رہا تھا جگہ جگہ پر کینڈل لائٹ جل رہی تھی زیرو لائٹ کے بلب میں کمرہ فل رومینٹک سا ماحول پیدا کر رہا تھا!!!!

وہ اس کو لا کر بیڈ پر بٹھاتا ہے اور اپنی شروانی اتار کر اس کے پاس آ کر بیٹھ جاتا ہے اسمارہ سے تو شرم کے مارے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا جب وہ بولتا ہے اجازت ہو تو آپ کا چہرہ دیکھ سکتا ہوں جانم سائیں ویسے تو میں نے آپ کا چہرہ کافی بار دیکھا ہے لیکن آج کی رات کا مزہ ہی کچھ اور ہے!!!!

ساحل شاہ کی بات سن کر اسمارا اپنے آپ میں سمٹ سی گئی تھی وہ سر مثبت میں ہلاتی ہے تو ساحل شاہ اس کا گھونٹ اوپر اٹھاتا ہے جیسے ہی وہ اس کا گھونگٹ اوپر اٹھاتا ہے اسمارا کو اپنے لیے سجا دیکھ وہ تھم سا گیا !!!!! تھا

وہ آج لگ ہی اس قدر خوبصورت رہی تھی کہ آسمان سے اتری پریاں بھی اس کے آگے کچھ معنی نہیں رکھتی تھیں وہ آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پر اپنے پیار کی مہر ثبت کرتا ہے اور بولتا ہے ماشاءاللہ میری جانم سائیں تو آج دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی لگ رہی ہے بالکل حور کی طرح یہ تمہاری قیامت خیز آنکھیں دل کرتا ہے اس میں ڈوب جاؤں؟؟؟؟

ا!!!اسمارہ ساحل شاہ کی بات سن کر پلکیں جھکا جاتی ہے

یہ جو آپ پلکیں جھکاتی اٹھاتی ہیں نا یقین کرو میرے دل پر قیامت برپا ہو جاتی ہے بہت انتظار کیا ہے اس پل کا بالا آخر یہ پل آ ہی گیا ہے جب آپ میری دسترس میں آ گئی ہیں میری جان آج میں آپکو اپنے پیار کی بارش میں اس قدر بھگاؤں گا کہ آپ اس رات کو کبھی بھی بھلا نہیں پائے گی!!!!!

مجھے لگتا ہے میری جانم سائیں اتنے بھاری لہنگے میں ان کمفرٹیبل محسوس کر رہی ہے ایسا بول وہ بیڈ سے اُٹھتے ہوئے الماری کی جانب جاتا ہے اور

وہاں سے ایک سرخ کلر کی نائٹی لے کر آتا ہے جو سلور لیس تھی اسمارہ کو دیکھ کر بولتا ہے جاؤ اس سے پہن کر آؤ؟؟؟؟؟

اسمارہ جب نائٹی کی طرف دیکھتی ہے تو اس کی آنکھیں باہر آنے کو تھی اس نے کبھی بھی اس طرح کی نائٹی نہیں پہنی تھی مگر۔۔۔ مگر میں کیسے پہنوں شاہ!!!!

جانم سائیں آج ہماری ویڈنگ نائٹ ہے ہم اس کو سپیشل گزارنا چاہتے ہیں جاؤ اس کو پہن کر آؤ اور جلدی باہر آنا مجھ سے اب انتظار نہیں ہو رہا ہے!!!!

اسمارا اس نائٹی کو اٹھاتی ہوئی واش روم کی جانب جاتی ہے نائٹی اتنی چھوٹی تھی کہ اسمارہ کو اتنی شرم آرہی تھی وہ واش روم سے ہی نہیں ہی نکل رہی تھی اس کو گئے تقریبا 15 منٹ ہو چکے تھے جب ساحل شاہ باہر سے بولتا ہے جانم سائیں اور کتنا انتظار کروں انتظار نہیں ہو رہا ہے اب باہر آجاؤ ورنہ میں اندر آجاؤں گا اور میں اندر آگیا تو پھر تمہارے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے!!!!!!

ساحل شاہ کی دھمکی کارآمد ثابت ہوتی ہے اور کلک کی آواز کے ساتھ اسمارہ کبھی گھٹنوں کو تو کبھی اپنے سینے کو چھپاتی ہوئی باہر نکلتی ہے جیسے ہی وہ باہر آتی ہے ساحل شاہ تو اس کو دیکھ کر دیوانہ ہو جاتا ہے!!!!!

زیرولائٹ میں سرخ کلر کی نائٹی پہنیں اس کا گورا بدن ساحل شاہ کو بہکا رہا تھا بلکہ بہکا چکا تھا وہ دیوانہ وار اسمارہ کو وہیں سے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتا ہے اسمارا اس کے سینے سے آ لگتی ہے!!!!!

♥♥♥♥♥♥♥♥

ساحل نے اسمارہ کا ہاتھ اوپر اٹھایا۔۔اور اسکے گورے گورے ہاتھ کو چوم لیا۔اسمارہ نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کرنا چاہا مگر ساحل نے اسکا ہاتھ نہیں چھوڑا بلکہ اسکے ہاتھ کو آہستہ سے جھٹکا دے کر اپنی طرف کھینچا۔۔ تو اسمارہ ساحل شاہ کے اور قریب آ گئی۔۔دونوں کے چہرے ایک دوسرے کے بلکل قریب آ گئے تھے دونوں کی نظریں ملی تھیں۔۔ اسمارہ کی سانسیں تیز ہونے لگیں۔۔اسکے ہونٹ پھڑ پھڑانے لگے۔۔

دھیرے دھیرے ہونٹ کھلنے لگے۔۔ساحل جیسے خوبصورت اور ہینڈسم ہمسفر کو اپنے اتنے قریب پا کر اسکی اپنی حالت بھی بے قابو ہونے لگی تھی۔۔آنکھوں میں عجیب سا نشہ سا اترنے لگا تھا۔۔۔ساحل کی گرم گرم سانسیں اسے اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

آخر ساحل شاہ نے درمیانی فاصلہ طے کرتے ہوئے اپنے ہونٹ بہت ہی آہستگی کے ساتھ اسارا کے ہونٹوں پر رکھ دیئے اور اسکے گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں کو چوم لیا۔۔۔اسارہ کا تو پورا جسم ہی تھرا اٹھا۔۔۔کانپ کر رہ گئی۔۔مگر اپنے ہونٹوں کو ساحل کے ہونٹوں سے جدا کرنے کا خیال اسکے دل میں آیا اور نہ ہی ہو پیچھے ہٹ سکی!!!!!

ساحل شاہ نے بھی اب آہستہ آہستہ اسمارہ کے ہونٹوں کو بار بار چومنا شروع کر دیا۔۔پھر اسکے نچلے ہونٹ کو اپنے ہونٹوں میں لیا اور اسے چوسنے لگا۔۔۔اسکے دونوں ہاتھ اب اسمارہ کے دونوں بازوؤں پر تھے۔۔ جو کے اسکی ہاف سلیو شرٹ میں سے باہر تھے۔۔وہ آہستہ آہستہ اسمارہ کے گورے گورے ننگے بازوؤں کو سہلانے لگا۔اسمارہ کے ملائم چکنے جسم پر اسکے ہاتھ پھسل رہے تھے اور اوپر سے اسکے ہونٹ اسمارہ کے ہونٹوں کا رس پی رہے تھے!!!!

کچھ دیر تک ایسے ہی ایک دوسرے کو چومنے کے بعد اسمارہ کو تھوڑا ہوش آیا تو اس نے جلدی سے خود کو ساحل سے الگ کیا۔۔۔وہ شرم سے اپنی نظریں اٹھا ہی نہیں پا رہی تھی بے خودی کے عالم میں وہ ساحل شاہ کا بھرپور ساتھ دے چکی تھی!!!!

ساحل۔۔ارے جان کیوں ڈرتی ہو۔۔۔بس انجوائے کرو آج کی رات ۔۔۔میں اس رات کو یادگار بنانا چاہتا ہوں وہ آنکھ ونک کرتے ہوئے اسمارہ کی طرف دیکھ کر شرارت سے بولتا ہے!!!!

اپنی بات پوری کرتے ہی ساحل نے اس بار اسمارہ کو اپنی طرف کھینچ کر اپنی باہوں میں بھر لیا۔۔اور اپنے سینے سے بھینچ لیا۔۔اسمارہ اسکے سینے کے ساتھ لگ کر مست سی ہونے لگی۔۔عجیب سی کیفیت ہونے لگی۔۔ عجیب سا مزہ آنے لگا تھا ایسے!!!!!

ساحل شاہ کے ہاتھ اسمارہ کی کمر پر تھے۔۔اوپر نیچے کو پھسل رہے تھے۔۔اسکی کمر کو سہلا رہا تھا۔۔اسمارہ کی بریزیر کے سٹریپس اور ہک

اپنے ہاتھوں سے محسوس کر رہا تھا۔۔اور ایسے ہی دوبارہ سے اسکے ہونٹوں کو چومنے لگا۔۔اسمارہ کے سڈول اور سالڈ ابھار ساحل شاہ کے سینے سے لگے ہوئے تھے۔۔اور وہ انکی سختی کو آسانی سے محسوس کر پا رہا تھا۔۔اسمارہ کے ہونٹوں کہ چومتے ہوئے۔۔چوستے ہوئے۔۔اسکے ہونٹوں کی لپ اسٹک چراتا جا رہا تھا!!!!!!

دونوں نئے نئے لوورز ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے تھے!!!!

ساحل نے اسمارہ کو اپنے سینے کے ساتھ بھینچتے ہوئے اسکے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے اور اسکو چومنے لگا۔اسمارہ نے ہلکی سی مزاحمت کی مگر دھیرے دھیرے اسکی مزاحمت ختم ہونے لگی اور وہ ساحل کا ساتھ دینے لگی۔۔دھیرے دھیرے اپنے ہاتھ ساحل شاہ کے بالوں میں

ڈالے اور اسکے بالوں کہ سہلانے لگی۔اور اسکے چہرے کو اپنی طرف کھینچنے لگی۔۔اسکے ہونٹ بھی ساحل شاہ کے ہونٹوں کہ چوم رہے تھے اور دوسری طرف ساحل کے ہاتھ اسمارہ کی کمر کو سہلانے لگے تھے!!!!

اسمارہ۔۔۔اُوئی ئی ئی۔۔۔۔کیا کرتے ہو۔۔دھیرے نہیں کر سکتے کیا ۔۔میں بھاگی جارہی ہوں کیا وہ مصنوئی غصہ کرتے ہوئے بولتی ہے!!!!!

ساحل شاہ نے مسکراتے ہوئے ایک بار پھر سے اسمارہ کے ہونٹوں کو چوما اور بولا۔۔سوری سوری۔۔میری جان۔۔بس برداشت ہی نہیں ہوا یہ مزہ۔۔

اسمارہ مسکرائی۔۔نہیں برداشت کر سکتے تو ہٹ جاؤ۔۔کوئی زبردستی تو نہیں ہے نا؟؟؟؟

ساحل شاہ نے اسمارہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے ایک سائیڈ پر بچھے ہوئے کاوچ پر لے آیا۔۔اسمارہ کو اس پر لٹایا اور خود بھی اس پر ایک سائیڈ سے جھک گیا اور اپنا چہرہ اسکے چہرے پر جھکاتے ہوئے اسے چومنے لگا۔۔اسکا ہاتھ اسمارہ کے ابھاروں پر آ گیا تھا !!!!!

جسے اس نے آہستہ آہستہ سہلانا شروع کر دیا۔۔اور آہستہ آہستہ دبانے لگا۔۔انکی گولائیوں کو محسوس کرنے لگا۔۔نیچے سے پہنا ہوا اسمارہ کا بریزیئر صاف محسوس ہو رہا تھا اسکو۔۔۔

اپنے ابھاروں کو سہلائے جانے کی وجہ سے اسمارہ بھی گرم ہونے لگی اور ساحل شاہ کا ساتھ دینے لگی تھی۔وہ بھی ساحل کے ہونٹوں کو چوم رہی تھی۔۔۔ساحل نے اپنی زبان اسمارہ کے منہ کے اندر ڈالی تو اسمارہ نے اسے چوسنا شروع کر دیا۔۔ساحل شاہ کے ہاتھ اسمارہ کے ابھاروں پر سے نیچے کی طرف کا سفر شروع کر دیا۔۔ہما کے سڈول پیٹ پر سے ہوتا ہوا نیچے کی اور بڑھنے لگا!!!!

نیچے ہاتھ لے جا کر ساحل شاہ نے اسمارہ کی نائیٹی کو اوپر کی طرف پلٹتے ہوئے اسکی ٹائٹ لیگی میں ایکسپوز ہوتی ہوئی اسکی ٹانگوں اور رانوں کو اپنی نظروں کے سامنے کر لیا اور اپنا ہاتھ اسمارہ کی سڈول ران پر رکھا اور آہستہ آہستہ اسکی رانوں کو سہلانے لگا تھا!!!!

جیسے ہی اس کے ہاتھوں نے رانوں کو چھوا تو اسمارہ کا جسم تڑپ اٹھا۔۔
اسکے منہ سے ایک سسکاری سی نکل گئی۔۔۔اور پورا جسم کانپ کر رہ گیا۔۔اسکی حالت کو دیکھ کر ساحل شاہ مسکرایا اور اسمارہ کو سیدھا کر کے بیٹھایا اور اسکی نائیٹی کو پکڑ کر اوپر کی طرف کھینچنے لگا۔۔اسمارہ نے ایک بار ساحل کی آنکھوں میں دیکھا اور پھر اپنی دونوں بازو اوپر اٹھا دیئے۔۔۔
اور اگلے ہی لمحے ساحل شاہ اسکی نائیٹی اسکے جسم پر اوپر کی طرف سرکنے لگا۔۔دھیرے دھیرے اسمارہ کا جسم ننگا ہونے لگا!!!

سب سے پہلے اسکا گورا گورا۔۔سپاٹ۔۔شفاف پیٹ ننگا ہوا۔۔اور پھر نائیٹی کے اور اوپر کی طرف سرکنے پر اسمارہ کی گورے گورے ابھاروں پر لپٹی ہوئی۔۔بلکہ چپکی ہوئی۔۔گلابی کلر کی برا ننگی ہو گئی۔۔اسمارہ کی

بہکتی ہوئی سانسوں کے ساتھ اسکے ابھار اوپر نیچے ہو رہے تھے تھے۔اب ساحل سے بھی اور برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔اس نے ایک ہی جھٹکے میں اسمارہ کی نائیٹی اسکے سر سے باہر نکال کر کاؤچ پر ایک طرف پھینک دی۔۔!!!!!

،

ساحل آنکھیں کھول کر اسمارہ کے ہوشربا حسن اور حسین جسم کو اپنے سامنے نیم برہنہ حالت میں دیکھتا رہ گیا۔۔اسکی محبت بھری نظریں اوپر سے نیچے تک۔۔اسمارہ کے جسم کا جائزہ لینے لگیں۔۔۔شرم کے مارے اسمارہ اپنے آپ میں ہی سمٹ گئی۔۔اپنے بازو اپنے سینے کے ابھاروں پر لپیٹ کر خود کو ساحل کی نظروں سے بچانے کی کوشش کرنے لگی۔۔

اسکی براکے کلر کی طرح اسکے گالوں کا رنگ بھی گلابی ہو رہا تھا۔۔ساحل۔۔واہ میری جان۔۔اسمارہ جان۔۔کیا غضب کا جسم ہے آپکا؟؟؟؟؟

اسمارہ نے شرما کر اپنا جسم موڑا اور ساحل کی طرف اپنی پیٹھ کر دی۔۔۔ اپنی طرف سے تو اس نے خود کو ساحل کی نظروں سے بچا لیا تھا۔۔ مگر اب ایک اور ہی۔۔الگ ہی نظارہ ساحل کا منتظر تھا۔۔۔اسمارہ کی گوری گوری۔۔۔بے داغ کمر پر اسکی گلابی براکے سٹریپس اور ہکس۔۔ساحل کی آنکھوں کے سامنے تھے۔۔اس سے نیچے اسمارہ کی پتلی سی بل کھاتی ہوئی کمر تھی۔۔ جس میں پتلی سی۔۔گہری سی ایک لکیر بن رہی تھی جو کہ ایک ندی کا منظر پیش کر رہی تھی۔۔اُف ف ف ف ف۔۔۔کیا قیامت کا منظر تھا۔۔۔ہوش اُڑا دینے والا۔۔۔

ساحل زیادہ دیر تک خود پر قابو نہیں رکھ سکا۔۔اس نے ایک ہی جھٹکے میں اپنی ٹی شرٹ اتار پھینکی۔

اور آگے بڑھ کر اپنے بازو اسکی کمر سے آگے کو لے جاتے ہوئے اسمارہ کے پیٹ پر کس دیئے۔۔اسمارہ کی پوری ننگی کمر ساحل کے ننگے سینے سے چپک گئی۔۔

جیسے ہی اسمارہ کا ننگا جسم۔۔زندگی میں پہلی بار۔۔ساحل کے ننگے جسم سے لگا تو اسکا جسم کانپ گیا۔۔لیکن اسکے ساتھ ہی اسکے پورے جسم میں ایک عجیب سی لہر دوڑ گئی۔۔لذت سے بھرپور۔۔جس نے اسکے پورے کے پورے جسم کو گرم کر دیا۔۔جیسے ہی ساحل نے اپنے تپتے ہوئے ہونٹ اسمارہ کے ننگے کاندھے پر رکھے اور اسکو کس کیا تو۔۔اسمارہ

کا جسم ساحل کی بانہوں میں کانپنے لگا۔۔آخر اسکی زندگی کا پہلا موقع تھا کہ وہ کسی مرد کی بانہوں میں تھی۔۔اور وہ بھی نیم برہنہ حالت میں۔۔ اسکی آنکھیں بند ہونے لگیں۔۔جیسے جیسے ساحل اسکے ننگے جسم کو چومے جارہا تھا ویسے ویسے ہی اسمارہ کی حالت خراب ہوتی جارہی تھی۔۔

اسمارہ کے پیٹ پر سے اسکے ہاتھ اوپر کو جانے لگے۔۔اور اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اسمارہ کی برا کے اوپر سے اسکی چھاتیوں پر رکھ دیا۔۔اور جیسے ہی انکو آہستہ سے دبایا تو اسمارہ کے منہ سے سسکاری نکل گئی۔۔۔ سی ی ی ی ی۔۔۔اسمارہ کی خوبصورت بریسٹ کو پہلی بار ہاتھوں میں لے کر ساحل بھی بہک رہا تھا۔۔وہ انکو کبھی زور سے اور کبھی ہولے ہولے دبانے لگا۔۔۔

ساحل کاایک ہاتھ اسمارہ کی ایک چھاتی پر سے نیچے کی طرف سرکنے لگا۔۔نیچے اسکی ٹائٹس پر آکر رک گیا۔۔اور اسمارہ کے پیٹ کو اندر کی طرف دباتے ہوئے ساحل نے اپنا ہاتھ اسمارہ کی ٹائٹس کے اندر سرکانا چاہا۔۔ مگر اسمارہ نے فوراً ہی اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔ مگر ساحل نے اپنے دانت اسمارا کے ننگے کاندھے پر گاڑتے ہوئے اسکو آہستہ سے کاٹا تو ایک سسکاری کے ساتھ ہی اسمارا نے ساحل کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔اور ساحل نے اپنا ہاتھ اسمارہ کی ٹائٹس میں گھسا دیا۔۔اسکا ہاتھ نیچے کو سرکنے لگا۔۔ اسمارہ کے منہ سے نکلنے والی سسکاریاں تیز ہوتی جا رہی تھیں۔۔

مہران شاہ اور ازمارے کی گاڑی جیسے ہی حویلی کے قریب گیٹ کے قریب آکر رکتی ہے چوکیدار آگے بڑھ کر گیٹ کھولتا ہے!!!

باطشہ اور میرو پہلے ہی حویلی پہنچ چکی تھی وہ دولہن کے استقبال کے لیے حویلی کے گیٹ کے اندر ہی کھڑی تھی ...

مہران شاہ اپنی گاڑی سے نکلتا ہے اور دوسری سائیڈ پر آکر گاڑی کا دروازہ کھول کر ازمارے کے آگے ہاتھ کرتا ہے تو ازمارے اپنا مہندی بھرا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیتی ہے جسے وہ مضبوطی سے تھمتا ہوا اسے آرام سے گاڑی سے اتارتا ہے اور اندر لے جاتا ہے!!!!

اندر جا کر باطشہ میر واور جو باقی جو مہمان لڑکیاں تھیں ہاتھوں میں پھولوں کی ٹوکریاں لیے ازمارے کے ویلکم کے لیے کھڑی تھیں بہت خوبصورتی سے ازمارے کا لال حویلی میں ویلکم کیا گیا تھا چھوٹی بہو کی حیثیت سے!!!

ازمارے کو لا کر حویلی کے اندر لاؤنج میں بٹھا دیا گیا تھا اور بڑی بزرگ عورتیں اور باقی لوگ شادی کی رسمیں کرنا شروع ہو چکے تھے مہران کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ان سب کے بیچ میں سے ازمارے کو اٹھا کر اندر لے جائے!!!

ابان شاہ اپنے بیٹے کی بے تابیاں دیکھ کر دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا چلیں اس کے بیٹے بھی محبت کرنے میں اس جیسے ہی بے شرم ٹھہرے

آخر کار باطشہ کو اپنے بیٹے پر ترس آگیا تھا۔۔۔وہ میرو کو بولتی ہے میرو بیٹا ازمارے کو مہران کے کمرے میں چھوڑا ہو کافی تھک چکی ہے؟؟؟

جی مما"میرو بچہ تم رہنے دو میں خود ہی لے جاؤں گا۔۔۔"

ایسا بول وہ سب کے سامنے ہی ازمارے کو بانہوں میں بھر کر اوپر اپنے کمرے میں لے جاتا ہے پیچھے سے سب ینگ جنریشن کی ہوٹنگ شروع ہو گئی تھی جبکہ ازمارے کو سب کے سامنے یوں مہران شاہ کی گود میں

کافی جیچک اور شرم محسوس ہو رہی تھی وہ شرم کے مارے مہران شاہ کے سینے میں دبک جاتی ہے!!!

اس کو بانہوں میں بھرے ہی کمرے کے دروازے کو پیر سے ٹھوکر مارتا ہے اور اندر لے جاتا ہے جیسے ہی وہ اندر داخل ہوتا ہے۔۔۔ازمارے پر پھولوں کی پتیوں کی بارش ہونا شروع ہو جاتی ہے پورا کمرہ ہی گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا تھا جگہ جگہ پر گلاب کے پھول تھے وہ کمرے میں لا کر ازمارے کو گود سے اتار دیتا ہے!!!

ازمارے جیسے ہی زمین پر قدم رکھتی ہے ایسے لگتا ہے جیسے وہ زمین پر نہیں بلکہ پھولوں پر ہی پاؤں رکھ رہی ہے زمین پر پھول ایسے پیچھے ہوئے تھے جیسے وہ زمین نہ ہو کوئی گدا ہو وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی بیڈ

کے قریب آتی ہے ازمارے واقعی میں بہت تھک چکی تھی اس کو اب ایک بھرپور نیند لینے کی ضرورت تھی لیکن وہ کہاں جانتی تھی اس کا شوہر اس کو نیند لینے دے گا وہ تو اس کی قربت میں بہکنے کے لیے مچلتا جا رہا تھا !!!!

مہران شاہ اپنی شروانی اتارتے ہوئے صوفے پر پھینکتا ہے اور اس کے قریب آکر بیٹھ جاتا ہے ازمارے جو گھونگھٹ اوڑھے ہوئے تھی وہ اپنے آپ میں سیمٹ سی گئی تھی مہران شاہ کی بے تابیاں بے باکیاں وہ پہلے ہی دیکھ چکی تھی نہ جانے آج رات وہ اس کے ساتھ کیا کیا کرتا؟؟؟؟؟

مہران شاہ اگے بڑھ کر اس کا گھونگٹ اٹھاتا ہے اور ماشاءاللہ بولتے ہوئے اس کے پیشانی پر اپنے پیار کی مہر ثبت کرتا ہے اور بولتا ماشاءاللہ ازمارے آپ تو بہت پیاری لگ رہی ہیں میری قربت میں رہیں گی تو مزید نکھر جائیں گی.....

مجھے سمجھ نہیں آرہی میں آپ کی تعریف کن لفظوں میں کروں وہ محبت سے لبریز لہجہ لیے ہوئے ازمارے سے بولتا ہے!!!!

میں تمہیں گلابوں کے کن رنگوں اور خوشبوؤں سے تشبیہ دوں_؟؟

جو بھی گلاب کے سارے رنگ ہوتے ہیں تمہاری خوبصورتی کی بدولت ہیں

مجھے خود کو گلاب کے رنگوں میں دیکھنے دو_!!

!! _ میں تمہیں اس کے کچھ رنگوں سے رنگ دوں گا

❦ سرخ گلاب

!! _ جب تم شرماتی ہو تو تمہاری گال کی لالی کی طرح ہوتا ہے

✿ سفید گلاب

!! _ تمہارے خالص پاکیزہ دل کی مانند سفید ہے

کالا گلاب

تمہارے بالوں کی سیاہی کی طرح ہے جو تمہارے کاندھوں پر نازک پڑتا ہے اور ہواؤں میں جھومتا ہے _ !!

سبز گلاب

تمہاری سبز گول آنکھوں کی طرح ہے بہار کے پھول کی طرح چمکتا ہوا... جن سے تم مجھے پگھلاتی ہو_!!

❁ پنک روز

تمہارے نرم ولطیف ہونٹوں کی رنگت سے رنگا ہوا جس کی مہک سے وجود مطعر ہو جاتا ہے_!!

ارغوانی پھول

تمہارے ریشمی لباس کی طرح ہے جو چاند کی چاندنی رات میں تم پہ سجتا ہے_!!

♥ مثلِ گل

!!_تم وہ خوشبودار پھول ہو جو میرے دل میں نرمی سے جھومتا ہے

!!_تم میرے لئے وہ پھول ہو جس کا میں نے ہمیشہ خواب دیکھا ہے

ازمارے نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ کوئی اس کو دیوانگی کی حد تک چاہیے گا وہ دم سادے مہران شاہ کی دیوانگی کو دیکھ اور سن رہی تھی!!!!

اور پھر وہ اگے بڑھ کر دراز میں سے ایک مہرون کلر کی مخملی ڈبی نکالتا ہے اور ازمارے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے ایک ڈائمنڈ کے رانگ اس کی شہادت والی انگلی میں پہنا دیتا ہے وہ رانگ واقع میں بہت پیاری تھی اور ازمارے کو پسند بھی کافی آئی تھی بہت پیاری ہے ماشاءاللہ وہ بولتی ہے!!!

نہیں پہلے پیاری نہیں تھی لیکن اب آپ کے ہاتھ میں پہنچ گئی ہے تو اب بہت پیاری ہو گئی ہے وہ انگوٹھی والی جگہ پر اپنے لب رکھ دیتا ہے ازمارے کے جسم کو ایک جھٹکا سا لگتا ہے!!!

تھوڑی دیر باتیں کرنے کے بعد وہ اگے بڑھ کر ازمارے کی جولری اتارنا سٹارٹ کرتا ہے آپ رہنے دے میں خود ہی اتار لوں گی؟؟؟

نہیں میں خود آپ کو ایک ایک زیور سے ازاد کروں گا پھر آپ کو اپنے پیار کا رنگ بھی تو چڑھانا ہے ناوہ ایک ایک کر کے اس کی ساری جولری اتار کر ڈریسنگ کی جانب لے جاتا ہے!!!!!

ازمارے اتر کر اپنا بھاری بھر کم لہنگے کو اتارنے کے لیے چینجنگ روم کی طرف چلی جاتی ہے وہ تھوڑی دیر بعد باہر آتی ہے تو اس کے جسم پر مہران کی ہی شرٹ پہنی ہوئی تھی اور نیچے ڈھیلا ڈالا سا ٹراؤزر پہن رکھا تھا وہ جیسے ہی بیڈ پر آکر بیٹھتی ہے!!!!!

مہران شاہ نے ازمارے کی ساری جولری اتار کر سامنے ڈریسنگ پر رکھ کر واپس آتے ہی۔۔۔ازمارے کو اپنی بانہوں میں بھر لیا اور اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں پر رکھ دیئے۔۔۔مہران شاہ کے ہونٹ جیسے ہی ازمارے کے ہونٹوں سے لگے ازمارے کا پورا جسم کپکپا اٹھا تھا زندگی میں پہلی بار کسی مرد نے اسے چھوا تھا اس کا جسم جھٹکے کھانے لگا۔۔ازمارے فوراً ہی اس سے لپٹ گئی۔۔مہران شاہ نے اپنے ہاتھوں سے اسکے جسم کو

سہلانا شروع کر دیا۔۔ازمارے کی کمر پر اسکی برا کی اسٹریپس اور ہک مہران کے ہاتھوں کو محسوس ہو رہے تھے !!!!

مہران نے ازمارے کی کرتی کے نیچے سے اپنا ہاتھ ڈالا اور اسکی ننگی کمر پر رکھ دیا۔۔ازمارے تو تڑپ اٹھی۔۔اور اپنے ابھاروں کو مہران شاہ کے سینے میں گھسانے کی کوشش کرنے لگی۔۔ !!!!

اور دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے سے وہ ازمارے کے ہونٹوں کو مسلنے لگا۔۔۔ازمارے کے منہ سے سسکاریاں نکل رہی تھیں۔۔مہران شاہ بھی کبھی اسکے گالوں کو چومنے لگتا۔۔تو کبھی اسکی گوری گوری گردن کو کس کرنے لگتا۔۔۔۔

سنا ہے اس کی سیہ چشمگی قیامت ہے
سو اس کو سرمہ فروش آہ بھر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے چشم تصور سے دشت امکاں میں
پلنگ زاویے اس کی کمر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اس کے بدن کی تراش ایسی ہے
کہ پھول اپنی قبائیں کتر کے دیکھتے ہیں

مجھے لگ رہا ہے میری شہزادی کو بھی میرا پیار کرنے کا انداز بہت اچھا لگ رہا ہے وہ ازمارے کی طرف دیکھتے ہوئے بولتا ہے؟؟؟

جب ازمارے نشے سے چور لذت سے بھرپور اپنی بند آنکھیں کھولتی ہے اور بولتی ہے آپ کو کس طرح لگا!!!!!

مہران شاہ ازمارے کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔۔

تمھاری آنکھوں سے جو شراب چھلک رہی ہے اس سے ہی مجھے یقین ہو رہا ہے میری جان۔۔یہ کہتے ہوئے مہران شاہ نے اپنے ہونٹ ازمارے کے ہونٹوں سے لگا دیے۔۔اور دوسرا باز وازمارے کی گردن کے پیچھے سے ڈال کر اسے اپنے ساتھ چپکا لیا۔۔اسکا ہاتھ اسکے کندھے پر سے اسکے سینے کے ابھار پر آ گیا۔۔اور پھر ازمارے کو اپنی بانہوں میں کھینچ لیا!!!!

وہ بھی اسکے سینے پر لڑھک سی گئی۔۔مہران نے اسکے ہونٹوں کا جام پینا شروع کر دیا۔۔اور اسکے ہاتھ ازمارے کی کمر کو سہلانے لگے۔۔مہران نے اسکی شرٹ کو اوپر کی طرف کھینچنا شروع کیا تو ازمارے شرماتی ہوئی نظریں جھکائے سیدھی ہو کر اپنی شرٹ نیچے سے پکڑ کر اوپر اٹھائی اور !!!!اپنے جسم سے الگ کر دی۔۔

اب اسکا گورا گورا اوپری بدن بلکل ننگا تھا۔۔سوائے اسکی کالے رنگ کی برا کے۔۔جو کہ اسکے گورے گورے جسم پر بہت ہی جچ رہی تھی۔۔ مہران شاہ نے فوراً ہی اپنے دونوں ہاتھ ازمارے کی کالی برا کے اوپر سے ہی اسکے ابھاروں پر رکھ دیئے۔۔

مہران شاہ۔۔بہت دنوں کی حسرت انکو دیکھنے کی۔۔

ازمارے تو مہران شاہ کو اس قدر بولڈ نس دیکھ کر شرما کر اسی کے سینے میں پنائیں ڈھونڈنے لگی تھی !!!!

اچھا جی ہم سے بچنے کے لیے ہمارے میں پناہیں ڈھونڈی جا رہی ہیں مہران شاہ اس کو کہتے ہوئے۔۔اسکی برا کو نیچے کو کھینچ دیا۔۔اور اسکے گورے گورے ابھار ننگے کر دیئے۔۔ازمارے کے ابھار تھے تو چھوٹے سے۔۔مگر خوبصورت انتہا کے لگ رہے تھے۔۔

مہران نے اسکے ایک ابھار کو اپنی انگلیوں میں لے کر مسلا۔۔اور پھر اپنے ہونٹ اسکے ایک سینے پر رکھ کر اسے کس لگا۔۔کس کرتے ہوئے اسکو اپنی زبان سے رگڑنے بھی لگا۔۔کس کرتے ہوئے اسکے ایک ابھار

کو کھینچتا اپنے ہونٹوں سے۔۔اور پیچھے سے اسکا ایک ہاتھ ازمارے کی ننگی کمر کو سہلا رہا تھا۔۔

تھوڑی دیر تک دونوں ایک دوسرے کو اسی طرح کس کرتے رہے۔۔ پھر مہران شاہ نے اسے اٹھا کر بیڈ پر سیدھا کر کے لٹایا۔۔اس کے اوپر آ کر لیٹ گیا اور اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں کس کر ایسے دبایا کہ ازمارے کے منہ سے سسکاری نکل گئی۔۔ مہران شاہ نے آہستہ آہستہ اسکی گردن پر اپنی زبان پھیرنی شروع کر دیا۔۔ کبھی اپنی زبان کو اسکی گردن کے ایک طرف پھرنے لگتا تو کبھی دوسری طرف لے جاتا۔۔

ازمارے کا لذت کے مارے برا حال ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ مہران شاہ کے سر کو اپنی سینے پر دبا رہی تھی۔۔اسکے بالوں کو کھینچ رہی تھی۔۔اور اپنی ٹانگوں کو اسکے پیچھے لپیٹ رہی تھی۔۔اسکے منہ سے سسکاریاں نکل رہی تھیں۔۔۔

دونوں بیڈ پر ایک دوسرے کی بانہوں میں لیٹ گئے۔۔

مہران شاہ اسکے ابھار سے کھیلتے ہوئے بولا؟؟؟

تیری گردن پر ہونٹ رکھ کر تیرے سینے کو پیار سے دبا کر تیرے جسم کو بے چین کر کے میں بہت آرام سے خود کو تیری سانسوں میں منتقل کر دوں گا؟؟؟

آج میں آپ کو اپنی پیار کی بارش میں اس قدر بھیگاؤں گا کہ آپ کبھی بھی اس نشے سے باہر نہیں نکل سکے گی آج کیا بلکہ اب تو ہر رات آپ کو میری قربت سہنا پڑے گی!!!!

ایسا بول وہ اسے اپنی بانہوں میں بھر گیا۔۔ازمارے کسمسائی۔۔ تھوڑا صبر تو کرو نا۔۔ مگر مہران شاہ کہاں اسے چھوڑنے والا تھا۔۔اتنی سی دیر کے لیے بھی اسکو کس کرتا رہا۔۔

اور اسکی کمر کو سہلاتے ہوئے جیسے ہی مہران کی نظر اس کے ابھاروں پر پڑی تو وہ نیچے جھک کر اسکے ابھاروں اور انکے درمیان کی لکیر کو چومنے لگا۔۔اب تو ازمارے کو بھی اس لذت میں مزہ آنے لگا تھا۔۔۔اس نے

بھی اسکا سر اپنے سینے پر دبا لیا۔۔اور لذت سے آنکھیں بند کر لیں۔۔

!!!!

مہران شاہ نے ازمارے کی برا کے ایک کپ کو نیچے کھینچا اور اسکا ایک ابھار ننگا کر لیا۔۔اور اسکے گلابی ن+پ+ل کو منہ میں لے کر چوسنے لگا۔۔پھر اپنے دانتوں کے بیچ میں لیا اور انکو آہستہ آہستہ کاٹنے لگا۔۔ ازمارے کا مزے سے برا حال ہو رہا تھا۔۔۔اور اس کا جسم جھٹکے پے جھٹکے کھا رہا تھا۔۔کچھ ہی دیر کے بعد ازمارے نے بھی اپنا ایک بازو مہران شاہ کی گردن کے پیچھے ڈالا اور دوسرا ہاتھ نیچے لے جا کر اس کی ننگی کمر پر پھیرنا شروع ہو گئی!!!!

مہران شاہ نے ازمارے کے ابھاروں پر سے اپنا منہ ہٹایا۔۔اور ایک بار پھر ازمارے کے ہونٹوں کو چومنے لگا۔۔پھر اسکے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے نیچے کو بٹھانے لگا۔۔

ازمارے کے لیے اب مشکل ہوتا جا رہا تھا مہران شاہ کی قربت کو جیلنا وہ نازک جان جتنا سہ سکتی تھی سہہ رہی تھی لیکن اب اس کے لیے مشکل ہو رہا تھا لیکن وہ ابھی نہیں جانتی تھی کہ ابھی مشکل تو اس نے پار کرنی ہے جب مہران شاہ اپنے جسم کو اس کے جسم کے اندر سمائے گا۔۔۔نہ جانے وہ نازک جان برداشت کر بھی سکے گی کہ نہیں۔۔۔۔۔

رات قطرہ قطرہ بیت رہی تھی دو پیار کرنے والے بھی ایک دوسرے میں گم ہوتے جا رہے تھے!!!!!

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

اگلی صبح جب ساحل شاہ کی آنکھ کھلی تو اپنی باہوں میں سمیٹی اسمارہ کو دیکھ کر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ اس کے ہونٹوں کو چھو گئی تھی وہ مسکراتا ہوا جھکا اور اسمارہ پیشانی پر اپنے لب رکھ دیے لیکن اس کی بس !!! یہی پہ نہیں ہوئی تھی

اس کی پناہوں میں اسی کی شرٹ پہنے سوئی ہوئی اس کو بے حد پیاری لگی تھی اس کے بڑے بڑے کپڑوں میں سمارا کوئی ڈول ہی لگ رہی تھی وہ جا۔۔۔بجا پہ اس کے چہرے کو چومنا شروع ہو چکا تھا طلب تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔رات گزرے لمحات نے پھر سے انگڑائی لینا

شروع کر دی تھی وہ آہستہ آہستہ اس کی گردن پر آیا اور وہاں پر اس کی نظر پڑی تو اس کی محبت کی نشانیاں جا بجا اس کو نظر آ رہی تھی !!!

اسمارہ کی گوری گردن پر لال شان اس کو مزید بہکا چکے تھے وہ نیچے جھکتا ہوا اپنے دانت اس کی گردن پر گاڑ چکا تھا۔۔۔اسمارہ تھوڑا سا کسمسائی !!!! ۔۔۔اور دوبارہ اس کو پکڑ کر اس کے سینے میں سمٹ کر سو گئی

ساحل شاہ کو شرارت سوجی "اس نے اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے اور اس کی لذت سے بھرپور فائدہ اٹھانے لگا اسمارہ جو سوئی ہوئی تھی اس کو لگ رہا تھا وہ خواب میں یہ سب دیکھ رہی ہے۔۔۔لیکن جب اس کا سانس بند ہونے لگا تو اس کی۔۔آنکھیں خود بخود ہی کھل گئی

جیسے اس کی آنکھ کھلتی ہے ساحل شاہ کو خود پر جھکے دیکھ کر وہ ہڑ بڑا جاتی ہے!!!!!

سونے دینا مجھے شاہ۔۔۔

ساحل شاہ۔۔۔۔تو رات سے سو ہی رہی ہو نا؟؟؟؟

کب۔۔۔۔کب رات تو آپ نے مجھے پوری رات سونے ہی نہیں دیا؟؟؟؟

لیکن جیسے اس نے اپنی بات کا مطلب سمجھ آتا ہے تو اپنی زبان دانتوں تلے دبا لیتی ہے اور شرماتی ہوئی ساحل شاہ کے سینے میں چھپ جاتی ہے!!!

ساحل شاہ بولتا ہے جانم سائیں ابھی سوئے ہوئے شیر کو تم پھر جگا چکی ہو !!!!!اب میری شدتیں تو تمہیں سہنی پڑے گی

پلیز شاہ" میں بہت تھک چکی ہوں میرا جسم اب درد کر رہا ہے اب مجھے !!! آپ کو سہنے کی طاقت نہیں ہے

لیکن ساحل شاہ۔۔۔اس کی بات سنے بغیر اس پر کسی کالی گھٹا کی طرح چھا چکا تھا اسمارہ نے تھوڑی دیر مذمت کی لیکن پھر اس نے اپنی مذمت

ترک کر دی اور ساحل شاہ کی کمر کے گرد اپنی بانہوں کا گھیرا تنگ کر دیا!!!!

اور ساحل شاہ۔۔۔کا بھرپور ساتھ دینے لگی جیسے ہی ساحل شاہ کو اسمارہ کی رضامندی محسوس ہوئی وہ دیوانہ وار اس کو جگہ جگہ سے اپنے پیار سے مہکانا شروع ہو چکا تھا!!!

ساحل شاہ تو پہلے ہی ننگے جسم تھا لیکن جو اس نے ٹروازر پہن رکھا تھا وہ بھی اتار پھینکا اور پل بھر میں سمارا کو بھی پھر سے ننگا کر دیا اسمارہ کا گورا چکنا بدن اس کی نظروں کے سامنے تھا۔۔۔اسمارہ بھی خمار بھری نظروں سے ساحل شاہ کو دیکھ رہی تھی جیسے اس سے بھی اب برداشت نہیں ہو رہا تھا وہ دونوں پھر ایک دوسرے میں گم ہو چکے تھے!!!!!

تھوڑی دیر بعد ساحل شاہ اس کو اپنی بانہوں میں اٹھائے واش روم میں لے کر جاتا ہے اور دونوں نے مل کر شاور لیا اور پھر تیار ہو کر لال حویلی کے لیے نکل گئے تھے!!!!

روز کی طرح آج بھی عشاء۔۔زوہان کے کمرے میں بیٹھی اس سے باتیں کرنے میں مصروف تھی آج زوہان کو کومے میں گئے ہوئے تین مہینے ہو چکے تھے لیکن۔۔۔اس کی حالت میں ابھی بھی کوئی سدھار نہیں آیا تھا۔۔۔عیشا روز گھنٹوں اس کے بعد پاس بیٹھ کر اپنے دن بھر کی باتیں اس سے شیئر کرتی تھی لیکن اگے سے کوئی بھی جواب نہ پا کر وہ

پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی اور پھر واپس اپنے کمرے میں چلی جاتی تھی

زوہان بول نہیں سکتا تھا لیکن ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ وہ آپ لوگوں کو سن سکتا ہے اس لیے اسے اچھی اچھی باتیں کیا کریں تاکہ وہ واپس زندگی ---کی طرف آنے کی کوشش کرے

عشاء اور زوایار خانزادہ۔۔ابان شاہ کے پاس معافی مانگنے کے لیے بھی گئے تھے لیکن ابان شاہ نے ان کو یہ کہہ کر واپس بھیج دیا کہ ہمیں آپ لوگوں سے کوئی گلا نہیں ہے لیکن اگر آپ لوگوں نے اپنے بیٹے کی تربیت اچھی کی ہوتی تو وہ آج کسی کی بیٹی کے ساتھ اتنا غلط نہ کرتا اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ دوبارہ ہماری کسی بھی بچی کے ساتھ یہ سب ہو جو

ہماری میرو کے ساتھ ہوا ہے اس لیے ہم آپ لوگوں سے کوئی بھی واسطہ نہیں رکھنا چاہتے ہیں!!!!!

عشاء اور زوایار خانزادہ دل برداشتہ ہو کر واپس آ گئے تھے تب سے ان کا حویلی والوں سے کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا ہاں ان کو ساحل اور مہران شاہ کی شادی کا پتہ چلا تھا عشاء کو بہت دکھ تھا کہ وہ اس خوشی کے موقع پر اپنوں سے دور ہے!!!!!

نہ صرف لال حویلی والوں نے بلکہ شاہ مینشن والوں نے بھی ان سے اپنے رابطے ختم کر دیے تھے لیکن انوشے بیگم کبھی کبھی عیشاء سے بات کر لیتی تھی چاہے جو بھی ہو وہ اس کی بیٹی تھی زوہان نے جو کچھ بھی کیا اس میں عشاء کا تو کوئی قصور نہیں تھا؟؟؟؟

امل بھی دوبارہ سے اپنی ڈیوٹی پر جانا سٹارٹ ہو چکی تھی اس کو اسد راؤ کے بارے میں جو کیس ملا تھا وہ اس کو تقریبا ادھا حل کر چکی تھی اسی دوران احمر کا جھکاؤ امل کی طرف کافی حد تک بڑھ چکا تھا جسے امل نے کئی بار محسوس کیا تھا لیکن وہ اس کو اگنور کر جاتی تھی کیونکہ اس کا فی الحال سارا فوکس اپنے کیس پر تھا۔۔۔۔ لیکن کہیں نہ کہیں امل کو بھی احمر اچھا !!!!! لگنے لگا تھا

آج وہ جب ڈیوٹی پر آئی تو جیسے ہی اپنے کیبن میں آتی ہے تو وہاں پر ایک تازہ گلاب کے پھولوں کا گلدستہ پڑا ہوا تھا امل اگے جا کر اس کو اٹھاتی ہے اور اس کو اپنے ناک کے نزدیک جا کر اس کی خوشبو محسوس کرتی ہے تازہ تازہ پھولوں میں سے مہکتی خوشبو اس کے بدن کو مہکا گئی

تھی۔۔۔وہ آنکھیں بند کیے اس خوشبو کو اپنے آس پاس بھی محسوس کر رہی تھی!!!!!

جیسے ہی اس کی نظر پھولوں کے بیچ میں ایک چھوٹے سے کارڈ پر پڑتی ہے تو وہ اس کارڈ کو اٹھا کر کھولتی ہے جس پر لکھا ہوتا ہے۔۔۔بیوٹیفل کوئین کے لیے بیوٹیفل فلاور۔۔۔لیکن بھیجنے والے نے اپنا نام نہیں لکھا تھا امل کو کچھ کچھ شک تو تھا بھیجنے والا کون ہو سکتا ہے کیونکہ اس کے بغیر کسی کو بھی بنا اجازت کے امل کے کیبن میں آنے کی اجازت نہیں تھی!!!!!

امل کو پتہ بھی نہیں چلا اور اس کے لبوں کو دھیمی سی مسکراہٹ نے چھوا لیا تھا۔۔۔نئی نئی محبت کا احساس دل میں اچانک سے جگا تھا جسے امل

بڑی ہی بے دردی سے سلا چکی تھی لیکن کیا یہ امل ہمیشہ ہی احمر کے سچے جذباتوں سے نظریں چرانے والی تھی یا خود ہی اس کی محبت میں پور پور بھیگنے والی تھی یہ تو آنے والا وقت ہی طے کر چکا تھا!!!!

کوئی شام مجھ کو ادھار دو

کہ پیار تجھ کو میں کر سکوں

چوم لوں تجھ کو میں

سر سے لے کر پیر تک

چوم کر تیرے ہونٹوں کو

پیاس صدیوں کی بجھا سکوں

ڈوب کے ان خمار آنکھوں میں

نشہ شراب کا بھول کر

جھوم لوں میں رات بھر

گلے سے جب تو لگے میرے

بھول کر وجود کو اپنے

بن کے حصہ تیرے وجود کا

تجھ میں ہی میں کھو جاؤں

تیری پستان کے غرور کو

بوسہ عشق سے فتح کروں

صدیوں کی پیاسی روح کو

کروں سیراب پانی عشق سے

خود کو کر کے برباد تیرے عشق میں

پھر سے آباد کروں

کوئی شام مجھ کو ادھار دو

🔥🔥 کہ پیار تجھ کو میں کر سکوں

ایک خوشگوار صبح کا اغاز ہو چکا تھا لال حویلی کے ڈائننگ ٹیبل وقت بیٹھے سب ناشتہ کر رہے تھے آج ڈائننگ ٹیبل پر دو افراد کا اور اضافہ ہو چکا تھا جی ہاں اس گھر کی بہوں کا اسمارا اور ازمارے اپنے اپنے شوہروں کے ساتھ بیٹھی ناشتہ کرنے میں مصروف تھیں وقفے وقفے سے ساحل شاہ اسمارہ کے کانوں میں گوشیاں کر رہا تھا جس سے وہ کبھی اس کو گھور کے دیکھنے لگتی تو کبھی شرما کر پلیٹ پر جھک جاتی !!!!!

سب نے خوشگوار ماحول میں ناشتہ کیا اور سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے باطشہ نے سکینہ بی کے ساتھ مل کر کچن سمیٹا اور میرو کے جہیز کی کچھ پیکنگ باقی رہتی تھی اس کو کرنے کی غرض سے گیسٹ روم کی

جانب چلی جاتی ہے میرو کے جہیز کا سارا سامان گیسٹ روم میں ہی پڑا ہوا تھا جو کہ آج ان لوگوں نے دانش کے گھر پہنچانا تھا!!!

مہران شاہ اور ساحل شاہ کا ولیمہ تھا لیکن ان لوگوں نے ولیمہ آج کا دن چھوڑ کر دوسرے دن رکھا تھا آج رات میرو کی مہندی تھی کل میرو کی بارات تھی اس وجہ سے ان دونوں کا ولیمہ اور میرو کے رخصتی ایک دن ہی طے پائی گئی تھی!!!!

اسمارا اور ازمارے تو اپنے اپنے کمروں میں جاتے ہی سو چکی تھیں جبکہ ساحل شاہ اور مہران شاہ کی اکلوتی لاڈلی بہن کی مہندی کی رسم تھی اس وجہ سے ان لوگوں کو خاصی تیاری کرنی تھی اور مہمان بھی ابھی تک

یہیں پہ تھے ان کو آرام کرنے کی تو ٹائم نہ ملا لیکن وہ باقی کام نپٹانے کے لیے حویلی سے نکل گئے تھے !!!!!

میں نے مہندی کے فنکشن کے سین سکپ کر دیے ہیں کیونکہ آج میں نے ایک ہی پارٹ بنایا ہے پوری ایپیسوڈ کا ایپیسوڈ کافی لمبی ہو گئی اور مجھے دانش اور میرو کے رومینس پر سٹوری اچھے سے لکھنی تھی اس وجہ سے میں نے مہندی والے سین سکپ کر دیے تھے اور کوئی پھر پوچھے نہ کہ آپ نے میرو کی مہندی کا تو بتایا نہیں کچھ اس کی مہندی بھی ویسے ہی ہونی تھی جیسی باقی لوگوں کی ہوئی ہے 😁 تو نیچے رومینس پہ آپ لوگ فوکس کریں(!!!!

♥♥♥♥♥♥

کل کا دن سب کے لیے بہت تھکا دینے والا تھا مسلسل تین دن فنکشنز کی وجہ سے سبھی تھکے نظر آرہے تھے نیند کسی کی بھی اچھے سے پوری نہیں ہو رہی تھی لیکن پھر بھی سب پوری دلجمعی سے شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے !!!

آج لال حویلی کی اکلوتی بیٹی کی رخصتی تھی ابان شاہ اپنی بیٹی کی رخصتی میں کسی قسم کی بھی کمی نہیں رہنے دینا چاہتا تھا !!!!

اسی لیے وہ تینوں باپ بیٹے صبح سے بھاگ دوڑ میں لگے ہوئے تھے شام ہو چکی تھی میر واز مارے اور اسمارہ کو ساحل شاہ دوپہر کو ہی پالر چھوڑ آیا تھا۔۔۔

آج اسمارا اور ازمارے کا ولیمہ اور میرو کی رخصتی تھی۔۔۔باطشہ تو بس یہی دعا کر رہی تھی سب کچھ اچھے سے ہو جائے صبح سے باطشہ کے اندر ایک اداسی سی پھیلی ہوئی تھی بیٹی کی جدائی کو لے کر۔۔۔۔

لیکن ایسا وقت تو سب ماں باپ پر آتا یہ ہے بس بیٹی اچھے نصیب کی دعا کرنی چاہیے!!!!

لاشاری ہاؤس میں بھی کافی گیما گیمی شروع ہوئی ہوئی تھی۔۔۔دانش کے ننھیال اور ددھیال سے سب لوگ آئے ہوئے تھے سب نے مل کر کافی رونق لگا رکھی تھی....

دانش کی تو آج خوشی کا کوئی ٹھکانا ہی نہیں تھا وہ بار بار اپنے رب کا شکریہ ادا کر رہا تھا جس نے اس کی محبت کو اس کا محرم بنا دیا تھا ورنہ وہ تو امید ہی چھوڑ چکا تھا کہ کبھی میرو اس کی بن پائے گی۔۔۔۔

اس کو ابھی بھی اپنی خوش قسمتی پر یقین نہیں ہو رہا تھا دل بے چین تھا جلدی سے کہ میرو کے روبرو ہو جاؤں اللہ اللہ کر کے اس کے دل کی مراد پوری ہوئی۔۔۔رات اٹھ بجے وہ لوگ بارات لے کر ہال کو نکل گئے تھے وہاں سے حویلی والے بھی سب لوگ بارات کے آنے کی استقبال کے لیے پر جوش نظر آ رہے تھے۔۔۔۔

جیسے ہی بارات وہاں پر پہنچی شاہ خاندان نے نہایت گرمجوشی سے بارات کا استقبال کیا تھا دانش کے رشتے دار تو اتنا بڑا خاندان اور اتنے امیروں .... کبیر لوگ دیکھ کر کچھ حسد سے اور کچھ جلن سے ہی بھر گئے تھے

اج کل یہی تو ہوتا ہے کوئی بھی کسی کی خوشی برداشت نہیں کرتا جب) بندہ دکھ میں ہو تو اس کے پاس کوئی نہیں آتا لیکن اگر اس کو خوشی بھی مل جائے تو کسی کو ہضم نہیں ہوتی خاص کر رشتہ داروں کو اور دانش کے رشتہ داروں کا بھی یہی حال تھا ساری زندگی تو ان لوگوں نے ان کو پوچھا نہیں لیکن جیسے ہی ان کو پتہ لگا کہ ان دونوں بہن بھائیوں کی بہت اونچے خاندان میں شادی ہو رہی ہے تو سب رشتہ داری نکالنے کے لیے آ کھڑے ہوئے تھے !!!!!

سب لوگ حال کے اندر چلے گئے تھے دانش بھی اپنے دوستوں کے ساتھ چلتا ہوا سٹیج پر آکر بیٹھ گیا تھا تینوں دلہنیں کو کافی دیر پہلے ہی مہران شاہ پالر سے لے آیا تھا وہ برائڈل روم میں ریسٹ کر رہی تھیں !!!!

تھوڑی دیر بعد ان تینوں کو بھی ان کے ساتھ لا کر بٹھا دیا گیا تھا میرو آج سرخ انڈین کلر کے لہنگے میں پور پور دانش کے لیے سجی ہوئی تھی اس کے ہاتھوں پیروں پر نہایت خوبصورتی سے مہندی کے ڈیزائن بنائے گئے تھے ہاتھوں میں بھر بھر کر چوڑیاں پہن رکھی تھی۔۔۔

دانش کی دلہن کا گھونگٹ پہنے ہائی ہیل کے ساتھ وہ بن دیکھے ہی دانش پر بجلیاں گرا رہی تھی دانش کا بس نہیں چل رہا تھا وہ جلدی سے جلدی

میرو کا دیدار کر لیں وہ نازک سی چھوٹی سی میرواس کو چاروں شانے چت کر چکی تھی۔۔۔

ازمارے اور اسمارہ توکل کی نسبت آج کافی ریلیکس تھیں جبکہ میرو کنفیوز سی ایک ہی جگہ پر جم کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

سب لوگ سٹیج پر آرہے تھے شادی کی رسمیں شروع ہوئی سب رشتہ داران تینوں کی جوڑیوں کو سہرا رہے تھے میرو اور دانش کی جوڑی کو تو سب لوگ سورج چاند کی جوڑی سے مخاطب کر رہے تھے!!!

وہ نازک سی گوڑیا دانش کے پہلو میں بیٹھی سچ مچ ہی گڑیا معلوم ہو رہی تھی۔۔کچھ دیر بعد مہمانوں کو کھانے کے لیے بلایا گیا تھا۔۔مہمان

سب کھانا کھانے کے بعد جا چکے تھے جب دانش میرو کے کان میں سرگوشی کرتا ہے؟؟؟

میری جان اب تو صبر نہیں ہو رہا دل کر رہا ہے ابھی یہاں بھی گھو گھنٹ اٹھا کر اپنی جان کو دیکھ لوں میرو کی تو دانش کی باتیں سن کر ہتھیلیاں پسینہ چھوڑ رہی تھیں وہ کچھ نہیں بولی اتنی دیر میں ویٹران کے سامنے بھی کھانا لے آیا تھا!!!

جب سمارا بولتی ہے یار قسم سے بہت بھوک لگی ہوئی تھی صبح سے ناشتہ کیا ہوا تھا اب تو پیٹ میں چوہے بھی ناچ ناچ کر سو چکے ہیں وہ ریلیکس ہو کر بیٹھتی کھانا کھانے میں مصروف ہو چکی تھی!!!!!

ساحل شاہ۔۔۔بھوکی ہو کیا۔۔۔۔

ہاں تو آپ نے بھی کب صبح سے کچھ پوچھا ہے کھانے کے لیے اسمارہ بھی منہ بسورتی ہوئی اس شکوہ کر گئی تھی۔۔۔۔

یوں ہی باتوں باتوں میں ٹائم کا پتہ ہی نہیں چلا اور وہ گھڑی آ پہنچی جو سب کے دلوں پر بھاری تھی آبان شاہ مہران اور ساحل شاہ کی آنکھیں بھی نم تھی اپنی لاڈلی بہن کو رخصت کرتے ہوئے۔۔۔۔

میر وماں باپ اور بھائیوں کی دعاؤں تلے رخصت ہوتی دانش لاشاری کے ساتھ اپنی زندگی کے نئے سفر پر چل نکلی تھی قسمت بھی ان دونوں کی ملن پر ہولے سے مسکرا اٹھی تھی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

لشاری گھر میں آتے ہی میرو کے ساتھ دانش کی ماں شادی کی رسمیں کرنا شروع ہو چکی تھی۔۔دو گھنٹے تقریبا رسموں میں گزر گئے تھے اور میرو کا تھکن اور نیند سے برا حال ہو رہا تھا وہ کب سے نیند سے جھول رہی تھی جب دانش کی ماں دو لڑکیوں کو آواز دیتی ہے۔۔۔۔

"" سمرا نمرہ ادھر آؤ

جی مامی جاؤ بھابی کو دانش بھیا کے کمرے میں چھوڑ کے آؤ لگتا ہے بچی کافی تھک گئی ہے "جی مامی" وہ دونوں اپنے لہنگے سنبھالتی ہوئی میرو کو لیے

دانش کے کمرے میں چھوڑاتی ہیں اور جاتے جاتے مسکراتی ہوئی دروازہ بند کر جاتی ہیں::::

ان دونوں کے جاتے ہی میر واپنا دوپٹہ اتار کر سائیڈ پہ رکھتی ہے اور بیڈ کے ساتھ تکیہ لگا کر کاٹیک لگا لیتی ہے اس کو اتنی زیادہ نیند ارہی تھی کہ ::::اسے پتہ ہی نہیں چلا اور وہ نیند میں گم ہو گئ

تھوڑی دیر بعد دانش اپنے کزنوں سے اپنی جان چھڑواتا ہوا کمرے کی جانب آتا ہے جب سمرا اور نمرا دروازے کے باہر کھڑی اس کو ملتی ہیں دانش ان کو دیکھ کر بولتا ہے؟؟

تم دونوں یہاں پہ کیا کر رہی ہو؟؟

آپ کون پتہ نہیں ہے اندر جانے کے لیے آپ کو نیگ دینا پڑے گا!!!

وہ تو ازمارے کی حق ہے نا میں ازمارے کو دوں گا تم دونوں چڑیلیں کیوں پیچھے پڑی ہو؟؟؟

اب ازمارے آپی تو نہیں ہے تو اب ہمیں ہی دو گے نا وہ دونوں ایک ساتھ بولتی ہیں۔۔۔دانش اپنی جیب میں سے وائلٹ نکالتا ہے اور پانچ پانچ ہزار دونوں کی ہتھیلی پر رکھ کر ان کو پیچھے کی طرف دھکیل کر خود بھاگ کمرے کے اندر چلا جاتا ہے!!!!

یہ سب کچھ اتنی جلدی ہوا کہ وہ دونوں اتنے کم نیگ کے پیچھے لڑ بھی نہ سکی۔۔۔۔دانش کی چالاکی کو دیکھ کر ہکا بکا رہ جاتی ہیں دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتی ہیں مسکراتی ہوئی نیچے چلی جاتی ہیں۔۔۔

دانش کمرے میں آکر دروازہ بند کرتا ہے تو دیکھتا ہے میرو اپنے پورے حسن و شباب کے ساتھ آنکھیں بند کی ہوئی لیٹی دانش کو وہیں پتھر کا مجسمہ بنا گئی تھی۔۔۔

سرخ کلر کے لہنگے میں اس کا گورا چمکتا دو آتشہ حسن دانش لاشاری کو تو کچھ لمحے گنگ ہی کر گیا تھا وہ دھیمی سی چال چلتا ہوا بیڈ کے قریب آکر کھڑا ہوتا ہے اور ایک بھرپور نظر میرو پر ڈالتا ہے....

یہ پہلی نظر تھی جو اس نے کھل کر میرو پر ڈالی تھی ورنہ شادی سے پہلے اس نے کبھی بھی میرو کو نظر بھر کر بھی نہیں دیکھا تھا کیونکہ تب وہ اس پر حق نہیں رکھتا تھا لیکن اب تو اس پر پورا پورا حق رکھتا تھا اور آج رات وہ اس کو اپنے شدتوں سے بہت اچھے سے بتانے والا تھا کہ وہ اس سے کس قدر پیار کرتا ہے۔۔۔

میرو سوئی ہوئی اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ دانش کا دل ہی نہیں کر رہا تھا اس کو اٹھانے کو۔۔۔ لیکن وہ آج کی رات بھی اپنی خراب نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے ہولے سے میرو کے ٹانگ کو سائیڈ پہ کرتا ہوا جگہ بناتا ہے اس کے قریب بیٹھتا ہے اور اس کے چہرے پر اپنی انگلی پھیرتا ہوا

اس کی پیشانی سے آہستہ آہستہ اس کے ناک کی چمکتی لونگ پر آرکتا ہے

..... اوراس نچے جھکتے ہوئے اس پر لب رکھ دیتا ہے

پھراس کے بعداس کے ہونٹوں کے قریب آکر وہ رک جاتا ہے لال لپسٹک سے بھرے ہونٹ دانش کواپنی طرف متوجہ کررہے تھے وہ بار بار بہک رہا تھاجب اس سے صبر نہیں ہواتو وہ میرو کے ہونٹوں پر جھکتا چلا گیا۔۔۔

اوراس کے نرم رسیلے ہونٹ اپنے ہونٹوں میں لے کر لے شدت سے چوسنے لگا۔۔۔

میرو جو نیند میں ہی تھی اپنی سانسیں بند ہوتی محسوس کر اچانک سے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولتی ہے تو دانش کو خود پر جھکے ہوئے دیکھ وہ اندر تک کانپ کر رہ جاتی ہے۔۔۔۔

پیچھے۔۔۔۔ ہٹیں ک۔۔۔ یا کر۔۔۔ رہے ہیں؟؟؟

دانش خمار زدہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولتا ہے اپنی شدتوں سے تمہیں آراستہ کروانا چاہتا ہوں تمہیں بتانا چاہتا ہوں دانش لاشاری میرب دانش لاشاری سے کس قدر محبت کرتا ہے!!!!

لیکن آپ نے مجھے منہ دکھائی تو دی نہیں وہ سب باتیں سائیڈ پر رکھتی ہوئی اپنی منہ دکھائی کی بات پر آجاتی ہے اس کی چالاکی پر دانش مسکرا کر

رہ جاتا ہے اور پھر میرو کے پاس سے اٹھ کر الماری کی جانب جاتا ہے۔۔۔

وہاں سے ایک سرخ کلر کی ڈبی اٹھا کر لاتا ہے یہ لو تمہاری منہ دکھائی جب وہ ڈبی اوپن کرتی ہے تو اس میں دو پازیب ہوتی ہیں وہ پازیب کا ڈیزائن اس قدر خوبصورت تھا کہ ایک لمحے تو میرو اس کی خوبصورتی میں کھو س ہی گئی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا پسند نہیں آیا میرا تحفہ ؟؟؟

بہت پیارا ہے زندگی میں پہلی بار کسی نے مجھے ایسا تحفہ دیا ہے مجھے بہت اچھا لگا ہے!!!!

اچھااب اتنا پیارا تحفہ دیا تو پہنا بھی خود دیں میر واپنے گورے مخملی پیر دانش کی گود میں رکھتے ہوئے بولتی ہے۔۔۔۔۔

دانش ایک پازیب کھول کر اس کے پاؤں میں پہنانے لگتا ہے جیسے ہی دانش کی انگلیاں میر و کے نازک پاؤں پر ٹچ کرتی ہیں تو میر و کا پورا جسم تڑپ اٹھتا ہے۔۔۔وہ پاؤں پیچھے کھینچنے لگی تھی جب دانش کی گرفت !!!اس پہ سخت ہو جاتی

کیوں جانے من اتنی بھی جلدی کیا ہے وہ دوبارہ اس کے پیروں کو اپنی گود میں رکھتا ہے اور دونوں میں باری باری پازیب ڈال کر ان کو چوم لیتا ہے....

کہ۔۔۔کیا ک۔۔۔رہے ہیں اپ میرو تڑپتے جسم کے ساتھ اٹکتے ہوئے بولتی ہے !!!

کچھ نہیں اپنی جانم کو پیار کر رہا ہوں دانش میں بہت تھک گئی ہوں میں چینج کر کے آتی ہوں ٹھیک ہے جاؤ چینج کر کے اؤ اور جلدی آنا !!!!انتظار نہیں ہو رہا میری جان

میرو نظریں نیچے کیے ہوئے اٹھ کر چینج کرنے کے لیے الماری کی جانب جاتی ہے اور وہاں سے ایک سادہ سا سوٹ لیے واش روم میں گھس جاتی ہے۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ باہر نکلتی ہے تو وہ لہنگے سے آزاد خود کو ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی بیڈ کی جانب آتی جہاں دانش سیدھا لیٹا ہوا اسی کے انتظار میں تھا ....

وہ اس کے تھوڑے سے فاصلے پر آکر لیٹ جاتی جیسے وہ بیڈ پر لیٹتی دانش جھٹ اس کو کھینچ کر اپنے ساتھ لگا لیتا ہے مجھے بہت نیند آ رہی ہے دانش مجھے سونا ہے وہ اپنا بہانہ گھڑتے ہوئی بولتی ہے۔۔۔

نہیں میری جان آج سونا نہیں آج تو پیار کرنا ہے آج تو پیار کرنے والی رات ہے۔اج تمہارے یہ خوبصورت جسم کو اپنا عادی بنانا ہے اور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کچھ دیر میرو کے تاثرات جانچنے کے لئے روکا ...

میرو نے بامشکل تھوک نگلااور تمہارے جسم کی ایک ایک چیز پر اپنی دیوانگی ظاہر کرنی ہے دانش پر اسرار انداز میں اس کے ہونٹ کو سہلاتے ہوئے بولا تمہارے یہ ہونٹ بہت زیادہ نازک ہے۔۔۔۔

آج ان کا رس چوس ہی لینے دو میرو نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ دانش اس کے شوگر فری ہونٹوں پر اپنی سلطنت جما گیا۔ میرو کا انگ انگ جھٹکے کھانے لگا تھا۔۔ میرو نے دانش کو پیچھے کرنے کے لیے اپنے دونوں ہاتھوں کو اس سے چھوڑنے کی کوشش کی جس سے دانش سارے کا سارا اس کے اوپر لیٹ گیا !!!!

اوراس کی ٹانگوں کواپنی ٹانگوں سے پن کیاوہ شدت سے اس کی سانسیں پی رہاتھامیرو کولگاکہ آج وہ سانس نہیں لے پائے گی کچھ پل گزرے ہی تھے کہ میرو کودانش کاہاتھ اپنے دل کے مقام پر محسوس ہواوہ کانپ اٹھی!!!!۔۔۔دانش کپڑوں کے اوپر سے ہی اس کے سینے کو سہلارہاتھا

دانش نے جھٹکادیتے ہی اس کے بیک گلے کی ڈوری کو توڑ ڈالا جس سے اس کے کندھوں سے قمیض سرکرناشروع ہوئی کیونکہ میرو کاسامنے والاگلاکافی گہراتھا۔۔۔

میرو کے سارے ڈریسز دانش لاشاری کی خواہش پر ہی تیار کیے گئے تھے جواس نے میرو کے لیے خاص طور پر ایسے ڈریسز بنوائے تھے جس کے بیک اور فرنٹ دونوں گلے ڈیپ تھے۔۔۔

پلیز میرو نے التجا کی لیکن مقابل پر اثر نہیں ہوا بس آج نہیں میری جان تم جانتی ہو ناں میں نے کتنا انتظار کیا ہے اس رات کا لیکن میری خواہش تو ابھی بھی ادھوری ہے اس رات میں وہ سب تو ہو گا جو میں چاہتا ہوں لیکن ایک چیز کی کمی ہو گی...

میرو نے سوالیہ نظروں سے دانش کی طرف دیکھا تمہاری آہوں اور سسکیوں کی کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ میرے رومینس کے درمیان تمہاری آہیں اور سسکیاں اس سارے کمرے میں گونجے اور پھر دانش نے میرو کی شرٹ اتار دی وہ ناں ناں کرتی رہ گی لیکن وہ نہیں مانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرو کی مداخلت اس کے سامنے رکاوٹ بن رہی تھی۔۔۔۔

تواس میں اس کے ہونٹوں کو بند کرنے کے لیے سختی سے اپنے ہونٹوں کی دسترس میں لیااب سین یہ تھا کہ اس کا ایک ہاتھ میرو کے سینے پر جبکہ دوسرا ہاتھ میرو کے بالوں میں تھا جبکہ اب تو میرو کو بھی ایک عجیب سا نشہ چڑھنے لگا تھا کچھ دیر کے بعد دانش نے ایسے ہی اس کی ہونٹوں کو دسترس میں لیے ہوئے میرو کی شرٹ اتار دی اپنی تو وہ پہلے ہی جا چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

دانش مسلسل اس کے ہونٹوں کو اپنی دسترس میں لیے ہوئے تھا اور ہاتھ سے اس کا سینہ سہلا رہا تھا میر وبن پانی کے مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی !!!

اب حال یہ تھا کہ میر وشرم سے نظریں بھی نہیں اٹھا پا رہی تھی کیونکہ دانش نے تو پہلے ہی اس کی شرٹ اتار دی تھی وہ اس وقت سرخ رنگ کی برا میں تھی !!!

اور سب سے کمال تو بات یہ تھی کہ اس کے سینے کے بالکل اوپر دو تل تھے جن کو دیکھ کر دانش تو پاگل ہو رہا تھا۔۔۔

رات کے اس ہر لمپ کی سحر انگیز روشنی میں وہ دل بالکل ساتھ اسشمان پر کسی دوتارے کی طرح چمک رہے تھے۔۔۔

دودھیار نگت اور کم عمر جوانی اوپر سے من چاہی محبت اور اتنا عرصہ انتظار اور کیا چاہیے تھا دانش کو؟؟؟

دانش نے ہاتھ بڑھا کر میرو کی برا اتارنی چاہیے تو میرو نے ہانپتے ہوئے دانش کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور نفی میں سر ہلانے لگی.....

وہ اسے ہاتھ پکڑتے ہوئے ایسے ہی واش روم کی طرف گھسیٹنے لگا رات کے دو بجے پانی کے نیچے اسے دھکیلتے ہوئے سامنے انجوائے کرنے لگا۔۔۔۔

اس کی دودھیار نگت پر وہ چند کپڑے گیلے ہو کر اس کے جسم سے چپک گئے تھے اور مزید اس کے سراپے کو دل کش بنا رہے تھے۔۔۔۔

میرو نے ایک شکایتی نظر اس کی طرف ڈالی اور بھاگتے ہوئے اس کے سینے سے آ لگی۔۔؟

میرو کے سینے سے لگنے کی دیر تھی کے دانش دیوانہ بنا اسے چومنے لگا۔۔۔میرو دانش سے چپکی کھڑی تھی میرو نے پیچھے ہٹنے کی کوشش کی جب دانش نے بازو گھماتے ہوئے اس کی کمر میں ڈالے اسے خود میں سانسوں کی طرح سنبھال لینے سے زیادہ ٹائٹ ہگ کیا۔۔۔۔

دا۔۔۔۔۔۔نش پل۔۔۔۔۔پلیز مجھے سر۔۔۔۔۔۔۔۔دی

۔۔۔۔۔سر دی ل۔۔۔۔۔۔۔لگ رہ۔۔۔۔۔۔۔رہی ہے میرو نے کانپتے ہوئے نیلے ہونٹوں کی تھرتھراہٹ کو بمشکل قابو کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

جان من میرے پاس طریقہ ہے نا تمہیں گرم کرنے کا لیکن کیا ہے نا وہ تمہیں پسند نہیں آئے گا وہ شدت سے میرو کے گلے پر کاٹتے ہوئے پیچھے ہوا۔۔۔

اہہہہ میرو تو وہ چیز تھی کہ جس کو کسی نے پھول سے بھی نہیں مارا تھا وہ کہاں اس دیوانے کی شدتوں کو سہ سکتی تھی وہ تقریبا چیختے ہوئے دانش سے دور ہونے کے لیے کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

اس کی نیلی آنکھیں غصے سے بھر گئی اوہو میری جان کو غصہ بھی آرہا ہے دیکھو نا جان یہ کتنا پیارا سین ہے نا کہ ہم دونوں بالکل ایک دوسرے کی سانسوں کے قریب ہیں۔۔۔

اب اگر میں چاہوں ناں تو تمہارے اس خوبصورت جسم پر اپنی محبت دیوانگی کی سلطنت جمالوں ؟؟؟؟

میر واس کی بات سن کر تو جیسے سکتے میں آگی تھی دانش میر و کی اس گیلی برا کی سٹریپ کو مزید ٹائٹ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

سٹریپ ٹائٹ کرنے سے میرو کا سینہ مزید کھڑا ہوا تو دانش بے اختیار جھکتے ہوئے اس کے سینے پہ ایک اور دیوانگی کی مہر لگا گیا میرو تو تڑپ اٹھی اور اس کے کندھوں پہ زور ڈالتے ہوئے اسے پیچھے کرنے لگی

میرو کو روکنے کے لیے دانش نے ہاتھ میرو کے کمر سے نیچے تھوڑا لے جاتے ہوئے نیچے لے حصے کو سہلایا تو میرو تڑپ اٹھی نہیں پلیز نہیں اوکے اوکے ریلیکس۔۔۔۔

حال یہ تھا کہ میرو اپنا سارا بیلنس تو دانش کی شدت بری لو بائٹ پر ہی کھو چکی تھی۔۔۔

تم اب اپنے ہاتھوں سے مجھے اپنے حسین وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے تھوڑا سا دباؤ دیتے بولا سینے کا دیدار کرواؤ گی۔۔۔۔۔

میرو نفی میں سر ہلاتے ہوئے اپنے دونوں بازوں کو سینے پر لپیٹتے ہوئے خوف سے کانپ اٹھتی۔۔۔۔

پ۔۔۔۔پکہ۔۔۔۔۔۔۔پکی با۔۔۔بت ہے کہ۔۔۔۔اپ

صر۔۔۔۔صرف دیکھ۔۔۔۔۔دیکھے گے؟؟ یا یا یہاں ہی؟؟؟ نہیں ڈالنگ روم میں چلتے ہیں آؤ میں اپنی جان کو خود اٹھا کے لے کے جاؤں گا یہ کہتے ہی دانش نے میرو کے نہ نہ کرتے ہوئے بھی اسے اٹھایا اور واش روم سے باہر نکلتے آہستہ سے لا کر اسے بیڈ پر لٹایا۔۔۔۔۔

لائٹ بن۔۔۔۔۔بند کر دیں مجھے شرم۔۔۔اتی ہے جان اگر لائٹ بند کر دی تو میں دیکھوں گا کیسے ؟؟؟اوکے ٹھیک ہے میں پھر اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہو اس کی معصومیت پر دانش کے ہونٹوں پر دلکش تھی مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔۔

اس نے آہستہ سے اپنے مخملی باریک انگلیوں والے ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے تھوڑا سا بیڈ سے اٹھتے اپنی برا کی ہک کو کھولنے کی کوشش کی اوہو میں کھول لیتا ہوں۔۔۔۔۔۔

دانش نے اگے ہوتے ہی اس کی برا کے تینوں سٹیپ کو کھولا تو میرو نے پھر سے اپنے سینے پر بازوں کو جما کر برا کو اترنے سے روکا دانش کو اس کی حرکت پر غصہ تو بہت آیا لیکن وہ اسے راضی کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

کیونکہ راضی کرنے سے جو ہیپی ہارمون اس میں کریٹ ہوتے اس سے وہ جلدی ہی میرو کی روح تک رسائی حاصل کر سکتا تھا میرو نے بمشکل سانس لیتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو ہٹا دیے۔۔؟۔

اور اس کے ہاتھ ہٹاتے ہی برا نیچے گر گئی جس سے اس کے دودھیا رنگت پہ وہ دونوں چھوٹے چھوٹے ابھار واضح ہونے لگے سفید رنگ کے وہ ابھار گلابی نپل کے ساتھ دانش کو پاگل کرنے کے لیے کافی تھے۔۔۔۔

برا نیچے گری تو میرو نے شرم سے اپنے ہاتھوں میں اپنا منہ چھپا لیا

اس کے ہاتھوں کواپنی سخت گرفت میں لیتے ہوئے چہرے سے ہٹادیا دا۔۔۔۔۔۔۔میرو نے چونک کر بولناچاہالیکن دانش کی آنکھوں کودیکھ کراس کی بولتی بند ہو گی۔۔۔۔۔۔

میرو نے لیٹے ہی بیڈ پر ہاتھ مارتے ہوئے اپنی براکو تلاشہ اور مطلوبہ چیز ملنے پر میرو نے جھٹکے سے اپنے اوپر کمبل لیناچاہا

دانش بڑے غور سے میرو کی شرم سے گرتی پلکوں کی جھالر دیکھ رہا تھا دودھیا گالوں میں شرم حیااور خوف کی شدت اس قدر زیادہ تھی کہ میرو کا چہرہ خون چھلکانے کی حد تک سرخ ہو گیا تھا!!!!!!

میرو نے کمبل پہ ہاتھ مارتے ہوئے جلدی سے اپنے اوپر کمبل لینا چاہا تو دانش نے ہاتھ بڑھاتے ہی اس کے کمبل کو کھینچ لیا میرو نے چونک کر دانش کی جانب دیکھا۔۔۔۔

جان من تم یہاں تک اپنی مرضی سے آئی ہو لیکن جاؤ گی دانش کی مرضی سے تمہارے جسم کے ذرے ذرے پر دانش لاشاری کا حق ہے !!!!!اب سے

اور آج میں یہ حق لے کر رہوں گا میرو نے شرماتے ہوئے غیر محسوس انداز سے خود کو پیچھے کی طرف گھسیٹا جب کہ دانش میرو کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے خود میں سما لینے کی حد تک بھینچ گیا۔۔۔۔۔

میرو کا سانس اکھڑنے لگا تو اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ناخن دانش کے کندھے پر پیوست کیے درد کی ایک لہر دانش کے کندھے میں اٹھی تو وہ کچھ پل کے لیے میرو سے دور ہوا!!!!

لیکن یہ نجات صرف کچھ پل کے لیے تھی میرو کی یہ حرکت دانش کو اور جوش دلا گئی تھی اور دانش نے میرو کو بیڈ پر دھکا دیا اور خود اس پر چھا گیا۔۔۔۔۔

میں نے سوچا تھا کہ میں صرف دیکھنے کی حد تک ہی رہوں گا لیکن تمہاری یہ حد درجہ مجھ سے گریز میرے اندر کے وحشی پن کو جگا رہی ہے!!!!!

تم کیوں بھول جاتی ہو کہ تم پر دانش لاشاری کا حق ہے تم کبھی بھی مجھے خود سے دور نہیں کر سکتی چاہ کر بھی نہیں وہ اس کے منہ پر سٹاپ لہجے میں غرایا تھا!!!!

اور گرجتے بادل کی طرح اس پر برس پڑا اور اچانک ہی دانش نے اس کے ایک ابھار کی نپل کو منہ میں لے لیا میرو کی ایک چیخ کمرے میں گونجی تھی۔۔۔۔۔

دانش نے اس کے نپل کو پہلے ہونٹوں سے سہلایا اور پھر چوسنے کے انداز سے اسے پینے لگا وہ اتنی شدت سے یہ عمل کر رہا تھا کہ میرو کو لگا کہ اس کے جسم کا یہ حصہ اتر کر گر جائے گا۔۔۔۔

اس نے ایک ابھار چھوڑا تو دوسرے کو منہ میں ڈال دیا وحشی انداز سے اس نپل کو چوس رہا تھا وہ کبھی چوستا اور کبھی اس پر اپنی دیوانگی ثابت کرنے کے لیے کاٹ لیتا!!!!

اااااسی آہ سی نہیں پلیز میرو کی ایسی سسکیاں کمرے میں گونجنے لگی میرو کے دودھیا سفید رنگ کے ابھار سرخ ہو چکے تھے۔۔۔۔۔۔

کہ جیسے ابھی اس میں سے خون نکل آئے گا کافی دیر اپنا حق اس کے ابھاروں پر جمانے کے بعد دانش کے ہونٹ میرو کے سفید پیٹ پر چپک سے گئے تھے۔۔۔۔

وہ بہت نرمی سے اپنے ہاتھوں کو میرو کے پیٹ پر پھیر رہا تھا میرو سسکی تو دانش نے ایک شدت اور دیوانگی بھری مہر اس کے پیٹ پر بھی ثبت کی۔۔۔۔

درد کی شدت سے میرو نے اپنے نیچے والے ہونٹ کو دانتوں میں دبایا اور یہ بات دانش کو نہ گوار گزری تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری چیزوں کو میری اجازت کے بغیر استعمال کرنے کی؟؟؟؟؟

دانش نے ایک ناگوار نظر میرو پر ڈالی اور اس کے دانتوں سے اس کا ہونٹ آزاد کرواتے ہوئے اپنے منہ میں لیا۔۔۔

اور اسے زور زور سے کس کرنے لگا دانش کا ایک ہاتھ میرو کے بالوں میں جبکہ دوسرا ہاتھ میرو کے ٹانگوں پر چل رہا تھا !!!!!

اور یہاں میرو کی جان نکلی تھی دانش کی حرکت پر میرو کانپ کر رہ گی وہ ہل بھی نہیں سکتی تھی کیونکہ اگر ہلتی تو وہ پھر سے اس کے ساتھ حد سے زیادہ دیوانگی پر اتر آتا !!!!

وہ ابھی اسی سوچ میں تھی کہ دانش نے میرو کے ہونٹ پر کاٹا میرو نے دانش کے کندھے پر مکے مارنے شروع کر دئے !!!!!

تو دانش کو بھی اس پر ترس آگیا وہ میرو کو چھوڑے پیچھے ہوا اور مسکراتے ہوئے اس کی حالت کو دیکھنے لگا !!!!

مزید انٹرسٹنگ ناولز کے لیے آپ مجھے سبسکرائب کریں اور اگر کوئی (اپیسوڈ مس ہو جاتا ہے تو ان باکس رابطہ کر سکتے

میرو

لمبے لمبے سانس لی رہی تھی جس سے اس کے وہ سفید ابھار کبھی اوپر ہوتے تو کبھی نیچے جب وہ اوپر جاتے تو اس کے گلابی نپل جواب دانش کے کاٹنے پر سرخ ہو رہے تھے کسی پھول کی طرح کھل جاتے تھے.....

اوراس کے ابھار کھڑے ہو کر تن جاتے اور جب وہ ابھار نیچے آتے تو وہ ابھار ڈیلے ہو جاتے دانش کو میرو کی یہ حالت پاگل کر رہی تھی؟؟؟؟؟

میرو بے خبری میں دانش کے جذبوں کو اور ہوا دے گی تھی!!!!!

وہ پھر سے جھکتے ہوئے میرو کی ٹانگوں پر ہاتھ پھیرنے لگا

میرو کی برا تو دانش پہلے ہی اتار چکا تھا جبکہ میرو نے ابھی تک پینٹی پہنی ہوئی تھی!!!!

دانش نے ایک جھٹکے سے میرو کو ہاتھ سے پکڑ کر اٹھایا اور اس کی کمر کے نیچے تکیہ دینے لگا

اب سین یہ تھا کہ میرو کی کمر اونچی ہو گی تھی دانش نے جھٹکے سے میرو کی پینٹی کو اتار دیا !!!!

اب میرو ایک اندر وائر میں تھی اس کی سفید رنگت پر وہ بلیک انٹر وائر غضب ڈھا دیا تھا

دانش کی طرف سے کچھ پل کچھ نا ہونے ہر میرو نے تھوڑا سا سر اٹھا کر دانش کی طرف دیکھا اور پھر اس کی نظروں کے تعاقب میں

نہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں پلی۔۔۔۔۔۔۔۔پلیز دا۔۔۔۔نش اب

اور۔۔۔۔۔ نہیں میں۔۔۔ بر۔۔۔ برداشت نہیں کر سکو گی

۔۔۔ پلی۔۔۔۔۔۔۔پلیز دانش۔۔۔۔

تو دانش نے اس کی سنی ان سنی کرتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر اس کے جسم پر موجود وہ واحد کپڑا بھی اتار دیا۔۔۔۔

دا۔۔۔۔۔۔۔۔نش نہیں میرو کے آنسو اس کی گالوں پہ بہ رہے تھے !!!!میرو نے بمشکل اپنے جذبات کو روکا ہوا تھا

برداشت سے اس کا رنگ سرخ ہو گیا تھا ہونٹوں کو سختی سے آپس میں بھینچے وہ آخری حد پر تھی کہ دانش کو اس کی یہ حالت بہت مزہ دے رہی تھی

اخر کار دانش کو اس پر ترس آ ہی گیا

ابھی سے گھبرا گئی ہو میری جان ابھی تو پوری رات باقی ہے؟؟؟

دانش کی بات پر میرو پھر سے کانپی۔

اج کے لیے اتنا ہی باقی پھر چلو اٹھو وہ اس کو اٹھاتا ہوا واش روم میں لے گیا

اور پھر سے اسی ٹھنڈے پانی سے خود بھی نہانے لگا اور اس کو بھی نہلانے لگا

اس نے میرو کو ایک ٹائٹ ہگ کے ساتھ اپنے جسم میں سمایا میرو سردی سے کانپ رہی تھی

ایک تو اس ستمگر کے دیئے ہوئے زخم اور ایک اوپر سے ٹھنڈا پانی میرو تو جیسے آخری سانسوں پہ تھی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

دانش اس کی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا مجھے نہیں پتہ تھا میرے انتظار کا اتنا اچھا پھل ملے گا

اس نے جھکتے ہوئے میرو کے کان کے قریب سرگوشی کی تو وہ دانت پیس کر رہ گی

دانش نے اس کی گردن میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کی گردن کو اونچا کیا اور اس کے ہونٹوں کو پھر سے اپنی دسترس میں لیا

اور ایک بار پھر سے کاٹ ڈالا اااااوہ پھر سے سسکی افففففف۔۔

دانش میرو کو باہر لے کے آتا ہے اور بیڈ پر بٹھا الماری سے ٹاول لے کے آتا ہے اس کے پورے جسم کو صاف کر کے اس کو بیڈ پہ لٹا دیتا ہے اور خود بھی۔۔میرو کے ساتھ لیٹ جاتا ہے!!!

میرو جو سمجھ رہی تھی اس کی جان خلاصی ہو گئی ہے پر نہیں وہ اس کی خوش فہمی ہی رہی جب دو منٹ بعد ہی دانش دوبارہ سے اس پر کسی بھوکے شیر کی طرح جھپٹ پڑا تھا !!!!!

اور پھر ساری رات وقفے وقفے سے اس نے میرو کو ہر اینگل سے اپنے پیار اور شدت کا احساس کروایا پوری رات میرو کی سسکاریاں بند کمرے میں گونجتی رہی!!!

صبح فجر کی آذانیں ہو رہی تھی جب دانش نے میرو کی جان چھوڑی میرو کا اب پورا جسم ایسے درد کر رہا تھا جیسے کسی نے کاٹ کے رکھ دیا ہو وہ چلنے پھرنے سے بھی لاچار نظر ارہی تھی !!!!

میرو اپنے ٹوٹے بکھرے وجود کو سمیٹتی ہوئی واش روم میں جاتی ہے اور گرم پانی کھول کر اس سے اچھی طرح نہانے کے بعد باہر آ کر کپڑے پہنتی ہے اور نماز کے لیے تیاری کرنے لگی تھی !!!

زخمی ہوئے جو ہونٹ تو محسوس یہ ہوا

چوما تھا کسی پھول کو دیوانگی کے ساتھ

وہ ایک ادا سے شعر پڑتے پہلے واش روم اور پھر کمرے سے باہر نکلتا گیا۔۔۔۔۔

.... کیونکہ فجر ہونے والی تھی

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

میرا سوچنا تیری ذات تک۔۔۔۔۔۔❤

میری گفتگو تیری بات تک۔۔۔۔۔

نہ تم ملو جو کبھی مجھے۔۔۔۔۔۔❤

میرا ڈھونڈنا تجھے پار تک۔۔۔۔۔۔

کبھی فرصتیں جو ملیں تو آ۔۔۔۔۔❤

میری زندگی کے حصار تک۔۔۔۔۔۔۔

میں نے جانا کہ میں تو کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔❤

تیرے پہلے سے تیرے بعد تک۔۔۔۔۔۔

مہران شاہ کی آنکھیں خود کے سینے پر بڑھتے وزن کی وجہ سے کھلی تھیں جیسے ہی وہ اپنی آنکھیں کھولتا ہے تو ازمارے کو اپنی باہوں میں محسوس کر اک سکون سا اس کے اندر اترتا محسوس ہوا تھا۔۔۔اس کی بانہوں میں سمیٹی سوئی بالکل کوئی نازک سی گڑیا محسوس ہو رہی تھی جو رات بھر اس کی شدتیں سہتی ہوئی اب خبر سو رہی تھی !!!!

اس کے چہرے کی لالگی۔۔۔اس کی محبت کی شدت کو چیخ چیخ کر بتا رہی تھی کہ مہران۔شاہ نے رات بھر کس قدر اس کو اپنی پیار کی بارش میں بھگویا ہے !!!!

اب نیند تو مہران شاہ کو نہیں آنی تھی اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مہران شاہ کو نیند نہ آئے اور ازمارے کو وہ پر سکون سونے دے ؟؟؟؟

وہ ازمارے کے بالوں میں اپنی انگلیاں چلانے لگتا ہے اور ساتھ ساتھ بولتا ہے ؟؟؟میری جان تم کس قدر مہران شاہ کو عزیز ہو گئی ہو کاش میں لفظوں میں بیان کر سکتا اپنی محبت کو میں مہران شاہ جس نے ہمیشہ لڑکیوں سے ایک دوری بنا کر رکھی تھی۔۔۔۔ کبھی کسی کو اپنے دل میں

آنے کے اجازت نہ دی نہ جانے کیسے آپ میرے دل پر اس قدر سوار ہوئی کہ ایک نشہ سا بن گئی!!!!!

مہران شاہ کے لیے ایسے ضروری ہو جیسے کے زندہ رہنے کے لیے سانسوں کی ضرورت ہوتی ہے پیاس کو بجھانے کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے دکھ سکھ میں کسی ایسے ساتھی کی ضرورت ہوتی ہے جس سے آپ بلا جھجک اپنی ہر بات شہیر کر سکیں۔۔۔۔

ازمارے کا مہکتا بدن اس کو بار بار اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا وہ رات اس کی شدتیں سہتی ایسے ہی سو چکی تھی کپڑے پہننے کا بھی خیال اس کو نہیں آیا تھا سرخ کلر کے کمبل میں وہ لیٹی خوبصورت گورے بدن کے ساتھ وہ صبح صبح مہران شاہ کو پھر سے بہکا چکی تھی!!!

مہران شاہ جو خود کو کنٹرول کرنے میں لگا ہوا تھا آخر اپنے دل کی آواز پر لبیک کہتا ہوا دوبارہ اس کے پنکھڑیوں جیسے نازوک ہونٹوں پر جھکتا چلا گیا کافی دیر تک وہ اپنی پیاس بجھاتا رہا اس کے نرم نرم پنکھڑیوں کو کسی جام کی طرح پیتا رہا ایسے خود بھی ہوش نہ رہا کہ وہ کیا کر رہا ہے ؟؟؟؟

ہوش تو اسے تب آیا جب ازمارے اس کے سینے پر مکے مارتے ہوئے اسے پیچھے ہٹانے کی کوشش کرتی ہے لیکن وہ نازک سی ڈول اور وہ بھاری بھر کم جسم والا مہران شاہ اس کے نازک ہاتھوں کی مار کا کیا اثر ہو سکتا تھا !!!!

جب ازمارے کو لگا کہ ۔۔۔اس کے مکوں کا مہران شاہ پر اثر نہیں ہو رہا ہے تو وہ اس کے بال اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر کھینچنے لگی۔۔۔۔مہران شاہ اس کے لبوں کو چھوڑتا ہوا نا سمجھی اس کی طرف دیکھتا ہے؟؟؟

ازمارے بولتی ہے۔۔۔۔مان۔۔۔۔ نہیں کرے نا سونے دے مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔۔ نہیں "میری جان، "اب تو صبح صبح رومینٹک موڈ اون ہو چکا ہے آپ کے شاہ کا یہ تو آپ کو برداشت کرنا ہی پڑے گا۔۔۔۔ایسا بول وہ دوبارہ اس کی گردن پر اپنے لب ٹکا چکا تھا!!!!!!!

ازمارے بے بسی سے اپنے شاہ کو دیکھتی ہے۔۔۔اور دوبارہ کوئی بھی حرکت کی ہے بنا سانسیں روکے اس کی شدتوں کو برداشت کرنے کے لیے خود کو تیار کرنے لگی تھی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

مہران۔۔۔جابجا اسکی گردن کو اپنے ہونٹوں سے چھونے لگا۔ازمارے کی پکڑ اس کے بازوؤں پر مزید سخت ہو گئی تھی۔۔۔اور مہران۔۔۔کے ہونٹوں کے لمس میں بھی شدت آچکی تھی۔۔۔جسکی وجہ سے اسکا سانس بری طرح پھولنے لگا۔۔۔۔

دونوں کی سانسیں دہک اٹھی تھیں،ازمارے۔۔۔بے جان ہوتے وجود کے ساتھ لرزتی اسکے دہکتے حصار میں قید تھی۔

وہ بغیر کسی تاثر کے اسکے بالوں کو ہاتھ سے سمیٹ کر آگے کی طرف ڈالتا اس کی گردن کی پشت پر لب رکھ گیا جس پر سی کر کے وہ اسکے وجود میں چھپی۔

اسکا تنفس بگڑ چکا تھا۔اور اب اسکی کافی بری حالت تھی ایسی جیسے بن پانی کے مچھلی۔۔۔

اسے مزید ناتڑپاتے ہوئے مہران۔۔۔نے اسکی ٹھوڑی کو انگلیوں پر اٹھا کر اسکے ادھ کھلے ہونٹوں کو دیکھا اور پھر اپنی جسارتوں سے ہلکی ہلکی سیاہ سرخی والی آنکھوں میں دیکھتے وہ دھیرے سے مسکرانے کے انداز میں ہنسا تھا۔۔۔یہ چڑیل واقعی اسے اپنے بس میں کر چکی تھی۔۔۔

وہ جان چکا تھا کہ وہ بھی اس کے عشق میں پور پور ڈوب چکی تھی تبھی تو اسے اس عشق کے ذریعے اپنایا تھا۔۔پہلے جن آنکھوں میں اس کے لیے شرم ہوا کرتی تھی اب انہیں آنکھوں میں اس کے عشق کی چاہ، اسکے لمس کی چاہ، اس کی آغوش کا خمار اس بات کا واضح ثبوت تھا کہ صرف مہران۔۔۔ہی نہیں بلکہ ازمارے۔۔۔ بھی اسکی قربت کی چاہ میں جل رہی تھی۔اس دفعہ آگ دونوں طرف برابر لگی تھی۔۔۔۔

اور جب عشق کی اگ دونوں طرف لگی ہو تو پیار کرنے کا مزہ بھی خوب آتا ہے بھلا یہ بات مہران شاہ سے بڑھ کر کون جان سکتا تھا۔۔۔اسی لیے وہ موقع کی نزاکت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے۔۔۔۔لذت۔۔سے بھرپور مومنٹ انجوائے کر رہے تھے دونوں۔۔۔

شوخی شباب حسن تبسم حیا کے ساتھ

!!!..دل لے لیا ہے آپ نے کس کس ادا کے ساتھ

مہران شاہ اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے اور اسکو ہونٹوں کو چومنے لگا۔۔۔اپنے ہونٹوں میں لے کر چوسنے لگا۔۔۔۔۔ازمارے بھی اسکا ساتھ دینے لگی۔۔۔۔۔ساتھ ہی اپنے ایک ہاتھ سے ازمارے کی چھاتیوں کو دبانے لگا۔۔اسکے نپلز کو دبانے لگا۔۔

ازمارے کے ہونٹوں سے اپنے ہونٹ ہٹا کر مہران۔۔۔نے اسکے گورے گورے سینے کو چوما۔۔۔۔لذت کے مارے ازمارے کی آنکھیں بند ہونے لگیں تھیں۔۔۔وہ مہران کے سر کے بالوں میں ہاتھ

پھیرنے لگی۔۔مہران اسکے گورے ننگے پیٹ پر ہاتھ پھیرنے کے ساتھ ساتھ کس رہا تھا۔۔۔۔

معلوم اُس حُسن کا تم کو نہیں ہے_ کچھ
خم دار ہے کمر تو سینے پہ زور ہے

مے خوار ہیں جو لب تو وہ خَد گلابی ہیں
❤ اِک پیالہ ناف ہے جس کی لذت اور ہے

کچھ ہی دیر میں ازمارے نے پلٹی کھائی اور مہران کے اوپر آگئی۔۔اور جھک کر اپنے ہونٹ مہران شاہ۔۔۔کے ہونٹوں پر رکھے اور اسکو چومنے لگی۔۔۔

چند منٹ بعد ازمارے۔۔سیدھی ہو کر مہران شاہ۔۔۔کے رانوں پر بیٹھ گئی۔۔اپنے ہاتھ مہران شاہ۔۔۔کی شرٹ کے گریبان پر رکھے۔۔اور ایک جھٹکے اسے اسکی شرٹ کے بٹنوں کو توڑ کا اسکی شرٹ کھول دی۔۔ شرٹ کے نیچے مہران کا جسم ننگا تھا۔۔

وہ دونوں دنیا بھلائے۔۔۔صبح صبح ایک دوسرے میں پھر سے گم ہو چکے تھے پیار کا نشہ تھا کہ مہران شاہ کا اترنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا وہ جتنا اس میں ڈوبتا۔۔۔مزید طلب بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔

پگھل جاتی ہے قرب کی حدت سے پارسائی اکثر
وہ بھی بہک جاتا ہے جس کا ارادہ نہیں ہوتا۔

♥♥♥♥♥♥♥

ولیمے کی بہت اچھے طریقے سے تیاریاں کی جارہی تھیں دانش صبح سے ہی ادھر ادھر بھاگ دوڑ کر رہا تھا کراچی شہر کے مشہور ہال میں لال حویلی والوں کا اور دانش کا مشترکہ ولیمہ اور منعقد کیا گیا تھا جس کی تیاریاں عروج پر تھی ہر کوئی تیاری میں مصروف نظر آرہا تھا۔۔۔میرو بھی صبح سے دانش کے رنگ میں رنگی شرمائی لجائی سے اپنے ہی کمرے میں دبک کر بیٹھی ہوئی تھی اس کی تو دانش سے سامنا کرنے کے بھی ہمت نہیں ہو رہی تھی!!!!

دانش کو وہ شرمائی لجائی سی بے حد اپنے دل کے قریب محسوس ہو رہی تھی وہ کسی کام کے غرض سے اپنے کمرے میں آتا ہے تو اس کی نظر

آئینے کے سامنے اپنے بالوں میں الجھی کھڑی میرو پر پڑتی ہے جس کے لمبے گھنے سیاہ بال جو کمر سے بھی نیچے تک آرہے تھے وہ ان کو سلجھانے میں مصروف تھی لیکن بال تھے کہ سلجھنے کا نام نہیں لے رہے تھے؟؟؟

وہ اپنے ماتھے پر بل ڈالے پریشانی سے بالوں کو بار بار کنگے میں پھنسا کر سیدھا کرنے کی کوشش کر رہی تھی دانش ہولے سے مسکراتا ہوا آگے بڑھتا ہے اور جا کر میرو کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اپنے اور میرو پر اک نظر ڈالتا ہے دونوں کو کپل اس وقت دانش کو دنیا کا پرفیکٹ ترین کپل لگا تھا وہ اس کے کانوں کے قریب جھک کر سرگوشی کرتا ہے!؟؟؟

مائی لیڈی "کیا کر رہی تھی میرو دانش کو اپنے اس قدر قریب محسوس "
کر کے اپنے آپ میں سمٹ سی گئی تھی ایک تورات بھر اس کی بے
باکیاں اور شدتیں اس قدر تھی کہ میرو کی تو ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی
نظر بھر کر سامنے کھڑے خوبصورت شہزادے کو دیکھنے کی وہ اپنی پلکوں
!!!!! کو نیچے جھکا جاتی ہے

او میری مائی لیڈی "شرماتی ہوئی کتنی پیاری لگ رہی ہے دل کر رہا ہے
اس وقت میری جان بھی مانگو تو دانش لاشاری بخوشی آپ کے قدموں
میں نچھاور کر دے۔۔۔

جان کی بات پر میرو بے ساختہ پیچھے موڑتے ہوئی اس کے لبوں پر اپنے مخملی ہاتھ رکھ جاتی ہے اور فوران آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہانے لگتی ہے !!!

پلیز دانش ایسی بات دوبارہ نہ کرنا بہت منتوں اور مرادوں سے آپ کو اللہ سے پایا ہے اب تو آپ سے دوری برداشت نہیں کر سکو گی یہ کہتے ہوئے اس کے لال سرخ ہونٹ کپکپا اٹھے تھے !!!

دانش تو میرو کی اس قدر خوبصورت اظہار پر ہی مر مٹا تھا میری جان مرنا کون کمبخت چاہتا ہے زندگی جینے کا تو مزہ ہی اب آنے لگا ہے اب تو آپ کے سنگ ہی زندگی گزارنا ہے میں تو مذاق کر رہا تھا !!!!

میرو غصے سے اس کی طرف دیکھتی ہے اور اس کے سینے پر مکے برسانے لگی۔۔۔آئی ہیٹ یو "ایسا مذاق کون کرتا ہے اور پھر اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ رونے لگی تھی!!!!

دانش اس کے گرد اپنی بانہوں کا حصار بناتے ہوئے۔۔۔۔اس کے بالوں پر اپنے لب رکھ کر بولتا ہے۔۔۔اچھا "مائی لیڈی" سوری اب دوبارہ ایسی گستاخی نہیں ہو گی دیکھو میں اپنے دونوں کان پکڑ کر سوری کرتا ہوں اب معاف کر دو نا۔۔۔

وہ اپنے دونوں کان ہاتھوں سے پکڑتا ہوا کیوٹ سا فیس بناتے ہوئے۔۔؟۔میرو کو اس قدر پیار الگا تھا کہ وہ روتے ہوئے بھی ہنسنے لگی تھی۔۔۔دانش کو یہ منظر اس قدر خوبصورت لگا تھا جیسے بارش میں

اچانک سے دھوپ نکلنے لگے۔۔۔وہ اگے بڑھ کر اس کی دونوں آنکھوں پر باری باری اپنے لب رکھتا ہے اور اس کو آنسوں کو اپنے ہونٹوں سے چن لیتا ہے!!!!!

لاؤ میں آپ کے بال سلجھادوں؟؟؟

جب میرو اپنی بڑی بڑی آنکھوں کو مزید بڑا کرتے ہوئے دانش کی طرف دیکھتی ہے!!!

سچی اپ سلجھائے گے۔۔۔۔میرے بال؟؟؟

جی بالکل مائی لیڈی "اس میں کیا ہے میں ابھی اپنی جان کے بال سلجھا"
دیتا ہوں۔۔۔وہ اس کے ہاتھ سے برش پکڑے ہوے اس
کو۔۔۔دونوں بازوں پکڑ کر گھومتا ہے۔۔۔اور پیچھے اس کے بالوں
!!!!! کو سلجھانا شروع کر دیتا ہے

میرو کے بال کمر۔۔سے بھی کافی نیچے تک تھے اصل میں دانش کو بھی لمبے بال بہت زیادہ پسند تھے دانش کے فرمائش پر ہی لیے میرو نے اپنے بال بڑھانا شروع کر دیے تھے وہ شادی سے پہلے ہی اپنے بال لمبے کرنا چاہتی تھی اس لیے اس نے ہر طرح کا۔۔۔ٹوٹکا آزمانے کے بعد اپنے بالوں کو کافی حد تک لمبا کر لیا تھا!!!؛

تھوڑی ہی دیر میں دانش نے اس کے بال سلجھا دیے تھے اور برش ۔۔ڈریسنگ کے سامنے رکھتے ہوئے ہولے سے اس کے بالوں کو ایک سائیڈ سے پکڑ کر پیچھے کرتا ہے اور اس کی چمکتی خوبصورت گردن پر۔۔۔اپنے ہونٹ رکھ دیتا ہے میرو کا پورا بدن کپکپا اٹھا تھا اس کے ہونٹوں کے لمس سے۔۔۔۔مائی لیڈی آئینے میں دیکھوں ہم دونوں کا کپل کتنا پیارا لگ رہا ہے ؟؟؟؟

میرو بے ساختہ آئینے میں دیکھتی ہے تو اس کو اپنی قسمت پر رشک سا محسوس ہوتا ہے اور دل سے بے اختیار ماشاءاللہ کے الفاظ نکلتے ہیں ان کو اس کی ہی نظر نہ لگ جائے اس لیے وہ فوراً ہی پلکیں جھکا جاتی ہے

!!!!!

♥♥♥♥♥♥♥

وہ سب لوگ ہال میں پہنچ چکے تھے۔۔۔ مہمان بھی آ چکے تھے ولیمے کا فنکشن زور و شور سے جاری تھا۔۔۔۔جب دلہنوں کی ہال میں اینٹری ہوتی ہے تینوں اپنے اپنی محبوب شوہروں کے ساتھ کیٹ واک کرتی ہوئی ہال کے اندر داخل ہوتی ہیں۔۔۔تینوں نے آج سیم ڈریسنگ کر رکھی تھی۔۔آج ان لوگوں نے وائٹ کلر کی میکسی ہیں پہن رکھیں تھیں جن پر وائٹ کلر کی ہی ہلکی پھلکی جیولری کے ساتھ ساتھ بیوٹیشن کے کمال مہارت سے کیے گئے میک اپ کے ساتھ وہ سب بجلیاں گرا رہی تھیں۔۔۔۔۔

ہال میں موجود سب لوگ ان کی جوڑیوں کو سہرا رہے تھے۔۔۔وہ سبھی ایک دوسرے کے ساتھ بہت پیارے لگ رہے تھے باطشہ اور حسالہ۔۔ تو اپنے بچوں کی بلائیں لیتی نہیں تھک رہی تھیں!!!

جب اگے بڑھ کر دانش کی ماں میرو کو اپنے حصار میں لیتی ہے اور اس کا ماتھا چوم کر بولتی ہے ماشاءاللہ نظر نہ لگے میری بیٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے اور پھر وہ یہی عمل ازمارے کے ساتھ بھی کرتی ہے میرو تو اپنی ساس کے اس قدر پیار پر جھنپ سی جاتی ہے!!!!

جو بھی اس کے دل میں ساس کو لے کر ڈر تھے خیالات تھے وہ سب کے سب ایک ہی رات میں ختم ہو چکے تھے کیونکہ۔۔۔ازمارے کی ماں بے شک ایک بہت اچھی ساس اور ماں ثابت ہوئی۔۔اس نے میرو

کو بھی پورے دل سے بالکل ازمارے کی طرف اپنایا تھااور میرو نے بھی دل میں ارادہ کر لیا تھا کہ وہ بھی اس کو ازمارے کی کمی کبھی بھی محسوس نہیں ہونے دے گی اس کو بہو نہیں بلکہ بیٹی بن کر دکھائے گی؟؟؟؟

وہ سب لوگ چلتے ہوئے سٹیج پر جا کر بیٹھ جاتے ہیں مہران تو ایک پل کے لیے بھی ازمارے سے دور نہیں ہو رہا تھا اس کی اس قدر دیوانگی دیکھ کر ازمارے سب کے بیچ میں شرم سے نظر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔کیونکہ سب ہی ان کو چھیڑ رہے تھے مذاق کر رہے تھے لیکن وہ خوش بھی تھی !!!!!کہ اس کو اتنا چاہنے والا شوہر ملا ہے

اور اگر بات کی جائے اسمارہ اور ساحل شاہ کی وہ تو شروع سے ہی ایک دوسرے کے ساتھ کھلے مزاج کے تھے ان لوگوں نے اپنی شادی

والے دن بھی ڈھیٹ پن کی انتہا کی تھی۔۔۔ولیمے پر تو ان سے کچھ بھی توقع کی جاسکتی تھی خیر سے رات گئے تک ولیمے کی فنکشن جاری رہا سب نے خوشی سے بھرپور انجوائے کیا تھا اور پھر یوں ہنسی خوشی سے ولیمے کی تقریب بھی اختتام کو پہنچی تھی !!!!

میرو کا تو بہت دل کر رہا تھا کہ وہ حویلی جائے لیکن دانش نے سختی سے منع کیا تھا کہ وہ اس کو ملانے کے لیے لے جائے گا اس لیے وہ دانش کے ساتھ گھر ہی جا رہی ہے وہ منہ بسورتے ہوئے غصے کے ساتھ حامی بھر گئی تھی۔۔۔۔اور پھر باطشہ نے بھی اس کو سمجھایا تھا کہ اب اس کا سسرال ہی اس کا گھر ہے جیسے اس کی ساس اور اس کا شوہر بولے اس کو ویسے ہی کرنا ہے اس کو ایک اچھی بیٹی بن کے دکھانا ہے اور میرو سمجھ بھی گئی تھی اس لیے وہ بنا کچھ بولے اپنی ماں کی بات مانتے ہوئے دانش

کے ساتھ گھر کے لیے نکل گئی تھی اور باقی سب بھی اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھے حویلی کے لیے نکل چکے تھے!!!!!!

♥♥♥♥♥♥♥،

دانش جب کمرے میں آتا ہے تو میر وڈریسنگ کے سامنے کھڑی اپنا جیولری اتار رہی تھی کپڑے اس نے پہلے ہی چینج کر لیے تھے دانش چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ہوا میر و کے قریب آتا ہے اور پیچھے سے آکر اس کو اپنے حصار میں لے لیتا ہے!!!!

میر وجو اپنے دھیان میں ہی لگی ہوئی تھی اچانک اس افتاد پر بوکھلا کر رہ گئی تھی۔۔۔ لیکن اپنے پاس سے اٹھتی کلون کی مہک سے ایسے پتہ چل گیا تھا۔۔ کہ آنے والا کون ہے؟؟؟

!!!!! اف۔۔۔دانش آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا

اچھا تو میری چھوٹی سی جان ڈرتی بھی ہے وہ اس کی گالوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے آہستہ سی آواز میں بولتا ہے۔۔۔۔

ہاں تو جب آپ ایسے چوروں کی طرح آئیں گے تو ڈر تو لگے گا نا؟؟؟

اچھا"آج آپ کا ڈر اتارتا ہوں اور اس کو ایک لفافہ پکڑاتا ہے جاؤ یہ چینج کر کے آؤ؟؟؟

لیکن میں نے چینج کر لیا ہے نااب مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔میرو بولتی ہے۔۔۔

لیکن مجھے تو نیند نہیں آرہی میری جان اور میں آپ کے ساتھ پیار بھرے لمحات گزارنا چاہتا ہوں جاؤ جلدی سے ٹائم ضائع نہیں کرو اور ہاں نیچے کچھ بھی نہ پہننا۔۔دوبارہ اتارنے کی ضرورت پڑے گی۔۔

اچھا تو پھر میں ایسے ہی آجاتی ہوں یہ بھی تو پہنوں گی تو اتاریں گے نا آپ لیکن جیسے ہی اسے اپنے لفظوں کا ادراک ہوتا ہے وہ بھاگ کر چینجنگ روم میں بند ہو جاتی ہے۔۔۔اور پیچھے سے دانش کا چھت پھاڑ قہقہہ اس کو اچھے سے سنائی دیتا ہے!۔۔۔۔

میرو نے جیسے ہی لفافہ کھولا اس میں ایک بہت خوبصورت ساڑھی تھی ڈارک ریڈ کلر کی ساتھ میں وائٹ شوتھے ہلکی سی نارمل جیولری تھی۔۔۔

ریڈ کلر کی ساڑی سٹون سے کام کیا گیا تھا اور اس کے پلو کو بے حد نفاست سے موتیوں اور نگینوں سے سجایا گیا تھا لیکن میرو کی حیرت کی انتہا نہ رہی کیونکہ وہ ساڑھی کا بلاؤز دیکھنے کے قابل نہیں تھا پہننا تو بہت دور کی بات تھی اس کا سامنے کا گلا نہایت گہرا تھا اور جو نیچے بچا ہوا کپڑا تھا وہ بالکل ایک ڈوری کی مانند تھا!!!!

جبکہ پیچھے اس کے صرف کا سارا حصہ جا بجا ڈوریوں سے بنایا گیا تھا اور وہ بازوں کے بغیر بلاؤز تھا یہ کیسا گندا سا ڈریس ہے میں نہیں پہن سکتی وہ روہانسی ہوئے دل میں سوچتی ہے۔۔۔۔

دانش وہیں بیڈ پر بیٹھا میرو کا انتظار کرنے لگ جاتا ہے اس کو گئے ہوئے 20 منٹ ہو چکے تھے لیکن وہ ابھی تک روم سے نہیں نکلی تھی جب دانش پاس جا کر دروازہ نوک کرتا ہے میرو میری جان کتنا انتظار کروائیں گی آ جائیں اب تو انتظار نہیں ہو رہا جب میرو آہستہ سے باہر نکلتی ہے اس کی پلکیں جھکی ہوئی تھی کالے گھنے بال پوری کمر پر بکھرے ہوئے تھے سرخ کلر کی ساڑھی پہنے جس میں سے اس کا گورا پیٹ صاف صاف نظر آ رہا تھا بے شک دانش اس کا شوہر تھا لیکن اس کو اس کے سامنے بھی جاتے ہوئے شرم سی محسوس ہو رہی تھی!!!!!

بلاشبہ سرخ ساڑھی میرو کے گورے بدن پر انتہائی جچ رہی تھی دانش تو اس کو دیکھتے ہی بے قابو ہو رہا تھا وہ اگے بڑھ کر اس کو کھینچتا ہے اور اس کو اپنی بانہوں میں لے لیتا ہے!!!

جیسے ہی وہ میرو کو کھینچتا ہے میرو سیدھا اس کے سینے سے ٹکراتی ہے اس کے گھنے کالے سیاہ بال کالی گھٹا کی طرح اس کے ارد گرد پھیل جاتے ہیں۔۔۔اور دانش کو یہ منظر اتنا پیارا لگا تھا کہ وہ صدیوں یہ منظر یک ٹک دیکھتے گزار سکتا تھا۔۔۔

بہت اچھی لگتے تھے۔۔۔آدھا عشق تو مجھے تمہارے بالوں سے ہی ہے وہ میرو کے کان کے قریب سرگوشی کرتا ہے۔۔۔میرو اندر تک کانپ اٹھی تھی دانش کی گرم گرم سانسیں میرو کے کان سے ہوتی ہوئی گردن پر آرہی تھی۔۔۔

جبکہ اس کے ہونٹوں کی مسکراہٹ کو دیکھ کر میرو۔۔۔کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ظالم کتنا خوبصورت مسکراتا تھا۔۔۔دانش۔۔۔کو اپنی طرف دیکھ کر اس نے گڑبڑاتے ہوئے اپنے نظروں کا زاویہ بدلا۔۔۔

کیا بات ہے میری جان آج تو بہت پیار آرہا ہے مجھ پہ۔۔۔دانش اس کی گردن پر ہونٹ ٹکانے کے ساتھ ساتھ اس کے کانوں میں میٹھی میٹھی سرگوشیاں بھی کر رہا تھا۔۔۔دانش کے بات سن کر میرو کی لو تک سرخ

ہوئی تھی جان من ابھی اتنی سرخ کیوں آرہی ہو ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں اس نے پھر سے بے باکی کی انتہا کرتے ہوئے اس کی بیوٹی بون پر اپنے دانت گاڑے تھے۔۔۔۔۔

دانش نے۔۔۔میرو۔۔۔کو شدت سے اپنے آپ میں بھنچا اور اس کی گالوں پہ جابجا کیسنگ کرنے لگا۔۔۔میرو کی سسکی نکلتی۔۔۔

آہ۔۔۔۔وہ دیوانگی سے اس کی گردن اور ہونٹوں پہ اپنی شدتیں کو لٹا رہا تھا اب میرو۔۔۔۔سے کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اب دانش۔۔۔نے۔۔۔ایک جھٹکے سے اس کے ساڑھی کے پلو کو اس سے جدا کر دیا۔۔۔دانش۔۔۔کی اس حرکت پہ میرو۔۔۔۔کا گلہ خشک ہوا تھا تو اس سے اپنے کانپتے ہاتھوں کو دانش کو۔۔روکنے کے لیے اٹھایا

لیکن دانش۔۔۔نے ایک ہی جھٹکے میں اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنی پینٹ سے بیلٹ نکال کر باندھ دیا۔۔۔میرو نے خوف زادہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا تو۔۔۔دانش نے اسے آنکھ ماری اور پھر سے انگلی ٹریس کرتا ہوا اس کے دل کے مقام پہ لے آیا۔۔۔۔۔۔

دانش نے اس کی بلاؤز کی پیچھے کی ساری ڈوریوں کو کھینچتے ہوئے توڑ ڈالا

میرو۔۔۔اپنے آپ میں سمٹی تھی ڈوری کے ٹوٹتے

ہی۔۔میرو۔۔۔کا بلاؤز اتر۔۔۔گیا میرو۔۔۔کی سسکی کمرے میں گونجی اس کے بعد دانش۔۔۔نے اس کے ساڑھی کے نیچھے والے حصے کو بھی اتار دیا تو میرو۔۔۔پھر سے اپنے آپ میں سمٹی اب بس

!!!!!!!میرو۔۔۔کے جسم پہ برا اور پینٹی ہی تھی

دانش۔۔۔پلیز نہیں آج نہیں اور مجھے اگر تمہاری آواز آئی تو تمہارے لیے مشکلات بڑھ جائے گی دانش نے ہاتھ بڑھتے ہی اس کی برا کی ہک بھی کھول دی رواس کے سفید ابھار جیسے باہر آنے کو بے تاب تھے فورا باہر جمپ لگا کر آئے دانش۔۔۔۔کی آنکھوں میں چمک آئی تو اس نے اس کی گلابی ابھار۔۔۔کو اپنے ہونٹوں میں کے کر مسلا تو میرو۔۔۔کی سسکی پھر سے نکلی دانش۔۔۔۔اس کی سسکی پہ اس کی کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی دسترس میں لے گیا اور اس کے ہونٹوں کا جام پینے لگا اور پھر دانش۔۔۔کا میرو۔۔۔۔کے ان ابھاروں کو مسلنے میں مصروف تھا !!!!

ابھاروں کو۔۔ چھوڑ کر دانش۔۔۔نے پہلے اس کے ہونٹوں پہ کسی کی پھر ہونٹوں سے ہوتے ہوئے وہ اس کی گردن پہ آگیا گردن پہ کسی

کرنے کے بعد اس نے ایک شدت بھرا لمس اس کی گردن پہ چھوڑا تو میرو۔۔۔۔پھر سے سسکی اس کے بعد دانش۔۔۔اہستہ سے گردن سے ہوتا اس کے سینے پہ کیسنگ کرنے لگا اس کے دونوں ابھاروں کے درمیان میں کیسنگ کرتے کرتے اس نے پہلی بار ایسا لمس۔شدت سے محسوس کیا۔۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔ سسسی میرو۔۔۔۔کی چیخ کمرے میں گونجی اس کے بعد پھر سے وہ اس کے دوسرے ابھار پر کیسنگ کرنے لگا۔۔۔۔میرو۔۔۔کی سسیکیاں اس کے جوش کو مزید ہوا دے رہی تھی سینے سے ہوتے ہوئے وہ میرو۔۔۔۔کے پیٹ پر آیا اور یہاں پر جب جا کسی کرنے لگا۔۔۔۔۔

اب۔۔۔تو میرو۔۔۔کو بھی اس میں مزہ آنا شروع ہو گیا تھا وہ بھی دانش کا بھرپور ساتھ۔۔۔لگ گئی تھی دانش نے جیسے ہی میرو کی رضامندی دیکھی تو وہ اس پر جھکتا چلا گیا ساری رات اس نے اس کو اپنے پیار کے میٹھے میٹھے درد سے آشنا کروایا تھا اس نے اس کو اس قدر شدت سے اپنے آپ میں سمایا تھا کہ دو جسم یک جان ہو چکے تھے۔۔۔

جاری ہے۔۔۔۔۔

السلام علیکم

ویڈیو اچھی لگی ہو تو چینل کو سبسکرائب لازمی کر لینا تاکہ آپ لوگوں کو آگے بھی ناول کی سٹوری ملتی رہے اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا ملتے ہیں کل نیکسٹ ایپیسوڈ میں کس کس کو ناول اچھا لگ رہا ہے لائک کر کے اپنی رائے کا اظہار لازمی کیجئے گا؟؟!

Next 100 like py 🔥#عشق_طلبِ_ناول

#علی_عائشہ_رائیٹر

#43_قسط

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

مقدر مہلت دے تو یہ قصہ لکھوں گی

خود کو آپکا اور آپکو اپنا حصہ لکھوں گی۔

-

پہلے تو غلطی کا مطلب سمجھاؤں گی

پھر بے وفائی کو گناہِ کبیرہ لکھوں گی۔

-

جہاں بات ہو گی پاکیزہ جذبوں کی وہاں

محبت کو پردہ اور عشق کو سجدہ لکھوں گی۔

-

سوال اُٹھے گا جب دُعا کی طاقت پہ

تو یقین کے خانے میں معجزہ لکھوں گی۔

-

جِن آنکھوں سے دیکھتے ہیں آپ مجھ کو

اُن آنکھوں کے حُسن پہ قصیدہ لکھوں گی۔

-

کوئی مجھ سے پوچھے اگر تعارف آپکا تو

❤ آپکو خُدا سے مُلاقات کا وسیلہ لکھوں گی۔۔۔۔

اس وقت وہ امارہ۔۔۔کی کھڑکی کے پاس کھڑا اسے جہازی سائز بیڈ پر اکیلے سوئے اس کے وجود کو مکمل اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا۔۔۔

....جو لکھی ہے میرے خیالوں نے،،،خوبصورت وہ کہانی تُم ہو

چاند کی ہلکی سی روشنی میں اس کی دودھیا رنگت مزید دمک رہی تھی مگر ستم یہ تھا کے اس وقت اس کا رخ دوسری طرف تھا مگر شاید یہ اس کی نظروں کا اعجاز تھا کہ اس نے کسمساتے ہوئے رخ کھڑکی کی جانب کر

لیا۔۔۔اب وہ مکمل طور پر اس کے سامنے تھی۔۔پنک کل کی ہاف بازوؤں والی نائٹی میں وہ کوئی گلاب ہی لگ رہی تھی گرے آنکھیں بند تھیں جن پر موجود سیاہ گھنی پلکیں سایہ فگن تھیں۔۔اور کچھ آوارہ لٹیں اس کے چہرے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر رہی تھیں۔۔۔۔

فارح سلطان۔۔۔کے تمام جذبات انگڑائی لے کر بیدار ہوئے تھے۔۔۔اس کا دل کیا وہ اسے چھو کر دیکھے اس کے بالوں کو اپنی انگلیوں سے پیچھے ہٹائے جو اس کے چہرے کو چھو کر فارح سلطان۔۔۔کا دل جلا رہے تھے۔۔۔کیوں کے اس کی پرنسز کو چھونے کا حق تو وہ ہوا کو بھی نہیں دیتا تھا۔۔

تمہارے قرب کی لزّت،

میرے دِل میں اُتر کر یوں،

مجھے مدہوش کرتی ہے،

کہ جیسے سرد اور میٹھی،

ہوا کا دلنشیں جھونکا،

! جھلستی دھوپ میں گزرے

اس نے آہستہ سے کمرے میں قدم رکھا۔۔اور ایک لمبا سانس لیا جیسے اس کی مہک کو اپنے اندر اتارا ہو۔۔ براون آنکھوں میں چمک آئی تھی اب اس کا رخ بیڈ پر موجود اپنی زندگی کی طرف تھا اس نے آہستہ سے اس کے پاس نیم دراز ہوتے اس کے چہرے پر پھونک ماری تھی وہ نیند میں مسکرائی تھی۔۔۔اور فارح سلطان۔۔۔کا دل کیا اسے اپنے دل میں چھپا لے۔۔۔

I'm back my love...

فارح۔۔نے آہستہ سے اس کے کان میں سرگوشی کی

نگاہ بھٹک کر اس کی گردن پر موجود تل پر گئی تھی۔۔جسے اپنے ہونٹوں سے محسوس کرنے کی خواہش جونا جانے کب سے تھی اس پر لبیک کہتے ہوئے اس نے اپنے سلگتے ہوئے ہونٹ اس کے تل پر رکھے وہ ہلکا سا کسمسائی تھی اس سے پہلے کے وہ جاگتی فارح۔۔۔نے اپنے ہاتھ میں پکڑا رومال اس کے منہ پر رکھ دیا کیوں کہ وہ کچھ پل اسے محسوس کرنا چاہتا تھا اپنے دل کو سکون پہنچانا چاہتا تھا جو کہ اس کے جاگتے نا ممکن تھا!!!!

تیرا ملنا ایسا ہے جیسے کسی نے

!!!ساری کائنات کا سکون میری ہتھیلی پر رکھ دیا ہے

فارح۔۔۔نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے سامنے کیا اور اس کے ہونٹوں پر جھک کیا کافی دیر اپنے دل کی خواہش کو پورا کرنے !!!کے بعد اس نے اسے اپنے سینے میں بھینچا اور وہیں لیٹ گیا

" تمھاری آغوش پھولوں کا وہ بستر ہے
جس کی لمس کیلئے سارا جہاں وارا جا سکتا ہے
"جہاں صدیاں گزاری جا سکتی ہیں
جہاں زمانوں کی تھکن اُتاری جا سکتی ہے

پرنسز تم سے دوری عذاب لگتی ہے دل کرتا ہے تمہیں اپنے سینے میں چھپالوں مگر پھر ڈر جاتا ہوں کہ تم میری جنونیت اور دیوانگی کیسے برداشت کرو گی۔۔تم یہ نے سمجھنا میں نے تمہارا فائدہ اٹھایا ہے تم فارح سلطان۔۔۔کی امانت ہو اور بہت جلد میرے پاس ہو گی۔۔اور اگلی ملاقات میں تمہارے ہوش میں ہی تمہارے ہوش ٹھکانے لگاؤں گا!!!

ذرا سا بھی نہیں دیکھا کسی اور کو۔۔۔

تجھے پا کر ایسا خود غرض ہو گیا میں۔۔

وہ اسے اپنے سینے پر لٹائے آہستہ آہستہ سرگوشی کر رہا تھا جیسے اپنی صفائی پیش کر رہا ہو

اور پھر آہستہ سے اسے بستر پر لٹا کر لحاف اس کے اوپر درست کرتے وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی واپس چلا گیا

♥

ساحل شاہ۔۔اج جلدی آفس سے گھر واپس آگیا تھا جیسے ہی وہ کمرے میں قدم رکھتا ہے اسمارا کو دیکھ کر اس کی دن بھر کی تھکن اڑن۔۔ چھو ہو گئی تھی وہ مسکراتے ہوئے اس کے جانب قدم بڑھاتا ہے اسمارہ بھی اس کو دیکھ کر گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھی تھی۔۔۔

اسمارا اس کو دیکھتے ہوئے اس کے لیے پانی لینے کی غرض سے کچن میں جاتی ہے تھوڑی دیر بعد اس کی واپسی ہوتی ہے تو اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی۔۔۔وہ ساحل شاہ کی طرف پانی کا گلاس بڑھاتی ہے جسے ساحل شاہ ۔۔ مسکراتے ہوئے تھام لیتا ہے اور وہی صوفے پہ بیٹھ کر پانی پینے لگا تھا۔۔۔۔

اسمارا جا کر بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔ساحل شاہ۔۔خالی گلاس سامنے پڑے ٹیبل پر رکھتا ہے اور قدم اسمارہ کی طرف بڑھاتا ہے۔۔۔

اسمارا نے بھی اس کی جانب دیکھا اور بیڈ سے اٹھی ساحل شاہ۔۔آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کی جانب بڑھ رہا تھا اور پھر اس کے قریب پہنچ کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اس کی گردن پر بوسہ دیا۔۔۔اسمارہ۔۔۔نے

فوراسے اس کی کمر کے گرد اپنے ہاتھ باندھے لیے کافی دیر اس کی دودھیا شفاف کردن کی خوشبو اپنے اندر اتارتا ساحل شاہ۔۔اس سے دور ہوا اور بیڈ پر لیٹنے کے انداز میں بیٹھا اسے بغور دیکھنے لگا؟؟؟؟

اسمارا۔۔ بھی جلدی سے اس کے پاس ہی بیٹھ گئی اور خاموشی سے اپنے ہاتھوں کو گھورنے لگی جبکہ اس کی گردن ساحل شاہ کے لمس سے دہک رہی تھی۔۔۔

ساحل شاہ نے۔۔۔اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے لبوں سے لگایا اسمارہ کی جانب سے ہلکی سی مزاحمت ہوئی تھی مگر یہاں پرواہ کسے تھی۔۔۔

آپ جانتی ہیں میں نے بچپن سے سن رکھا تھا میاں بیوی ایک دوسرے کا سکون ہوتے ہیں مگر میرے ارد گرد جتنے بھی میرڈ کپل ہیں۔۔سب کی زندگی دیکھ کر مجھے لگتا تھا یہ سب جھوٹ ہے مگر جب سے آپ میری زندگی میں آئی ہیں آپ کی زات سے ملنے والا یہ سکون مجھے کسی اور ہی جہاں کا باسی بناتا ہے۔۔۔

ساحل نے یہ کہتے ہی اس کے کانوں کے قریب سرگوشی کی

اس سے پہلے کہ وہ ایک بار پھر اسمارہ کی گردن پر جھکتا اسمارہ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے خود سے دور کیا اور نظریں جھکاتی اپنے لبوں کو کاٹنے لگی۔۔۔ساحل شاہ۔۔کو اس کی یہ ادا جان لیوا لگی وہ مدہوش سا ہونے لگا۔۔اس نے جلدی سے اپنی شرٹ اور ویسٹ اتاری اور آگے بڑھتا۔۔اسمارہ کو اپنی گود میں اٹھائے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا؟؟؟؟

اسمارہ گھبراتی شرماتی بنا کچھ بولے اسے اس کی من مانیاں کرنے دے رہی تھی ساحل نے اس کے گال پر ہاتھ پھیرتے لبوں سے چومنا شروع کیا اس کے لمس پر اسمارہ کانپ اٹھی۔۔۔

سا_____حل_____اسمارہ نے ساحل کو سسکتے ہوئے پکارا ساحل !!! شاہ دھیما سا مسکرایا

جانتی ہیں "جانم سائیں "آپ میری سانسوں میں نشہ بن کر مہکتی ہیں
آپ کی چاہ میرے اندر خون بن کر دوڑتی ہے آپ کی خوشبو ساحل شاہ
!!!کو پاگل کر دیتی ہے

گلے لگائیں گے تیرے لبوں کو چومیں گے
!!!...تجھے بتائیں گے خوشبو وجود رکھتی ہے

ساحل نے اس کی گردن پر انگلی پھیرتے کہا اور پھر اپنے دانتوں سے اس کی گردن پر لو بائٹ بنایا اسمارہ کی ایک اور سسکی نکلی مگر بجائے اسے دور کرنے کے اسمارہ نے ساحل کی برہنہ کمر کو دبوچ لیا اور اس کے
!!!کندھے پر بائٹ کیا

میری معصوم بیوی جان اپنی دودھیا گردن پر میرا لمس محسوس کرتے ہی اتنی جنگلی کیوں ہو جاتی ہیں؟

ساحل شاہ نے اسمارہ کے دھڑکنوں پر جھکتے کہا اس سے پہلے کہ وہ اسمارا کے سینے کی دھڑکنوں کو چھوتا ان کے کمرے کا دروازہ ناک ہوا ساحل منہ بناتا۔۔اسمارہ کی جانب دیکھنے لگا۔۔اسمارہ۔۔کو اس کا یہ انداز دیکھ کر بہت ہنسی آئی!!!

_____ جائیں

اسمارہ نے اسے دروازہ کھولنے کو کہا

_____ آپ گود سے نکلیں گی تو ہی جاؤں گا ناں

ساحل نے مدہوش کن لہجے میں کہا تو اسمارہ کو اپنی پوزیشن کا احساس ہوا وہ اس کی گود سے اٹھتی بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی!!!

ساحل شاہ جیسے ہی دروازہ کھولتا ہے تو دروازے پر ملازمہ کھڑی تھی۔۔۔صاحب جی۔۔۔بی بی جی۔۔۔کہہ رہی ہیں کہ آکر کھانا کھا لیں۔۔۔۔ساحل شاہ کو ملازمہ پر۔۔ان کے رمینٹک موڈ سپول کرنے پر غصہ تو بہت آیا پر وہ غصہ پی جاتا ہے!!!

لیکن چونکہ کھانے کا وقت تھا وہ خود کو نارمل کرتے ہوئے بولا؟؟؟

مما سے بولو ہم لوگ باہر ڈنر۔۔کرنے جائیں گے آپ لوگ کھانا کھا

لیں جی صاحب جی۔۔۔ملازمہ جیسے ہی جاتی ہے۔۔ساحل شاہ

دروازہ۔۔۔دوبارہ بند کرتا ہوا فوراً اسمارہ کے پاس آکر بیٹھ جاتا ہے!!!

ایک بات پوچھوں جی میری جان پوچھو آپ کے آفس میں خوبصورت

لڑکیاں بھی کام کرتی ہیں کیا؟؟؟

یہ آج میری جانم سائیں کو یہ سوال پوچھنے کا خیال کیسے آیا؟؟

نہیں وہ میں بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی!!!

...ہاں کام کرتی ہیں لڑکیاں بھی کرتی ہیں

کیاان میں کوئی خوبصورت لڑکی بھی ہے۔۔۔

آپ سے زیادہ پیاری تو کوئی بھی نہیں ہو سکتی مگر۔۔۔۔ہوٹ۔۔اینڈ۔۔۔ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ اس کی نظر اسمارہ پر پڑتی ہے۔۔۔۔

مگر؟اسمارہ نے غصیلی نظروں سے اس کی جانب دیکھا جب ساحل شاہ ۔۔کا ہاتھ جو کہ اس کی کمر پر رینگ رہا تھا آہستہ آہستہ اسمارہ کندھے پر گردش کرنے لگا۔۔۔

مگر میری بیوی سے زیادہ ہاٹ اور سیکسی فگر کسی کا نہیں ہے _____

ساحل شاہ۔۔۔نے اسمارہ۔۔کے کندھے سے شرٹ سرکاتے اس کے کندھے کو برہنہ کیا اور اس کے لمس پر اسمارہ۔۔کانپنے لگی !!!

ساحل۔۔۔نے اسمارہ۔۔۔کے دونوں کندھوں سے شرٹ سرکائی اور اب اس کی دودھیا شفاف گردن پر اپنے لب رکھے جا بجا اسے بوسہ دیا اسمارہ۔۔۔نے ساحل شاہ۔۔۔کی شرٹ جکڑ لی ساحل شاہ نے اسمارہ ۔۔۔کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے اور اپنی شرٹ سے دور کیے اور اگلے ہی پل وہ اپنی شرٹ اتار کر پھینک چکا تھا !!!!

اسمارہ نے اس کے مضبوط کسرتی جسم کو بغور دیکھا تو شرما گئی اسمارہ کی نظر ساحل کے گلے میں موجود چین پر پڑی تو بچپن کی خوبصورت یاد اس کے ذہن میں گردش کرنے لگی اسمارہ۔۔۔کی آنکھیں نم ہونے لگی ساحل شاہ۔۔۔نے اس کی آنکھوں کی نمی کو اپنے ہونٹوں پر چن لیا اور اسمارہ۔۔۔۔وہ وہیں بیڈ پر اس پوزیشن میں لیٹ گئی کہ ساحل شاہ ۔۔اس پر مکمل جھکا ہوا تھا جبکہ اسمارہ اس کی چین کو اپنے ہاتھوں میں جکڑ چکی تھی۔۔۔۔۔

_____ ٹوٹ جائے گی یہ جانم سائیں

ساحل نے اسمارہ کے کان میں سرگوشی کرتے کہا؟؟؟؟

_____ مجھے پسند ہے یہ

اسمارہ نے اس کے گلے میں پہنی چین پر نظر جمائے کہا

میری باڈی پسند ہے یا چین؟

ساحل نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرتے کہا۔۔۔

_____ دونوں

اسمارہ نے سرگوشی کرتے کہا اس کا دل چاہ رہا تھا وہ آج ساحل کے ساتھ ہر حد پار کر دے اس لیے اس نے ساحل شاہ۔۔۔ کو نہیں روکا تھا

!!!!

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ساحل نے اسمارہ۔۔۔کے چہرے پر جابجا بوسہ دیا اور پھر اس کے پنکھڑی کی مانند لبوں پر جھکتا اس کے ہونٹوں کا رس پینے لگا دونوں کی سانسیں ایک دوسرے میں الجھی ہوئی تھی۔۔۔اسمارہ۔۔۔کو جیسے ہی اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا اس نے ساحل شاہ۔۔۔کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے دور کرنے کی کوشش کی !!!!

ساحل شاہ۔۔۔اس سے دور ہٹتا گویا ہوا؟؟؟

کیاہواجانم سائیں ____ ابھی تومیں نے کچھ کیاہی نہیں آپ کاسٹیمنا ____ جواب دے گیا

ساحل شاہ۔۔۔نے ایک آنکھ دباتے کہااسمارہ اس کی زومعنی بات کو سمجھتی بلش کرنے لگی !!!

انتہائی چھیڑے ہیں آپ شاہ ____ جائیں میں آپ سے کوئی بات نہیں ____ کرنے والی

اسمارہ نے اسے سینے پر تھپڑ مارتے اپنارخ پھیر لیا

یہ چھیپڑاکیاہوتاہے؟

ساحل نے اس کی پشت پر نظر ٹکاتے کہا۔۔

___ بیہودہ حرکتیں کرنے والے

شکل سے شریف اور حقیقت میں ایک نمبر کے خراب آدمی___

_____ بے شرم

اسمارہ نے اس کی شان میں قصیدہ پڑھنا شروع کیا

____ ارے جانم سائیں۔۔۔۔اتنی تحقیق کی آپ نے مجھ پر ویری گڈ

ساحل نے ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے کہا اور پھر ہنستا ہوا اسمارہ کو اپنے اوپر گرا گیا تھا۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

امو۔۔۔جیسے ہی صبح سو کر اٹھتی ہے اس کو اپنے آس پاس ایک خوشگوار سی مہک سی محسوس ہوتی ہے اس کو سمجھنے میں ایک پل بھی نہیں لگا تھا کہ ایسی خوشبو کون لگاتا ہے۔۔۔لیکن وہ یہاں کیسے آسکتا ہے یہی سوچ سوچتے اس نے اپنے اندازے کو غلط قرار دیتے ہوئے فریش ہونے کی غرض سے بیڈ سے اٹھنے لگتی ہے۔۔۔۔

ابھی وہ بیڈ سے اپنی ٹانگیں نیچے کرتی ہے کہ اس کو بیڈ پر ایک چین گری نظر آتی ہے جس پر اے ایف لکھا ہوتا ہے اب تو اس کا شک یقین میں بدل گیا تھا۔۔۔

لیکن مجھے پتہ کیسے نہیں چلا میں اتنی گہری نیند میں کیسے سو۔۔۔سکتی ہوں وہ خود سے ہی باتیں کرتی ہوئی چین کو دیکھتی جا رہی تھی اس چین سے اس کی بہت ساری یادیں جڑی ہوئی تھی کیا کیا نہیں یاد آیا تھا !!!!

اور آنکھوں سے پل بھر میں آنسو جھڑنے لگے تھے۔۔اس ستمگر کی یادیں۔۔۔پیار۔۔۔محبت۔۔۔گزرے ایک ایک۔۔۔لمحہ۔۔۔اس !!!کی آنکھوں کے سامنے کسی فلم کی طرح چلنے لگے تھے

خوب سارا رو لینے کے بعد وہ چین کو اٹھاتی ہے اور اپنے لوکر میں رکھ دیتی ہے۔۔۔اور۔۔۔فریش ہونے کے لیے الماری سے کپڑے لیتے ہوئے واش روم میں گھس جاتی ہے۔۔۔۔

جب ہم کسی سے محبت کرتے ہیں تو ہم پہلے ہی اپنا سکون اس شخص کے حوالے کر دیتے، بعد میں وہ محبت تو منہ پر مار دیتا لیکن سکون واپس نہیں کرتا۔۔۔100)

تھوڑی دیر بعد وہ فریش ہوتی آئینے کے سامنے آکر کھڑی ہوتی ہے اور بالوں کو خشک کرنے لگی۔۔۔وہ آفس جانے کے لیے تیار ہوتے ہوئے نیچے آتی ہے تو سب لوگ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کرنے میں مصروف تھے!!!

السلام علیکم ایوری ون

وہ سب کو سلام کرتی ہے تو سب اس کو مسکراتے ہوئے جواب دیتے ہیں !!!

کتنا گھر سونا ہو گیا ہے نا ممما اسمارہ کے جانے سے امارہ چیئر کھینچتے ہوئے بیٹھتی ہے اور ساتھ ہی اسمارہ کی کمی کو محسوس کرتے ہوئے بولتی ہے !!!!

جب انوشے بیگم بولتی ہے۔۔۔اللہ ہماری اسمارہ کو اپنے گھر میں خوش رکھے بس اب تو یہی دعا ہے کہ اللہ جلد سے جلد میری امو" کی بھی۔۔۔ زندگی میں خوشیوں کے رنگ بھر دے۔۔۔جب امارہ۔۔۔پہلی بات پر مسکراتے ہوئے دوسری بات پر سنجیدہ سی ہو جاتی ہے !!!

امتثال شاہ اور حسالہ۔۔۔کی نظریں بے اختیار امارہ۔۔کی طرف اٹھتی ہیں۔۔۔جس کا پل بھر میں چہرہ بجھ سا گیا تھا !!!!

دونوں کے دل کو کچھ ہوا تھا نہ جانے ان کی بیٹی کی زندگی میں خوشیاں کب لوٹنی تھی۔۔۔لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ قسمت نے امارہ۔۔۔کی زندگی میں بھی رنگ بھرنے کا سوچ رکھا ہے وہ دن دور نہیں ہے جب امارہ شاہ کے چہرے پر بھی نہ ختم ہونے والی مسکراہٹ نے اپنا ڈیرا جما لینا تھا؟؟؟؟

بابا آج مجھے سائیڈ ایریا جانا ہے سلطان کے ساتھ وہاں پہ ایک پروجیکٹ کے سلسلے میں میٹنگ رکھی ہے تو اگر آپ کے پاس ٹائم ہے تو آپ چلیں گے میرے ساتھ؟؟؟

سوری پرنسس "مجھے آج افس کے کام کے سلسلے میں دوسرے شہر میں جانا آپ ایسا کرو آپ اکیلی چلی جائیں؟؟؟

اوکے بابا۔۔۔۔ چلیں پھر ٹھیک ہے میں آفس کے لیے نکلتی ہوں کافی لیٹ ہو گیا ہے آپ بھی جلدی ایئے گا اوکے۔۔۔

دوسرے شہر تو ایک بہانہ تھا بات دراصل یہ تھی امتثال شاہ)

۔۔۔فارح۔۔سلطان اور امارہ کو زیادہ سے زیادہ اکیلے رہنے کے لیے ٹائم دے رہا تھا تاکہ۔۔۔۔ان لوگوں کے جو بھی گلے شکوے ہیں وہ ختم ہو جائیں۔۔امارہ کا۔۔۔فارح۔۔سلطان کے ساتھ دو سال پہلے ہی

نکاح ہو چکا تھا۔۔ مگر۔۔۔ایک غلط فہمی کی بنیاد پر ان کا رشتہ اس نہج پر پہنچ چکا تھا کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے تھے)

لیکن اب جب فارح۔۔ سلطان کو اپنی غلطی کا احساس ہے وہ اس رشتے کو دوبارہ شروع کرنا چاہتا تھا تو اس نے اس سلسلے میں امتثال شاہ سے بھی بات کی تھی پہلے تو امتثال شاہ اس کی بات مانتا ہی نہیں ہے۔۔۔ لیکن اس کی منتیں کرنے اور بار بار ایک موقع مانگنے پر امتثال شاہ۔۔نے اس کو یہ بول دیا تھا کہ وہ امارہ۔۔ کو منا سکتا ہے تو منا لے ہمیں بھی اپنی بیٹی اس حالت میں اجڑی ہوئی اچھی نہیں لگتی!!!

امتثال شاہ بھی اچھے سے جانتے تھے کہ امارہ کی خوشیاں فارح سلطان سے ہی جڑی ہیں اور اونچ نیچ تو ہر رشتے میں ہوتی رہتی ہیں یوں چھوٹی چھوٹی بات پر رشتے توڑے بھی تو نہیں جا سکتے نہ۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

دانش جیسے ہی گھر آیا۔اسے۔۔کچن میں سے ہنسنے کی آوازیں آ رہی تھیں ۔۔۔۔وہ خوشگوار موڑ کے ساتھ کچن کی جانب قدم بڑھاتا ہے

مگر۔۔۔جیسے ہی وہ کچن کے دروازے کے پاس پہنچتا ہے تو سامنے والا منظر دیکھ کر اس کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔۔وہ اپنا پیٹ پکڑے ہنس ہنس کر لوٹ پھوٹ ہو رہا تھا!!!!

جب وہ دونوں ساس بہو۔۔۔ حیرت اور غصے کی ملے جلے جذبات سے اس کی طرف دیکھتی ہیں۔۔

کیا ہوا آپ دونوں ایسے کیوں مجھے دیکھ رہی ہیں مجھے آپ لوگوں کے تیور ٹھیک۔۔ نہیں لگ رہے ؟؟؟

آپ ہنس کیوں رہے ہیں ہم پر میرو منہ بسورتے ہوئے بولتی ہے ؟؟

اپنی حالت دیکھو کیا لگ رہی ہے بالکل ہی کوئی چڑیل لگ رہی ہے۔۔مانا آپ کو میک اپ کرنے کا شوق ہے لیکن آٹے کے ساتھ میک اپ کرنے کا شوق کب پیدا ہو گیا۔۔یہ مجھے سمجھ نہیں آ رہی دانش !!!اس کا مذاق اڑاتے ہوئے بولتا

آپ نے مجھے چڑیل کہا تو اور کیا کہوں؟؟اماں دیکھیں اس کی طرف

!! آپ کی لاڈلی بہو.. کیسی لگ رہی ہے

خبر دار۔۔۔دانش اب اگر تو ں۔۔۔نے میری بہو کے بارے میں کچھ بھی بولا تو اتنی پیاری تو ہے میری بیٹی دانش کی ماں میرو کی تھوڈی کو !!!! چھوتے ہوئے پیار سے بولتی ہے اور میرو کھلکھلا اٹھی تھی

لیکن یہ کچن میں کر کیا رہی ہے دانش سوالیہ نظروں سے دونوں کی طرف دیکھتا ہے؟؟؟

آپ کو نہیں پتہ شادی کے بعد لڑکی سب کے لیے میٹھی ڈش بناتی ہے تو میں وہی بنانے لگی تھی۔۔ لیکن مجھے سمجھ ہی نہیں آرہی تھی میں کیا بناؤں۔۔۔ پھر میں نے نیٹ پر سرچ کیا تو مجھے کھیر بنانے کا ائیڈیا آیا بس اسی کے لیے میں چاول نکالنے لگی تھی چاول تو نہیں نکلے لیکن آٹا سارا کا سارا میرے اوپر گر گیا میر وروہانسی ہوئے جواب دیتی ہے!!!

...وہ آٹے میں لت پت کوئی بھوت چڑیل لگ رہی تھی

کوئی بات نہیں بیٹا ہو جاتا ہے اور ضروری تو نہیں تھا کہ آپ میٹھا بناؤ میری بیٹی نے سوچ لیا تھا یہی کافی تھا چلو اب جاؤ جا کر فریش ہو جاؤ دانش آیا ہے۔۔۔ دانش جاؤ تم دونوں کمرے میں جاؤ میں خود یہ سب کچھ سمیٹ لوں گی دانش کی ماں بولتی ہے!!!

نہیں۔۔۔ نہیں ماں۔۔۔میں صاف کر لیتی ہوں پھر جا کے فریش ہو جاؤں گی۔۔(اصل میں دانش کی ماں نے ہی میرو کو ماں بولنے کے لیے کہا تھا میرو تب سے۔آنٹی نہیں ماں ہی بولتی تھی)

بیٹا آپ جاؤ آپ کے یہی تو دن ہے ایک دوسرے کے ساتھ گزارو پھر کام ہی کرنے ہیں جاؤ اب میں کر لوں گی وہ زبردستی میرو۔۔کو دانش۔۔۔کے ساتھ بھیج دیتی ہے۔۔۔دانش اور میرو کمرے میں چلے جاتے ہیں اور دانش کی ماں پھر صاف صفائی کرنے میں لگ گئی تھی !!!!

وہ لوگ جیسے ہی کمرے میں آتے ہیں دانش پھر سے ہنسنا شروع ہو چکا تھا جب میر ولڑا کا عورتوں کی طرح دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے دانش کی جانب بڑھتی ہے؟؟؟

کیا مسئلہ ہے آپ کو آپ کیوں میرا مذاق بنا رہے ہیں؟؟؟

دانش "اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک لے جاتا ہے اور ڈرنے کی ایکٹنگ" کرتے ہوئے بولتا ہے.. سوری میری جان میری اتنی مجال کہ میں اپنی جان سے بھی پیاری بیوی کا مذاق اڑاؤں۔۔۔

بس تمہاری شکل ہی ایسی لگ رہی ہے کہ ہنسی خود بخود ہی ہونٹوں سے نکل رہی ہے حالانکہ میں ہنسنا۔۔چاہتا نہیں ہوں یہ بولتے ہوئے وہ پھر

ہنسنے لگا۔۔۔کہ اور میرو پیر پھٹکتی ہوئی الماری سے اپنے کپڑے لیتی ہے اور واش روم میں گھس جاتی ہے!!!!

دانش نفی میں سر ہلاتے ہوئے اپنی واچ اتار کر ڈریسنگ پر رکھتا ہے اور بیڈ پر بیٹھنے۔کے انداز میں لیٹ کر آنکھیں موند لیتا ہے میرو کو دیکھتے ہی اس کے دن بھی بھر کی تھکن اتر جاتی تھی..بے شک اللہ تعالی نے من پسند عورت میں ہی مرد کا سکون رکھا ہے!!!!!

میرو نہا کر فریش سی باہر آتی ہے اس نے اپنے بال ٹاول سے لپیٹ رکھے تھے۔۔میرو۔۔دانش کو ایک گھوری سے نوازتی ہوئی آئینے کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی۔۔۔اور اپنے بالوں کو ٹاول کی قید سے ازاد

کرنے لگی۔۔جیسے ہی وہ بالوں کو ٹاول سے نکالتی ہے کالے گھنے بال ناگن کی طرح اس کی کمر پر رینگنے لگے تھے۔۔

بالوں سے۔۔۔پانی کسی آبشار کی طرح نکل کر اس کی نازوک کمر گیلی کرتا جارہا تھا۔۔۔کمر گیلی ہونے کی وجہ سے اس کے کپڑے اس کی کمر کے ساتھ چپک گئے تھے۔۔۔دانش کی نظر میں جب یہ منظر آیا تو اس کے سوئے جذبات اٹھ کھڑے ہوئے تھے!!!

میرو کو بھی پتہ نہ چلا کہ وہ بے خبری میں دانش کے سوئے ہوئے جذبات کو ہوا دے چکی ہے!!!

وہ بالوں میں برش کرنے لگی تھی کہ دانش جو میرو۔۔کی طرف دیکھ رہا تھا اپنے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے قریب آتا ہے اور آتے ہی۔۔۔میرو۔۔کو دونوں کندھوں سے پکڑ کر پیچھے سے ہی اس پر جھک جاتا ہے۔۔میرو۔۔۔ ....نکھری نکھری دانش کے دل کو لبھا رہی تھی

دانش اس کے گردن پر اپنے ہونٹ ٹکا دیتا ہے اور اس کے جسم پر پڑے قطروں کو اپنے ہونٹوں سے چننے لگا تھا دانش کے لمس پر میرو اندر تک کانپ اٹھی تھی۔۔۔بیوی ایسے میرے سامنے نہیں آیا کرو میں اپنے جذبات پر کنٹرول نہیں کر سکتا آخر بندہ ناچیز کب تک کنٹرول کروں۔۔۔

اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے ایک جھٹکے سے اس کو سیدھا کرتا ہے اور میرو۔ کو سنبھلنے کا موقع دیے۔۔بنا دانش کسی کالی گھٹا کی طرح اس کے پنک پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں پر جھک گیا تھا میرو نے تھوڑی سی مذمت کرنی چاہی۔۔ لیکن دانش نے اس کے دونوں ہاتھوں کو پیچھے پش کر کے جھگڑ لیا تھا میرو بے بس سی دانش کے سہارے پر کھڑی اس کی منمانیاں برداشت کرنے لگی تھی!!!!

دانش کافی دیر تک اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کے ساتھ مسلنے میں لگا رہا اور پھر۔ آہستہ آہستہ دانش۔ کا ہاتھ میرو کے شرٹ کے اوپر سے ہی اس کے تنے ہوئے ابھاروں پر پھیرنے لگا تھا میرو کے اندر بجلیاں سی تھرک اٹھی تھیں؟؟؟

عجیب سا سرور میرو کی رگ رگ میں بسنے لگا تھا وہ مدہوشی کی حالت میں۔۔اپنی دونوں آنکھیں بند کر گئی تھی دانش۔۔میرو۔۔ایک نظر دیکھ کر دیھما سا مسکراتا ہے اور پھر اور نیچے جھکتا ہوا شرٹ کے اوپر سے ہی اس کے دونوں ابھاروں۔۔۔پر باری باری اپنا لب رکھتا ہے۔۔۔ !!!!چھوٹے چھوٹے تنے ہوئے۔۔ابھار۔۔۔دانش کی کمزوری تھے

جو دانش کی لمس سے اکڑ کر کھڑے ہو چکے
تھے۔۔دانش۔۔میرو۔۔کے۔۔تنی ہوئی دھڑکنوں کو۔۔اپنے ہاتھ میں پکڑ کر مسلنے لگا تھا۔۔اور میرو مزے کی لذت سے سسکاریاں لے رہی تھی!!!!

کچھ۔بعد دانش۔۔اس کی شفاف چمکتی دودھیا گردن پر آتا ہے اور اس کے اوپر اپنے بوسوں کی بارش کر دیتا ہے!!!

دا۔۔۔۔نش پلیز بس کریں نہیں میری جان۔۔۔میرا سکون ہو آپ۔۔مجھے کچھ پل سکون سے گزارنے دو دانش۔۔۔میرو۔۔کے ہونٹوں کو اپنے انگوٹھے سے مسلتے ہوئے بولتا ہے۔۔۔دانش کی گرم سانسیں۔میرو اپنے چہرے پر اچھے سے محسوس کر رہی تھی!!

وہ دونوں ایک دوسرے میں مکمل طور پر گم ہو چکے تھے دانش کبھی اس کی گردن پر اپنے لب رکھتا تو کبھی اس کے کان لو کو کاٹ لیتا دانش کی گرم سانسیں میرو اپنے چہرے پر صاف محسوس کر رہی تھی جس سے اس کے اندر بھی جذباتوں نے انگڑائی لینا شروع کر دی۔۔۔وہ مدہوش

ہوتی ہوئی دانش کی کمر پر اپنے ہاتھ پھیرنے لگی۔۔تو کبھی اس کے بالوں میں اپنے انگلیاں پھنسا لیتی وہ دونوں ایک دوسرے میں گم ہو گئے تھے کافی دیر وہ آئینے کے سامنے کھڑے ہی اپنے جذبات کو تسکین پہنچاتے رہے لیکن جذبات تھے کہ ابل ابل کر باہر آنے کو بے تاب تھے !!!!

دانش میرو کو ایسے ہی گود میں اٹھاتا ہے اور لے جا کر بیڈ پر سیدھا لٹا دیتا ہے میرو جواب مکمل اس کے پیار کی بارش میں بھیگنے کو تیار تھی وہ بیڈ پر سیدھی لیٹی اپنی باہیں وا کرتی ہے دانش اس کی اس ادا پر مر مٹا تھا۔۔وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا ہوا شرٹ کو اچھال کر صوفے پر پھینکتا ہے اور سیدھا آ کر میرو پر لیٹ جاتا ہے میرو پر لیٹتے ہی وہ اس کے چہرے پر جا بچا اپنے لب رکھتے ہوئے۔۔ایک ایک کر کے سب پردے گراتا جا رہا تھا !!!!

جاری ہے۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

السلام علیکم ریڈرز

امید ہے ہمیشہ کی طرح آج کے اپیسوڈ بھی آپ لوگوں کو اچھی لگی ہو گی۔۔اپیسوڈ اچھی لگی ہو تو چینل کو سبسکرائب لازمی کیجئے گا اور ویڈیو کو لائک کر دینا کل امارہ اور فارح سلطان اسپیشل اپیسوڈ ہو گی تو ملتے ہیں کل نیکسٹ اپیسوڈ میں تب تک کے لیے اللہ حافظ چینل کو سبسکرائب کر نا مت بھولیے گا اتنی محنت سے اپیسوڈ لکھتی ہوں آپ لوگوں کے

لیے تو مجھے میری محنت کا ثمر تو دیا کریں

😍😍#ناول_طلبِ_عشق

رائیٹر_عائشہ_علی#

قسط_44#

#Amara_farah_Sultan_special 🙈

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

جانے کیوں انتظار کرتے ہیں

شمع کے ساتھ ساتھ جلتے ہیں

تیری یادیں ہمیں ستاتی ہیں

تیرے غم آنسوؤں میں ڈھلتے ہیں

دوررہ کے بھی میرے پاس ہے تو

میری سانسوں میں ہے تیری خوشبو
نیند کے بدلے میری آنکھوں میں
آنسوؤں کے چراغ جلتے ہیں

تیرے قدموں سے دور ہو کے صنم
اپنی نظروں سے گر گئے ہیں ہم
کیا ستم ہے کہ مل نہیں سکتے

امارہ اور فارح سلطان آج سائٹ ایریا کی طرف میٹنگ کے سلسلے میں آئے ہوئے تھے۔۔وہ صبح سے ہی اسی کام میں پھنسے ہوئے تھے۔۔۔ دوپہر میں جا کر ان کی میٹنگ ختم ہوئی تو وہ واپسی آفس کے لیے نکل

پڑے تھے۔۔۔موسم بھی اچانک ہی سے کافی خراب ہو گیا تھا دن میں بھی رات کا سماں بنا ہوا تھا !!!

آسمان پر بادل ہی بادل چھائے ہوئے تھے ایسا لگتا تھا جیسے آج طوفانی بارش آنے کا امکان ہے.....

مجھے جلدی سے آفس ڈراپ کر دیں۔۔موسم بہت خراب ہے کوئی پتہ نہیں کب بارش ہو جائے امارہ فارح سلطان کی طرف دیکھے بنا ہی اس کو بولتی ہے۔۔۔تو کوئی بات نہیں اگر موسم خراب ہو جائے گا۔۔۔بارش ہو جائے گی "تو اچھی بات ہے..اور موسم تو ابھی بھی رومینٹک سا بنا ہوا ہے؟؟؟

کیا خیال ہے پھر کچھ پل بیتا لیے جائیں ساتھ۔۔۔فارح سلطان ایک آنکھ ونک کرتے ہوئے اس کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھتا ہے۔۔۔ لیکن امارہ۔۔۔اس کو ایک گھوری سے نوازتی انکھوں پر بلیک گلاسز لگائے سیدھی چلتی ہوئی گاڑی میں جا کر بیٹھ جاتی ہے!!!!

فارح سلطان"؟نہ جانے یہ لڑکی کب تک مجھے اپنے پیچھے خوار کرے" گی وہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے امارہ کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے۔۔ ....گاڑی میں جا کر بیٹھ جاتا ہے

ابھی وہ لوگ کچھ دور ہی گئے تھے کہ جب اچانک سے۔۔۔تیز اندھی کسی طوفان کی طرح نازل ہو چکی تھی۔۔۔اور دیکھتے ہی دیکھتے تھوڑی دیر بعد ہی وہاں تیز بارش شروع ہو گئی بارش جو شروع ہوئی تو پھر رکنے

کانام ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔اب تو سڑک پر اتنا زیادہ پانی جمع ہو چکا تھا کہ گاڑی کا اگے بڑھنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔اچانک ایک جھٹکے سے گاڑی رک گئی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

امارہ پریشانی سے فارح سلطان کی طرف دیکھتی ہے اور پوچھتی ہے اب اس کو کیا ہوا؟؟؟؟

اب مجھے کیا پتہ کیا ہوا۔۔۔میں جا کر دیکھوں گا تب پتہ چلے گا نا فارح سلطان بھی لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے گاڑی سے اترتا ہے۔۔۔اور۔جا کر گاڑی کا بونٹ کھولنے لگا!!!!

جیسے ہی وہ گاڑی کا بونٹ کھولتا ہے۔۔۔انجن میں پانی پڑ جانے کی وجہ سے گاڑی اگے چل نہیں پا رہی تھی !!

حالات کی سنگینی کا فارح سلطان کو اچھے سے اندازہ ہو چکا تھا اب رات یہیں کہیں آس پاس کسی ہوٹل میں گزارنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا !!!

اس کے لیے سب سے مشکل کام تھا امارہ شاہ کو اپنے ساتھ رہنے کے لیے منانا۔۔ تھوڑی دیر بعد واپس گاڑی کی طرف آتا ہے !!

اتنی سی دیر میں ہی فارح سلطان۔۔۔مکمل طور پر بارش میں بھیگ چکا تھا۔۔۔گاڑی کا انجن خراب ہو گیا ہے مجھے لگتا ہے ہمیں یہیں کہیں پہ سٹے کرنا پڑے گا۔۔۔امارہ۔۔۔گاڑی کا شیشہ نیچے کرتی ہے تو فارح سلطان اس کو پوری بات بتاتا ہے سلطان کے بعد سن کر۔۔۔

امارہ کافی پریشان سی ہو چکی تھی۔۔۔لیکن کہاں۔۔۔ہم کہاں پہ رکیں گے۔۔۔وہ پریشانی سے پوچھتی ہے؟؟؟

یہی آس پاس کہیں ہوٹل دیکھتے ہیں اتنا بڑا شہر ہے کہیں پہ تو ہوٹل مل ہی جائے گا ...

اور خوش قسمتی سے۔۔وہ لوگ ابھی شہر کے آس پاس ہی تھے ان کو دور سے ہی ایک جگہ پر کافی لائٹنگ نظر آئی !!!

آئی تھنک وہاں پہ ہمیں۔۔۔ہماری منزل مل سکتی ہے فارح سلطان دور پار اشارہ کرتے ہوئے بولتا ہے... لیکن ہم جائیں گے کیسے بارش تو اتنی تیز ہو رہی ہے....اور گاڑی بھی خراب ہو گئی ہے۔۔امارہ۔۔خوفزدہ ہوتے ہوئے بولتی ہے۔۔۔

ایک تو یہ فون پر نیٹ ورک بھی نہیں آ رہا۔۔

فارح سلطان "نیٹ ورک آنے سے بھی کیا ہو جاتا ہے اتنی بارش میں" !!!کوئی ہمارے لیے گاڑی تو لے کے آنے سے رہا

امارہ۔۔غصے سے بڑبڑاتی ہوئی گاڑی سے نکلتی ہے جیسے ہی وہ گاڑی سے نکلتی ہے ایک سرد ہوا کا جھونکا۔۔اس کے پورے جسم میں لہر چھوڑ جاتا ہے۔۔ سردی سے امارہ۔۔کپکپا اٹھی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں چلتے ہوئے ایک ہوٹل کے قریب جا کر رکتے ہیں ہوٹل ان سے۔۔چند قدم کے فاصلے پر ہی تھا۔۔۔لیکن اتنی تیز بارش میں وہ دونوں مکمل طور پر بھیک چکے تھے!!!

امارہ نے۔۔باریک سا ٹوپ اور جینز پہن رکھی تھی۔۔بارش میں بھیگنے کی وجہ سے اس کے جسم کے نشیب و فراز واضح محسوس ہو رہے

تھے۔۔۔فارح سلطان اس سے نظریں چراتا ہوا اگے بڑھ کر ہوٹل میں داخل ہونے سے پہلے۔۔۔اس کو اپنا کوٹ دیتا ہے!!!

پہلے تو امارہ۔۔نہ سمجھی سے اس کی طرف دیکھتی ہے جب وہ آنکھوں کے اشارے سے اس کو اس کے جسم کی طرف توجہ دلاتا ہے تو وہ شرمندہ سی ہوتی ہوئی۔۔فارح سلطان کے ہاتھ سے۔۔کوٹ تھام کر پہن لیتی ہے!!!!

وہ دونوں ہوٹل کے اندر جاتے ہیں۔۔آپ لابی میں جا کر بیٹھو میں کمرہ بک کروا کے آتا ہوں۔۔۔سلطان جیسے ہی مڑنے لگا۔۔۔امارہ کے الفاظ اس کے قدم۔۔۔اگے بڑھنے سے روک لیتے ہیں؟؟؟؟

مسٹر سلطان۔۔۔دو کمرے بک کروایئے گا۔۔۔مجھے آپ کے ساتھ ایک چھت تلے رہنے۔۔میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے؟؟؟

سلطان۔۔۔الٹے قدموں واپس موڑتا ہے اور بولتا ہے؟؟؟

مسز آپ کو انٹرسٹ نہیں ہو گا لیکن مجھے تو ہے نا اتنا رومینٹک ماحول بنا ہوا ہے بھلا کون کمبخت ایسے موقع کو ضائع جانے دے گا وہ آنکھ ونک کرتا ہوا دوبارہ الٹے قدموں واپس چلا جاتا ہے۔۔۔۔

امارہ پیچھے دانت پیستی رہ گئی تھی۔۔۔تھوڑی ہی دیر بعد اس کی واپسی ہوتی ہے مسز چلیں ایک ہی کمرہ ملا ہے۔۔

لیکن میں نے آپ سے بولا تھانا مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔امارہ۔۔۔تپی تپی سی بولتی ہے؟؟؟

شاید آپ پر بھی رومینٹک ماحول کا اثر ہونا شروع ہو چکا ہے فارح سلطان دلچسپی سے اس کے تپے تپے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولتا ہے؟؟؟؟

کیا مطلب؟؟ کہنا کیا چاہتے ہیں مسٹر سلطان؟؟؟

ایک تو آپ بار بار مجھے مسٹر بولنا بند کرو ایسے لگتا ہے جیسے میں کسی انجان بندے سے بات کر رہا ہوں۔۔۔فارح سلطان منہ بناتا ہوا بولتا ہے۔۔۔۔اور دوسری بات اس بارش میں ہم ہی نہیں پھنسے ہیں اور

بھی بہت لوگ ہیں جو اپنے روزگار کے سلسلے میں آئے ہوئے تھے وہ بھی پھانسے ہیں سو ایک کمرہ مل گیا اس کو بھی غنیمت جانو۔۔۔۔ مسز!۔۔۔

امارہ کا کوئی ارادہ نہیں تھا فارح سلطان کے ساتھ رات بیتانے کا۔۔۔وہ بھی ایک کمرے میں ایک چھت تلے۔۔۔۔ لیکن اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں تھا اس لیے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے ساتھ جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی تھی !!!!

جیسے ہی وہ کمرے میں جاتی ہے تو اس کی حیرت کی انتہا نہیں رہتی ہے وہ آنکھیں پھاڑے پھاڑے روم کو دیکھتی ہے وہاں پہ صرف ایک ہی بیڈ تھا اور ایک چھوٹا سا صوفہ تھا یقینا صوفے پہ تو امارہ۔۔کو کبھی بھی نیند نہ

آتی۔۔۔اور فارح سلطان کے ساتھ وہ بیڈ بھی شیئر نہیں کر سکتی تھی وہ !!!اسی کشمکش کا شکار دروازے کے بیچ و بیچ کھڑی تھی

جب فارح سلطان اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں آتا ہے۔۔امارہ۔۔کو کمرے کے بیچ و بیچ کھڑا دیکھ کر اندر نظر مارتا ہے۔۔۔تو سارا معاملہ پل میں سمجھتے ہوئے وہ مسکرا اٹھتا ہے....اور دل ہی دل میں سوچتا ہے آج تو میں اپنی "امو" کو اپنے پیار کا یقین کروا کر ہی رہوں گا۔۔۔شاید !!!قسمت میں یہی چاہتی ہے

اتنے نازوک۔ماحول میں بھی اس کو صرف رومانس سوجھ رہا تھا۔۔۔کیسا بندہ ہے سلطان تو ں۔۔۔۔اس کا دل اس کو ملامت کرتا ہے۔۔۔لیکن یہ بھی سچ تھا وہ اتنا خوبصورت موقع ہاتھ سے جانے بھی

نہیں دے سکتا تھا۔۔۔اور جب محرم ساتھ اوپر سے اتنا رومینٹک ماحول ہو تو۔۔۔کون نہیں اس رومانٹک ماحول میں بہکے گا۔۔

اور یہاں پر تو پھر امارہ شاہ۔۔۔اس کا جنون تھا اس کا عشق اس کے ساتھ تھا اس کے پاس تھا۔۔۔فارح سلطان کا بہکنا۔۔۔تو بنتا ہی تھا !!!!

امارہ کی شروع سے عادت تھی وہ جب بھی کسی جگہ شہر سے دور کسی جگہ پر جاتی تھی وہ اپنے ساتھ اپنا ہینڈ کیری لازمی رکھتی تھی کسی وقت بھی کسی چیز کی ضرورت پڑ سکتی تھی۔۔۔اس ماحول میں بھی اس کی یہ آئیڈیا کام آگیا تھا !!!!

وہ اپنے ہینڈ کیری سے اپنا سوٹ نکالتی ہے اور بدلنے کے لیے واش روم میں چلی جاتی ہے۔۔۔ تھوڑی دیر بعد اس کی واپسی ہوتی ہے۔۔۔ تو امارہ نے ایک سمپل سی فراک پہن رکھی تھی۔۔۔۔

ایسا بہت کم ہوتا تھا جب وہ پینٹ شرٹ کو چھوڑ کر فراک یا قمیض شلوار پہنتی تھی۔۔۔ لیکن جب بھی امارہ۔۔ فراک یا شلوار قمیض پہنتی تھی۔۔۔ بہت خوبصورت لگتی تھی !!!

♥♥♥♥♥♥♥♥

فارح سلطان کو اس وقت وہ دنیا کی خوبصورت ترین لڑکی لگ رہی تھی جو بلیک کلر کی لانگ فراک پہننے گیلے بال جو اس کی پشت پر لٹک رہے تھے نہایت ہی اس کو بہار ہے تھے۔۔۔

سلطان۔۔۔ٹرانس کی کیفیت میں چلتا ہوا امارہ کے قریب آتا ہے اور اس کے بالوں کو ہاتھ میں پکڑ کر اس کی خوشبو سونگتا ہے بالوں سے اٹھتی بھینی بھینی۔۔خوشبو فارح سلطان کو مدہوش سی کر گئی تھی۔۔۔۔

وہ اگے بڑھتا ہوا۔۔امارہ کو اپنے حصار میں لے لیتا ہے۔۔۔اور اس کے بالوں پر اپنے لب رکھتا ہے۔۔۔جیسے ہی فارح سلطان امارہ کو چھوتا ہے۔۔امارہ تڑپ اٹھی۔۔۔(بے شک وہ بزنس وومین تھی اس کا

مردوں کے ساتھ میٹنگ میں اٹھنا بیٹھنا ہوتا تھا لیکن یہ پہلی بار تھا کہ کوئی مرد اس کے اتنا نزدیک آیا تھا وہ بھی اس کا اپنا محرم)

فارح سلطان کے کھردرے ہاتھ ہو اس کے جسم پر رینگنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔امارہ۔۔۔ مچلتی ہوئی اس کا حصار۔۔توڑنے کی کوشش کرتی ہے۔۔۔ لیکن۔۔ سلطان۔۔۔اپنی من مانی کرنا شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔

سلطان۔۔۔۔امارہ۔۔۔۔کی گردن پر لو بائٹ بنانا شروع ہو گیا۔۔۔

امارہ کی سسی نکلتی ہے۔۔۔وہ نہ چاہتے ہوئے بھی مدہوش سی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔امارہ۔۔۔کی آ۔۔۔۔ئیں۔۔۔۔ سسکاریاں سن کر۔۔۔فارح سلطان۔۔۔دیوانہ ہو رہا تھا۔۔۔۔برسوں بعد اس کی

محبت اس کے دسترس میں تھی وہ تو پاگل ہوا اٹھا

تھا۔۔۔سلطان۔۔۔۔ہر چیز فراموش کیے۔۔امارہ کہ بدن میں گم ہو

رہا تھا۔۔۔

امارہ۔۔۔ بھی آہستہ آہستہ بہک رہی تھی۔۔۔کے اچانک سے اس کے کانوں میں برسوں پہلے کہے گئے جملے گونجتے ہیں۔۔۔

میں یہ۔رخصتی۔۔۔ نہیں کر سکتا یہ بدکار ہے۔۔۔اور۔۔بدکار لڑکی)
میری جیون ساتھی نہیں بن سکتے میں نے تو اپنے لیے ایک صاف
ستھری لڑکی سوچ تھی مجھے کیا پتہ تھا آپ کی بیٹی تو پہلے ہی کسی مرد کے
ساتھ رنگ رلیاں منا چکی ہے (

یہ یاد آتے ہی امارہ کے اندر وحشی پن اتر آیا تھا۔۔۔امارہ۔۔کسی بھوکی شیرنی کی طرح سلطان۔۔پر جھپٹتی ہے۔۔۔اور سلطان۔۔کو پیچھے دھکہ دیتی ہے۔۔۔۔جس سے وہ لڑکھڑا کر دیوار کا سہارا لیتا ہے۔۔لیکن جلدی سنبھلتا ہوا دوبارہ امارہ کو اپنے قریب کرتا ہے...

وہ اس کی گردن پر اپنے دانت گھاڑتا ہے۔۔۔۔۔سلطان کے اس عمل سے امارہ۔۔۔سسک اٹھی تھی!!!

تمہارے بلاؤز کی خوشبو !

تمہاری دھڑکنوں کے درمیاں آنے والا نمکیں پسینہ !

دائیں ڈھڑکن کے نیچے اک ننھا سا تِل،

جسے تم نے آج تک نہیں دیکھا !

! تمہاری کمر کی لا متناہی لچک

تمہاری گردن پر پسینے سے چپکے تمہارے حسیں بال تمہارے نچلے

! ہونٹ کی اوپر کے ہونٹ سے اِک عجب سی محبت

! تمہاری پلکیں، تمہاری آنکھوں کی ڈھال

! تمہارے ماتھے پر میرا آخری بوسہ

تمہارا وجود اِک نعمت

Zubi Novels Zone

امارہ نم آنکھوں سے۔۔۔سلطان کی طرف دیکھتے ہیں لیکن سلطان اس کی آنکھوں کی نمی کو اگنور کرتے ہوئے۔۔۔اس کے کانوں کے قریب اپنے ہونٹ لے جا کر بولتا ہے نہیں جان آج آپ مجھے روک نہیں سکتی۔۔۔برسوں کا پیاسا ہوں آج مجھے اپنی پیاس بجھانے دو آج مجھے

اپنے میں گم۔۔۔ہونے کی۔۔اجازت دے دو۔۔۔۔تاکہ میں تمہیں بتا سکوں کہ فارح سلطان۔۔۔امارہ شاہ۔۔۔سے کس قدر پیار کرتا ہے۔۔آج میں اپنا وجود تمہارے وجود میں۔۔۔اتار کر کے تمہیں اپنے محبت کا ثبوت دوں گا یہ کہتے ہوئے وہ دوبارہ اس پر حاوی ہو چکا تھا!!!!

چھوڑو۔۔۔۔۔مجھے چھوڑو۔۔۔۔۔جنگلی انسان۔۔۔امارہ سلطان کے۔۔۔امارہ کے چیخنے چلانے کا جب فارح سلطان پر اثر نہیں ہوتا ہے۔۔۔تو امارہ غصے سے سلطان کے۔سینے پر دانت گاڑ دیتی ہے۔۔۔لیکن وہ نازک سی اور فارح سلطان جیم کی باڈی والا بھلا اس کے کاٹنے کیا اثر ہونا تھا!!

سلطان۔۔۔امارہ۔۔۔۔کواپنی گود میں اٹھائے بیڈ کی جانب بڑھتا ہے۔۔۔۔اور امارہ کو۔۔۔کسی نازک سی گڑیا کی طرح بیڈ پر لٹا کر خود اس پر جھک جاتا ہے۔۔۔۔

جھکنے کی وجہ سے۔۔فارح۔۔سلطان کے ہونٹ امارہ کے ہونٹوں کے ساتھ مس ہو رہے!!!

غصے کی وجہ سے امارہ کے باریک باریک گلابی ہونٹ کپکپا رہے تھے۔۔۔فارح سلطان ایک نظر اس کے گلابی ہونٹوں کو دیکھتا۔۔۔اور پھر ان کا جام پینے کے لیے اس پر جھک جاتا ہے۔۔۔۔امارہ کی سانسیں بند ہو رہی تھیں۔۔سلطان کا ایک ہاتھ امارہ کی فراک کے اوپر سے ہی اس کے نشیب و فراز ہاتھ پھیرنے لگا تھا۔۔۔

جیسے ہی سلطان۔۔۔امارہ کی دھڑکنوں۔۔ چھوتا ہے۔۔مزے اور درد کی ملی جلی لہر امارہ کے پورے جسم میں مچل اٹھی۔۔۔

پلیز۔۔سلطان "ایسا نہیں کرو؟؟؟

کیوں نہ کروں جان آج اتنی دیر بعد ہم دونوں اکٹھے ہوئے ہیں آج نہیں روکو؟؟؟

لیکن یہ صحیح نہیں ہے؟؟

کیوں صحیح نہیں ہے میری جان آپ میری وائف ہو۔۔میں کسی غیر کے ساتھ یہ سب نہی کر رہا ہوں جائز طریقے سے اپنا حق لے رہا ہوں!!

سلطان۔۔۔امارہ۔۔۔کے ملائم۔لبوں کو چھوتا ہوا بولتا ہے اور دوبارہ سے اپنا ایک۔۔ہاتھ قمیض کے اندر سے ہی اس کی ننگی کمر پر پھیرنا شروع ہو گیا تھا۔۔

آ۔۔آپ میرے ساتھ ایسا کچھ نہیں کر سکتے چھوڑ دے مجھے پیچھے ہٹے مجھ سے۔۔۔۔

کس نے کہہ دیا کہ میں ایسا کچھ نہیں کر سکتا؟؟؟؟؟

سلطان اس کی انکھوں میں دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔

م۔۔۔میں کہہ رہی ہوں۔۔۔

تمہارے کہنے سے کیا ہوتا ہے؟؟؟ہو گا صرف وہی جو میں چاہوں گا

کیونکہ تم میری بیوی ہو۔۔۔۔

وہ اُس کے بال بہت ہی نرمی سے اپنے ہاتھوں کے پوروں سے اس کے

کان کے پیچھے کرنے لگا۔۔۔۔۔

ابھی بس ہمارا نکاح ہوا ہے۔۔۔نہ ہی ہماری شادی ہوئی ہے اور نہ ہی

ہمارا ولیمہ ہوا ہے اس لیے آپ مجھے ابھی ہاتھ نہیں لگا سکتے۔۔۔۔۔

ہاتھ نہیں لگاتا کچھ اور لگا دیتا ہوں۔۔۔۔

وہ آنکھ ونک کرتا بولا تھا۔۔۔۔

بائی داوے مجھے تمہارا یہ کنسپٹ کچھ سمجھ نہیں ایا۔۔۔

نکاح شادی اور ولیمہ؟؟؟

ہمارا نکاح ہو گیا ہے اب تم میری بیوی ہو میں جو چاہے تمہارے ساتھ کر سکتا ہوں۔۔۔ نکاح ہو گیا ہے تو سمجھو کہ شادی بھی ہو گئی ہے۔۔۔ نکاح اور شادی ایک ہی چیز ہے ہاں بس ہمارا ولیمہ نہیں ہوا اگر تم کہتی ہو تو جلد از جلد وہ بھی ارینج کروا دیتے ہیں۔۔۔۔

ایسا؟؟؟؟

بول وہ اس کی فراک کی۔۔ڈوریاں پیچھے سے کھول چکا تھا۔۔۔اور اس کی دھڑکنوں۔۔۔ کو اپنے ہاتھوں میں لے کر زور زور سے رب کر رہا تھا۔۔۔ جس سے امارہ کو درد ہو رہا تھا لیکن ساتھ ساتھ مزہ بھی آ رہا تھا۔۔۔امارہ نے مزمت کرنا چھوڑ دی تھی اس کی ہلکی ہلکی۔۔ سیسکاریاں نکل رہی تھی۔۔۔جو فارح سلطان کو مزید بہکا رہی تھیں۔۔۔۔

اب امارہ۔۔۔فارح۔۔سلطان کی بانہوں میں بن پانی کے مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی سسک رہی تھی۔۔۔۔اس کی سسکاریاں فارح۔۔۔۔کو مزید جوش د**رہی تھیں۔۔۔۔فارح۔۔۔آہستہ آہستہ سر کتا ہوا۔۔۔امارہ کے ہونٹوں سے ہوتا ہوا نیچے اس کی گردن پر آرکا۔۔۔۔اور وہاں پر اپنی لو بائٹ بنانا شروع ہو گیا۔۔۔اس کا ایک ہاتھ۔۔۔امارہ کے۔۔۔ایک۔۔۔۔دھڑکنوں۔۔۔۔کے اوپر سرک۔۔۔۔رہا تھا اور دوسرا ہاتھ سے دوسرے۔۔۔دھڑکن کے۔۔۔کو دبا رہا تھا۔۔۔

میں اس کے بدن کی مقدس کتاب

نہایت عقیدت سے پڑھتا رہا۔۔۔

امارہ۔۔۔ایک انوکھے احساس سے متعارف ہو رہی تھی۔۔۔یہ احساس ۔۔۔۔امارہ۔۔۔۔کے لیے بالکل نیا تھا؟؟

لیکن وہ اس کی جان نکالنے کے درپہ تھا۔۔۔۔

باہر بارش پھر۔۔۔سے۔۔۔زور پکڑ چکی تھی اور اندر دو تڑپتے دلوں کا ملن ہو رہا تھا!!!

اے سی والے کمرے میں ہونے کے باوجود امارہ کی پیشانی پر پسینہ چمک رہا تھا۔۔۔بال پسینے کی وجہ سے گردن کے ساتھ چپک گئے

تھے۔۔۔امارہ کہ یہ منہ سے لذت سے بھرپور سکاریاں نکل رہی تھیں

...

فارح سلطان نے اس کے پورے جسم پر اپنے پیار کی چھاپ دینا شروع کردی تھی وہ کبھی اس کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھتا تو کبھی اس کی دھڑکنوں۔۔۔۔کو مسلنے لگتا۔۔۔۔امارہ تو مزے کی آخری منظر پر پہنچ چکی تھی۔۔۔۔امارہ کے جسم کا کوئی ایسا نہیں تھا۔۔جس پر فارح سلطان۔۔۔نے اپنا پیار نچھاور نہ کیا ہو۔۔؟

امارہ بھی مدہوش ہو رہی تھی جیسے جیسے وہ اس کو جسم کو چھو رہا تھا۔۔امارہ کا غصہ گلہ سب جھاگ کی طرح بہہ چکا تھا۔۔۔۔وہ بھی فارح سلطان کے پیار میں پگھل رہی تھی۔۔۔۔

سینے میں یاسیت کا دھواں دوریوں کی شب
دل مشعل مراد ملاقات میں رہا

حاصل ہیں قلب شہر میں ساری سہولتیں
لیکن وہ اک سکوں جو مضافات میں رہا

Zubi Novels Zone

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

ی ــہ زندگی ہ ــے اک امتحاں مسلسل *❤

کبھی بے تحاشہ خوشیاں کبھ غم کی شب مسلسل

کبھی ساتھ ہو سبھی کا کبھی ہو جائیں اکیلے

کبھی ہو اداسی پل پل کبھی قہقہے مسلسل

کبھی ساتھ دوستوں کا کبھی محفلوں میں رونق

کبھی بھیڑ میں بھی تنہا کبھی خاموشی مسلسل

کبھی اپنوں سے لڑائی کبھی ہو جائے جدائی

کبھی بات بھی نہ کرنا کبھی گفتگو مسلسل

کبھی رب کو یاد کرنا تسبیح نماز پل پل

❤ کبھی ایک سجدہ مشکل اور دنیا میں گم مسلسل

افففففف اللہ یہ کیا دیکھ لیا،،،دونوں آنکھوں پر ہاتھ رکھتا وہ گہرا مسکراتا !!بلند آواز میں بولا تھا؟؟

بخدا میرا دیکھنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔اچانک سے نظر پڑی میری،،، دونوں آنکھوں پر ہاتھ رکھے۔۔وہ شریر لہجے میں کہتا ہوا اچھا اداکار ثابت ہوا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا،،اسے ایسے مسکراتے دیکھ کر ازمارے۔۔۔حیران ہوئی۔

کیا دیکھا ہے ایسا،، حیرانگی سے پیچھے مڑ کر دیکھتی ازمارے۔۔۔مہران شاہ کو ابھی تک آنکھوں پر ہاتھ رکھے دیکھ کر گویا ہوئی تھی۔

ازی۔۔۔۔نیچے سکن کلر کی پہنی ہے آپ نے،،،ازمارے کے پوچھنے پر مہران شاہ۔۔۔آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹاتا لبوں پر شریر مسکراہٹ سجاتا بولا تھا۔۔۔اور وہی اپنی شرٹ کے گلے پر ہاتھ رکھتی ازمارے !!شرمندگی سے پیچھے مڑی تھی۔

بے شرم انسان،،،غصے سے بڑبڑاتی ازمارے نے اپنی شرٹ کا وہ کھلا واحد بٹن بھی بند کیا تھا۔۔۔اور وہی مہران شاہ۔۔اپنے ہوا میں چلائے !!!!تیر۔۔۔کو ٹھیک نشانے پر لگتے دیکھ کر قہقہ لگا گیا۔

میں نے کیا بے شرمی کی مجھے تو خود شرم آگئی۔۔۔دیکھ کر،،،
ازمارے۔۔۔۔کی غیر ہوتی حالت کا سوچتا اپنی جگہ سے اٹھتا اس کے
رُوبرو آتا بولا تھا۔۔۔شرم سے سرخ ہوتی وہ سختی سے آنکھیں بند
کئے۔۔۔۔دوپٹے کو وہ دونوں ہاتھوں سے سینے پر جکڑے ہوئے
تھی۔۔۔۔یک ٹک اسے دیکھتا وہ مبہوت ہوا تھا۔۔۔

اب تو دیکھ لی اب کیسی شرم....پہلے چھپانا تھا نا،،،دونوں ہاتھ سینے پر
باندھتا.....وہ شرارت سے گویا ہوا۔؟؟؟؟

بس مجھے بھی دیکھنے دو....یہ شرم حیا کے رنگ جو تمہارے خوبصورت
چہرے پر بکھرے ہیں،،،مقابل کی آواز سامنے سے محسوس کرتی.....

وہ پٹ سے پوری آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی تھی..... جس پر وہ گہرا مسکرایا تھا اس سے پہلے کہ وہ رخ موڑتی.... وہ ٹیبل کے دونوں اطراف میں ہاتھ رکھتا.... وہ اس کے بے حد قریب ہوتا سرگوشی نما بولا تھا۔۔۔۔

پلیززززز ہٹیں،،، مقابل کے اس قدر قریب آنے پر وہ گھبرائی تھی۔۔۔

میرِی تُم سے ھمیشہ محبت رہے گی اور اِس باتِ کا وقتِ سے کوئی تعلق نہیں ...

میری جان "خود مجھے اپنے قریب آنے پر اکساتی ہو،،، وہ مسکرا کر کہتا اس کے لبوں پر..... جھلستی سانسیں چھوڑتا گھمبیر لہجے میں بولا تھا

کیا ابھی بھی انتظار کرنا پڑے گا انہیں چھونے کا،،، مہران شاہ کی گرم سانسیں اپنے لبوں پر محسوس کرتی.. وہ لب سختی سے بھینچتی آنکھیں سختی سے بند کر گئی تھی۔۔۔۔جب اس کی جان لیوا دا پر نثار ہوتا۔۔۔۔وہ مسکرا کر اس کے کان کی قریب سرگوشیانہ انداز میں گویا ہوا تھا۔۔۔۔

مہران شاہ۔۔۔کی بات سن کر ازمارے۔۔۔ جھٹ سے اس کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔۔اور بولتی ہے۔۔۔۔اور وہ جو ساری رات

مجھے سونے نہیں دیتے ہیں۔۔۔۔وہ کیا ہے۔۔۔۔ابھی بھی آپ کو۔۔۔۔رمینس کی سوجھ رہی ہے۔۔۔۔وہ غصے سے وہ تپی تپی سی بولتی۔۔۔۔مہران شاہ۔۔۔۔کو رات گئے کا حوالہ دے گئی۔۔

مہران شاہ۔۔۔۔ہر رات اس کو۔۔۔اپنی۔۔۔۔شدتوں سے آشنا کرواتا تھا۔۔۔۔وہ بیچاری ننھی سی جان تھک جاتی تھی۔۔ٹوٹ جاتی تھی۔۔۔تب جا کر مہران شاہ کو اس پر ترس آتا تھا۔۔۔۔۔

میں خود پر بہت ضبط کرتا ہوں۔۔۔میری جان۔۔۔میں سلیف کنڑول ہوں پر آپ۔۔۔معاملے میں بے صبرا ہو جاتا ہوں۔۔۔۔جب جب۔۔۔آپ۔۔۔کو۔۔اتنے قریب سے دیکھتا ہوں تو دل تمہاری مہکتی سانسوں کے لیے بے قرار ہو جاتا ہے۔۔۔۔

میرے لب تمہارے نقوش پر سفر کرنے کو مچلتے ہیں،،،اس کے ویسٹ پر ہاتھ رکھتا۔۔۔۔وہ اسے اپنے قریب کرتا گھمبیر لہجے میں کہتا۔۔۔۔ سرخ خمار بھری نظروں سے۔۔۔اسے دیکھتا گویا ہوا تھا۔۔

آج ایک چھوٹی سی گستاخی کی اجازت چاہیے تم سے،،،ازمارے۔۔۔کی لرزتی پلکیں دیکھ وہ بھاری ہوتے۔۔۔لہجے میں گویا ہوا تھا۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔ابھی بالکل بھی ان باتوں کے لیے ٹائم نہیں ہے۔۔۔۔ میں نے ممی۔۔۔(باطشہ)۔کے ساتھ میرو۔۔۔بھابی۔۔۔کو ملنے جانا ہے۔۔۔۔بھابھی اور بھیا۔۔۔۔ہنی مون کے لیے جا رہے ہیں۔۔۔۔

آپ کو تو ہر ٹائم۔۔۔۔رومانس کی سوجی رہتی ہے۔۔۔۔پھر۔۔چاہے دن ہو۔۔۔چاہے رات ہو۔۔۔۔اتنا نہیں ہوا کہ۔۔۔۔نئ نئ۔۔۔شادی ہوئی ہے۔۔۔کہیں ہنی مون۔۔۔پر لے جاؤں۔۔۔ازمارے۔۔مہران شاہ کو ٹکا سا جواب دیتی ہوئی۔۔۔۔۔اسے پرے۔۔۔دھکیلتی۔۔۔جلدی سے واش روم میں بند ہو گئی۔۔۔۔۔اور مہران شاہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا وہیں بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

دانش اپنے روم میں بیٹھا کسی سوچ میں گھوم تھا۔۔۔۔کہ اچانک پیچھے سے کسی نے اس۔۔۔۔کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا دانش میرو۔۔۔کی

خوشبو محسوس کر کے مسکرایا۔۔۔اور۔۔میرو کو کھینچ کر اپنی گود میں بیٹھالیا۔۔۔۔

میرو نے حیرانی سے دیکھا۔۔۔اپ کو کیسے پتہ چلا میں ہوں۔۔۔دانش۔۔۔نے میرو۔۔۔۔کی کمر پر ہاتھ رکھ کر گھیرا بنایا۔۔۔۔میرو۔۔۔۔نے دانش۔۔۔کے ہاتھوں کو ہٹانا چاہا مگر۔۔۔وہ اپنی گرفت مضبوط کر گیا۔۔۔۔

آپ کی۔۔خوشبو میرے دل ودماغ کو ہلا دیتی ہے۔۔۔پھر یہ جسم تمنائی ہو جاتا ہے۔۔"دانش" نے میرو۔۔۔کے گالوں کو چومتے ہوئے کہا صرف تمھارا۔۔۔میرو۔۔دانش۔۔۔کے اس محبت بھرے انداز پر اپنا چہرہ دانش۔۔کے سینے میں چھپا گئی۔۔۔۔!!!!

دانش نے۔۔۔اس کے یوں چہرہ چھپانے پر قہقہہ لگایا اسے لگا تھا وہ بھی کچھ بولے گی دانش۔۔۔نے گہرا سانس لیا یعنی سارا رومینس میں نے ہی کرنا ہے؟؟؟

میرو۔نے دانش۔۔۔کے ہنسنے پر نا سمجھی سے دیکھا۔۔دانش۔۔میرو کے۔۔۔اس طرح دیکھنے پر دیوانگی سا اس کے ہونٹوں پر جھکنے لگا میرو۔۔۔دانش۔۔۔۔کا ارادہ بھاپ کر جلدی سے اٹھی۔۔۔اور اسے !!! بھی اٹھانے لگی۔۔۔۔۔دانش نے واپس کھینچ کر بیٹھایا

جب تک میں کس نہ کر لو اس کمرے سے نہیں جائیں گی

آپ۔۔۔۔میرو۔۔نے دانش۔۔کے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔مجھے "مما"

نے آپ کو نیچے بلانے کا کہا تھا۔۔۔سب چائے پر انتظار کر رہے ہیں ہمارا!!!!!

میرو۔نے جلدی سے کہا دانش۔۔نے میرو۔کو اٹھایا سنجیدگی سے کہا چلو نیچے چلے میرو۔۔اچانک سے رویے میں تبدیلی محسوس کر کے دانش۔۔کو دیکھا جو سلیپر پہن رہا تھا۔۔۔میرو نے تمام شرم وحیا کو سائیڈ رکھتے ہوئے۔۔اسے پیچھے سے ہگ کیا تو دانش نے اسے ہٹایا نیچے چلے اب دیر نہیں ہو رہی کیا؟؟؟؟

میرو۔۔روہانسی ہوئی نظریں جھکا جاتی ہے۔۔۔دانش اگے بڑھ کر۔۔۔اسے اپنے سینے سے لگا لیتا ہے۔۔دانش نے میرو کو دیوار سے

لگایا۔۔۔اور۔۔اپنے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔یہ بھی ایسے روہانسا ہو جاتا ہے جب آپ۔۔۔مجھے روکتی ہیں !!!

اور آپ کو کیا لگتا۔۔صرف میں ہی آپ کو لپ کس کروگا؟؟؟"""

دانش۔۔۔نے میرو۔۔کے چہرے کو قریب کرتے ہوئے کہا دونوں کے ہونٹ ایک دوسرے سے ٹکرا رہے تھے۔۔۔۔میرو۔۔۔نے آنکھیں میچیں اور دانش۔۔۔کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھے اپنے ہاتھوں کو دانش۔کے گلے میں ڈالے میرو۔۔دانش۔۔کا ساتھ دینے لگی!!!!

تھوڑی دیر بعد دونوں ایک دوسرے سے سر ٹکائے گہری گہری سانسیں لینے لگے۔۔۔۔میرو۔۔دانش۔۔کی ہاتھوں کی بے باکیاں محسوس کر کے غصے سے دور ہوئی!!!!

اتنے میں دروازے پر نوک ہوئی۔۔۔۔میرو۔۔۔نے جلدی سے اپنی پھیلی لپ اسٹک صاف کی۔۔۔دانش۔۔۔اسے دیکھ کر مسکرایا اور جلدی سے دروازا کھولا اماں آپ کیوں آئی۔۔۔آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی ہم بس آرہے تھے۔۔۔۔

اماں گہرا مسکرائی۔۔۔۔میرو۔۔۔بیٹا نچے ازمارے اور آپ کی مما آئیں۔۔ہیں یہ بول دانش کی ماں کمرے سے نکل گئ۔۔۔

میرو۔۔۔نے دانش "کو مکا مارا۔۔۔ مما۔۔۔ کیا سوچ رہی ہو گی؟؟؟؟

یہی کہ نئ نئ شادی کے دن انجوائے کر رہے ہیں۔۔۔دانش۔۔۔نے ہنستے ہوئے کہا میرو۔۔اب اسے دونوں ہاتھوں سے مارنا شروع ہو گئ تھی۔۔۔۔دانش۔۔اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر نیچے لے جانے لگا!!!!!

اماں نے چائے پیتے ہوئے دانش کو دیکھا جو میرو کے ساتھ بیٹھا کافی خوش باش نظر آ رہا تھا۔۔۔اور دل ہی دل میں دونوں کی نظر اتاری تھی

۔۔۔۔

ہماری زندگی کی کتاب میں سب سے حسین صفحہ ماں کی محبت)

ہے!!!!)

♥♥♥♥♥♥♥♥

آ تجھے ان بانہوں میں بھر کے

اور بھی میں کر لوں قریب

تو جدا ہو تو لگے ہے

آتا جاتا ہر پل عجیب

اس جہاں میں ہے اور نہ ہو گا

مجھ سا کوئی بھی خوش نصیب

تو نے مجھ کو دل دیا ہے

میں ہوں تیرے سب سے قریب

میں ہی تو تیرے دل میں ہوں

میں ہی تو سانسوں میں بسوں

تیرے دل کی دھڑکنوں میں

میں ہی ہوں میں ہی ہوں

ہمسفر تو ہمقدم تو ہمنوا میرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نجانے وہ کب سوئے تھے لیکن دن ڈھل چکا تھا۔۔اور شام ہو چکی تھی۔۔۔۔امارہ کب سے اس کے وجود میں پناہ ڈھونڈے نیند کی وادی میں اتری ہوئی تھی۔۔۔۔فارح سلطان۔۔۔نے اپنی آنکھیں کھولی وہ اس کو اپنے سینے پہ سر رکھے پایا۔۔۔

مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پہ پھیل کر اسے دلکش بنا گی۔۔۔ براون آنکھیں جگمگا رہی تھیں۔۔۔۔وہ اس کی زندگی تھی۔۔۔۔اور وہ اس کی زندگی میں قدم رکھنے والا پہلا مرد تھا۔۔۔۔

فارح۔۔۔سلطان۔۔نرمی سے اپنے ہاتھوں سے اس کے گلابی گال چھونے لگا۔۔۔۔چہرے پہ بکھرے بال پیچھے کرنے لگا۔۔۔۔ایک نظر گھڑی کو دیکھا شام کے چھ بج رہے تھے۔۔۔۔

فارح سلطان۔۔۔نے پر سکون سانس بھرتے ہوئے اس کے گلابی لبوں کو دیکھا تھا۔۔۔

اوہو۔۔۔تم نیند میں ہو۔۔۔اور تھکی ہوئی بھی ورنہ تمہیں چھیڑنے سے باز نہ آتا۔۔۔لیکن میری بے بی تنگ ہو جاتی۔۔۔

امارہ۔۔۔کے کان میں سرگوشی کرنے کی صورت اس کا کسمسانا۔۔اور گلابی گالوں پہ بکھری لالی پہ وہ دل و جان سے فدا ہوا تھا۔۔۔۔

اس کے ماتھے پہ اپنے لب رکھتے ہوئے اس نے بلینکٹ ہٹایا اور ب ہوٹل میں موجود جلدی سے واشروم میں گھسا تھا۔۔۔۔۔

اس کے بیڈ چھوڑتے ہی امارہ۔۔۔نے کروٹ بدلی تھی۔۔۔اور اسے موجود نہ پاکر گھبرا کر آنکھیں کھولیں۔۔اس کی بے چین نگاہیں چاروں طرف گھومی تھیں۔۔۔وہ اس کی شرٹ میں تھی۔۔۔اور اس کی پینٹ

زمین پہ گری ہوئی تھی۔۔۔۔گزشتہ لمحات کا سوچ کر ہی اس کی آنکھیں شرم سے جھپکنے لگیں۔۔۔۔۔گالوں پہ لالی بکھرنے لگی۔۔اس کے شولڈر کٹ بال بھی بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔اور وہ اس کے لمس کی خوشبو میں قید ہوئی پڑی تھی۔۔۔

واشروم سے پانی گرنے کی آواز پہ اس نے سکون کا سانس بھرا۔۔۔۔اور لیٹ گئی۔۔۔۔

وہ کچھ دیر بعد اپنا منہ باہر نکالے اسے بیڈ پہ خیالوں میں گم لیٹا دیکھ کر کھنکارہ۔۔۔۔۔

امارہ۔۔۔چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔لیکن اسے نگاہیں جھکانی پڑی۔۔۔اور بلینکٹ کو بھی جلدی سے اپنے اوپر لے۔۔اس کے ہونٹوں سے مسکراہٹ جدا نہیں ہو رہی تھی جبکہ امارہ اس کی طرف دیکھنے سے ہی کترا رہی تھی۔۔۔اسے بار بار اس براؤن نظروں کی گہرائی خود میں اترتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

سن رہی ہو۔۔۔۔؟ وہ دوبارہ مخاطب تھا اور باتھروم کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔غالبا شائد باتھروب میں؟؟؟

جج۔۔۔جی۔۔۔۔وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔۔۔۔۔بھیگی بلی بنے فارح۔۔ کو وہ بہت کیوٹ لگی تھی۔۔۔۔

وہ آہستہ سے چلتا ہوا باہر آ گیا۔۔اور اس کے قریب آئے بیڈ پہ ٹک گیا۔۔۔اس کی لمبی جھکی پلکوں کو دیکھتے ہوئے فارح کو اس کا گریز بہت اچھا لگا تھا۔۔۔۔

تم شرماتی ہوئی بہت کیوٹ لگتی ہو۔۔۔۔وہ اس کے چہرے پہ بکھرے حیا کے رنگوں کو دیکھتے ہوئے دونوں اطراف بازو رکھتے اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کر گیا۔۔۔۔۔۔

امارہ۔۔اس کے گھنے بالوں سے نکلتے پانی کے قطرے کو خود پہ گرتا محسوس کر کے گڑبڑا کر سیدھی ہوئی،اور خود کے گرد پھیلتی خوشبو کو محسوس کرنے لگی۔۔۔۔۔وہ اس کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔تو اس کی آنکھیں حد درجہ چمک رہی تھیں۔۔۔بالکل ایسے جیسے۔۔۔۔

!!! گہرے نیلے سمندر پہ پڑتی سورج کی کرنیں

تمہارا تل بھی بہت خوبصورت ہے۔۔۔وہ اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں پکڑے اس پہ جھک گیا۔۔۔۔

اور اس کی تیز دھڑکنوں کو محسوس کرنے لگا۔۔۔۔

نرمی سے اپنے گلابی ہونٹوں سے اس کے لبوں کے پاس موجود تل کو چھوتے ہوئے اس کے جذبات پھر سے بے قابو ہونے لگے۔۔۔وہ کتنی دلکش تھی۔۔۔۔اس کی زندگی کی سب سے خوبصورت اور دلنشین لڑکی۔۔۔۔اس کی پہلی محبت۔۔۔۔اور پہلا عشق۔۔۔۔جس نے اسے !!! کئی سالوں سے بے قرار رکھا تھا

فارح۔۔۔اسے آنکھوں میں خمار لئے دیکھتا رہا۔۔۔اس کی دھڑکنیں سنتا رہا۔۔۔۔

نظریں اٹھاو۔۔۔۔میں ان آنکھوں کے پیغام پڑھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔فارح۔۔۔امارہ۔۔۔کی ٹھوڑی نیچے انگلی رکھتے اس کے جھکے سر کو اٹھا گیا تھا۔۔۔امارہ بمشکل اس کی جذبات سے بھری آنکھوں کو دیکھ پائی تھی۔۔۔۔

ممم۔۔۔میں فف۔۔فریش ہو جاؤں؟۔وہ اٹکتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔فارح۔۔۔۔کو اس کا انداز بہت بھایا۔۔۔۔

کیوں نہیں جاو۔۔۔۔

وہ پیچھے ہٹ گیا تو وہ جھجھک سے اس کی طرف اور کبھی خود کو دیکھنے لگی۔۔۔فارح۔۔۔کو اس کا شرمانا لجانا بہت اچھا لگا تھا۔۔۔

اچھا میں چلا جاتا ہوں۔۔۔لیکن دیکھو میں واشروم میں باہر گھومتا اچھا نہیں لگوں گا۔۔۔۔۔اس کی شرارتی نظریں اس کے بلینکٹ میں چھپے وجود پہ جمی ہوئی تھیں۔۔۔

آاااآ۔۔۔۔۔۔آپ۔۔۔اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیں۔۔۔

اس کے کپکپاتے ہونٹوں نے منمناہٹ کی تھی فارح۔۔لب دبائے اٹھ گیا۔۔۔

اور پھر اس کی طرف پشت کئے اس کے چلتے قدموں کو محسوس کرتا رہا۔۔۔۔۔

سید زادیاں واقعی بہت شرمیلی ہوتی ہیں۔۔۔اس کے دل نے صدا لگائی تھی۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

فارح۔۔سلطان۔۔امارہ۔۔۔کے گلابی چہرے۔۔۔۔گیلے پشت پہ بکھرے بالوں کو کافی دیر تک بیرونی دروازہ پہ کھڑے دیکھتا رہا۔۔۔پھر روم میں آکر اس کے نکھرے چہرے کو دیکھتے ہوئے پیچھے سے اسے حصار میں لے گیا۔۔۔۔

مجھ سے ناراض مت ہونا۔۔۔۔میری زندگی۔۔۔

میں کبھی بھی تمہارا برا نہیں چاہ سکتا۔۔۔

فارح۔۔۔اس کی گردن میں منہ چھپائے شیمپو کی خوشبو کو سانسوں میں منتقل کر رہا تھا!!

امارہ۔۔۔اس کی گرم سانسوں کو گردن پہ بکھرتا محسوس کیا تو اس کے ہاتھوں میں پکڑا برش نیچے گر گیا۔۔۔۔وہ پتا نہیں کیوں۔۔۔لیکن اس کا دل اس کی طرف ہمکنے لگا تھا۔۔۔۔وہ بہت اچھا تھا۔۔۔۔قربت کے لمحات میں بھی اسے تکلیف نہیں دے سکا۔۔۔وہ اس کا شہزادہ۔۔۔۔

وہ عام مردوں سے مختلف تھا۔۔۔

تمہیں معلوم ہے۔۔۔جب مجھے ارحم نے بتایا کہ تم نے طلاق۔۔۔۔آہ۔۔اس کا نام لیتے ہوئے بھی میرا دل کانپ جاتا

۔۔۔۔جب اس نے بتایا کہ تم پیپر ریڈی کروانے کا کہہ رہی میرا دل

بہت ڈر گیا۔۔۔ تمہیں کھونے سے۔۔۔۔اور مجھے بہت غصہ آنے لگا تم پہ۔۔۔۔ تم جانتی ہو کہ اسی ڈر سے میں اپنا ملک چھوڑ گیا تھا اب تم مجھے نہ ملتی تو میں دنیا بھی چھوڑ دیتا۔۔۔۔

وہ اس کا چہرہ موڑ کر اسے حصار میں لئے رفتہ رفتہ بول رہا تھا۔۔۔اس کا ہر لفظ امارہ کے دل پہ اتر رہا تھا۔۔۔اس کی چاہت اس کی آنکھوں سے چھلکتی تھی۔۔۔

مجھے بہت غصہ آیا تم پہ۔۔۔۔۔اور اسی غصے میں وہ سب کچھ ہو گیا۔۔۔۔ لیکن میں کبھی تمہیں تکلیف نہیں دے سکتا۔۔۔۔ تم میری روح کی غذا ہو۔۔۔ بھلا ایسی نعمت کوئی کیسے ٹھکرا سکتا۔۔۔

لیکن تمہارا ٹھکرانا مجھے بہت برا لگتا تھا۔۔۔۔

فارح۔۔۔سلطان۔۔۔اپنا اظہار ساری رات اس پہ کرتا رہا تھا۔۔۔اب بھی اس کی ایک ایک بات امارہ پورے دل سے سن رہی تھی۔۔۔۔

تم کچھ نہیں کہو گی۔۔؟

امارہ۔۔۔کا جھکا سر ہاتھوں سے بلند کرتے وہ اس سے کہنے لگا۔۔۔وہ اس کے کندھوں تک آتی تھی۔۔۔امارہ نے اس کے خود پہ جھکے چہرے کو دیکھا تھا جہاں محبت کا سماں آباد تھا۔۔۔

میں کیا کہوں۔۔۔۔کہنے کو کچھ بچا ہے ؟آپ نے۔۔۔شائد میری قسمت میں یہی لکھا تھا۔۔۔امارہ کی آہستہ آواز پہ فارح۔۔۔نے سنجیدگی سے اس کو دیکھا تھا وہ کھوئے ہوئے لہجے میں جواب دے رہی تھی۔۔۔

کیا مطلب ؟کیا تم مجھ پہ کمپرومائز کرو گی؟وہ سنجیدگی سے مخاطب تھا امارہ ۔۔۔سٹپٹا کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔

کمپرومائز کرنا ہوتا۔۔۔۔تو کہیں بھی کر لیتی۔۔۔۔وہ نظریں جھکا گئی۔۔۔۔اور فارح۔۔سلطان کا چہرہ اس لمحے کھل اٹھا تھا!!!

مطلب انڈائریکٹلی اسے محبت کہہ سکتے ؟اس کا لب ولہجہ اس کی سماعت میں گھلا تھا۔۔۔امارہ۔۔ جھجھک گئی!!!!!

مجھے اظہار محبت کرنا نہیں آتا۔۔۔۔۔وہ بے بسی سے اپنے ہونٹ کاٹتے اس کے سینے پہ سر رکھ گئی تھی!!!!!

کیا وہ اس خوشبوؤں میں بسے شخص سے دور جا سکتی تھی۔۔۔اب وہ کسی اور کی نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔اس کے وجود پہ اپنا نقش چھاپ کر اس شخص نے اس کو اپنا غلام کر لیا تھا۔۔۔۔۔

اور فارح سلطان۔۔۔نے اس کے نم بالوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے۔۔۔۔سکون سے آنکھیں موندے لی تھی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

♥♥ السلام علیکم ڈیر ریڈرز

اپیسوڈ اچھی لگی ہو تو چینل کو سبسکرائب کر دیجئے گا اور ویڈیو کو لائک کر دیجئے گا ملتے ہیں کل نیکسٹ اپیسوڈ میں کل دانش اور میرب کا ہنی مون اسپیشل اپیسوڈ آئے گی امید ہے ہمیشہ کی طرح وہ اپیسوڈ بھی اپ لوگوں کو بہت اچھی لگے گی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے گا اللہ حافظ !!!#ناول_طلبِ_عشق

رائٹر_عائشہ_علی#

#46_قسط_part.1

#Danish_meru_honeymoon_special🔥

💖💖💖💖💖💖💖

منتظر ہیں ایک مدت سے تیری دید کے ہم

تم آؤ تو محبت کے _____ ہم دیپ جلا دیں گے

سانسوں میں بسا لیں گے خوشبو کو تمھارے ہم

ہونٹوں سے جام عشق ہم تم کو پلا دیں گے

بیٹھو گے گھڑی بھر کو جو تم پاس ہمارے

ہم اپنی محبت کا تمھیں دیوانہ بنا دیں گے

آنکھوں سے ہی پڑھ لو گے تم افسانہ محبت کا

ہم خود کو محبت کا _____ آئینہ بنا دیں گے

لگ جاؤ گے جو سینے تو دھڑکن کو قرار آئے

دو پل کی سنگت میں ہم صدیاں بتا دیں گے

میرو جیسے ہی کمرے سے نکل کر باہر آتی ہے تو باہر صحن میں ہی چارپائیوں پر باطشہ اور ازمارے بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔میرو بھاگ کر اپنی ماں کی گلے لگتی ہے۔۔۔تو باطشہ مسکراتے ہوئے اپنی بیٹی کو اپنے سینے میں بھینچ لیتی ہے!!!!!

ایک سکون سا اترتا باطشہ کے اندر محسوس ہوتا ہے۔۔۔۔وہ اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے بولتی ہے۔۔۔ماشاءاللہ میری بیٹی تو بہت خوش لگ رہی ہے؟؟؟

جی مما میں بہت خوش ہوں۔۔۔ مما اور دانش میرا بہت خیال رکھتے ہیں وہ شرماتی ہوئی۔۔۔اپنی ماں کو نہایت پیاری لگی تھی !!!

باطشہ۔۔۔کے دل میں بھی سکون سا۔۔۔اتر گیا تھا۔۔۔جو اپنی بیٹی کو لے کر اس کے دل میں ڈر تھا وہ تقریبا ختم ہوتا ہوا اسے محسوس ہوا۔۔۔

بیٹیاں اگر اپنے گھر میں خوش ہوں۔۔۔تو ماں باپ بھی دوبارہ جی اٹھتے ہیں۔۔۔اللہ تعالی ہر بیٹی کا نصیب اچھا کرے ہر بیٹی کو اپنے سسرال میں شاد و آباد رکھے)

میرو۔۔۔بھابھی آپ نے تو ابھی سے آنکھیں پھیر لی ہیں!! میں بھی یہاں پہ بیٹھی ہوں۔۔۔ازمارے۔۔۔۔شرارت سے میرو کی طرف دیکھ کر بولتی ہے !!!

میرو جلدی سے اپنی ماں کی گود سے نکلتی ہے۔۔۔اور۔۔۔ازمارے کی طرف بڑھتی ہے۔۔۔اور اسے زور سے گلے لگا لیتی ہے !!

ارے ایسا کیسا ہو سکتا ہے؟؟؟میری پیاری "بھابی جان" میں آپ کو کیسے بھول سکتی ہوں آپ تو میری جان ہو۔۔۔۔

اور سناؤ کیسی ہو؟؟؟

ازمارے۔۔۔میں تو ٹھیک ہوں آپ۔۔۔سناؤ لگتا ہے میرا بھائی کافی خوش رکھ رہا ہے۔۔۔

جی ہاں بہت زیادہ میرو۔۔۔شرماتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ لیتی ہے۔۔۔ازمارے اس کو یوں شرماتا دیکھ کر قہقہہ لگاتی ہے۔۔۔

آپ سناؤ۔۔۔لالا غصہ تو نہیں کرتے۔۔۔اپ پر؟؟؟

نہیں تو۔۔۔شاہ۔۔۔جی۔۔تو بہت اچھے ہیں جتنا میں اس کو ۔۔۔کھڑوس۔۔۔ سمجھتی تھی۔۔۔وہ تو اتنے ہی زیادہ نرم دل والے

ہیں... ازمارے آنکھوں میں چمک لیے محبت کے دیپ جلائے۔۔۔

میرب کو مہران کے بارے میں بتاتی ہے !!!!

وہ صرف آپ کے سامنے نرم دل بنتے ہوں گے۔۔۔ورنہ آپ لالہ کا دوسرا رخ دیکھیں تو بے ہوش ہو جائیں ہیں؟؟؟

ایسا بھی کچھ ہے ازمارے۔۔۔حیرت سے اس کی جانب دیکھ کر بولتی ہے وہ دونوں کانوں میں ایک دوسرے کے سرگوشیاں کر رہی تھیں

۔۔۔

جب دانش مسکراتا ہوا وہاں پہ آتا ہے وہ سلام بولتا ہے۔۔۔تو۔۔۔باطشہ۔۔اس کے سر پر پیار ہوئے۔۔۔۔سلام کا جواب دیتی ہے۔۔۔۔

دانش۔۔۔سامنے والی چارپائی پر بیٹھ جاتا ہے میرو اور ازمارے۔۔۔۔تو اپنی نہ ختم ہونے والی باتیں شروع کر بیٹھی تھیں۔۔۔۔جب کہ باطشہ !!! کے ساتھ دانش اور اس کی ماں وقفے وقفے سے باتیں کر رہے تھے

ازمارے۔۔۔۔میرو سے پوچھتی ہے میرو۔۔۔۔تمہاری ہنیمون ۔۔۔کی پیکنگ ہو گی ساری۔۔۔۔

سب ہو گئی ہے۔۔۔دانش بول رہے تھے۔۔۔بس کچھ ہی ڈریس رکھ لو باقی ہم لوگ وہیں سے جا کے نیو لے لیں گے؟؟؟

میں نے۔۔تو دانش سے بہت۔۔۔بولا تھا کہ ابھی ابھی شادی ہوئی ہے۔۔۔میرے پاس کافی سارے۔۔ڈریس ہے۔۔۔لیکن وہ ہے کہ مان ہی نہیں رہا !!!

چلیں کوئی بات نہیں یہی دن ہے جتنا ہو سکے بھائی کی جیب ڈھیلی کرتی رہو۔۔۔ازمارے بھی شرارت سے اس کی ہاں میں ہاں ملاتی ہے !!!!

دانش میرو۔۔۔کی طرف مخاطب ہوتا ہے؟؟؟

میرو کیا باتوں سے ہی آنٹی کا اور ازمارے کا دل بہلا لو گی۔۔۔یا ان کو کچھ کھانے کو بھی دو گی۔۔۔۔میرو گڑبڑاتے ہوئے اپنے سر پر ہاتھ مارتی ہے!!!اور بولتی ہے...میں۔۔ماما کے آنے سے۔۔۔اتنی خوش تھی کہ میں بھول ہی گئی میں ابھی لے کے آتی ہوں۔۔۔

میرو۔۔۔اٹھ کر کچن میں جانے لگتی ہے۔۔۔تو ازمارے۔۔۔بھی اس !!!کے پیچھے پیچھے چلتی ہے تا کہ اپنی نیو بھابھی کی مدد کر سکے

کب تک کی فلیٹ ہے آپ لوگوں کی۔۔۔باطشہ۔۔۔دانش۔۔۔سے پوچھتی ہے۔۔۔آنٹی بس رات نو بجے تک کی ہے۔۔۔۔تھوڑی دیر تک ہم لوگ ایئرپورٹ کے لیے نکلیں گے۔۔۔ویسے بھی کافی ٹائم ہو !!! گیا ہے وہ اپنی گھڑی کی جانب دیکھتے ہوئے بولتا ہے

کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔کسی بھی گاڑی کا انتظام کرنے کا میں نے ڈرائیور سے بول دیا ہے۔۔۔وہ لوگ آپ لوگوں کو ایئرپورٹ چھوڑ دے گا۔۔۔۔اس سے پہلے کہ دانش کچھ اور بولتا وہاں پر مہران آتے !!!ہوئے۔۔۔اس کو گھوری سے نوازتے ہوئے بولتا ہے

اس نے دانش کو کچھ کہنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا۔۔۔اور دانش کو پتہ تھا۔۔۔مہران کے سامنے اس کی کب چلنی ہے!!!اس لیے وہ بھی اپنے ...سر کو کھجاتا ہوا چپ کر کے بیٹھ جاتا ہے

اتنی ہی دیر میں ازمارے اور میرب ہنستے ہوئے۔۔۔۔کچن سے چائے اور ساتھ کچھ بیکری کی ایٹم بھی لیے ہوئے آتی ہیں۔۔۔۔اور پھر وہ

سب لوگ ایک ساتھ بیٹھے خوش گپیوں کے ساتھ چائے شام کی چائے پیتے ہیں اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی میرب اور دانش اپنے ہنی مون کے لیے نکل جاتے ہیں !!!!

مہران نے ان کے لیے ڈرائیور کا انتظام کر دیا تھا وہ ان کو ایئرپورٹ تک چھوڑنے جا چکا تھا۔۔۔۔میرب اور دانش کے جاتے ہی باطشہ۔۔۔اور ازمارے بھی واپسی کے لیے تیار تھیں۔۔۔؟

باطشہ نے تو کافی اصرار کیا تھا کہ جب تک دانش اور میرب نہیں آتے۔۔آپ ہمارے ساتھ حویلی۔۔۔میں چل کر رہیں۔۔۔یوں اکیلے کیسے رہیں گی لیکن اماں کی تو عزت نفس یہ گوارا نہیں کرتی

تھی۔۔۔کہ وہ اپنی بیٹی کے سسرال میں جا کر رہے۔۔تو وہ نہیں مانتی ہے !!!

آخر۔۔ہار کر مہران یہ فیصلہ کرتا ہے کہ جب تک دانش اور میرب اپنے ہنی مون سے واپس نہیں آتے ہیں۔روز آفس جاتے ہوئے۔۔۔ازمارے۔۔۔کو یہاں پہ چھوڑ جایا کرے گا۔۔۔اور رات کو گھر کو لے جایا کرے گا !!!

جس پر اماں۔۔یہ بات بمشکل سے ہی۔۔۔لیکن مان گئی تھی وہ بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔کہ شادی کے شروع شروع دن ہیں یہی دن ہوتے ہیں۔۔۔۔جب میاں بیوی کی آپس میں انڈر سٹینڈ نگ ہوتی ہے!!!۔۔۔ایک دوسرے کو سمجھتے ہیں جانتے ہیں

لیکن اب وہ لوگ اتنے خلوص سے کہہ رہے تھے کہ اماں منع نہیں کر سکی اور صرف اسی شرط پر راضی ہوئی کہ ازمارے جتنا ہو سکے اپنے سسرال کو بھی ٹائم دے کیونکہ باطشہ بھی اکیلی سارا دن کام کرتے کرتے تھک جاتی ہو گی!!!!

♥♥♥♥♥

وہ لوگ جیسے ہی جہاز میں سوار ہوئے سب لوگ اپنی اپنی سیٹوں پر سیٹوں پر براجمان تھے۔۔۔میرو نے کبھی بھی جہاز کا سفر نہیں کیا تھا اس لیے وہ ڈر بھی رہی تھی۔۔۔۔جیسے ہی پرواز۔۔۔اڑانے کا اعلان ہوا میرو نے زور سے آنکھیں میچ لی تھی!!!

دانش جو اپنا سیٹ بیلٹ باندھ کر میرو۔۔۔کا سیٹ بیلٹ۔۔باندھنے لگا تھا جیسے ہی اس کی نظر میرو پر پڑتی ہے تو وہ قہقہ۔۔۔کا لگا کر رہ جاتا ہے!!!

میرو ایک چور آنکھ سے دانش کی طرف دیکھتی ہے اور ایک زور کا مکہ ۔۔۔اس کے سینے پر جڑتی ہے۔۔

یہاں ڈر سے میرو۔۔کی جان نکلی جا رہی ہے اور آپ کو ہنسی آ رہی ہے !!! وہ نم آنکھوں سے دانش سے شکوہ کرتی ہے

سیریسلی میرو"آپ۔۔۔اتنی چھوٹی سی بچی ہیں کہ جہاز میں بیٹھ کے ڈر رہی ہے۔۔۔اپ کی معلومات میں اضافہ کر دوں!!

جہاز میں بیٹھ کے جا رہی ہیں۔۔۔کوئی ہوا میں اڑ کے تھوڑی جا رہی ہیں جو گرنے کا ڈر ہے!!!

جو۔۔ بھی میں نے بہت بار ڈراموں میں فلموں میں دیکھا ہے جہاز کریش ہو جاتا ہے اور پھر ان کے گھر والوں کو ان کی لاشیں بھی نہیں ملتی ہیں۔۔۔وہ اپنی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لیے دانش کی طرف دیکھ کر بولتی ہے!!!

اچھا۔۔۔اچھا ریلیکس ہو جاؤ "میری جان" کچھ نہیں ہوتا میں ہوں نا آپ تمہارے ساتھ میں کچھ نہیں ہونے دوں گا..اپنی جان کو۔۔۔اگر زیادہ ڈر لگ رہا ہے تو میرا ہاتھ پکڑ لو۔۔۔میرو جلدی سے اچھے بچوں کی

طرح اس کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے۔۔۔۔لیکن آنکھوں میں ڈرا بھی بھی واضح نظر آرہا تھا۔۔۔اس کے !!!

دانش نفی میں سر ہلا کر رہ گیا !!!

تھوڑی دیر بعد ہی ان کے جہاز نے سوزی لینڈ کے لیے پرواز کر لی تھی۔۔۔"جی ہاں" یہ دونوں ہنی مون کے لیے سوزی لینڈ جا رہے تھے۔۔۔سوزی لینڈ کا سفر کرنا۔۔۔میرو کا سپنا تھا لیکن ابھی میرو اس بات کو نہیں جانتی تھی کہ اس کا سپنا یوں بھی پورا ہونے جا رہا ہے !!!

ہم جا کس ملک میں رہے ہیں۔۔۔میرو۔۔۔دانش سے پوچھتی ہے۔۔۔۔۔۔اور دانش اس کی اس معصومیت پر عیش عش کر اٹھا۔۔۔

یعنی کہ جہاز میں بیٹھ گئی ہے۔۔۔لیکن اس نے ایک بار بھی پوچھنا گوارا نہیں کیا کہ ہم جا کہاں رہے،منیمون پر!!!

صبر کرو میری جان سرپرائز ہے۔۔۔اپ کے لیے میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں۔۔۔۔اس۔۔۔سرپرائز کو دیکھ کر آپ خوشی سے چہک اٹھیں گی۔۔۔۔اور ہو سکتا ہے اسی خوشی میں آپ مجھے دو بھی دے دیں۔۔۔۔ Kiss 💋 چار۔۔۔

دانش۔۔اخر میں شرارت سی آنکھ ویک کرتے ہوئے میرو کی طرف دیکھتا ہے۔۔۔تو میرو۔۔۔جو بڑے جوش و خروش سے اس کے بات۔ سن رہی تھی۔۔آخری بات پر کانوں کی لو تک سرخ پڑ گئی۔۔۔۔اور شرمندگی سے بچنے کے لیے سر اس کے سینے میں دے جاتی ہے!!!

وہ بزنس کلاس میں سفر کر رہے تھے اس لیے کسی کے بھی آنے جانے کا ڈر نہیں تھا۔۔وہ اپنی موج مستی میں پورے سفر کو انجوائے کرنا چاہتے تھے۔۔۔اصل میں یہ دانش کا ہی آئیڈیا تھا وہ میرو کو اس ڈر سے نکالنا چاہتا تھا جس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہو گیا تھا !!!!

تھوڑی دیر بعد میرو کو نیند آنا شروع ہو گئی تھی۔وہ ایسی ہی تھی وہ جب بھی سفر کرتی تھی۔۔۔زیادہ تر وہ سفر سو کر ہی گزارتی تھی باطشہ اکثر اس کو بولتی تھی کہ ایسے سفر کا کیا فائدہ جو سو کر ہی گزار دینا ہے۔۔۔۔ کچھ دیکھنا ہی نہیں ہے لیکن وہ سنتی کب تھی؟؟؟؟

ابھی بھی وہ اس کی آنکھیں بند ہونے کو تھی۔۔۔دانش نے بھی اس کو ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ جتنا وہ ہو سکے آرام کرے وہ ہنی مون پر جا رہے تھے یقینا اگے جا کر میرو کے لیے آرام کرنا بھی بہت مشکل ہونے والا تھا !!!

گھنٹوں کے سفر کرنے کے بعد آخر کار وہ سوزی لینڈ پہنچ گئے تھے۔۔۔ جیسے ہی جہاز سوزی لینڈ کی سرزمین پر لینڈ کرتا ہے تو دانش۔۔میرو کو !!! ۔۔۔جو اس کے سینے پر سر دیے سو رہی تھی اس کو اٹھاتا ہے

میرو۔میری جان "اٹھو ہماری منزل آگئی ہے۔۔۔میرو آنکھیں مسلتے ہوئے اٹھتی ہے۔۔۔اور سیدھی ہوتی ہوئی۔۔۔خوشی سے اپنا ہینڈ بیگ کندھے پر لٹکائے باہر کو نکلتی ہے۔۔۔وہ دونوں جب ایئر

پورٹ سے نکلتے ہیں تو وٹینگ ایریا پر ان کے نام کا سائن بورڈ اٹھائے مینجر کھڑا ہوا تھا!!!!

اصل میں ساحل اور مہران شاہ نے مل کر ہی ان کے لیے ہنی مون کا پلان بنایا تھا دانش نے۔۔۔کافی اسرار کیا تھا کہ وہ اپنے خرچے۔۔۔پر میرو کو ہنیمون پر لیجانا چاہتا ہے!!

لیکن ساحل شاہ۔۔اور مہران شاہ نے یہ کہہ کر اس کی بولتی بند کروا دی کہ میرو۔۔۔ان کی اکلوتی بہن ہیں۔۔۔وہ اپنی بہن کے لیے سرپرائز پلان کر رہے ہیں!!

اس میں آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔۔۔میرو سے حویلی والوں کی محبت سے دانش اچھی طرح واقف تھا۔۔۔اس لیے وہ کچھ نہیں بولتا آخر اسے ہار ماننے ہی پڑی !!!

ایئرپورٹ پر گوری گوری لڑکیاں جنہوں نے لباس نہ ہونے کے برابر پہن رکھے تھے۔۔۔جابجا نظر آرہی تھیں۔۔۔

میرو توان کو دیکھتے ہی شرم سے سرخ پڑ گئی۔۔۔دانش کی نظر بے خیالی میں ایک لڑکی پر پڑتی ہے تو میرو جلدی سے اس کی آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھتی ہے۔۔۔اور غصے سے بولتی ہے؟؟؟

خبر دار!!!اگر ان ننگی لڑکیوں کو دیکھنے کی کوشش کی تو ورنہ آپ کا قتل مجھ پر اس انجان ملک میں ہی۔۔۔واجب ہو جائے گا!!

دانش تو اپنی چھوٹی سی بیوی پر ہی حیران تھا کہ وہ اس کے لیے کس قدر پوزسیو تھی۔۔ایک جاندار مسکراہٹ دانش کے لبوں پر آگئی تھی۔۔۔ یقینا یہ سفر ان کے لیے یادگار ثابت ہونے والا تھا!!!

ان کے رہنے کا انتظام سوزی لینڈ کے مشہور ہوٹل گلیریا میں کیا گیا تھا ایئرپورٹ سے گلیریا کچھ ہی فاصلے پر تھا۔۔۔وہ بہت جلد ہی ہوٹل کے سامنے تھے جیسے ہی وہ گاڑی سے نکلتے ہیں ہوٹل کو دیکھ کر میرو تو خوشی سے چیخ اٹھتی ہے!!!!

اتنا خوبصورت ہوٹل اس نے اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا نہ جانے اندر جا کر وہ کیسا تھا جو باہر سے ہی اس قدر خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

اس ہوٹل کی ایک خاص بات ہے یہ تھی کہ اس پر چیئر لفٹ سے اوپر جایا جاتا تھا۔۔۔ان کا روم چودویں منزل پر تھا میرو تو بہت ایکسیڈٹ تھی چیئر لفٹ پر سفر کرنے کے لیے۔۔۔۔

وہ لوگ اپنے روم میں آتے ہیں تو ان کا روم نہایت خوبصورت نیو کپل کے حساب سے سجایا گیا تھا۔۔پورے کمرے میں گلاب کے پھول اور کینڈل لائٹ جل رہیں تھیں۔۔۔

کمرے کا تھیم سفید کلر کا تھا۔۔۔دیواروں پر پینٹ بھی سفید کلر کا اور کھڑکیوں پر پردے بھی بالکل سفید چاندی کی طرح چمک رہے تھے۔۔۔اور اگر نظر مارے بیڈ کی طرف تو بیڈ پر بھی سفید چادر بچھائی گئی تھی۔۔۔۔جو لال پھولوں سے لال ہوئی پڑی تھی وہاں خوبصورتی سے پھولوں سے ہارٹ شیپ بنایا گیا تھا۔۔۔؟جس پر ویلکم ٹو نیو کپل لکھا ہوا تھا!!!!

کمرے میں زیرو نائٹ بلب چل رہا تھا۔۔۔ہلکے ہلکے میوزک کی بھی آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔۔جس نے ماحول کو بہت رومینٹک بنا دیا تھا۔۔۔میرو جو سارے راستے سوئی آئی تھی۔۔۔

اب خود کو بہت ریلیکس فیل کر رہی تھی۔۔دانش جو سارے راستے سوئی ہوئی میرو کو نہارتے ہوئے گزر آیا تھا۔۔۔اب بھی اسے ایک پل کی بھی تھکن محسوس نہیں ہو رہی تھی!!!

اور کمرے کی ڈیکوریشن دیکھ کر تو وہ فل موڈ میں اگیا تھا میرو۔۔۔اندر جا کر اپنا عبایا اتارتی ہے۔۔۔اور اپنا پرس سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر پورے کمرے کا ایک جائزہ لیتی ہے۔۔۔

کمرے کو بالکل کسی دلہن کی طرح سجایا گیا تھا وہ آنے والے لمحات کا سوچ کر سرخ پڑ گئی تھی۔۔۔۔دانش کی طرف تو اس کی نظریں ہی نہیں اٹھ رہی تھی...جب دانش اگے بڑھتا ہوا اسے اپنی بانہوں میں سما لیتا ہے!!!

اوراس کی گردن پر جان بجااپنے لب رکھنا شروع کر دیے تھے؟

جب میرو بولتی ہے بس کرے دانش آپ کو توہر وقت رومینس کی پڑی رہتی ہے۔۔۔کچھ پل سکون کے بھی گزارنے دو؟؟

تومیری جان یہاں پر ہم رومینس کرنے ہی آئے ہیں ہنی مون کا مطلب نہیں آپ کو پتہ ہے،منیمون۔۔منانے لوگ کیوں آتے ہیں؟؟؟

دانش کی بات سن کر۔۔۔میرو کی زبان توتالو کے ساتھ ہی چپک گئی تھی!!!

جبکہ دانش کی بے باکیاں دوبارہ شروع ہوگئی تھیں۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد اس کی بے باکیوں سے میرو بھی بے بس ہونے لگی تھی۔۔۔اور آہستہ آہستہ وہ بھی دانش کا بھرپور ساتھ دینا شروع ہوگئی تھی۔۔۔۔

ان کو دیکھ کے کوئی بھی یہ نہیں سوچ سکتا تھا کہ وہ اتنے گھنٹے سفر کر کے آئے ہیں وہ دونوں..پیار کی بارش میں بھیگ رہے تھے!!!

ایک دوسرے کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں چپس کیے وہ پیار کا بھرپور مزہ لے رہے تھے۔۔۔۔

دانش کافی دیر اس کی لبوں پر اپنے پیار کی شدت لوٹاتا رہا.... جب اسے لگا میرو.... کو سانس لینے میں دشواری ہو رہی ہے.... تو وہ اس سے ہٹ کر مسکراتی نظروں سے اس کے چہرے کا طواف کرنے لگا !!!!

میرو۔۔۔دانش۔۔۔۔کی اتنی سی قربت میں ہی لال ٹماٹر جیسی ہو گئی تھی۔۔۔۔

میرو میری جان آپ تو ابھی سے ہی سرخ پڑ گئی ہیں۔۔۔ابھی تو میری شدتیں شروع ہوئی ہیں۔۔۔کیسے برداشت کریں گی مجھے۔۔۔۔

اور میرو شرماتے ہوئے بھاگ کر اس کے سینے میں پناہیں ڈھونڈ ڈھونڈنے لگی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

آفس ٹائم ختم ہو گیا ہے۔۔۔کب تک یوں کام کرتی رہیں گی میم۔۔۔۔ اس کی سیکٹری آکر اس سے پوچھتی ہے کیونکہ اسے بھی کافی لیٹ ہو گیا تھا جب تک امارہ نہ جاتی وہ بھی گھر کے لیے نہیں جا سکتی تھی۔۔امتثال شاہ کا سخت آرڈر تھا اس کو۔۔۔۔

امارہ۔۔۔کب سے کمپیوٹر کے آگے بیٹھے تمام ڈیٹا فائلز پہ لکھ رہی تھی کچھ مدد سوہا۔۔۔(آفس ورکر)نے بھی اس کی کر دی تھی لیکن اب ٹائم اوور ہو گیا تھا اور وہ اپنے کام میں ہی مگن تھی۔۔۔۔۔

میں کام مکمل کرنے کے بعد ہی جاوں گی۔۔۔وہ ہنوز کمپیوٹر پہ نظریں جمائے اپنے کام میں مصروف تھی اس کی۔۔ سیکٹری نے تاسف سے اس پہ نظر ڈالی۔۔۔۔

میم میں نے اپنی بیٹی کو آج آئس کریم پالر لے کے جانا ہے۔۔میں نے صبح اس سے وعدہ کیا تھا۔۔۔مجھے کافی لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔وہ گھر میرا انتظار کر رہی ہو گی سیکرٹری منت بھرے لہجے میں بولتا ہے!!!!

اس کی بات پہ امارہ کے چلتے ہاتھ یکدم رک گئے۔۔۔

تو آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا جائیں۔۔۔اپ کو لیٹ ہو رہا ہو گا آپ آپنی پرنسس کو میری وجہ سے لیٹ نہیں کروائیں!!!!

لیکن میم امتثال سر نے مجھے سختی سے منع کیا ہوا ہے کہ جب تک آپ آفس سے نہیں جائیں گی مجھے بھی بھی گھر جانے کی اجازت نہیں ہے؟؟؟؟

ہاہا۔۔۔امارہ کی ہنسی نکل گئی۔۔۔۔

میم یہ آپ کے۔۔گال پہ سرخ نشان کیسا بنا ہوا ہے۔۔۔۔وہ بغور دیکھتی اس سے پوچھنے لگی تو امارہ سٹپٹا سی گئی۔۔۔۔افف سلطان ۔۔۔کیوں اس پہ محبت نچھاور کر کے اپنی محبت سے سب کو متوجہ کر دیتا تھا۔۔

ککلک۔۔کچھ نہیں شائد چیونٹی کاٹ گئی تھی۔۔۔۔

وہ اٹکتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔سیکٹری۔۔۔نے بھی خاص توجہ نہ دی تھی۔۔۔

لیکن میں بھی ضد کی پکی ہوں۔۔۔اب کام کمپلیٹ کر کے ہی جاوں گی۔۔۔وہ حواس میں آتی غصے سے بولتی ہوئی اسے بہت اچھی لگی تھی

۔۔۔۔

اچھا آپ۔۔۔ایسا کرو۔۔۔۔جاؤ گھر کے لیے بابا سے میں خود ہی بات کرلوں گی ٹھیک ہے۔۔۔۔جاؤ۔۔۔۔اوکے میم تھینک یو سو مچ سیکرٹری مسکراتے ہوئے۔۔۔امارہ کے کیبن سے نکل جاتی ہے

تبھی۔۔۔پاس پڑا موبائل گنگنانے لگا تھا۔۔۔

کال پہ اس نے نظر گھمائی اسمارا کالنگ جگمگا رہا تھا۔۔۔۔۔

مسکراتے ہوئے فون اٹھا کر اس نے کان سے لگایا۔۔۔۔

امو" کیا حال ہے۔۔۔۔سلام دعا کے بعد وہ پوچھنے لگی تو اس کی کھنکتی آواز پہ چونک گئی وہ کافی خوشدلی سے مخاطب تھی جبکہ اس کے برعکس پچھلی کال پہ وہ کافی افسردہ اور خوفزدہ تھی۔۔۔

کافی خوش لگ رہی ہو۔۔۔کیا بات ہے۔۔وہ ساتھ ساتھ کچھ ٹائپنگ کر رہی تھی۔۔۔ساتھ اسے جواب دے رہی تھی۔۔۔۔

کچھ نہیں یار بس سلطان۔۔نے کام دیا ہوا وہی کر رہی۔۔۔۔بے دھیانی میں وہ اسے بتا گئی تو اسمارا۔۔۔ ٹھٹھک گئی

سلطان؟ کیا تم نے یہی نام لیا؟

اس کی بات پہ امارہ نے اپنی جلد بازی کی وجہ سے زبان دانتوں تلے دبائی۔۔۔

وہ اصل میں۔۔۔۔امارہ کو کوئی الفاظ نہ ملے وہ اسے کیا جواب دیتی۔۔۔۔۔

امارہ۔۔۔تم اس کے ساتھ کیا کر رہی ہو۔۔۔۔تم نے خلہ کے پیپر ریڈی نہیں کروائے تھے؟

وہ ابھی تک یہاں ہے؟

وہ بول رہی تھی جبکہ امارہ۔۔سن سی رہ گئی۔۔۔۔وہ ان چند دنوں میں سب کچھ بھول چکی تھی اس کی محبت میں رنگ چکی تھی۔۔۔۔لیکن حقیقت بہت تلخ تھی۔۔۔وہ ماما بابا کو کیا جواب دیتی۔۔۔

اس۔۔اسمارہ میں ہار گئی۔۔۔۔مم۔۔میں اس سے دور نہیں رہ سکتی۔۔۔اب تو بالکل بھی نہیں جبکہ وہ میری سانسوں میں اتر چکا

ہے۔۔۔اب اگر اسے خود سے جدا کیا تو میری سانسیں بھی مجھ سے چھین لی جائیں گی۔۔۔۔اور پھر یہ مردہ وجود کسی کام کا نہیں؟؟؟؟

اس کی سسکیوں پہ اسمارہ ساکت ہو گئی۔۔۔۔۔

تو کیا۔۔۔تم اس کے ساتھ؟۔۔۔۔اسمارہ نے اٹکتے ہوئے معاملے کی جانچ کی تھی؟؟؟؟

اوف امارہ پاگل ہو تم۔۔۔۔ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔کیا پتا وہ پھر پہلے جیسا نکل آئے اس کا بھروسہ نہیں کرنا چاہیے تھا !!!

اس کی بات پہ امارہ کے آنسوؤں میں مزید روانی آئی تھی۔۔۔۔۔

پلیز اسمارا۔۔۔ایسا مت کہو۔۔۔وہ ایسا نہیں ہے۔۔۔۔میں نے اسے کتنی سزا دی ہے۔۔۔اس کا دل نجانے کتنی دفعہ توڑا۔۔۔لیکن اس نے ذرا بھی مجھ پہ آنچ نہ آنے دی۔۔۔کسی نازک آبگینے کی طرح میرا خیال رکھا۔۔۔۔

میں اس سے جدا نہیں ہو پاؤں گی۔۔۔۔

میں مر جاؤں گی۔۔۔۔لیکن اب یہ وجود کبھی کسی اور کے ساتھ نہیں رہے گا۔۔۔۔یہ صرف اسی کا ہے۔۔۔۔اگر میں طلاق لے بھی لوں گی

تو کبھی کسی دوسرے مرد کو اپنا آپ سونپ نہ پاوں گی۔۔۔۔وہ رو رہی تھی اسمارا کو اپنی لاڈلی بہن۔۔کی بے بسی پہ کافی دکھ ہوا!!!

اچھا ٹینشن مت لو۔۔۔چپ ہو جاو۔۔۔کاش میں تمہارے ساتھ ہوتی۔۔۔۔اسمارہ نے رفتہ سے کہا تھا۔۔۔۔پھر اسے اپنا خیال رکھنے کا کہہ کر فون بند کر گئی۔۔۔۔

امو۔۔۔میں نے تمہاری آنکھوں میں اس کی محبت اسی دن دیکھ لی تھی جب تم ہاسٹل میں اس کے اپارٹمنٹ سے آئی تھی۔۔۔۔تمہاری آنکھیں چیخ چیخ کر اس بات کی گواہ تھیں کہ تم اسے چاہتی ہو۔۔۔۔لیکن میں تمہیں مما بابا کی نظروں میں گرانا نہیں چاہتی تھی اسی لئے تمہیں

مجبوراپاکستان لے آئی اس سے پہلے کہ وہ تمہارے وجود پہ تسلط جما لیتا۔۔۔۔لیکن افسوس جیسا ہم چاہتے ویسا کبھی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

اسمارا نے تاسف سے اپنے ہاتھ میں موجود موبائل دیکھا تھا اسے وہ دن ابھی تک یاد تھا جب وہ چھپ چھپ کر فلائیٹ میں بیٹھی روتی ہوئی پاکستان پہنچی تھی۔۔۔

چاہے جو بھی ہو۔۔۔لیکن میرے اللہ میری امو کو خوش رکھنا۔۔۔اس نے دل سے دعا کی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ شاک کی حالت میں اس کے سسکیاں بھرتے وجود کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔شائد وہ دنیا کا سب سے خوش قسمت مرد تھا۔۔۔۔جسے چاہا جس کی چاہت کے لئے تڑپا وہ اسے مل گئی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ خوش تھا۔۔۔۔۔

لیکن بغیر اسے تنگ کئے اس نے الٹے قدم لئے اور آفس کی حدود سے باہر نکل گیا۔۔۔

وہ اس وقت سلطان منشن میں موجود تھا۔۔۔۔

کافی وقت ہو گیا ہے۔۔۔بابا ابھی تک نہیں آئے ہیں۔۔وہ یہ سوچتے ہوئے اپنی پینٹ کی پاکٹ سے موبائل نکالتا ہے اور فہام سلطان کو کال ملانے لگا۔۔۔

جبکہ اس کے پاس۔۔۔اس کی ماں بیٹھی اس کے ہنستے مسکراتے چہرے کو دیکھ کر اس کے دل سے ہمیشہ اس کی ہنسنے مسکرانے کی دعا نکلی تھی۔۔۔

جاری۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

اپیسوڈ اچھی لگی ہو تو چینل کو سبسکرائب اور ویڈیو کو لائک کر دینا اس کا پارٹ ٹو کل آئے گا میرو۔۔۔اور دانش، منیمون اسپیشل اپیسوڈ ہو گی۔۔۔جن کو رمینس سے پرابلم ہو وہ ناول پڑھنا چھوڑ سکتا ہے کوئی

زبردستی نہیں ہے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے گا اللہ حافظ ملتے ہیں نیکسٹ

اپیسوڈ میں 😍😍😍#ناول_طلبِ_عشق

رائٹر_عائشہ_علی#

#46_قسط_part2

#Danish_Meru_honeymoon_special

💖💖💖💖💖💖💖

معلوم اُس حُسن کا تم کو نہیں ہے_کچھ

خم دار ہے کمر تو سینے پہ زور_____ ہے

مے خوار ہیں جو لب تو وہ خَد گلابی ہیں

اِک پیالہ ناف ہے جس کی لذت اور ____ ہے

دانش دوپہر سے کہیں باہر گیا ہوا تھا میرو ہوٹل میں اس کا انتظار کر کر کے تھک چکی تھی..اب تو اسے بھوک بھی بہت زیادہ لگ رہی تھی !!! لیکن دانش کا کہیں بھی تھا پتہ نہیں تھا

وہ کئی بار دانش کو فون کر چکی تھی لیکن اس کا نمبر بند جا رہا تھا...اب تو میرو۔۔کو سچ مچ میں خوف آنے لگا تھا۔۔۔کہ وہ ایسے۔۔۔ چھوڑ کر کہاں چلا گیا ہے۔۔

ابھی وہ اسی کشمکش تھی۔۔۔کہ دروازکلک کی آواز سے کھلتا ہے۔۔۔۔ اور دانش مسکراتا ہوا ہاتھ میں شاپنگ بیگ پکڑے ہوئے اندر آتا

ہے۔۔۔وہ سب سے پہلے ہاتھ میں پکڑے دونوں بیگز۔۔صوفے پر رکھتا ہے۔۔اور آکر میرو کے ماتھے پر اپنے لب رکھتا ہے!!!

کیسی ہے میری جان میرو نروٹھے پن سے بولتی۔۔۔آپ کو کیا فکر ہے میرو۔۔۔کی۔۔۔اپ تو دوپہر سے نکلے ہوئے ہیں آپ کو پتہ بھی ہے میں یہاں پہ اکیلی بور ہو رہی ہوں۔۔۔بھوک لگی ہوئی ہے مجھے۔۔۔۔

ہم لوگ یہاں پہ ہنی مون منانے آئے ہیں لیکن آپ کو تو پرواہ ہی نہیں ہے وہ بے خیالی میں بول تو گئی تھی۔۔لیکن جیسے ہی اسے احساس ہوتا ہے تو وہ شرم سے نظریں جھکا جاتی ہے؟؟؟

اوتو میری بیگم۔۔۔منیمون بنانے کے لیے بے چین ہو رہی ہیں؟؟؟

میری جان پریشان نہیں ہو اسی کا میں انتظام کرنے گیا تھا....پہلے کھانا کھاتے ہیں ہنی من مون بھی بنائیں گے آج...دانش مسکراتی نظروں سے میرو کی طرف دیکھ کر بولتا ہے !!!

دانش۔۔۔میرو۔۔۔۔کی پسند کا لنک لنچ باہر سے ہی لے آیا تھا وہ لوگ دونوں مل کر کھانا کھاتے ہیں۔۔اور اس کے بعد دانش بولتا ہے وہ اس بیگ میں تمہارے لیے گفٹ ہے ذرا پہن کر تو میری جان آئے !!!

نہیں۔۔۔۔ابھی نہیں پہننا دانش؟؟؟

ابھی کہیں باہر گھومنے چلتے ہیں میرو۔۔۔راہ فرار کے راستے ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔۔نہیں میری جان باہر نہیں جانا۔۔۔اب تو ہنی مون منائیں گے نا!!!

بقول تمہارے ہم ہنیمون منانے ائے ہیں ناوہ اس کو آنکھ مارتا ہوا چھیڑنے لگا تھا۔۔۔جاؤ میری جان جلدی سے ابھی صبر نہیں ہو رہا ۔۔۔۔۔دانش۔۔۔۔مدہوش نگاؤں سے میرو کی طرف دیکھتے ہوئے بولتا ہے!!

میرو۔۔۔۔شرماتے ہوئے۔۔۔۔بیگ اٹھاتی ہے اور دیکھتی اس میں ایک بلیک کلر کی نٹ کی خوبصورت ساڑھی ہوتی ہے جو جس کا بلاؤز

بلاؤز نہایت چھوٹا اور جو اس کے جسمانی اعضا کو واضح نظر آنے کے لیے کافی تھا!!!!

میرو۔۔۔۔شرماتے ہوئے وہ ڈریس اٹھا لیتی ہے۔۔۔اسے پتہ تھا پہننا تو اس کو پڑے گا ہی۔۔۔اور پھر ان لوگوں نے کون سا باہر جانا تھا؟؟؟؟

یہی سوچتے ہوئے وہ ساڑی کو اٹھاتے واش روم میں چلی جاتی ہے تقریبا 20 منٹ بعد وہ فریش سی باہر آتی ہے۔۔۔تو بلیک کلر کی ساڑی اس کے خوبصورت نازک سراپے پر نہایت پھج رہی تھی۔۔۔۔وہ شرماتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔۔۔

اور اپنے گیلے بالوں میں برش پھیرنے لگی تھی اس کے بعد وہ ہلکا پھلکا میک اپ کرتی ہے۔۔۔۔دانش نے ہی اس کے لیے جیولری سلیکٹ کی ہوئی تھی۔۔۔۔میرو۔۔۔نازک سی جیولری اپنی صاف شفاف دودھیا گردن میں ڈالتی ہے۔۔۔پیچھے سے دانش آکر اس کو اپنے حصار میں لیتا ہے!!!

میرو۔۔۔۔اپنے آپ میں سمٹ سی گئی تھی۔۔۔۔میری جان جلدی آؤ صبر نہیں ہو رہا۔۔۔۔دانش۔۔۔اس کی دودھیاں گردن پر لب رکھتے ہوئے۔۔۔۔دوبارہ بیڈ کی جانب چلا جاتا ہے!!!!

میرو۔۔۔خود پر فیوم کا چھڑکاؤ کرتے ہوئے۔۔۔اپنی پوری تیاری کا تنقیدی سے جائزہ لیتی ہے۔۔۔۔سب کچھ پرفیکٹ لگ رہا تھا ہلکے پھلکے میک اپ میں وہ بالکل ہی کوئی آسمان۔سے اتری پری لگ رہی تھی!!!

میرو۔۔شرملی سی مسکراہٹ کے سنگ اپنے قدم دانش کی طرف بڑھاتی ہے۔۔۔اس کے پاس کوئی راستہ بھی تو نہیں تھا۔۔۔اور پھر دانش نے بھی ان دو تین دنوں میں اس پر جو پیار نچھاور کیا تھا۔۔۔۔اب میرو۔۔۔۔ بھی اس کے پیار میں ڈوبنے کو بے تاب تھی۔۔۔

میرو۔۔آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی...دانش۔۔۔کی طرف بڑھنے لگی۔۔ایک شرمیلی سی

مسکراہٹ اپنے ہونٹوں پر لیے ہوئے۔۔اب دانش۔۔۔صوفے پر بیٹھا

مدہوشی سے میرو۔۔کو دیکھ رہا تھا۔۔

میرو۔۔۔واپس آکر دانش۔۔۔کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔صوفے پر نہیں بیٹھی۔۔بلکہ۔دانش۔۔کے سامنے اپنے حسن بکھیرتی ہوئی کھڑی رہی۔۔دانش: نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر میرو۔۔۔کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔اس ہاتھ میں میرو نے ہیرے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔۔دانش نے آہستہ سے میرو کے ہاتھ کی پشت کو چوما۔۔اور پھر اسے اپنے قریب صوفے پر بٹھالیا۔۔

دانش؟میرو جی۔۔آپ نے تواس ساڑھی کی شان ہی بڑھادی ہے۔۔

دانش۔۔۔کی بات پر میرو مسکرادی۔۔اور شرما گئی۔۔۔

دانش۔۔۔۔نے اپنی طرف کی ٹیبل سے ایک جوس کا گلاس اٹھایا۔۔ اوراسے میرو۔۔۔۔کی طرف بڑھایا۔۔میرو۔۔۔چاہتے ہوئے بھی اتنی پیاری آفر کوانکار نہیں کرپائی۔۔میرو۔نے اسکے ہاتھ سے گلاس پکڑ لیا۔۔میرو۔۔۔۔دانش۔۔۔۔سے بہت زیادہ متاثر ہو چکی تھی

۔۔۔۔۔

میرو۔۔۔جوس کا گلاس ہاتھ میں لیے ہوئے بیٹھی ہوئی تھی۔۔دانش۔۔۔نے اپنا گلاس میرو کی طرف بڑھایا۔۔اور بولا۔۔یہ

پہلا جام آپ جیسی خوبصورت حسنیہ۔۔۔۔کے نام میرو۔۔۔شرمیلی سے مسکراہٹ کے ساتھ اپنا گلاس دانش۔۔۔کے گلاس کے ساتھ ٹکرا دیا۔۔کمرے میں ہلکی سی۔۔مدھر سی چھن کی آواز گونجھی۔۔

اور پھر دانش۔۔۔نے اپنا گلاس اپنے ہونٹوں سے لگالیا۔۔اور اسکا سپ لینے لگا۔۔اسکی دیکھا دیکھی۔۔میرو۔۔نے بھی اپنا گلاس اپنے ہونٹوں سے لگالیا۔۔اور اسکی چسکیاں لینے لگی۔۔دونوں بہت قریب بیٹھے ہوئے تھے۔۔دانش نے اپنا ہاتھ میرو کے پیچھے سے لا کر صوفے کی بیک پر رکھ دیا۔۔اس کا ہاتھ میرو۔۔کے کندھے کو چھو رہا تھا۔۔۔ننگے کندھے کو۔۔۔مگر میرو۔۔کوئی بھی حرکت نہیں کر رہی تھی!!!

خود کو دور کرنے یا اسکے ہاتھ کو ہٹانے کی۔۔۔دانش کے چھونے سے میرو۔۔کا جسم ہلکی سی جھری سی لے کر رہ گیا۔۔

جیسے ہی دونوں کے جوس ختم ہوئے تو دانش۔۔۔نے ریموٹ سے ایک طرف لگا ہوا ساؤنڈ سسٹم آن کر دیا۔۔کمرے میں بہت ہی رومینٹک سا۔ہلکا ہلکا میوزک بجنے لگا۔۔بہت ہی مسحور کن دھن تھی۔۔

دانش۔۔۔اپنی جگہ سے اٹھا۔۔اپنا ہاتھ میرو۔۔۔کی طرف بڑھایا۔۔ اور بولا۔۔آئیں ڈانس کرتے ہیں تھوڑا۔۔۔

میرو۔۔نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ۔۔۔دانش کے ہاتھ میں دے دیا۔۔اور اسکے ہاتھ کے سہارے صوفے پر سے اٹھ گئی۔۔

دانش۔۔۔میرو۔۔۔کو کمرے کے درمیان میں لے آیا۔۔

اور دونوں ایک دوسرے کے بازو پکڑ کا آہستہ آہستہ میوزک کی لے پر تھرکنے لگے۔۔

کچھ ہی دیر کے بعد دانش۔۔۔نے اپنا بازو میرو۔۔۔۔کی کمر کے گرد ڈالا اور آہستہ سے میرو۔کو اپنی طرف کھینچ لیا۔میرو۔کا جسم دانش ۔۔کے چوڑے اور کشادہ سینے سے میچ ہونے لگا۔۔

اسکے سینے کی خوبصورت دھڑکنیں۔۔۔دانش۔۔۔کے سینے سے دبنے لگیں۔۔دونوں ایکدوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔۔

دانش۔۔۔کی گرم گرم سانسیں میرو۔۔۔کے چہرے پر پڑ رہی تھیں۔۔۔میرو۔۔۔کو عجیب سا سرور آرہا تھا۔۔۔

میرو۔۔۔کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دانش۔۔۔نے اپنے ہونٹ میرو کے ہونٹوں کی طرف بڑھائے۔۔۔میرو۔۔۔اپنے ہونٹوں کو ہٹانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔۔بس دانش۔۔۔کی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔۔اور پھر دانش کے ہونٹ میرو کے ہونٹوں پر آکر جم گئے۔۔

!!!!بہت ہی آہستہ سے

دانش۔۔۔نے میرو کے ہونٹوں کو چوم لیا۔۔میرو۔کے پورے جسم میں ایک عجیب سی لہر دوڑ گئی۔۔ایک کرنٹ سا دوڑ گیا۔۔میرو دانش ۔۔۔کی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔۔ مگر اپنے ہونٹ پیچھے ابھی بھی نہیں بٹائے۔۔دونوں کا ڈانس رک چکا تھا۔۔

دانش۔۔۔نے دوبارہ سے اپنے ہونٹ میرو۔۔۔کے ہونٹوں پر رکھے۔۔اور اب انکو بار بار چومنے لگا۔۔آہستہ آہستہ۔۔میرو۔۔۔کے پہلے سے نازک سے سرخ سرخ پچھلے ہونٹ کو اپنے عنابی ہونٹوں میں لیا۔۔اور اسے چومنے لگا۔۔

میرو کے دل کی دھڑکن عجیب سی ہو رہی تھی۔۔اسکے جسم میں گرمی پیدا ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

وہ بے چین ہونے لگی تھی۔۔میرو۔۔کے ہونٹوں کو چومتے ہوئے دانش نے اپنے ہاتھ کر گرفت میرو کی۔۔۔۔کمر پر اور بھی سخت کی۔۔ اور اسے سختی سے اپنے جسم کے ساتھ چپکا لیا۔۔اور اسکی پتلی کمر کو سہلانے لگا۔۔دوسرا ہاتھ میرو۔۔کی ساڑھی کے اوپر سے اسکی پشت کو سہلا رہا تھا۔۔۔میرو کی حالت خراب ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

اپنی بانہوں میں لیے ہوئے ہی دانش۔۔۔نے میرو۔۔۔کی ساڑھی کا پلو گرا دیا۔۔اب میرو۔۔۔کا اوپر جسم صرف اس مختصر سے بلاؤز میں دانش کے سامنے تھا۔۔دانش۔۔۔اپنے ہونٹ میرو۔۔کے ہونٹوں پر سے ہٹا کر اسکے جسم کا جائزہ لینے لگا۔۔میرو کے اوپر نیچے ہوتے ہوئی دھڑکنوں کو دیکھنے لگا!!!!

اسکی نظر میرو۔۔۔کی چھاتیوں کی درمیانی لکیر میں پھسلتی جارہی تھیں۔۔۔نیچے چکنا نگا پیٹ قیامت ڈھارہا تھا۔دونوں کی نظریں دوبارہ سے ملیں تو میرو۔۔۔شرما گئی۔۔اور اپنی نظریں جھکا گئی۔۔۔

دانش۔۔۔نے میرو۔۔۔کو بازو سے پکڑ کر گھمایا۔۔اور اسکی کمر کو اپنے جسم کے ساتھ چپکاتے ہوئے اپنے ہاتھ اسکے بازوؤں کے نیچے سے لے جاکر اسکی دونوں دھڑکنوں کو اپنے کھردرے ہاتھوں میں تھام لیا۔۔اور اپنے ہونٹ میرو۔۔۔کی گردن پر رکھ دیئے۔۔میرو کے منہ سے سکاری نکل گئی۔سی سی سی سی سی۔۔۔۔

دانش نے جب دیکھا کہ میرو۔۔۔نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔۔۔تو اس نے اپنے ہونٹ میرو۔۔کی گردن کی گوری گوری ملائم جلد پر گاڑ دیئے ۔۔ہاں۔۔اپنے ہونٹوں کا دباؤ اسکی گردن پر بڑھاتے ہوئے اسکی گردن کی جلد کو چوسنے لگا۔۔سک کرنے لگا۔۔

اپنے ہونٹوں میں کھینچنے لگا۔۔اور ساتھ ہی آہستہ آہستہ میرو کی دھڑکنوں کو مسلنے لگا۔۔ان پر دباؤ بڑھانے لگا۔۔میرو۔۔۔کے منہ سے سسکیاں نکلنے لگیں۔۔وہ مچلنے لگی۔۔۔تڑپنے لگی۔۔۔آووو

!!!!افففف

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

دانش۔۔۔کے ہونٹ اور اسکے ہاتھ میرو۔۔۔کے جسم میں عجیب سی بے چینی پیدا کر رہے تھے۔۔

دانش۔۔۔نے میرو کی سسکاریوں کو سنا تو مزید بہکانے لگا۔۔اس نے اپنی زبان۔۔۔آہستہ آہستہ میرو کی گردن پر پھیرتے ہوئے اسکی گردن کو گیلا لگا۔۔اور آگے سے اسکے ہاتھ میرو۔۔۔کی دھڑکنوں سے کھیل رہے تھے۔۔۔ کبھی انکو آہستہ دباتے اور کبھی زور سے۔۔میرو کی آنکھیں بند تھیں اور گردن ایک طرف کو ڈھکی ہوئی تھی۔۔۔منہ سے ہلکی ہلکی سکاریاں نکل رہی تھیں۔

افففف۔۔۔۔۔۔میرو کے منہ سے درد بھری سسکاری نکلی جیسے ہی۔؟دانش۔۔۔نے اسکے کندھے اور گردن کے سنگم پر اپنے ہونٹ رکھے!!!

میرو۔۔کی آنکھیں سکڑ گئیں۔۔ مگر بند ہی رہیں۔۔اور اسکے ہاتھ اوپر کو اٹھے اور اس نے دانش۔۔۔کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسکے سر کے بالوں کو اپنی مُٹھی میں بھر لیا۔۔اور زور سے دبایا۔۔

دانش کی شدت میں کمی ہوئی۔۔اور میرو۔۔۔کو کچھ سکون ملا۔۔ مگر اگلے ہی لمحے دانش۔۔نے اپنی دونوں مٹھیوں کو بھینچ کر اسکی دھڑکنوں کو زور سے رب کیا تو۔۔میرو کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

دانش۔۔۔جھک کر آہستہ سے میرو کے کان میں بولا۔۔سوری جان۔۔۔۔۔۔۔۔اور ساتھ ہی اپنی زبان کی نوک سے میرو۔۔۔کے کان کو سہلانے لگا۔۔میرو۔۔۔کو اچھا لگنے لگا۔۔

دانش۔۔۔نے اپنی زبان کی نوک کو میرو۔۔کے کان کے سوراخ میں داخل کر دیا۔۔اور آہستہ آہستہ اسے اندر باہر کرنے لگا۔۔اور کان کو اندر سے چاٹنے لگا۔۔دانش اپنی انگلیوں سے میرو۔۔کے بلاؤز کے اوپر سے ہی اسکی دھڑکنوں کو مسل رہا تھا۔۔اور میرو۔۔کی حالت خراب ہوتی جا رہی تھی۔۔

میرو۔۔۔کا ہاتھ ابھی بھی دانش۔۔۔کے سر پر تھا۔۔اور وہ اسکے بالوں کو سہلا رہی تھی۔۔دانش۔۔۔۔کا ایک ہاتھ اسکی ایک چھاتی کو چھوڑ کر اوپر کو سرکا۔۔اور وہ میرو۔۔۔کی ملائم چکنی دھڑکن کو سہلانے لگا۔۔۔

میرو۔۔۔کو ایک بار پھر الگ سا احساس ہوا۔پھر دانش۔۔۔نے میرو۔۔۔کی ساڑھی کے پلو کو اسکے چینی کوٹ میں سے نکال دیا۔۔اور اسکی ساڑھی کا ڈھیلا کرنے لگا۔۔

اور چند لمحوں میں ہی اسکی ساڑھی کھل کر میرو۔۔کے پیروں میں گر چکی تھی۔۔اور وہ دانش۔۔۔۔کی بانہوں میں صرف اپنے مختصر سے بلاؤز اور چھوٹے سے پیٹی کوٹ میں تھی۔۔

میرو۔۔کاپیٹی کوٹ بھی صرف اسے گھٹنوں تک تھا۔۔۔دانش کے ہاتھ اب میرو۔۔۔۔کے ننگے پیٹ پر پھسل رہے تھے۔۔اسکو سہلا رہے تھے۔۔اور اسکی گردن کو چوم رہے تھے۔۔

ایک ہاتھ سے دانش نے میرو۔۔کا چہرہ پیچھے کو اپنی طرف موڑا۔اور اپنے ہونٹ میرو۔۔۔۔کے گالوں۔۔۔۔پر رکھ کر اسکو چومنے لگا۔۔ اسکے گالوں کے بوسے لینے لگا۔۔گورے گورے گالوں۔۔۔کو چامنے لگا۔۔

پھر اپنے ہونٹوں کو تھوڑا سا کھولا۔۔اور اسکے گال کو چومتے ہوئے کاٹ لیا۔۔۔میرو۔۔۔کے گورے گورے گال اس جگہ سے لال سرخ ہو رہے تھے۔۔۔میرو بھی ہی مومنٹ کھل کر انجوائے کر رہی تھی۔۔۔

اور پھر دانش۔۔۔نے آہستہ سے میرو۔۔کے پیٹی کوٹ کی ڈوری کو کھول دیا۔۔اور اسکا پیٹی کوٹ بھی اسکے جسم سے سرک کر نیچے گر پڑا۔۔ میرو۔۔اب ایک مختصر سی پینٹی میں تھی۔۔

جو کہ اسکی کمر کو آدھا ڈھک رہی تھی۔۔دانش نے میرو۔کو کو اپنی طرف گھمایا۔اور اسکے ہونٹوں کو چومتے ہوئے اسکی کمر کو سہلانے لگا۔۔میرو۔نے ایک لمحہ کے لیے اپنی آنکھیں کھول کر دانش۔۔کی آنکھوں میں دیکھا۔۔

جہاں اسے چاہت ہی چاہت نظر آئی۔۔اور اس نے دوبارہ سے اپنی آنکھیں بند کر کے اپنا سر دانش کے کندھے پر لگا دیا۔۔اور اسے اپنی کرنے کی مکمل اجازت دے دی۔۔۔

دانش۔۔۔میرو۔۔کو اپنی بانہوں میں اٹھائے کمرے میں ہی پڑے ہوئے بیڈ۔۔کی طرف لے جانے لگا۔۔اور پھر اسے کسی نازک سی گڑیا کی طرح بیڈ پر لٹا دیا۔۔اور خود بھی اسکے ساتھ لیٹ گیا۔۔

میرو۔کے اوپر جھکتے ہوئے اس نے اپنے ہونٹ میرو۔کے گلابی ہونٹوں پر رکھ دیئے۔۔اور اسکے ہونٹوں کو چومنے لگا۔۔پھر اسکے نچلے ہونٹ کو اپنے ہونٹوں میں لے کر چوسنے لگا۔۔اتنی زور سے اسکے ہونٹ کو چوسا کہ میرو۔۔کو اپنے ہونٹ میں سے خون نکلتا ہوا محسوس ہوا۔۔

دانش۔۔۔نے اپنا منہ ہٹا کر اسکے ہونٹ میں سے لگتے ہوئے خون کو دیکھا۔۔اور پھر آہستہ سے اسی ہونٹ کو اپنے ہونٹوں میں لے کر میرو۔ کے خون کو چوسنے لگا۔۔اسے بند کرنے کے لیے اور ساتھ ہی اس جگہ کا اپنی زبان سے مساج کرنے لگا۔۔

میرو۔۔کو بہت اچھا لگ رہا تھا یہ اسکی زبان بھی دانش کے منہ میں رب کرنے لگی۔۔۔دانش۔۔۔نے جب میرو۔۔کو اس طرح سے مست ہوتے ہوئے دیکھا تو اس نے اپنی زبان میرو۔کے منہ میں دے دی۔۔ اور میرو۔نے فوراہی اسے چوسنا شروع کر دیا۔۔

دانش کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے۔۔

میرو۔۔۔کے ہونٹوں سے کھیلتے ہوئے۔انکو چومتے ہوئے۔۔دانش کے ہاتھ میرو۔۔۔۔کی دھڑکنوں پر تھے۔۔جن کو وہ آہستہ آہستہ دبا رہا تھا۔۔سہلا رہا تھا۔۔۔اور ان ٹائٹ چھاتیوں کا مزہ لے رہا تھا۔۔دانش کا ہاتھ سرکتا ہوا نیچے کو جانے لگا۔۔ہما کے پیٹ پر سے ہوتا ہوا۔۔

اسکی پینٹی کے اوپر سے ہی۔۔۔ہما ایک بار پھر تڑپ اٹھی۔اسکا نچلا دھڑ اوپر۔۔ہوا میں اٹھ گیا۔۔اور دانش کو اس نے خود سپردگی ہی خود سپردگی پیدا کر دی تھی۔۔

دانش نے میرو۔۔کو تڑپتے ہوئے دیکھا تو مسکرا کر اپنے ہونٹ میرو کے سینے کے ننگے حصے پر رکھ دیئے !!!

میرو۔۔۔اب بن پانی کے مچھلی کی طرح مچل رہی تھی۔۔۔

میرو۔۔۔۔کے سینے کو چومتے ہوئے۔۔۔دانش۔۔۔میرو کی دھڑکنوں کو دیکھنے لگا۔۔جو کہ اسکے بلاؤز میں اسکی تیز ہوتی ہوئی سانسوں کے ساتھ اوپر نیچے ہو رہی تھیں۔۔

دانش۔۔۔نے اسکے بلاؤز کے اوپر سے ہی اسکے سینے کے ابھاروں کی چوٹیوں کو چوم لیا۔۔پھر بلاؤز نیچے کر کے اسکی ننگی دھڑکنوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے۔۔اور اسے چومنے لگا۔۔

میرو۔۔کے ننگے پیٹ پر تو جیسے دانش پاگل ہی ہو گیا تھا۔۔اس نے جگہ جگہ اسے چومنا شروع کر دیا۔۔پھر اسکی ناف کی طرف بڑھا۔۔گیری مگر صاف ستھری ناف کو دیکھ کر اسکا دل مچل اٹھا۔۔اپنے ہونٹوں کو اسکی چیف کے کناروں پر رکھ کر اسے چوما۔۔اور پھر اپنی زبان کی نوک کو اسکے اندر سمرکا دیا۔۔اور پورا اندر گھماتے ہوئے اسے اندر سے رب کرنے لگا۔۔

میرو۔۔کے منہ سے سسکاریاں نکل رہی تھیں۔۔۔اور وہ اپنا ہاتھ دانش۔۔۔کے سر پر رکھ کر دبا رہی تھی اسکے ہونٹوں کو اپنی ناف میں کھینچ رہی تھی۔۔۔نیچے سے دانش۔۔کے ہاتھ میرو۔کی رانوں پر پھسل رہے تھے۔۔

اب دانش نیچے آچکا تھا۔۔اور میرو۔۔۔کی گوری گوری۔۔ملائم چکنی نلکی رانوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

نیچے کھڑے ہو کر دانش۔۔۔نے میرو۔کا ایک پیر اپنے ہاتھ میں لیا۔۔اسکا سرخ و سفید خوبصورت پیروں سے سینڈل اتارنے لگا۔۔۔ اور اسے نیچے رکھ دیا۔۔پھر ہما کے پیر کو چومنے لگا۔۔

میرو۔۔آنکھیں کھول کر حیرت سے دانش۔۔۔کو دیکھ رہی تھی۔۔ اس جیسا مرد۔۔اس طرح اسکے پیر کو چوم رہا تھا۔۔۔میرو۔۔۔نے کسمساتے ہوئے پاؤں پیچھے کھینچنے کی کوشش کی۔۔۔اس کی یہ کوشش دانش۔۔۔نے ناکام کر دی۔۔

یہ یہ ہی یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔پلیز زز۔

دانش۔۔۔کچھ نہیں کر رہا۔۔جو کر رہا ہوں کرنے دو مجھے۔۔۔

اچانک دانش۔۔کے ہاتھ اوپر کو بڑھے۔۔اور اس نے میرو۔۔۔کی پینٹی کو سائیڈ نے پکڑ کر نیچے کھینچنے کے لیے ہلکا سا زور لگایا۔۔میرو۔۔۔کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جیسے اس سے اجازت طلب کر رہا ہو۔۔۔میرو۔۔دانش۔۔۔کے اس انداز پر مسکرا پڑی۔۔

میرو۔۔نے خود ہی اُٹھ کر اپنا بلاؤز۔۔نیچے سے پکڑ کر اوپر کو کھینچا۔اور اسے اپنے جسم سے الگ کر دیا۔۔اب اسکے گورے گورے جسم پر صرف اور صرف ایک کالے رنگ کی برا تھی۔۔۔

جو اسکے گورے رنگ پر بہت جچ رہی تھی۔۔اور اسکے نشیب و فراز کو آدھا ڈھانپ رہی تھی۔۔اور آدھا دکھا رہی تھی۔۔

دانش۔۔ہاتھ میں جوس کا گلاس۔۔۔لے کر میرو۔۔۔کی طرف مڑا تو میرو۔۔۔کو اس حالت میں دیکھ کر مسکرانے لگا۔۔میرو۔۔کے قریب آکر اس نے گلاس۔۔۔۔سے منہ لگا کر جوس کا ایک گھونٹ لیا۔۔میرو کی تھائیز۔۔۔کو سہلانے لگا۔۔

میرو۔کے اوپر جھکتے ہوئے گلاس۔۔سے تھوڑا سا جوس میرو۔۔۔کے پیٹ پر۔۔اسکی ناف میں گرانے لگا۔۔ذرا سی دیر میں ہی میرو۔کی ناف جوس سے بھر گئی۔۔۔

ایک گھونٹ ہی تو آنا تھا۔ٹھنڈے ٹھنڈے۔۔۔جوس سے میرو۔کی عجیب سی کیفیت ہو رہی تھی۔۔دانش نے جھک کر اپنے ہونٹ میرو ۔۔کی ناف پر رکھے۔۔اور اسکی ناف میں پڑا ہوا جوس۔۔کو ایک ہی بار میں پی گیا۔میرو۔تڑپ کر رہ گئی۔۔دانش نے مسکرا کر میرو۔۔۔کی طرف دیکھا۔۔تو میرو شرما گئی!!!!!

جاری۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

السلام علیکم ال ریڈرز آج کی اپیسوڈ آپ لوگوں کو کیسی لگی ہے اپنی رائے کا اظہار لازمی کیجئے گا اور ویڈیو اچھی لگی ہو تو چینل کو سبسکرائب کر لیجئے گا،#ناول_طلبِ_عشق

رائٹیر_عائشہ_علی#

قسط_47#

💔💔💔💔💔💔💔

اگر میں تم سے محبتوں کا

شمار چاہوں تو کیا کہو گے؟

بہت ہی بے تاب زندگی ہے

قرار چاہوں تو کیا کہو گے ؟

جو کہہ رہے ہو کہ مانگ دیکھو

میں جان مانگوں تو کیا کہو گے ؟

ہزار باتیں ہیں وجہ وحشت

جو وحشتوں میں ساتھ مانگوں

تو کیا کہو گے ،؟

دن تیزی سے گزرتے جا رہے تھے فارح سلطان اور امارہ شاہ کے بیچ میں

!! بھی اب سب کچھ ٹھیک ہو چکا تھا

اسمارہ کو تو سب پتہ تھا لیکن شاہ مینشن میں اس چیز کے بارے میں کسی کو بھی ابھی پتہ نہیں تھا۔۔

دوسری جانب سلطان مینشن میں فارح سلطان نے اپنی مام۔۔سے بھی بات کر لی تھی۔۔۔کہ وہ امارہ کی رخصتی کی بات کرنے شاہ مینشن میں جائے !!!

مرحا کو جیسے ہی اس چیز کے بارے میں پتہ چلتا ہے۔۔کہ فارح سلطان اور امارہ شاہ کے بیچ میں سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے وہ دونوں ایک دوسرے کے پھر سے قریب آگئے ہیں !!

وہ تو پاگل ہو چکی تھی۔۔وہ اپنے کمرے میں ہر چیز توڑ پھوڑ کر پاگلوں کی طرح چیخ چلا رہی تھی۔۔۔ نہیں۔۔ایسا نہیں ہو سکتا ہے ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔

میں نے اتنے سال لگا دیے ہیں ان دونوں کو الگ کرنے میں لیکن وہ۔۔۔وہ پھر مجھ سے سلطان کو چھین کے لے گئی ہے..

م۔۔۔۔میں سلطان کو امارہ کا کبھی بھی ہونے نہیں دوں گی نہیں۔۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔۔میں ہار نہیں سکتی ہوں!!

وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنے بال نوچ رہی تھی۔۔۔ساتھ جیسے خود کو تسلی دے رہی ہو۔۔اچانک ہی وہ اپنا فون اٹھاتی ہے اور کسی کو کال ملاتی ہے۔۔دوسری طرف سے نہ جانے اس کو کیا کہا گیا تھا!!!

کہ اس کے شاطر دماغ۔۔۔میں پھر سے مختلف منصوبے بننا شروع ہو گیے تھے۔۔۔

وہ فون کو سائیڈ پہ رکھتی ہے اور ہونٹوں پر پر سرار مسکراہٹ لیے بولتی ہے۔۔۔۔۔بس اب آر۔۔ہو گا یا پار۔۔

امارہ شاہ کو تو میں۔۔۔۔سلطان کی زندگی میں کبھی بھی آنے نہیں دوں گی۔۔۔

منالو جتنی خوشیاں منانی ہیں مس امارہ شاہ۔۔۔کیوں کے۔۔سلطان تو میرا ہے۔۔۔۔اور میرا ہی رہے گا۔۔۔۔۔سب کچھ چھین لوں گی میں تم سے۔۔۔امارہ شاہ۔۔بالکل ویسے ہی جیسے سالوں پہلے چھین لیا تھا۔۔۔خالی ہاتھ رہ جاؤ گی۔۔۔جیسے ماضی میں رہ گئی تھی۔۔۔

اور پھر قہقہ۔۔۔لگاتے ہوئے سیدھی بیڈ پر گر جاتی ہے۔۔۔۔نہ جانے۔۔۔اب فارح سلطان اور امارہ۔۔۔کی زندگی میں کون سا طوفان لانے والی تھی۔۔۔یہ

اور دوسری طرف فارح سلطان۔۔۔اور امارہ شاہ۔۔۔آنے والے وقت سے انجان۔۔۔ایک دوسرے کے ساتھ خوشیاں منا رہے تھے۔۔زندگی کے۔۔۔ حسین۔۔۔پل جی رہے تھے۔۔

کہاں جانتے تھے کہ زندگی میں ابھی امتحان۔۔۔اور بھی باقی ہیں جوان لوگوں نے دینے ہیں۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

دانش اور میرو۔۔۔ بھی اپنا ہانیمون بنا کر واپس آگئے تھے۔۔وہ آج حویلی والوں سے ملنے کے لیے آئے ہوئے تھے ..

میر وتوازمارے اور اسمارہ۔۔۔کو اپنے،منیمون کی پکچریں دکھا رہی تھی۔۔۔اس کے چہرے پر خوشی کے رنگ کھلے ہوئے تھے!!

باطشہ اپنی بیٹی کو اپنے زندگی میں پر سکون دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔ اس کی لاڈلی بیٹی کو اتنا چاہنے والا شور ملا تھا!!

لڑکی بالکل کھلکھلا اٹھتی ہے اگر اس کا ہمسفر اس کا خیال کرنے والا ہو) (اس کا اس کی عزت کرنے والا ہو

ان کے،منیمون کی پکچریں دیکھ کر اور اتنے خوبصورت منظر دیکھ کر۔۔۔ازمارے۔۔۔پاس بیٹھے۔۔۔مہران شاہ گھور گھور کر دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیوں کہ وہ ابھی تک ازمارے کو ہنی مون پر لے کر نہیں گئے تھے تھے۔۔۔ہر لڑکی کی طرح ازمارے کی بھی خواہش تھی کہ وہ اپنے ہم سفر کے سنگ پوری دنیا گھوم کر آئے۔۔

لیکن مہران شاہ اور ساحل شاہ کو بہت ضروری کام تھے جس کی وجہ سے وہ ابھی تک اپنے ہنی مون پر نہیں گئے تھے۔۔

ساحل نے تو مہران شاہ سے کہا تھا کہ وہ ازمارے کو لے کر ہنیمون۔۔۔پر لے جائے لیکن مہران شاہ کا کہنا تھا کہ وہ ساحل شاہ کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا ہے !!!

ساحل شاہ اور مہران شاہ دفتر کے علاوہ ایک خفیہ ایجنٹ بھی تھے جو اس ملک کے غداروں کے کو ختم کرنے کا فریضہ اثرانجام دیتے تھے۔۔۔

جس کا صرف آبان شاہ کو ہی پتہ تھا۔۔۔اور کوئی نہیں جانتا تھا کہ حویلی کے چشم وچراغ۔۔۔افس کے علاوہ اور کون کون سی خفیہ سرگرمیاں سرانجام دیتے ہیں۔۔

یہی وجہ تھی کہ وہ ازمارے کے لاکھ ناراض ہونے پر بھی اس کو اصل وجہ نہیں بتا پا رہا تھا۔۔۔

جس کیس پر امل کام کر رہی تھی اسی کیس ساحل شاہ اور مہران شاہ بھی اس کے ساتھ ہی کام کر رہے تھے۔۔۔ان لوگوں نے اپنی نجی زندگی اور پروفیشنل زندگی کو الگ الگ رکھا ہوا تھا!!!

یہی وجہ تھی کہ وہ چاروں ایک جٹ ہو کر کام کرنے میں لگے ہوئے تھے۔۔۔ان دنوں جوان کو انفارمیشن ملی تھی اسد راؤ کوئی چھوٹا موٹا بندہ نہیں تھا۔۔۔اس پر اتنی اسانی سے بغیر پوری بغیر پورے ثبوتوں کے ساتھ ہاتھ ڈالنا کافی گھمبیر مسئلہ معلوم ہو رہا تھا۔۔۔کیوں کے اس کے پیچھے بہت بڑی پاور تھی جو اس ملک کی ساکھ کو کمزور کرنا چاہتے تھے۔۔۔

لیکن جب تک اس دھرتی پر مہران شاہ۔۔ساحل شاہ جیسے گمنام ہیرو موجود ہیں۔۔۔اس پاک دھرتی کا کوئی بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔۔۔۔

وہ اس کیس پر کافی عرصے سے کام کر رہے تھے۔۔۔اب وہ اپنی منزل کے بہت قریب تھے اسی سلسلے میں آج جوان لوگوں نے اپنے باقی ٹیم کے ساتھ میٹنگ رکھی تھی۔۔۔

جو اسی کیس کے سلسلے میں تھی ان کو پوری امید تھی کہ وہ اس کیس کو بہت جلدی حل کر لیں گے اور ہمیشہ کی طرح جیت حق اور سچ کی ہی ہو گی۔۔؟۔

♥♥♥♥♥♥

اس وقت وہ سب لوگ اپنے خفیہ اڈے پر موجود تھے۔۔سب لوگ کرسیوں پر بیٹھے اپنے چیف کا انتظار کر رہے تھے۔۔چیف کے آنے کے بعد ہی میٹنگ سٹارٹ ہونی تھی۔

کیونکہ اس کیس کی ساری کاروائی چیف کے انڈر تھی۔۔وہ ان کو حکم دیتا تھا تو یہ لوگ اگے کی کاروائی کرتے تھے!!

احمر بھی نہیں آیا تھا امل کب سے بار بار گھڑی پر ٹائم دیکھ رہی تھی لیکن احمر جو اسے ادھا گھنٹہ۔۔پہلے ہی فون کر چکا تھا کہ وہ دس منٹ تک پہنچ جائے گا لیکن ابھی تک اس کا کچھ اتا پتا نہیں تھا نہ جانے کیوں امل کو دل ہی دل میں بے چینی سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر کے بعد چیف کے گاڑی پورچ میں آکر کھڑی ہوتی ہے وہ سب الرٹ ہو کر سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے ہیں!!!

چیف 45 سال کا اونچے لمبے قد کا گورا چٹا خوبرو نوجوان معلوم ہوتا تھا۔۔۔وہ 20 سال کے نوجوان تھے جب انہوں نے یہ فیلڈ کو چنا تھا اس کے فیلڈ کے چننے کے پیچھے بھی بہت بڑا گہرا صدمہ تھا۔۔۔۔

جی نے۔۔چیف کو اس فیلڈ میں آنے پر مجبور کر دیا تھا وہ اپنے دشمنوں کا اس طرح صفایا کرتا تھا۔۔۔کہ کسی کو خبر تک نہیں ہوتی تھی!!

اس کے علاوہ اس کو دنیا ایک جانے مانے سرجن کے نام سے پہچانتی) تھی ان کا اپنا ایک بہت بڑا ہاسپٹل تھا جس پہ غریبوں کا علاج فری کیا جاتا

تھا لیکن کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس ہسپتال کا سرجن ایک ایجنسی میں کام کرتا ہے جو اپنے ملک کے دشمنوں کا چن چن کر صفایا کرتا ہے)

جو بھی دشمن کا حال دیکھ لیتا تھا وہ کانوں کو ہاتھ لگا جاتا تھا اتنی بے دردی سے ان کا خاتمہ کرتا تھا۔۔۔ غلطی کی تو کوئی گنجائش ہی نہیں تھی۔۔۔ !! اس کی کمسٹری میں

اسی لیے مہران شاہ ساحل شاہ جیسے بھی اس کے سامنے انکھ اٹھا کر بھی بات نہیں کر سکتے تھے سب لوگ چیف کا دل سے احترام کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ ان کی ٹیم شروع سے ہی ایک ساتھ کام کر رہی تھی۔۔۔۔

چیف کے آتے ہی وہ سب لوگ اس کے احترام میں کھڑے ہوتے ہیں۔۔چیف۔۔۔ہاتھ کے اشارے سے سب کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہیں!!!اور وہ لوگ اپنے اپنے کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں

چیف-یہ سب تو اسد راؤ کے بارے میں ہو گیا۔اور جو خاص کام میں نے آپ کو کہا تھا اسکے بارے میں کیا پراگریس ہے۔مس امل...

امل:ایک نظر چیف کی طرف دیکھتی ہے اور پھر۔۔۔اپنی نظریں جھکاتی ہوئی بولی-بہت مشکل کام بتایا ہے آپ نے مجھے جسکے لیے میرا سب کچھ داؤ پر لگ گیا ہوا ہے۔۔۔

چیف۔۔ مسکرائے۔اور پھر انعام بھی تو تمکو ایک کروڑ کا دے رہا ہوں نا ویسے آپ فکر نہیں کرو۔آپ کو کچھ نقصان نہیں ہو گا۔اور کہیں بھی آپ کا نام نہیں آئے گا۔۔۔

امل کی آنکھیں چمک اٹھیں۔۔وہ مسکرادی۔پھر چیف کو اب تک کی ساری باتوں کے بارے میں بتانے لگی۔جو کہ اس نے اور احمر مل کر پتہ لگائیں تھیں. کیونکہ اس سے پہلے کی سب باتیں تو وہ پہلے ہی ان کو بتا چکی - - ہوئی تھی۔اور انکی ہدایات کے مطابق ہی چل رہی تھی

وہ سب اس بارے میں ڈسکس کر ہی رہے تھے کہ نوکر نے آکر بتایا کہ ایس پی احمر صاحب آئے ہیں۔کمال نے انکو اندر بھیجنے کو کہا۔ایس پی کا نام سن کر امل کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔۔۔۔

اتنے میں پولیس کی وردی میں ملبوس ایک وجیبہ نوجوان اندر داخل ہوا ...پولیس کی وردی میں احمر بہت شاندار لگ رہے تھے۔امل اسکی پرسنیلٹی دیکھ کر اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔قد بھی لمبا تھا۔رنگ گورا... مضبوط کسرتی جسم۔اور چہرے پر متانت اور رعب دار۔۔۔امل کہ دل کی دھڑکن ایک دم سے تیزی تھی۔۔۔

چیف۔۔آئیں۔آئیں احمر ہم اسی کیس کے بارے میں بات کر رہے تھے آپ کا شک بلکل ٹھیک تھا۔یہ اسدر اؤ تو ایک معمولی سا مہرہ ہے اس کے پیچھے پاور کسی اور کی ہے۔ساحل اور مہران شاہ۔۔۔انہوں نے اپنی

جان پر کھیل کر ان لوگوں کے بارے میں معلومات اکھٹی کی ہیں۔جو یقینا آپ کے کام آئیں گی۔

احمر- چیف سر یہ سب باتیں تو ہمیں پہلے سے ہی معلوم تھیں کہ یہ ایک ریکٹ ہے جو آپ کے ہاسپٹل کی آڑ میں منشیات اور عورتوں کو بلیک میل کرنے کا کام کر رہا ہے بہت سی شکایات تھیں ہمارے پاس۔۔۔ اور میرے پر بہت زیادہ دباؤ بھی تھا۔۔آپ کو گرفتار کرنے کا۔ مگر آپ چونکہ ایک معزز شخصیت ہیں۔اس لیے میں نے آپ سے تمام صورتحال ڈسکس کی۔اور جیسے کہ میرا اندازہ تھا۔آپ کو اس بارے میں کچھ بھی علم نہیں تھا۔اس لیے ہم نے سب خفیہ

تحقیات کیں..آپ کی معلومات کی۔۔۔۔

.روشنی میں

چیف: مجھے تمام معلومات ڈاکٹر امل ہی مہیا کرتی رہی ہیں۔جو جو جیسے
. جیسے انکو ملتی رہی ہیں

چیف صاحب کا ہاسپٹل تھا امل بھی اسی ہاسپٹل میں ڈاکٹر۔۔کی جاب)
کرتی تھی لیکن وہ اپنا پروفیشنل ڈیوٹی کے ساتھ ساتھ اپنے ملک کے
دشمنوں کا صفایا کرنے کے لیے بھی خفیہ ایجنٹ کے طور پر کام کر رہی
تھی جب ایسے پتہ چلا کہ ہاسپٹل میں ناجائز منشیات کا کام بھی ہوتا ہے
تب انہوں نے چیف صاحب سے بات کی اور چیف صاحب اور انہوں

نے یہ سب مل کر ہی پلان کیا تھا امل کا پولیس میں جاب کرنا رات کو (ڈاکٹر کی ڈیوٹی سر انجام دینا یہ سب کچھ ایک پلان کے تحت ہی ہوا تھا

مس امل۔۔۔آپ کے مہیا کیے گئے فون نمبرز اور ایڈریسز کے ذریعے بہت سے لوگوں کے بارے میں معلومات ملی ہیں۔بلکہ انکا پورا گروہ بیٹریس آوٹ ہو گیا ہے

. ساحل شاہ-اور اس سب پر فائنل کارروائی کب ہو گی

مہران شاہ-آج-آج کا دن فائنل ہو چکا ہے ان سب کے گرد گھیرا تنگ کر دیا گیا ہے۔آپ کے ہسپتال سے آپکے ڈاکٹر آصف،نرس،ساریا اور یاسر۔۔اس کام میں ملوث ہیں-جبکہ لیش سیٹھ انکا سرغنہ ہے۔اور یہ

لوگ ہاسپٹل میں آنے والی لڑکیوں اور عورتوں کو اپنے چنگل میں پھنسا کر انکی غیر اخلاقی ویڈیوز بنا لیتے ہیں۔۔۔

اور پھر انکو بلیک میل کرتے ہیں اور ان کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ انکی

بات

مانتے ہوئے جسم فروشی کا دھندہ کریں۔۔۔اس ہاسپٹل میں آنے والے لوگ چونکہ سب اچھے گھروں کے ہوتے ہیں تو وہ عورتیں اپنی عزت کو بچانے کے لیے انکی بات مانتی رہتی ہیں۔

اور تو اور یہ لوگ مردوں کو بھی بہلا پھسلا کر اپنے جال میں پھنساتے ہیں. اور پھر ان سے پیسہ بٹورتے رہتے ہیں اور کافی جوان اور خوبصورت

لڑکیوں اور عورتوں کو یہ لوگ گھروں سے بھگا کر دوسرے ملک بھی
- لے جا چکے ہیں۔ امل نے اپنا سر پکڑ لیا۔

.....امل۔ اُف اس قدر گھناؤنا کام

مہران شاہ۔ یہی نہیں بلکہ یہ لوگ آپکے ہاسپٹل کی بیسمینٹ کو منشیات رکھنے اور یہاں سے سپلائی کرنے کے لیے بھی استعمال کرتے تھے۔ لیکن اب انکا کام ختم ہے۔ آج شام تک یہ سب لوگ گرفتار ہو جائیں گے۔ آپ بے فکر رہیں۔۔۔

چیف۔۔مہران شاہ سے-یہ خیال رکھیے گا کہ گرفتاریاں میرے ہاسپٹل سے نہ ہوں۔آپ سمجھ رہے ہیں نا کہ میرے ہاسپٹل کی ریپیوٹ کا معاملہ ہے نا۔۔۔

چیف۔۔۔ویسے تو مجھے مسئلہ نہیں ہے بے شک سب کے سامنے گرفتاریاں ہوں لیکن اس طرح ہمارا راز کھل کر سامنے آجائے گا۔۔۔۔

ابھی کچھ دیر تک ایکشن w - 6 مہران شاہ...جی-بلکل ایسا ہی شروع ہو جائے گا۔اور سب لوگوں کو ایک ساتھ ہی گرفتار کیا جائے گا۔کیوں کہ سب کے ایڈریس اور نمبرز سے انکوٹریس کر لیا گیا ہوا ہے!!!

چیف-گڈ اینڈ تھینکس

لیکن سر ایک پرابلم ہے ساحل شاہ بولتے ہیں؟؟

!!! چیف نہ سمجھی سے اس کی طرف دیکھ کے پوچھتا ہے کون سی پرابلم

سر ہم لوگ اسد جیسے بندے پر تو ہاتھ آسانی سے ڈال لیں گے لیکن اس کے پیچھے جو بڑی بڑی پاوریں ہیں۔۔۔ان کے لیے تھوڑی مشکل ہو رہی ہے؟؟؟

نوجوان ہمیں اس چیز سے گھبرانا نہیں ہے۔۔۔جب تک ہمارے خون کا ایک ایک قطرہ ہمارے جسم میں موجود ہے ہم اس ملک کے غداروں کا صفایا کرتے رہیں گے۔۔۔

!!چاہے اس کے لیے ہمارے خون کا آخری قطرہ تک نچوڑ لیا جائے

جی سر ہم تیار ہیں۔۔۔اس چیز کے بارے میں لیکن سب سے پہلے ہمیں ان کے پیچھے جو بڑی بڑی ہستیاں ہیں۔۔۔ان کی ساکھ۔۔۔۔کو کمزور کرنا پڑے گا۔۔۔

جب ان کی ساکھ کمزور ہو جائیں گی۔۔۔تو پھر ان کو بل سے نکالنا آسان ہو جائے گا؟؟؟؟

ساحل شاہ کی بات۔۔سے سارے متفق ہوئے تھے۔۔۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد چیف میٹنگ ختم کرتے ہوئے نکل جاتے ہیں اور اس کے پیچھے سب اپنے اپنے گھروں کے لیے نکل چکے تھے۔۔۔

امل بھی جانے لگتی ہے۔۔جب احمر اس سے بولتا ہے۔۔۔مس امل اگر اپ برا نہ مانے تو میں آپ کو ڈراپ کر دوں؟؟؟

امل جھجھکتے ہوئے اس خوبصورت نوجوان کو دیکھتی ہے جو اس سے محبت تو کرتا تھا۔۔۔لیکن اس کی عزت سب سے پہلے کرتا

تھا۔۔۔جی۔۔۔یس شور کیوں نہیں امل اپنا بیگ اٹھاتی ہے اور اس کے ساتھ گھر کے لیے نکل پڑتی ہے۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

کمرے کی بالکنی میں آسمان پہ خوبصورتی سے نظر آتے چاند کی روشنی بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

پورا اولا۔۔۔آسمان پہ چمکتے چاند کی روشنی میں نہایا ہوا تھا۔۔۔۔اور اسی کے ساتھ اس کے ہاتھ بھی مسلسل حرکت کر رہے تھے۔۔۔۔چہرے پہ دلکش مسکراہٹ تھی

فرنٹ طرف پہ موجود ریکنگ سے لال بالونز باندھتے ہوئے اس نے سیٹ اپ دیا تھا۔۔۔۔

بالکنی تھوڑی سی چوڑائی لیے ہوئے تھی۔۔اسی لیے اس نے وہاں پہ گولڈن قالین بچھا دیا تھا اور اس پہ گلاب کے خوبصورت پنکھڑیاں بکھیر دی تھیں

درمیان بڑی سی ٹیبل پہ گلاس دھرے ساتھ خوبصورت ریڈ کینڈلز کے ہمراہ وائٹ کنڈلز جلالی تھیں۔۔۔۔جن کے گرد لوہے کا کام ہوا تھا ۔۔۔۔۔دونوں اطراف کرسیاں رکھ دی تھیں

اسی طرح ننھی ننھی کینڈلز اطراف میں کارنر پہ موجود چھوٹے میزوں پہ سجھادی تھیں۔۔۔۔میوزک سسٹم بھی سیٹ کر دیا تھا

قالین پہ بڑا سا دل بنائے ہوئے اس میں اس نے اپنے نام کے ساتھ اس کا نام لکھا تھا۔۔۔خوبصورت گلاب کے پھول ماحول کو تازگی و مہک بخش رہے تھے۔۔۔

چاند اس عاشق پہ اپنی روشنی بکھیرتا مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

اپنے کام سے فارغ ہوتے ہوئے اس نے کچھ بالونز زمین پہ بھی چھوڑ دئے تھے۔۔۔۔

ماحول میں سرخ گلابوں اور سرخ غباروں نے عجب سی کشش پیدا کر دی تھی۔۔۔

انتظار یار بہت مشکل ہے لیکن ضروری بھی ہے۔۔۔

چہرہ کہنی پہ جمائے وہ خود بھی تیار بیٹھا اس شہزادی کا ویٹ کر رہا تھا۔۔۔

محبت اظہار نہیں مانگتی۔۔۔۔ کبھی کبھی عمل سے اظہار چھلکتا

ہے۔۔۔۔۔

جاری ہے۔۔۔۔

♥♥♥★★

السلام علیکم ڈیئر ریڈرز۔۔۔

اب سے ناول اپنے آخری مراحل میں داخل ہو چکا ہے مہران شاہ میر و

اور اسمارہ لوگوں کے سین اب کم ہی پڑھنے کو ملیں گے۔۔

اب سارا فوکس امل احمر کی جوڑی پر اور فارح سلطان اور امارہ

کے۔۔۔۔ارد گرد ہو گا؟؟

امید ہے جیسے آپ لوگوں نے باقی پہلے والے کپلز کو پیار دیا ہے ان لوگوں کو بھی دیں گے کیونکہ ناول میں کپل زیادہ ہیں تو سٹوری ایک لمبی کھینچی جا رہی ہے۔۔اب انشاءاللہ جلدی ناول کو سمیٹ کر ایک نیو ناول کا اغاز کریں گے۔۔۔

وہ بھی آپ لوگوں کو بہت زیادہ پسند آئے گا انشاءاللہ تو ملتے ہیں کل نیکسٹ اپیسوڈ میں تب تک کے لئے اللہ حافظ ویڈیو اچھی لگی ہو تو چینل کو سبسکرائب اور ویڈیو کو لائک کر دیجئے گا!!!#ناول_طلبِ_عشق رائٹر_عائشہ_علی#

قسط_#48

محبتوں میں ہوس کے اسیر ہم بھی نہیں
غلط نہ جان کہ اتنے حقیر ہم بھی نہیں

نہیں ہو تم بھی قیامت کی تند و تیز ہوا
کسی کے نقشِ قدم کی لکیر ہم بھی نہیں

ہماری ڈوبتی نبضوں سے زندگی نہ مانگ
سخی تو ہیں مگر اتنے امیر ہم بھی نہیں

کرم کی بھیک نہ دے اپنا تخت بخت سنبھال

ضرورتوں کا خدا تو، فقیر ہم بھی نہیں

شبِ سیاہ کے مہمان دار ٹھہرے ہیں

وگرنہ تیرگیوں کے سفیر ہم بھی نہیں

ہمیں بجھا دے ہماری انا کو قتل نہ کر

کہ بے ضرر ہی سہی بے ضمیر ہم بھی نہیں

وہ حیرت زدہ سی سامنے کھڑی اونچی عمارت دیکھ رہی تھی۔۔۔۔وہ کوئی سفید کلر کا خوبصورت بنگلہ تھا۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔

وہ حیرت زدہ سی اپنے نام کی پلیٹ دیوار پہ لگی دیکھ رہی تھی۔۔۔پورے چاند کی روشنی نے بنگلے کو خوبصورت بنادیا تھا

امارہ سلطان ولا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے تحیر آمیز نگاہوں سے سلطان کو دیکھا جو محبت پاش نظروں سے اسے ہی تک رہا تھا۔۔

میری زندگی۔۔میری وائفی کے لیے اس بندے ناچیز۔۔کی طرف سے چھوٹا سا تحفہ۔۔۔۔سلطان بول رہا تھا۔۔۔۔اور امارہ دھڑکتے دل کے ساتھ گیٹ پار کر گئی۔۔۔خوبصورتی میں اپنی مثال آپ یہ ولا، جس کی۔۔ہر چیز انتہائی سلیقے اور معیار سے اپنی اپنی جگہ مقرر تھی۔۔۔لمبی راہداری پہ گلاب کے پھول بچھے ہوئے تھے۔۔

اس کے لئے چاہے وہ ایک چھوٹا گھر بھی لے لیتا۔۔۔امارہ۔۔۔کے لیے اس کا پیار دل سے ختم نہ ہوتا۔۔۔اس نے صرف اس سے محبت کی تھی نہ کہ ظاہری چیزوں سے۔۔۔۔

وہ خوشی سے جگمگاتی بھوری کالی آنکھوں سے چاروں طرف ٹکر ٹکر دیکھتی آگے بڑھ رہی تھی تبھی اسے وہ نظارہ ملا جو اس کی زندگی کا سب سے حسین پل تھا۔۔۔۔

وہ لال غباروں میں گھیرا اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ریلنگ پہ جھکا اسے مسکراتے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ کب اس پہلے اندر پہنچ گیا امارہ سمجھ نہ سکی۔۔۔

امارہ بھاگ کر لاونج تک آئی تھی۔۔۔اس کا دل تیز رفتاری سے دھڑک رہا تھا۔۔۔وہ بھی ریکنگ چھوڑ کر روم میں آیا اور پھر وسیع و عریض روم سے نکل کر بڑے سے ہال میں آگیا۔۔۔جہاں خوبصورتی سے فانوس۔۔۔صوفے اور گلدان رکھوائے گئے تھے۔۔۔وہ وہی کھڑی تھی چہرے پہ بے پناہ خوشی لئے جگمگاتی نگاہیں اسی پہ جمائے اس کی زندگی کا سب سے بڑا تحفہ۔۔۔اس کی روح کی غذا۔۔؟

وہ بھاگ کر اس تک پہنچا تھا اور پھر اس کو اپنے حصار میں مضبوطی سے مقید کر لیا تھا۔۔۔

میں تمہیں کبھی کوئی تحفہ نہ دے سکا۔۔۔سوچا کوئی سرپرائز ہی دے دوں۔۔۔بتاو گھر کیسا لگا۔۔۔۔وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔اور امارہ۔۔۔بند آنکھوں سے اس کے سینے پہ سر رکھے اس کی دھڑکن سنتی رہی۔۔۔۔کتنا پیارا شخص اس کے نصیب میں لکھا تھا۔۔۔۔

بہت شکریہ سلطان۔۔۔۔وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔۔۔۔

اور شکر اس رب کا۔۔۔۔یہ بات اس نے دل میں کہی تھی۔۔۔

وہ اسے بانہوں میں قید کئے ہی روم میں لے آیا۔۔۔امارہ نے حیرانگی سے سامنے۔۔تصویر کو دیکھا تھا۔۔۔۔یقینا یونیورسٹی پڑھائی کے دوران کھینچی گئی کوئی یادگار تھی۔۔۔

وہ اسے چھوڑ کر بیڈ تک آیا۔۔۔

یہ تمہارے لیے۔۔۔ جلدی سے تیار ہو جاو۔۔۔

پھر اکٹھے ڈنر کریں گے۔۔۔۔۔

اسے کہہ کر وہ آہستہ سے باہر ریکنگ کی طرف چلا گیا

امارہ۔۔۔نے ایک نظر اس پیک ڈبہ کو دیکھا اور پھر کھولا۔۔۔اس میں ایک انتہائی خوبصورت لال ساڑھی نظر آ رہی تھی۔۔وہ محبت سے چور۔۔۔ شہزادہ اس کو مشرقی دنیا میں ہی رکھنا چاہتا تھا۔۔۔اسی رواج کے مطابق جہاں اس نے اپنا بچپن گزارا۔۔۔

ریسٹروم میں جاکر فریش ہونے کے بعد۔۔۔ساتھ ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔۔۔۔ساڑھی باندھنااس نے کبھی سیکھا نہیں تھا لیکن بمشکل یہ کام بھی کر لیا۔۔۔

کانوں میں بڑے سے گولڈن جھمکے ڈالے۔۔۔۔ڈرائے کرنے کے بعد بالوں کو جوڑے میں مقید کئے ہونٹوں پہ نیچرل لپ گلوز لگائے وہ یقینا سمپل لیکن انتہائی گریس فل لگ رہی تھی۔۔۔۔

آہستہ سے چلتے ہوئے اس نے جب بالکنی میں قدم رکھا تھا تو اس کا چہرہ خوشی کے احساس سے سرخ و گلابی ہوا۔۔۔سب کچھ کتنا پرفیکٹ تھا۔۔۔ماحول میں ٹھنڈی ہوا میں رچی پھولوں کی خوشبو

۔۔۔۔دھیرے دھیرے ترک میوزک سسٹم کا سر بکھیرنا۔۔۔۔اور

پھر سامنے کھڑے شخص کا اسے دیکھ کر اپنا سفید مردانہ ہاتھ

پھیلانا۔۔۔۔۔

وہ اس کی زندگی کی سب سے خوبصورت لیڈی، سب سے پیاری۔۔۔اس کی ڈیلیشیئس بے بی۔۔۔۔وہ یقیناسب سے زیادہ خوبصورت تھی۔۔۔۔ محبوب جس کا بھی ہو۔۔۔اسے دنیا میں سب سے زیادہ وہی پیارا لگتا۔۔۔۔

لال ساڑھی میں اس کا قیامت سراپا۔۔۔۔خوبصورت لمبی صراحی دار شفاف گردن۔۔۔جوڑے میں خوبصورت سٹائل میں مقید بال۔۔۔اور کانوں میں پہنے گولڈن جھمکے۔۔۔۔لیکن سب سے دلکش اس کی نوزپن تھی۔۔۔جو شروع دن سے ہی سلطان کی کمزوری

تھی۔۔۔اور اس کے سامنے پہلی دفعہ اس طرح تیار ہو کر آئی تھی۔۔۔اسے وہ بہت خوبصورت لگی۔۔۔ لچکیلی بل کھاتی کمر ۔۔۔۔۔گلابی و سفید پھولے رخسار۔۔۔۔اور گلابی ہونٹ اس کا دل تیز رفتار میں دھڑکا تھا۔۔۔۔وہ اسے کھو کر زندہ نہ رہتا۔۔۔۔۔

امارہ۔۔۔۔اپنے سامنے پھیلے ہاتھ۔۔۔اور اس کی گہری براؤن آنکھوں کو خود میں اترتا محسوس کر کے مزید سرخ پڑی۔۔ تھی۔۔۔

اس کی براؤن آنکھوں میں بہتا سمندر اسے اپنے ساتھ بہالے جانا چاہتا تھا۔۔۔وہ ہاتھ مسلتے اس کے ساکت۔۔۔جذبات سے سرخ چہرے کو دیکھ کر نظرے جھکا گئی پھر رفتہ سے اپنا کانپتا ہاتھ اس مغرور شہزادے کے ہاتھ پہ رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔وہ بلیک تھری پیس میں بہت ہینڈسم لگ

رہا تھا۔۔۔وہ چاہنے کے باوجود اس کی جذبات سے بھرپور آنکھوں میں زیادہ دیر تک نہ دیکھ سکی۔۔۔۔۔

اس کی لمبی سپید انگلیوں کا لمس پاتے ہی وہ حواسوں میں لوٹا تھا۔۔۔پھر رفتہ سے اس کے نزدیک چلا آیا۔۔۔ماحول میں بجتی سریلی دھن کے ساتھ اس کے دل کے تار بھی چھڑ چکے تھے۔۔۔

بہت حسین۔۔۔۔وہ اس کے کانوں میں جھکا تھا۔۔امارہ اس کی سرگوشی پہ سمٹی۔۔مردانہ کلون کی خوشبو اس کے اطراف میں پھیلی تھی۔۔۔۔

آہستہ سے اسے ساتھ لیے وہ کرسی کھینچ کر اسے بٹھا گیا۔۔۔۔

امارہ۔۔۔نے اس کے ہشاش بشاش چہرے کو دیکھ کر نظر جھکالی تھی۔۔۔وہ بھی اس کے سامنے رکھی کرسی پہ بیٹھ گیا

کیا تم مجھے بتاو گی سب کیسا لگ رہا ہے۔۔۔وہ اطراف میں دیکھتا اس کی جھکی نظروں پہ نظر جما گیا۔۔۔۔

امارہ۔۔۔۔نے ایک نظر چاروں اطراف دیکھا تھا۔۔۔۔ قالین پہ ان کا فرسٹ لیٹر نیم۔۔۔۔اور چاروں اطراف سرخ کینڈلز کے ساتھ مکس گولڈن کینڈلز وہ کتنا اچھا ڈیکوریٹو ڈیزائنر تھا۔۔۔۔۔

بہت اچھا ہے۔۔۔وہ منمنا کر رہ گئی۔۔۔۔سلطان نے اس کی سرگوشی کو بمشکل سنا۔۔۔۔

اور میں ؟اس کی بات پہ وہ جھکی نظریں اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔اس کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ کر سلطان کا دل پر سکون ہوا تھا۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔وہ کچھ لمحے رکی۔۔۔سلطان کی شرارتی نگاہیں اسی پہ جمی تھیں۔۔۔۔۔۔

لب کاٹتے ہوئے وہ سوچنے لگی۔۔۔کہ اس وجاہت سے بھرپور مرد کے بارے میں کیا کمنٹ دیا جائے۔۔۔۔۔

کیا میں اتنا برا لگ رہا ہوں کہ تمہیں سوچنا پڑ رہا۔۔۔وہ ہنوز اس کے لبوں کی حرکت نوٹ کرتا۔۔۔اس پہ نظریں گہری کرتا چلا گیا۔۔۔۔

نہیں ایسا تو نہیں کہا میں نے۔۔۔وہ اس کی طرف جلدی سے دیکھ کر وضاحت کرنے لگی۔۔۔لیکن اس کی خمار آلود نگاہوں سے چھٹکارہ ناممکن تھا۔۔۔۔

تو؟

بعد میں بتاوں گی۔۔۔امارہ۔۔۔نے بھی اسے تنگ کرنا لازمی سمجھا تھا۔۔۔۔اس کی شرارتی آنکھوں میں چھپے جذبات سلطان۔۔۔کو بن کہے ہی سب کچھ بتا گئے تھے۔۔۔۔۔

اسی کے بعد وہ ڈنر کرنے لگے۔۔۔ساتھ ساتھ وہ اسے دیکھتا رہا۔۔۔اس کے سامنے چیزیں رکھتا رہا۔۔۔وہ بہت تھوڑا کھا سکی۔۔۔اس کی نظریں اس پر سے ہٹتی تو وہ کچھ اور کرتی ناں۔۔۔۔۔

کیا ڈانس کرو گی میرے ساتھ؟ وہ کھانے کے بعد اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا بول رہا تھا۔۔امارہ۔۔۔نے جھکی پلکوں سے اس کے ہاتھ میں ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔۔

وہ اس کی کمر کے گرد ایک ہاتھ باندھ گیا جبکہ دوسرے ہاتھ میں اس کی انگلیاں اپنے ہاتھوں میں پھنسائی تھیں اس کے پور پور جذبات سے بھرپور لمس پہ امارہ۔۔۔سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔

امارہ۔۔۔کا دوسرا ہاتھ اس کے سینے پہ تھا۔۔۔

پیچھے خوبصورت دھن کے ساتھ ہلکا ہلکا میوزک بجنے لگا۔۔۔۔۔

امارہ۔۔۔ نظریں اٹھائے اس کے خود کے قریب جھکے سر کو۔دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ماتھے پہ بال بکھرے ہوئے تھے جبکہ آنکھیں جذبات سے سرخ وہ اس کے ساتھ قدم بہ قدم ڈانس کرنے لگا تھا۔۔۔

امارہ۔۔۔ بمشکل اس کا ساتھ دے پا رہی تھی اس کے جسم میں بھرپور قربت کی وجہ سے لرزش ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔

قربت کی گرمائش اس کے وجود میں اتر رہی تھی۔۔۔جبکہ اس کی گرم سانسیں اپنے چہرے پہ بکھرتا محسوس کر رہی تھی۔۔۔

سلطان۔۔۔بغور اس کے کنفیوز و سرخ اناری چہرے پہ موجود نوزپن کو چمکتا دیکھ رہا تھا۔۔۔اور کنفیوژن سے کاٹتے خمدار لبوں کو۔۔۔

میوزک کے اختتام کے ساتھ ہی وہ اسے چھوڑ کر قدموں میں بیٹھ کر ہاتھ پاکٹ میں ڈال کر ایک خوبصورت باکس نکال گیا۔۔۔

کیا تم اپنی ساری زندگی میرے نام کرنا چاہو گی۔۔۔اس نے ڈائمنڈ رنگ کو اپنے ہاتھ میں پکڑے اس کی طرف دیکھا تھا وہ کھڑی تھی۔۔۔اور اچانک اس کی آنکھوں میں آنسوؤں چمکنے لگے۔۔۔گہری

بھوری کالی آنکھیں انتہائی جذباتی تھیں۔۔۔کیا وہ اس شخص کو ٹھکرانے چلی تھی۔۔۔؟وہ کتنی بری تھی۔۔۔۔

وہ جلدی سے ہاں میں سر ہلاتی سسکنے لگی۔۔۔اور اپنا ہاتھ آگے کر دیا۔۔۔ڈائمنڈ رنگ اس کی سپید لمبی انگلیوں میں سے درمیانی انگلی میں چلی گئی۔۔۔وہ اس کے ہاتھ کو پکڑ کر اس پہ اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔امارہ۔۔۔اس تپتے جذبات سے بھرپور لمس پہ مزید سرخ پڑی۔۔۔

وہ کھڑا ہوتے اسے اپنے قریب کر گیا۔۔۔اپنا وجود اس پہ جھکا گیا۔۔۔۔

اپنے غم مجھے دے دو۔۔۔۔میں تمہیں کبھی واپس نہیں لوٹاوں گا۔۔۔۔میری زندگی میں تم کبھی نہیں روں گی۔۔۔۔۔ہاں میرے مرنے کے بعد؟؟؟؟

اس سے پہلے کہ وہ اپنے الفاظ مکمل کرتا۔۔۔۔وہ اس کے لبوں پہ اپنا لمس چھوڑ گئی تھی۔۔۔اس کے آنسوؤں قطرہ قطرہ گلابی گالوں پہ بکھر رہے تھے۔۔۔ساتھ اس کے لب ان زہریلے لفظوں کو پورا نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

اپنے پاوں کو زمین پہ ٹکا کر اس نے گہرہ سانس بھرا تھا۔۔۔وہ شاک کی حالت میں اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

مم۔۔کچھ دیر پہلے آپ نے۔۔۔۔ایک سوال کیا تھا۔۔۔

اسسس۔۔اس بات کا جواب ہے یہ۔۔۔۔

حیرانگی لیے چہرے پہ وہ ساکت سا اسے دیکھتا رہا۔۔۔پھر ہوش میں آتے ہی اس کو کمر سے پکڑتے بلند کر گیا۔۔۔۔امارہ کو اپنا وجود اس کے گرد گھومتا محسوس ہوا تھا۔۔۔نہیں یہ صرف محسوسات نہیں تھا وہ حقیقت میں اسے بلند کئے گھما رہا تھا۔۔۔وہ اپنے چہرے کو اس پہ جھکا رکھے اسے گھومتے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔اور پھر اس کا چہرہ مسکرانے لگا۔۔۔

آسمان پہ فائر ورک نے خوبصورتی کے ساتھ ان دونوں کے نام لکھے تھے۔۔۔وہ کھکھلاتے ہوئے خواب سی آسمان پہ بکھرتے فائر ورک کے رنگوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

نیند میں خلل تب پیدا ہوا جب امارہ۔۔۔کو محسوس ہوا کوئی اس کی شرٹ کو آہستہ سے کھول رہا ہے۔۔۔مزاحمت کرنے کی لگن کے باوجود وہ خود کو ہلا تک نہ پائی

"میری زندگی میری جان"

کسی کی سرگوشی گونجی

کوئی اس کی ٹانگوں سے پکڑے بیٹھ کر اس کی آنکھوں کی طرف جھکا تھا۔۔۔اس کے لب آہستگی سے اس کے آنکھوں پہ مس ہوئے تھے۔۔۔

میں نے تمہیں کہا تھا تھوڑا ویٹ کرنا۔۔۔اور تم سو بھی گئی۔۔۔۔وہ اس کی نیند سے بھری آنکھوں کو کھلتے دیکھ کر سرگوشی کر رہا تھا۔۔۔

ابھی تو امارہ چینج کر کے بستر پہ لیٹی تھی۔۔۔آج کا ڈنر اس کے لیے کسی خواب سے کم نہیں تھا۔۔۔وہ شہزادہ اس کی زندگی کو خوشیوں سے بھر گیا تھا۔۔

امارہ نے خود پہ جھکے اس وجود کو دیکھا تھا۔۔۔اور پھر نظر جھکائے اس کے برہنہ سینے پہ جمادی۔۔۔۔۔

سلطان۔۔۔اس کی آنکھوں میں تیرتے نیند کے سرخ ڈوروں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

سوری تمہیں جگا دیا۔۔۔ لیکن میں تمہیں اپنے قریب کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔ تم جانتی ہو۔۔۔۔میں تم سے دور نہیں رہ سکتا۔۔۔ سلطان۔۔۔کی گھمبیر آواز اور ہاتھوں کے لمس نے اس کے گالوں کو دہکا دیا۔۔۔اور گہری نظروں سے اس کے ایک ایک نقش کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

پھر آہستہ سے اس جھکتا ان لبوں کو چھونے لگا۔۔۔۔

ان کا لمس بار بار وقفے وقفے سے اس پر اترتا رہا۔۔۔اور امارہ اس کی داڑھی کی چبن محسوس کرتی رہی۔۔۔

اور پھر جھٹکے کی صورت اس نے اپنا لمس اس پر اتارا تھا۔۔۔۔

وہ کراہ کر نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی تو وہ اپنا مرہم اس کی نم آنکھوں پہ اتارنے لگا۔۔۔۔

ریلیکس۔۔۔۔اس کی سرگوشیاں اور پر حدت ہاتھوں کے لمس اسے کپکپانے پہ مجبور کرنے لگے۔۔۔۔کراہتے ہوئے وہ اس کے برہنہ سینے پہ ہاتھ رکھ گئی۔۔۔۔جن کی پوروں کو وہ اپنے عنابی لبوں سے چومنے لگا۔۔۔۔

سلطان۔۔امارہ نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔جبکہ وہ اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائے اسے بیڈ کے ساتھ لگا گیا۔۔۔۔

کمرے میں سانسوں کی مہک نے چاند کو شرما کر چھپنے پہ مجبور کر دیا تھا۔۔۔اور وہ اس کے ساتھ ایک نئے جہاں کی سیر کو پہنچ گئی۔۔۔

کچھ لمحے بعد وہ اپنے عمل سے فارغ ہوتا اسے اپنی بانہوں میں بھر کر بیڈ سے ٹیک لگائے نیم دراز ہو گیا۔۔۔۔

اس کے ہاتھ ابھی تک اس کے ہاتھوں میں تھے۔۔۔۔۔امارہ کی پشت اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی جبکہ کبھی وہ اس کی گردن پہ جھک کے اپنا لمس بخش دیتا۔۔۔۔۔

کبھی کبھی میں سوچتی ہوں۔۔۔۔اگر آپ ہار مان کر چلے جاتے۔۔۔۔تو میرا کیا بنتا۔۔۔۔۔اس کی بھاری نم آواز پہ وہ مسکرانے لگا۔۔۔۔

مجھے پتا ہے۔۔۔عورتیں بیوقوف ہوتی۔۔۔یا یہ بھی کہہ سکتے۔۔۔کہ تم اپنی آنکھوں سے سب کچھ بیان کر دیتی تھی۔۔۔تم پاگل تھی۔۔۔اور تمہاری آنکھوں کی باتیں پڑھنا میرا پسندیدہ کام تھا۔۔۔۔۔

!!کچھ وقت بعد۔۔

رات کے وقت ہر سو گھپ اندھیرے کے ساتھ سفید دھند کا راج تھا، سنسان علاقہ تھا۔ جہاں تین کالے سائے نظر آئے تھے۔ ہر طرف موت سا سناٹا چھایا تھا۔ دور کہیں گیدڑوں کی بھونکنے کی آوازیں گونج رہیں تھیں۔ تینوں کالے سائے خستہ حال عمارت میں داخل ہوئے، تو ان کا استقبال دلخراش چیخوں نے کیا تھا۔

شارپ شوٹر (مہران شاہ)۔۔۔کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی۔ مگر وہ مسکراہٹ خوشی کی نہیں تھی، بلکہ وہ سفاکت سے بھری

پراسرار سی مسکراہٹ تھی۔آنکھوں میں وحشت لیے،شارپ شوٹر، ہنٹر اور فائر اندر ڈینجر روم کی طرف بڑھے تھے۔جہاں کنگ،ایول مونسٹر،امل اور ہیکر تینوں بیٹھے،اُن کا انتظار کر رہے تھے۔

شارپ شوٹر۔۔۔اور کنگ۔۔۔دونوں آج اتنے وقت بعد دوبارہ سامنے آئے تھے۔مگر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھنے سے گریز کیا تھا۔اور ڈینجر روم کی طرف آئے تھے،جہاں کرسیوں کی ایک قطار تھی۔ہر کرسی پر وطن کا غدار نڈھال سا بندھا ہوا تھا۔

ایک کرسی پر ساریا۔۔۔بندھی تھی،تو اس کے ساتھ ڈاکٹر آصف۔۔ بندھا تھا،اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر یاسر۔۔۔بندھا تھا،تو اس کے ساتھ ہی اسد راؤ۔۔تھا،اور آخری کرسی پر یش بندھا تھا۔

شارپ شوٹر۔۔کے اشارے پر ہنٹر اور فائر نے گرم کھولتا ہوا پانی، اُن پانچوں کے جسموں پر پھنکا تھا۔ گرم سیال اپنے جسموں پر گرتا محسوس کرتے، اُن نیم بیہوش پانچوں کی دلخراش چیخیں گونجی تھیں۔ تو مقابل کھڑے سارے۔۔۔۔گمنام ہیرو مسکرائے تھے۔

مجھے معاف کر دو۔۔۔خدا کا واسطہ ہے، مجھے پر رحم کرو، اب یہ درد " برداشت نہیں ہوتا، مجھے مار دو۔۔۔!!"ساریا۔۔۔اپنے زخموں سے چور جسم پر کھولتا ہوا پانی پڑتے ہوئے بلبلائی تھی، روز ٹارچر کے بعد وہ موت مانگتی تھی، مگر کوئی نہیں تھا، جو اُس کی سنتا اور اُس جہنم سے آزادی بخشتا۔۔

کیوں ابھی سے موت چاہیے۔۔۔؟ یہ موت تب کیوں یاد نہیں آئی، "
جب جب تم نے نابالغ بچیوں کا سودا کیا۔۔۔!!! ان کو اپنے سامنے ہی
درندگی کا نشانہ بنتے دیکھا، ان کی چیخوں سے مسرور ہوئی۔۔۔!!! تب
تمہارا دل نہیں کانپا۔۔۔؟ اُن ننھی ننھی سی معصوم سی بچیوں کی بد
دعائیں لگیں ہیں، مگر مجھے بھی تمہاری چیخیں لطف اندوز کرتیں ہیں۔
اسی لیے تڑپو اور تڑپ تڑپ کر مرو" ساحل شاہ۔۔۔نے وحشت زدہ
لہجے میں جواب دیا تھا۔ ساحل۔۔۔کی بات سنتے ساریا۔۔۔کے رونے
مزید روانی آئی تھی۔ اور زور زور سے چیخنے لگتی تھی۔۔۔

کہ مہران شاہ۔۔۔نے اپنی گن سے نشانہ لیتے ہوئے، اس دنیا سے آزادی
بخشی تھی۔ مگر ساحل شاہ نے۔۔۔مہران کی خود مختاری خونخوار نظروں
سے گھورا تھا۔ یہ بندہ ہمیشہ سی اپنی ہی منمانی کرتا تھا۔۔۔

ساریا۔۔۔کی ہولناک چیخوں نے باقی کے چاروں بیٹھے نفوس کے اعصابوں کو جھنجھوڑا تھا۔ کیلر نے ایول مونسٹر کو دیکھا اور اشارے سے ڈاکٹر یاسر۔۔کی طرف بلایا تھا۔ تو ایول مونسٹر (ساحل شاہ) نے سامنے میز پر رکھے ہتھیاروں میں سے پتلی تار نما ہتھیار اُٹھایا تھا، دیکھنے وہ ایک پتلی سی تار تھی، مگر در حقیقت وہ ایک باریک سی بلیڈ تھی۔ ساحل شاہ ۔۔نے وہ بلیڈ اُٹھائی تھی،

ایول مونسٹر کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ، ڈاکٹر یاسر۔؟ کرسی پر جھٹ پٹانے اور بلک بلک کر رونے لگا تھا۔ ساحل۔۔نے ڈاکٹر یاسر کے۔۔ آدھے جلسے ہوئے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں دبوچا اور اُس کا منہ کھولتے ،ہونٹوں کے درمیان می اُس تار سے وار کرتے ہوئے، ڈاکٹر یاسر

۔۔۔کی باچھیں چیر دی تھیں،اوراس کے بعد یاسر۔۔۔کی زبان کاٹ دی تھی۔ایول کو دیکھتے ہوئے، باقی تینوں نے اپنی لیے قدرتی موت مانگی تھی۔۔۔

م۔۔مدے۔۔۔دھی۔۔مم۔۔۔۔دولی۔۔۔۔ماردو۔۔۔!!!"

(مجھے بھی گولی ماردو۔۔۔۔!!!)"یاسر۔۔۔سے کوئی الفاظ ادا نہ ہو پار رہا تھا۔بلآخر تڑپ تڑپ کر بہوش ہو چکا تھا۔ساحل شاہ۔۔نے ڈاکٹر یاسر۔۔۔کے بہوش پڑنے پر ایک جھٹکے سے، سر دھڑ سے الگ کیا تھا۔۔۔

اب کی باری ڈاکٹر آصف۔۔۔کی تھی۔ساحل۔۔کے اشارے پر مہران اور احمر۔۔۔اپنی جگہ سے آگے بڑھے تھے۔اور ہاتھ میں آپریشن

کے سارے ٹولز اُٹھائے تھے۔ مگر وہ ٹولز کیلر کے تیار کردہ تھے۔ دس انچ کی سوئی تھی، جس میں پتلا بلیڈ نما دھاگا ڈالا گیا تھا۔

اس کو ایسی سزا دو، کہ دنیا کو کوئی بھی ڈاکٹر ایسا کام کرنے سے " کروڑوں بار سوچے، اس کو انسانی جسم سے اعضاء نکالنے کا شوق ہے، اُس کے بھی ہر ایک عضاء کو نکالو۔۔۔"ٹاکسک کیلر کی حقارت بھری آواز گونجی تھی۔ مہران نے آصف۔۔۔کے ایک ایک جسم کے عضاء کو نکالا تھا، تو فائر نے سوئی اور بلیڈ سے مزید ٹکڑے کیے تھے۔ اسی بیچ ڈاکٹر آصف۔۔۔ پھڑ پھڑاتے ہوئے مرا تھا۔

یش۔۔۔کو ہیکر امل۔۔نے اس دنیا سے رخصت کیا تھا۔

"

اسدراؤ۔۔۔تو کیلر اور اُس کی سفاکی پر ششدر سا بیٹھا تھا۔آخر کو اُس کے انجام کا وقت اچکا تھا۔اُس کی بوئی گئی، گناہوں کی فصل کٹنے کا وقت اچکا تھا۔

جاری۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

Channel ko subscribe lazmi kar dain please

https://youtube.com/@ayeshaalinovels

-

e2o?si=X5tYJDWBnAUr82YX#ناول_ط

لبِ_عشق

رائٹر_عائشہ_علی#

قسط_49#

اسے کہنا کہ بے وفائی کا کفارہ نہیں ہو گا```

لوٹ بھی آؤ تو دل اب تمہارا نہیں ہو گا

کتنی راتیں جاگی کتنے دن بے چین رہے

ہم سے یہ حساب اب دوبارہ نہیں ہو گا

محبتیں جو تھیں، سب نثار کر دیں

ٹوٹا ہوا دل اب کسی کا سہارا نہیں ہو گا۔۔

آج پورے چھ مہینے کے بعد زوہان خانزادہ۔۔کو مکمل ہوش آیا تھا۔۔۔ عیشاء۔۔تو صبح سے اس کے واری صدقے جا رہی تھی۔۔اس کا بیٹا۔۔اس کا زوہی۔۔۔موت کے منہ سے نکل کر واپس زندگی کی طرف لوٹ آیا تھا۔۔وہ کافی دیر تو زوہان کے پاس بیٹھی خوشی۔کے آنسو بہاتی رہی۔۔اور پھر اٹھ کر اپنے خدا کے حضور شکرانے کی نفل ادا کرنے چلی گئی۔۔۔

زوہان خانزادہ۔۔۔کی صحت کافی کمزور تھی۔۔اتنا عرصہ بیڈ پر پڑے رہنے کی وجہ سے رنگ کالا سیاہ اور جسم بالکل ہی ہڈیوں کا ڈھانچہ سا ہو گیا تھا۔۔۔

لیکن خانزادہ۔۔۔مینشن والوں کے لیے خوشی کی بات یہ تھی کہ ان کا اکلوتا بیٹا۔۔۔اب وہ خطرے سے باہر تھا۔۔۔ڈاکٹر نے کہا تھا آہستہ آہستہ اور ہیلدی کھانا کھانے سے اس کی صحت کچھ ہی دنوں تک نارمل ہو جائے گی۔۔۔۔

لیکن اسے ابھی کچھ دنوں کے لیے مزید۔۔۔بیڈ ریسٹ کی ضرورت ہے۔۔۔ہاں وہ خود کو فٹ کرنے کے لیے چہل قدمی اور واک کرنے کے لیے ضرور جایا کریں تاکہ اس کی صحت پر۔۔۔مثبت اثرات جلدی

سے شروع ہوں۔۔۔اور وہ پہلے کی طرح زندگی کی طرف لوٹ آئے

۔۔۔

ان چھ مہینے میں زوایار خانزادہ۔۔۔کا بھی غصہ کافی حد تک کم ہو گیا تھا۔؟اور پھر زوہان۔۔۔۔کی حالت تھی وہ بالکل کسی مردے کی طرح تھی۔۔۔۔

آخر ان کا اکلوتا بیٹا تھا۔۔۔زوایار خانزادہ۔۔۔کا دل بھی اپنے بیٹے کی طرف سے پسیج گیا تھا۔۔۔اور وہ بھی اس کے لیے کافی فکر مند تھا۔۔۔

لیکن آج اس کے لیے بھی خوشیوں بھرا دن تھا۔۔۔ویسے بھی جب بیٹے جوان ہو تو باپ کا سہارا ہوتا ہے بازو بنتے ہیں۔۔۔۔اور زوایار

خانزادہ۔۔۔کے لیے بھی آج کا یہ دن خوشی کا ہی تھا۔۔کہ اس اکلوتا بیٹا اس کا بازو اس کے ساتھ کھڑا کھڑا ہونے کے لیے دوبارہ۔۔۔زندگی کی طرف لوٹ آیا تھا !!!

اس سے بڑھ کر خوشی کی خبر کیا ہو سکتی تھی۔۔۔امل اپنے مشن پر گئی ہوئی تھی۔۔۔اس وجہ سے وہ اس خوشی میں شریک نہیں تھی۔۔۔ وہاں پر ان کو فون یوز کرنے کی اجازت نہیں ملتی !!!

اس کو سرپرائز دینے کے لیے سب بے قرار تھے۔۔۔۔خاص کر زوہان۔۔۔بے شک وہ کچھ وقت کے لیے بہک گیا تھا۔۔۔لیکن اپنی بہن ایسے۔۔۔بالکل شہزادیوں کی طرح پیاری تھی۔۔۔

اتنا عرصہ وہ بھی جس حالت میں رہا ہے۔۔۔شک وہ بول نہیں سکتا تھا۔۔۔لیکن امل کی بے قراری تڑپ اسے صاف سنائی دیتی تھی۔۔۔ جو اپنے زوئی۔۔کو بہت زیادہ مس کرتی تھی۔۔۔اور یقیناً دونوں بہن بھائیوں کا یہ ملن بہت خوشگوار ہونے والا تھا دونوں کے لیے۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

عیشاء نے شکرانے کے نفل ادا کر کے۔۔۔سلام پھیرا۔۔۔تو اس کے دل میں خیال آیا کہ اس خوشی کی خبر اس کو حویلی والوں کو بھی دینی چاہیے ہو سکتا ہے۔۔۔ان کا دل نرم ہو جائے اور مجھے دوبارہ سے میرے کھوئے ہوئے رشتے مل جائیں۔۔۔

پچھلے سات مہینوں سے۔۔۔۔میرو۔۔۔کے ساتھ جو بھی حادثہ
۔۔پیش آیا تھا۔۔۔اس کے بعد ان کے دلوں میں بہت خلا پیدا ہو گئی
تھی۔۔کوئی بھی خانزادہ مینشن نہیں آتا تھا۔۔۔نہ ان کو حویلی
!!!یا۔۔۔شاہ منشن۔۔۔میں جانے کی اجازت تھی

عیشاء۔۔۔بظاہر تو خوش رہتی تھی زندگی میں۔۔۔لیکن اندر ہی اندر وہ
گھل رہی تھی۔۔۔اپنوں سے بچھڑ کر۔۔۔۔حویلی والوں کا خیال آتے
ہی اس نے باطشہ کے نمبر پر کال ملائی۔۔۔لیکن اگے سے کسی نے کال
رسیو نہیں کی۔۔۔تو وہ دکھی دل کے ساتھ۔۔۔۔اپنی ماں کو کال ملاتی
۔۔۔ہے

انوش بیگم جو اس وقت عصر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی اپنے فون پر آتی عیشاء۔۔کی کال دیکھ کر فون اُٹھاتی ہے۔۔۔اور سلام بولتی ہے۔۔۔

کیسی ہے میری بیٹی؟؟

!!!میں ٹھیک ہوں مما۔۔۔اور آج تو میں بہت زیادہ خوش ہوں

اللہ میری بیٹی کو ہمیشہ خوش رکھے۔۔انوشے بیگم۔۔۔دعائیں دیتی !!!ہوئی بولتی ہے

مما"آپ کو پتہ ہے۔۔زوئی کو ہوش آگیا ہے۔۔میرے زوئی کو ہوش !!!آگیا ہے۔۔۔مما"میرا بیٹا دوبارہ زندگی کی طرف لوٹ آیا ہے

خوشی سے عیشاہ۔۔۔کی انکھوں سے آنسو۔۔۔ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔۔اور زبان لڑکراھٹ کی شکار تھی۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔ماشاءاللہ یہ تو بہت اچھی بات ہے اللہ زوہان بچے۔۔۔کی زندگی لمبی کرے۔۔امین!!!

مما"آپ آبان لالا سے بات کریں نا۔۔۔اب تو اتنا عرصہ ہو گیا ہے وہ لوگ معاف کر دیں آپ بات کریں نا بابا سائیں سے بھی بولیں ہو سکتا ہے ان کا دل نرم پڑ جائے۔۔۔اور میں دوبارہ اپنے رشتوں سے مل پاؤں۔۔۔میں بہت زیادہ مس کرتی ہوں۔۔۔آپ سب کو مما اس خوشی کے موقع پر مجھے آپ لوگوں کی بہت یاد آرہی ہے!!!

کاش اس وقت آپ لوگ میرے ساتھ ہوتے آنسو توانوشے بیگم کے بھی نکل رہے تھے۔۔ لیکن وہ اپنے نواسے کی خاطر اپنی نواسی کو بھی نہیں بلا سکتی تھی۔۔۔اور پھر میرو۔۔۔ جس تکلیف سے گزری تھی۔۔۔وہ بھولی نہیں جا سکتی تھی !!!

میں کوشش کروں گی۔۔۔ لیکن وعدہ نہیں کرتی وہ عیشاء کو تسلی دیتے ہوے فون بند کر دیتی ہے؟؟؟

عیشاء۔۔۔بیڈ پر بیٹھی خاموش آنسو بہانے لگی۔۔۔

زوایار خانزادہ۔۔۔جو کسی کام سے کمرے میں آتا ہے تو عیشاء کو۔۔۔
بیڈ پر آنسو بہاتے دیکھ اس کی طرف آتا ہے؟؟

عیشاء۔۔۔میری جان کیا ہوا؟؟؟کیوں رو رہی ہیں؟؟

کسی نے کچھ کہا ہے۔۔آج تو خوشی کا دن دیکھو نا زوئی بھی دوبارہ سے زندگی کی طرف لوٹ آیا ہے۔۔اب تو ہماری زندگی میں کوئی غم نہیں ہے۔۔کیوں رو رہی ہیں !!!

میری جان۔۔زوایار۔۔عیشاء۔۔۔کو بچوں کی طرح پچکارتے ہوئے اپنے سینے سے لگاتا ہے۔۔۔جیسے ہی کسی اپنے کا کندھا ملا عیشاء

۔۔۔پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔عیشاء میری جان کیا ہوا ہے۔۔۔۔میری شہزادی بتاؤنا۔۔۔۔بتاؤیوں کیوں رو رہی ہیں !!!

زوایار خانزادہ۔۔۔عیشاء۔۔۔کو یوں بچوں کی طرح بلک۔۔بلک کر روتے دیکھ سچ میں ہی اب پریشان ہو گیا تھا۔۔۔عیشاء نے کبھی ایسا ری ایکٹ نہیں کیا تھا جیسے آج کر رہی تھی۔۔۔

زوای۔۔۔۔مجھے حویلی والے بہت یاد آرہے ہیں۔۔۔مجھے مما بابا کی یاد آرہی ہے بابا سائیں امتثال لالہ۔۔۔حسالہ۔۔سب کی یاد آرہی ہے !!!

کتنا عرصہ ہو گیا ہے۔۔۔کوئی نہیں مجھ سے ملنے آیا کیا کوئی اتنا پتھر دل بھی ہو سکتا ہے۔۔مانا۔۔۔زوہان نے جو کچھ بھی کیا وہ بہت غلط کیا۔۔۔ لیکن اس میں میری کیا غلطی تھی۔۔ مجھ سے ان لوگوں نے اپنے سب رشتے کیوں توڑ لیے؟؟؟

زوایار۔۔جو اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھیر رہا تھا۔۔یک دم سنجیدہ سا مزاج لیے اسے اپنے سامنے بٹھاتا ہے۔۔۔اور بولتا ہے میری جان فکر نہیں کرو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

ہمارا بیٹا ٹھیک ہو گیا ہے نا میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں تمہاری فیملی کو تم سے ملاوں گا!!

ہاں وہ لوگ ہم سے ناراض ہیں۔۔۔لیکن ناراض بھی تو اپنوں سے ہی ہوا جاتا۔۔۔نا۔۔۔۔۔دیکھنا ایک دن سب فیملی پہلے کی طرح ہمارے ساتھ ہو گی۔۔۔انشاءاللہ!!!

ابھی چلو رونا دھونا بند کرو اور چلو کھانے کا انتظام کرو قسم سے بہت بھوک لگی ہوئی ہے۔۔۔زوایار۔۔۔عیشاء۔۔۔کا موڈ فریش کرنے کی خاطر کھانے کی طرف اس کا۔۔۔دھیان دلاتا ہے!!!

اوسوری۔۔۔میں تو بھول ہی گئی تھی میں ابھی بنا کے لاتی ہوں کچھ آپ کے لیے اپ تب تک فریش ہو جائیں؟؟

نہیں مجھے تھوڑا سا ضروری کام ہے میں سٹڈی روم میں وہ۔۔۔کر لوں ایسا کرو کھانا بن جائے تو مجھے آواز دے لینا ٹھیک ہے!!!

عیشاء۔۔۔سر پر دوپٹہ اوڑھتے۔۔ہوئے باہر نکل جاتی ہے۔۔اور زوایار خانزادہ پیچھے کسی گہری سوچ میں گم ہو گیا!!!

♥♥♥♥♥♥♥

شاہ۔۔۔آپ مجھے کہاں پر لے کر جا رہے ہیں اور آپ نے مجھے اتنی چھوٹی ڈریس کیوں لے کر دی ہے۔۔۔آپ کو پتہ ہے نا مجھے ایسی نائیٹی وغیرہ پہنی پسند نہیں ہے۔۔آپ کیوں نہیں سمجھتے ہیں۔۔۔شاہ جی۔۔۔اور آپ مجھے کہاں پہ لے کے جا رہے ہیں کچھ بتا بھی نہیں رہے

ہیں۔۔۔شاہ جی۔۔۔اسمارہ۔۔۔ساحل شاہ کو مسلسل ڈرائیونگ کرتے ہوئے۔۔دیکھ۔۔۔غصے سے بولتی جارہی تھی۔۔۔۔۔

اسمارہ۔۔۔ساحل شاہ۔۔۔سے 10 بار یہ سوال پوچھ چکی تھی اور ساحل۔۔۔شاہ ہر بار مسکرا کر یہی کہتا کہ سرپرائز ہے؟؟؟

جانم سائیں"..... تھوڑا سا صبر کرلو ابھی ہم پہنچ جائیں گے لیکن وہ اسمارہ ہی کیا جو چپ کر کے بیٹھ جائے۔۔۔وہ تو بس اپنے شاہ جی۔۔۔ سے جلدی سے جاننا چاہ رہی تھی کہ وہ اسے کہاں پر لے کر جارہا ہے۔۔

شاہ.... آپ بتا کیوں نہیں رہے ہیں اور صرف اتنا ہی بتا دے کہ مطلب کتنا ٹائم رہتا ہے۔۔۔ جہاں پر آپ مجھے سرپرائز دینے کے لیے لے کر جا رہے ہیں اس جگہ تک پہنچنے میں کتنا ٹائم لگے گا یہی بتا دیں؟؟؟؟

ہائے۔۔۔۔ شاہ اپنی جانب سائیں پہ قربان۔۔۔ قسم سے جب اتنا معصوم سا چہرہ بنا کر شاہ بولتی ہو نا۔۔۔ تو جان ہی حلق سے نکال لیتی ہو۔۔۔ جانم

تھوڑا سا صبر کر لو بس ہم پانچ منٹ میں ہی پہنچنے والے ہیں ساحل شاہ ۔۔۔نے اب کی بار اسے دیکھتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ران پر رکھ دیا تھا۔۔

اچھا۔۔ہاتھ چھوڑیں میرا یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔اسارہ نے گھبراتے ہوئے اپنے ہاتھ کو پیچھے کرنا چاہا۔۔۔لیکن ساحل شاہ۔۔اپنے دائیں ہاتھ سے اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کر دی۔۔۔اور اس کا ہاتھ ران پر ہی رکھے رہنے دیا تھا۔۔

جانم سائیں۔۔۔میں آج۔۔۔آپ کی روح کی گہرائیوں میں شدت سے سماؤں گا۔۔۔۔اور آپ سسکتی رہ جاؤ گی۔۔۔شاہ۔۔شاہ۔۔بس کریں یہی کہتی رہ جاؤ گی۔؟

جانم سائیں۔۔۔۔ابھی سے گھبرانے والی کیا بات ہے میں بس تھوڑا سا پریکٹس ہی کروا رہا ہوں۔۔۔تاکہ تم مدہوش ہو سکو ساحل شاہ ۔۔۔۔آنکھ مارتے بے باکی سے بولا۔۔

شاہ۔۔۔چھوڑے میرا ہاتھ مجھے نہیں ہونا مدہوش کچھ
بھی۔۔۔۔جب سے شادی ہوئی ہے ایک رات بھی آپ نے مجھے
سکون سے سونے نہیں دیا۔۔۔اسمارہ۔۔۔۔اب تقریبا روہانسی ہوتے
لہجے میں کہتی!!!کسی بھی طرح اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہ رہی تھی اس کے
ہاتھوں کی ہتھیلی پسینے سے تقریبا پوری بھیگ چکی تھی اس کے ماتھے پر
.بھی پسینے کی ننھی ننھی بھوندے چمک رہی تھی۔۔

ساحل شاہ۔۔۔نے مسکراتے اپنی ہنسی کنڑول کی تھی۔۔۔اسے یہ
اندازہ ہو گیا تھا کہ اب وہ باقی آگے کے سفر میں چپ رہے گی۔۔۔۔اور
!!اس سے بالکل بھی نہیں پوچھے گی کہ اور کتنا ٹائم رہتا ہے

ساحل شاہ۔۔نے مسکرا کر اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا اور بولا؟؟؟

اب کیا کرو۔۔۔جانم سائیں. "آپ مجھے اتنی میٹھی لگتی ہیں کہ تمہارے سامنے تو مٹھائی بھی پھیکی پڑ جاتی ہے۔۔۔دل کرتا ہے۔۔۔اپکو۔۔سارا کچا ہی ایک دن میں کھا جاؤں۔۔۔لیکن اگر ایک دن میں کھا گیا تو پیچھے بچے کا کیا؟؟؟

اس لیے روز تھوڑا تھوڑا کھاتا ہوں تا کہ جی نہ بھرے۔۔۔وہ شرمی سے مسکراتے ہوئے اسمارہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولتا ہے

!!!۔۔۔اسمارہ۔۔۔۔بجلی جیسا کرنٹ کھا کر اس سے دور ہو کر بیٹھ گئی

ساحل شاہ۔۔اس کی حرکتیں دیکھ کر اپنے چہرے پر گہری مسکراہٹ لیے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔۔

آج کا دن کیسا گزرا۔۔۔شاہ اسکی طرف دیکھتے بولا جس کی زبان تالوں کو چپک چکی تھی۔۔

جیسا بھی گزرا ہو آپ کو اس سے کیا لگے۔۔آپ مجھ سے بات ہی مت کریں۔۔۔میں آپ سے ناراض ہوں۔۔اسمارہ۔۔۔اپنی ناک ٹھیڑی میڑھی کرتے بولی۔۔۔

جس پر نہ چاہتے ہوئے بھی۔۔۔ساحل شاہ۔۔۔کا قہقہ گاڑی میں گونجا تھا۔۔قہقہ لگاتا بھی کیوں نہ اس کی جانم سائیں۔۔کی حرکتیں ہی ایسی تھی۔۔

اسمارہ نے تکی نظروں سے اسے دیکھا۔۔ پھیل گئے نہ اس لیے میں آپ سے زیادہ باتیں نہی کرتی۔۔اپنے آئبرو اچکاتے اسمارہ ایٹیٹیوڈ سے بولی۔۔بولتی بھی کیوں نہ ساحل شاہ اپنی جانم۔۔۔۔کے اتنے لاڈ نخرے جو اٹھاتا تھا۔۔

شادی سے پہلے تو تم پورا پورا دن بول بول کر میرا سر کھا جاتی تھی۔۔۔اب۔۔۔اپ کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔جانم۔۔ساحل۔۔شاہ اس کو گھورتے ہوئے بولتا ہے!!!

اب بول کر دکھاؤ تمھارے ان لبوں کو چوم کر بولتی نہ بند کروائی شاہ جی۔۔۔سے میرا نام بدل کر ساحل رکھنا۔۔

اسمارہ۔۔۔اسکی بات سنتے سرخ ہوئی اور لبوں کو اتنی گہری چپ لگ گئی اس کے بعد وہ ایک لفظ نہ بولی۔۔

چپ کروانے کا طریقہ تو کافی اچھا ہے۔۔۔ساحل شاہ۔۔نے سوچا اور تقریبا دو منٹ کے بعد اس نے اپنی گاڑی ایک شاندار سے فلائٹ کے سامنے روکی تھی۔۔

شاہ۔۔۔یہ خوبصورت سا گھر کس کا ہے اسمارہ اپنے سامنے اس خوبصورت سے گھر کو دیکھتے ہوئے دوبارہ سے۔۔۔شاہ کے سامنے اپنی زبان کھول بیٹھی تھی۔۔

جانم۔۔یہ گھر میری جان میری زندگی کا ہی ہے۔۔۔چلو اندر چل کر دیکھتے ہیں۔۔۔شاہ گاڑی سے اترا اور اس کی طرف کا دروازہ بھی کھولتے ہوئے اسے ہاتھوں سے تھامیں فلیٹ کے اندر لایا۔۔

فلائٹ اندر سے اس نے۔۔۔انتہائی خوبصورتی سے اپنے کچھ گارڈز کو پیسے دے کر سجایا تھا اور اس وقت فلیٹ انتہائی خوبصورت سا منظر پیش کر رہا تھا پورے فلیٹ میں صرف دو کمرے تھے چھوٹا سا کچن اور سامنے ہی چھوٹی سی گیلری بھی موجود تھی۔۔

پورے فلیٹ میں سرخ گلاب کی پتیاں بکھری ہوئی تھی جگہ جگہ پر بلونز زمین پر پڑے ہوئے تھے اور دیوار کے ایک سائیڈ پر شاہ کی زندگی لکھا ہوا تھا۔۔۔اسمارہ۔۔تو ڈیکوریشن کو دیکھ کر بری طرح سے اپنا منہ کھولے آنکھیں پھاڑے پورے فلیٹ کو دیکھ رہی تھی وہ ایک انتہائی خوبصورت سا منظر پیش کر رہا تھا پورے فلیٹ میں ایک بھی لائٹ روشن نہیں تھی پورے فلیٹ میں ہی جگہ جگہ پر کینڈلز کو جلا کر گھر کو روشن کیا گیا تھا۔۔

شاہ۔۔۔یہ سب آپ نے میرے لیے کیا۔۔۔اسمارہ۔۔۔اپنی آنکھوں میں موٹے موٹے سے آنسو لاتے ہوئے۔۔۔اپنے۔۔شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولی!!

یہ سب کچھ میں نے اپنی جانم سائیں۔۔۔کے لیے کیا ہے تاکہ کچھ پل ہم دونوں دنیا سے دور اپنے آپ میں گم ہو کر بہتا سکیں کیسا لگا میرا سرپرائز میری جان کو۔۔وہ اگے بڑھتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے وہ پوچھتا ہے؟؟؟

بہ۔۔۔۔۔بہت۔۔۔۔۔بہت زیادہ اچھا لگا اسمارہ۔۔۔خوشی سے اس کے سینے پر سر رکھے ہوئے بولتی ہے اور پھر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔۔۔۔

کتنی خوش قسمت تھی کہ اسے اتنے چاہنے والا اتنی محبت کرنے والا ہم سفر ملا تھا۔۔۔جو اسے خوش رکھنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہی دیتا

تھا۔۔ہر وقت کچھ نہ کچھ اسپیشل کرتا رہتا۔۔۔اسارہ۔۔۔بری طرح سے روتے ہوئے اپنے۔شاہ کے سینے میں اپنا چہرہ چھپا چکی تھی۔۔

آج خوشی کے موقع پر اتنے آنسو کیوں نکل رہے ہیں یقین جانو میں نے اتنے سال تمھارا انتظار کیا ہے تمھیں محسوس کرنے کا تمھیں اپنی محبت کے رنگ میں رنگنے کا اب مزید مجھ سے صبر نہیں ہو رہا اب رو رو کر مزید میرے صبر کا امتحان مت لو۔۔۔جانم۔۔چپ کر جاؤ۔۔شاہ نے اس کا سر اپنے سینے سے نکالتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے۔۔۔ساحل شاہ۔۔اس پر جھکا اور اس کے نرم باریک کٹاؤدار لبوں کو اپنے لبوں میں لے کر اس کا جام شدت سے پینے لگا۔۔۔

ساحل شاہ کا لمس۔۔۔اتنا۔۔شدت بھرا تھا کہ اسمارہ کو ایسے لگا جیسے اس کی سانسیں تھم سی گئی ہیں!!!

مگر ساحل شاہ۔۔۔کو۔۔اس پر ذرا بھی رحم نہیں آیا۔۔۔وہ اس کے لبوں پر جھکا یوں ہی اپنی تشنگی مٹاتا رہا۔۔۔اچھی طرح اس کے لبوں کا رس نچوڑنے کے بعد وہ اس کی گردن پر آیا جہاں پر ایک بلیک کلر کا تیل اپنی پوری شان و شوکت سے جگمگا رہا تھا۔۔۔۔

ساحل۔۔۔نے ایک انگوٹھے سے اس کے تل کو ہلکا سا مسلہ اور نرمی سے اس کے تل پر اپنے لبوں کا بوسہ دیا۔۔۔اس کے بعد اسمارہ کو اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے۔۔۔دونوں پیروں کو اپنے کمر پر ارد گرد باندھے

اسمارہ کے لبوں سے لپٹا رومینٹک انداز میں چومتے ہوئے قدم بڑھاتے کمرے کے اندر اسے لے کر جا چکا تھا۔۔۔

اس دوران ساحل شاہ۔۔۔نے اس کے لبوں کو ایک سیکنڈ کے لیے بھی آزاد ہونے نہیں دیا تھا۔۔۔ساحل شاہ۔۔کے دونوں ہاتھ اس کے کمر پر بے باکی سے سفر کر رہے تھے تو دوسری طرف اسمارہ۔۔۔اس کی گردن کے گرد اپنے بازو کا حصار مضبوط کیے ہوئے تھی کہ کہیں وہ گر نہ جائے۔۔

ساحل شاہ۔۔۔اسمارہ۔۔۔کے لبوں کو اپنی مرضی سے چھوڑے اب اس کے گردن پر جھکا اس کے گردن کی سکن کو اپنے لبوں میں بھرتے

ہوئے وہاں پر لو وائز بناتے۔۔۔۔اسے بھی چینی کی انتہا پر پہنچا گیا تھا۔۔۔۔

ساحل شاہ۔۔۔۔نے دھیرے سے اس کی بیک کو اپنی مٹھیوں میں بھر کر سہلایا تو اسمارہ۔۔۔۔کی بری طرح سے سسکی نکلتی اس کی سسکیوں کو سنتے ہوئے اسے سکون محسوس ہو رہا تھا۔۔

اپنی منمانیاں کرنے کے بعد ساحل شاہ۔۔۔۔اسمارہ۔۔۔۔سے الگ ہوا ۔۔۔اور بولا جاؤ۔۔۔۔

جانم سائیں۔۔۔۔میرا دیا ہوا گفٹ پہن کر آؤ۔۔۔۔میں بھی تو دیکھو میری بیوی۔۔۔۔اس ہوٹ نائیٹی میں کیسی لگتی ہے؟؟؟؟

ساحل شاہ۔۔۔کی بات سن کر اسمارہ۔۔۔شرم سے سرخ پڑ گئی تھی۔۔۔شاہ۔۔۔پلیز میں نے نہیں وہ نائیٹی پہننی۔۔۔مجھے اچھی نہیں لگتی!!!

میری جان۔۔یہاں پر کوئی اور ہے کیا۔۔جو ہمیں دیکھے گا میں ہوں بس۔۔۔ویسے بھی مجھ سے کیا پردہ۔۔تمہارا جاؤ پہن کر آؤ۔۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی۔۔۔اسمارہ۔۔۔بیڈ پر پڑا ہوا۔۔۔بیگ اٹھاتی ہے اور واش روم میں چلی جاتی ہے۔۔تقریبا 15 منٹ کے بعد اس کی واپسی ہوتی ہے تو سرخ کلر کی جالی دار نائیٹی پہنیں جو گھٹنوں سے اوپر تک آتی تھی۔۔۔اس کے گورے جسم پر بہت جچ رہی تھی۔ساحل

ٹ۔۔۔تواس کو دیکھتے ہی دیوانہ وار اسے دروازے سے ہی۔۔۔اپنی گود میں اٹھاتالیتا ہے۔۔اور جگہ جگہ سے چومنا شروع ہو گیا۔۔۔

اسمارہ۔۔۔کی پوری گردن کو سرخ کرنے کے بعد ساحل شاہ۔۔نے اب اس کی گردن کی گہرائیوں کو دیکھتے ہوئے بے باکی سے اسے آنکھ ونگ کی تھی۔۔اور اسمارہ جو سرخ رنگ کی جالی دار نائٹی پہنے انتہائی بولڈ لگ رہی تھی۔۔۔اپنے نشیب و فراز کو چھلکتے دیکھ۔۔۔شرما کر ساحل شاہ۔۔۔کی گردن میں اپنا چہرہ چھپا چکی تھی۔۔اسے شرماتے دیکھ کر ساحل شاہ کا۔۔۔دلکش سا قہقہ گونجا تھا۔۔

ساحل شاہ۔۔نے اسے ایک ہی جھٹکے بیڈ پر دھکیلا اور ساتھ ہی۔۔۔اس کی نائیٹی اس کے تن سے جدا کرتے ہوئے اس کے بلاؤز میں لپٹے نشیب

وفراز کو دیکھتے۔۔۔ساحل شاہ۔۔کی آنکھیں سرخ ہوئی تھی وہ بیڈ پر بیٹھتے اس کے اوپر سایہ فگن ہوا۔۔

اتنے میں ہی اسمارہ۔۔۔کا پوری طرح سانس پھول چکا تھا۔۔۔سانس پھولنے کی وجہ سے لیٹے ہوئے اس کے نشیب و فراز اوپر نیچے ہو رہے تھے۔۔۔ساحل۔۔۔نے مسکرا کر اس خوبصورت نظارے کو دیکھا۔۔۔اور اس کے گال پر شدت سے اپنی دانت گاڑھے تھے۔۔۔تو اسمارہ۔۔کا گال سرخ ہو گیا تھا۔۔

میری جان ہمت نہیں ہارنا آج کی رات میں سب سے اسپیشل بنانا چاہتا ہوں۔؟مجھے پورا یقین ہے میرا بھرپور ساتھ دو گی۔۔۔مسکرا کر کہتے

ہوئے بغیر اس کی کچھ بھی سنے۔۔۔ساحل شاہ۔۔۔اس کے نشیب و فراز کو گھورتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے سہلانا شروع کر دیا تھا۔۔

ساحل شاہ اس کی گردن کی گہرائیوں پر جھکے وہاں پر لو بائٹ بنانے میں مصروف تھا۔۔۔تو دوسری طرف اپنے ہاتھوں کو بڑی ہی بے باکی سے اس کے دل کے مقام پر رکھے سہلاتے اسمارہ۔۔۔کی سسکیوں کا باعث بن رہا تھا۔۔

اسمارہ۔۔۔تڑپ کر ادھر سے ادھر ہو رہی تھی وہ بے چینی کے انتہا پر پہنچتے ہوئے بری طرح سے اپنی ٹانگوں کو ادھر سے ادھر ہلا رہی تھی۔۔۔۔

ساحل شاہ نے اس کی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں میں لاک کرتے ہوئے۔۔۔اسے اپنے قریب کیا اور اب کی بار اس کی۔۔سرخ رنگ کے چھوٹے سے بلاؤز کو اس کے تن سے جدا کرتے ہوئے۔۔۔۔

ساحل شاہ۔۔نے اس کی نشیب و فراز کو اس نازک سے پردے سے بھی آزاد کیا ساتھ ہی اس کی دھڑکنوں کے مقام پر جھکتے ساحل شاہ ۔۔۔۔نے اسے شدت سے اپنے لبوں میں لیے سک کرنا شروع کیا تھا۔۔

شاہ۔۔۔شاہ۔۔۔بس کریں شاہ۔۔۔اسمارہ۔۔۔بری طرح سے سسکتے ہوئے ساحل شاہ۔۔۔کے بالوں میں اپنے ہاتھوں کو الجھائے اس کا سر مزید اپنے دھڑکنوں کے مقام پر جھکا رہی تھی۔۔۔۔اور لبوں پر اس کے

لیے وہ شاہ۔۔۔شاہ۔۔۔کے گردان کرتے اسے خود سے دور رہنے کے لیے بھی کہہ رہی تھی۔۔

ساحل شاہ۔۔۔نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے خود بیٹھا اور ساتھ اسے بھی اٹھا کر سیدھا اپنے گود میں بٹھایا تھا۔۔۔اسمارہ۔۔۔اس پوزیشن پر بری طرح سے سرخ پڑی تھی۔۔۔اور مدہوش ہوتے اسے کچھ سمجھ نا آیا تو اپنے سسکی کو روکنے کے لیے ساحل کی گردن میں چہرہ چھپا کر اس کی گردن پر اپنے دانت گاڑ گئی۔۔

ساحل شاہ۔۔۔اس کا رخ پیچھے کی طرف موڑتے اس کی پیٹھ کو اپنے سینے سے لگاتا اپنے دونوں ہاتھ اس کے دھڑکنوں کے مقام پر سیٹ کرتا اسے سہلاتا ساتھ ہی ساتھ اس کے سارے بالوں کو اس کے آگے

کندھے پہ ڈالتے ہوئے اس کی بیک گردن کو اپنے لبوں میں بھر کر تقریبا کاٹنا شروع ہو گیا تھا جیسے سالوں کی تڑپ نکال رہا ہوں۔۔

اسمارہ۔۔۔بری طرح سے سسکتے ہوئے ساحل شاہ کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھتی اسے روکنے کی کوشش کر رہی تھی ساتھ ہی ساتھ اپنی ناخن اس کے ہاتھوں پر رگڑ رہی تھی اپنی سسکیوں کو روکنے کے لیے اسمارہ بری طرح سے مجبور ہوتی بھی چینی کی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔۔

ساحل شاہ اب بس اسے مزید تڑپانے کا موقع ترک کرتے ہوئے خود بیٹھ سے کھڑا ہوا اور ساتھ اسی بھی کھڑا کیا تھا خود کو اور اس کو ہر پردے سے آزاد کرتے ہوئے اسے اپنی گود میں اٹھایا اس کے ٹانگوں کو اپنے کمر

کے ارد گرد باندھتے ہوئے ساحل شاہ شدت سے اس کی روح کی گہرائیوں میں سمایا تھا۔۔

شاہ۔۔اسمارہ کی چیخ بے ساختہ تھی وہ ابھی تیار نہیں تھی کہ ساحل شاہ نے اس کو درد سے آشنا کروایا تھا وہ۔۔۔؟ بری طرح سے سکتے ہوئے یہ ساحل شاہ کے کندھے پر اپنی دانت گاڑ گئی تھی۔۔۔۔

ساحل۔۔۔اس کی کمر کو سہلاتا اسے ریلیکس کروانے کی کوشش کر رہا تھا حالانکہ اسمارہ بری طرح سے درد میں مبتلا آنسو بہاتی ابھی تک اپنے دانت اس کے کندھے پر گاڑھے ہوئے تھی۔۔

دس منٹ گزرنے کے بعد اسمارہ کی سسکیاں کم ہوئی ساتھ آنسو بھی تھم چکے تھے۔۔

ساحل شاہ۔۔۔نے دھیرے دھیرے سے اس پر اپنی شدتیں لٹانا شروع کی تھی اسمارہ اپنے دونوں ہاتھ اس کے کندھے پر رکھے اپنے اچھلتے ہوئے وجود کو سنبھالنے کے ناکام سی کوشش کر رہی تھی۔۔ ۔بری طرح سے شرم سے سرخ پڑھ گئی تھی ایسا لگ رہا تھا کہ اس کے جسم کا سارا خون صرف اور صرف اس کے چہرے پر ہی آکر رکھا ہے!!!

کیونکہ اچھلنے کی وجہ سے بار بار اس کی دھڑکنوں کے مقام ساحل شاہ کے منہ میں جا رہے تھے اور شاہ انہیں پکڑنے کی ناکام سے کوشش

کرتے اس کی دھڑکنوں کے مقام پر شدت برسانے سے باز نہیں آرہا تھا۔۔۔

شاہ۔۔۔بس کریں اسمارہ۔۔۔ سسکتے ہوئے ساحل شاہ سے کہہ رہی تھی جو مسلسل آدھے گھنٹے سے اس پر اپنی شدتیں برسا رہا تھا لیکن بس ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔

ابھی نہیں ابھی تو شروعات ہے میری جان۔۔۔اب مجھے برداشت کروں ساحل شاہ۔۔۔اسے اپنی گود میں ہی اٹھائے لے جا کر ڈریسنگ ٹیبل پر بٹھاتا ہے۔۔۔۔اور پھر سے۔۔۔اس پہ اپنی شدتوں کو ڈھانا شروع کر گیا تھا۔۔

شاہ۔۔۔بس کریں اب مجھ میں اور مزید ہمت نہیں ہے۔۔۔اسمارہ۔۔۔۔نے آخری بار بری طرح سے سسکتے ہوئے ساحل شاہ کو رکنے کے لیے کہا تھا۔۔

جس پر ساحل شاہ۔۔۔آخری بار اسے درد سے روشناس کروا کر بیڈ پر لاتے اسے اپنے ساتھ لپٹائے گہرے گہرے سانس لینے لگا پورا بیڈ سرخ گلابوں سے بھرا تھا اسمارہ۔۔۔سسکتی برہنہ حالت میں اس کے ساتھ لپٹی آنکھیں بند کرتی اپنی تکلیف دور کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

جاری ہے۔۔

❤ السلام علیکم ال ریڈرز

سو کیسی لگی آج کی رومینٹک اپیسوڈ۔۔۔امید ہے ہمیشہ کی طرح یہ اپیسوڈ بھی آپ لوگوں کو اچھی لگی ہو گی۔۔۔اگر اپیسوڈ اچھی لگی ہو تو چینل کو سبسکرائب اور ویڈیو کو لائک لازمی کر دینا۔۔۔یہ آپ لوگوں کا پیار ہوتا ہے اور مجھے لکھنے میں اور حوصلہ افزائی ہوتی ہے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے گا خوش رہیں آباد رہیں سدا سلامت رہیں اللہ

ناول_طلبِ_عشق# حافظ

رائٹر_عائشہ_علی#

قسط_50#

#Mehran_Shah_Birthday_Special

💖💖💖💖💖💖💖

- _____ محبت پھول ہوتی ہے
- _____ کہو تو پھول بن جاؤں

- تمہاری زندگی کا اِک حسیں
- _____ اصول بن جاؤں

- ___ سُنا ہے ریت پہ چل کے تم
- _____ اکثر مہک جاتی ہو

- کہو تو اب کے بار میں زمیں
- _____ کی دھول بن جاؤں

Zubi Novels Zone

- _____ بہت نایاب ہوتے ہیں
- _____ جنہیں تم اپنا کہتے ہو

- _____ اجازت دو کہ میں بھی
- _____ اس قدر انمول بن جاؤں

افف اللہ ازی۔۔ تھکا دیا تم نے تو مجھے اپنے بندے کو خوش کرنے کے چکروں میں۔۔ میرو۔۔۔۔ نڈھال سی بیڈ پر لیٹتے بولی۔۔

وہ کب سے ازمارے۔۔۔ کا کمرہ ڈیکوریٹ کر رہی تھی جیسے شادی کی رات دلہن کا کیا جاتا ہے اور لگ بھی ایسا رہا تھا جیسے برتھ ڈے نہی گولڈن نائٹ سلیبریٹ ہونے والی ہے۔۔

دیکھوں بیٹا تم میری بات مانو؟؟

آ

بیل مجھے مار" والا کام نہ کرو یہ جو تم لش پش تیار ہو کر لال ساڑھی پہنی ہوئی ہوں تمھیں دیکھ کر میرا لالا۔۔بہک جائے گا۔۔

اور پھر ہر مردوں کا ایک ہر مقصد ہوتا ہے۔۔

چیپ چپاک ڈم ڈم ہاہاہا۔۔میرو۔۔۔اپنی بات پر خود ہی قہقہ لگا اٹھی جبکہ ازمارے۔۔۔بے حد سرخ ہوئی تھی وہ تو بس مہران شاہ۔۔۔کو سرپرائز کرنا چاہتی تھی۔۔

نند پلس بھابھی۔۔۔کچھ زیادہ نہی چلاک ہوگئی ہیں۔۔۔آپ شادی کے بعد۔۔ازمارے۔۔۔۔نے گھور کر اسے چپ کرانا چاہا جس نے !!! بڑی سی چھوٹی چیز کا خیال رکھ کر اسکا روم سجانے میں مدد کی تھی

اور اب روم کا منظر کچھ یوں تھا پورے روم میں گلاب کی پتیاں بکھری ہوئی تھی دیواروں پر غبارے لگے ہوئے تھے اور ٹیبل پر ایک چاکلیٹ Happy سے بنا کیک پڑا ہوا تھا جس پر خوبصورت طریقے سے لکھا ہوا تھا۔۔birthday Shah JEE🙈

چلوں اب میں چلی۔۔۔ماما کے پاس کمرے میں تم سرخ ہوتی رہو اور رات کو موبائل کا کیمرہ اون کرنا میں بھی دیکھوں لالا۔۔۔میری اتنی

محنت کو دیکھ کر تمھارا شکریہ ادا کیسے کرتا ہے۔۔نہایت ہی ڈھٹائی سے کہتے میرو۔۔۔ایک آنکھ ونک کر گئی۔۔

تمھاری تو۔۔اس سے پہلے ازمارے۔۔بیڈ پر سے کوشن اٹھا کر اسے مارتی میرو۔۔۔کمرے سے نودو گیارہ ہو چکی تھی۔۔

ازمارے۔۔۔اپنے کھلے بال کیچر میں قید کرتے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھتی تاکہ اپنی تیاری کو مکمل ایک نظر دیکھ لیں۔۔

مہران شاہ اپنے مشن سے آج کافی دنوں بعد واپس گھر آیا تھا وہ تھکا ہارا۔۔۔ نیند سے بوجھل آنکھیں لیے جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھولتا ہے۔۔۔۔

کمرہ کا دروازہ کھولتے وہ اندر داخل ہوا لیکن اندھیرے نے مہران شاہ ۔۔کا استقبال کیا تھا۔۔

ازمارے۔۔۔جو کافی دیر سے مہران شاہ۔۔۔کا انتظار کر رہی تھی مہران شاہ نے اس میشن کے بارے میں نہیں بلکہ یہ بتایا تھا کہ وہ کسی ضروری کام کے سلسلے میں ملک سے باہر جا رہا ہے۔۔۔

کافی دنوں بعد اس کی واپسی تھی۔۔آج اس نے حویلی میں بتایا تھا کہ آج شام وہ واپس آرہا ہے جو کہ ان کا مشن کافی حد تک کامیاب ہو چکا تھا !!۔۔۔چیف ان کو کچھ دن کے لیے گھر میں آرام کرنے کا بول دیا تھا

اتفاق سے آج مہران کی برتھ ڈے تھی جو میرو۔۔۔۔نے ہی ازمارے کو بتایا تھا۔۔۔ازمارے۔۔۔تو کافی پرجوش تھی۔۔۔اپنے شاہ کا برتھ ڈے منانے کے لیے۔۔۔

تبھی۔۔۔دروازہ کھلنے کی آواز پھر جھٹ سے الرٹ ہوتے دروازے کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔۔

مہران شاہ۔۔۔کمرے میں گھپ اندھیرا دیکھتے پریشان ہوا تھا وہ سمجھا شاید ازمارے۔۔۔اس سے ناراض ہو گئی ہو گی۔۔۔

شادی کے بعد یہ پہلی بار تھا کہ وہ اتنے دنوں کے لیے گھر سے باہر تھا۔۔؟اور وہاں پر ان کو موبائل چلانے کی بھی اجازت نہیں تھی۔۔۔۔اسی وجہ سے وہاں جا کر اس کی ازمارے سے ایک بار بھی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔

اپنے ہاتھ سوئچ بورڈ کی طرف بڑھائے ہی تھے اسنے کہ پہلے ہی کمرہ روشن ہو چکا تھا۔۔

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو شاہ جی۔۔ازمارے۔۔ جھٹ سے اسکے سینے میں آسمائی تھی۔۔

اور واقعی مہران شاہ۔۔ سرپرائز ہوا تھا اپنے روم اور اپنی شہزادی۔۔۔کو دیکھ کر جو اس کے سینے سے لگتی اسکی دھڑکنیں منتشر کرنے کا باعث بنی تھی۔۔

ہیپی برتھ ڈے مان۔۔۔۔لو یو سو مچ۔۔پیروں کی انگلیوں کے بل تھوڑا سا اونچا ہوتی۔۔۔۔ازمارے۔۔۔اس کے دونوں گالوں پر لب رکھتے وش کرنے لگی وش بھی ایسا تھا جان لیوا۔۔

مہران شاہ۔۔۔کی تو تھکن جیسے اڈن شو ہو گئی تھی۔۔۔موڈ پل بھر میں فریش ہو گیا اور۔۔۔۔لبوں پر کسی نے ایلفی گرا کر بند کر دی ہوں۔۔۔۔وہ ہکا بکا آنکھیں بند اور کھولتا۔۔۔ازمارے۔۔۔کو دیکھنے لگا جیسے یہ ایک خواب ہوں پھر تاریخ یاد کی آج اس کی برتھ ڈے تھی۔۔۔؟

اسے خود بھی یاد نہی تھا ازمارے۔۔کو یاد تھا۔۔!!اوپر سے اس کا قیامت خیز سراپہ وہ ظالم لڑکی تیار ہوتے سیدھا مہران شاہ۔۔۔کے دل میں اتر رہی تھی۔۔

شکریہ جان شاہ۔۔۔مہران شاہ۔۔۔بھی اس کی کمر کے گرد اپنے ہاتھ آرام سے لپٹے سینے میں بھینچ گیا۔۔۔اور اس کے بالوں پر اپنے لب رکھے۔۔۔

کیا تم مجھ سے ناراض نہی کچھ لمحے بعد مہران شاہ۔۔۔اسکا چہرہ اپنے سینے میں سے نکالتے دونوں ہاتھوں میں تھامیں محبت باش لہجے میں گویا ہوا۔۔میں نے کیوں ناراض ہونا آپ سے شاہ۔۔۔۔نفی میں سر ہلاتی مزید اسکے سینے میں اپنا منہ گھسیڑ گئی۔۔اپنی بیوی کے خوبصورت انداز پر مہران شاہ۔۔۔فدا سا ہو گیا۔۔

آئیں۔۔شاہ جی۔۔کیک کٹ کرتے ہیں۔۔ازمارے۔۔۔اسکا ہاتھ تھامیں صوفے کے بیچ پڑے ٹیبل کے قریب لے گئی۔۔

مہران شاہ۔۔۔کی تو نظریں اپنی۔۔شہزادی۔۔پر سے نہی ہٹ رہی تھی!!
وہ یک تک بنا پلکے جھپکائے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

ما۔۔۔مان۔۔۔۔مجھے نہی کیک کو دیکھے۔۔اسکی لوح دیتی نظریں کب سے خود پر محسوس کرتے اٹکتے ہوئے بولی۔۔

مہران شاہ۔۔۔ مسکراتے نفی میں سر ہلاتے کیک کاٹنے لگا اور پھر چھوٹا سا پیس ازمارے کو کھلایا تھا اور جو بچا اسے سارا ازمارے۔۔۔کے چہرے پر لگا دیا۔۔

مانیہ نننننن۔۔۔۔ازمارے چیخی تھی۔۔

ہی ہی ہی۔۔کیا ہوا میری جان میکپ خراب ہو گیا۔۔مجھے اب اپنے طریقے سے کیک کھانا ہے۔۔۔۔

اپنے ہاتھ اس کی بالوں کی طرف لے جاتے مہران شاہ۔۔نے کیچر میں مقید بالوں کو کھول دیا جو کسی آبشار کی طرح اسکے کمر پر بکھرے تھے۔۔اور پھر ان میں ہاتھ پھنساتے وہ اسکے کیک سے بھرے گالوں پر جھکا کیک کھانے لگا۔۔

ازمارے۔۔۔کا سارا چہرہ سرخ انار ہو گیا تھا وہ پلکیں جھکائے مہران شاہ ۔۔کی شدتوں کو سہنے لگی کتنے ٹائم بعد اسے مہران کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔۔

اسکے گالوں پر لگا پورا کیک اپنے لبوں سے کھاتے۔ پیچھے ہوا تھا۔۔۔اب کی بار نشانہ ازمارے۔۔کے سرخ لپ اسٹک سے سجے لب تھے جنہیں دیکھتے مہران شاہ۔۔کے گلے میں گلٹی بھر کر معدوم ہوئی تھی وہ بہکے بہکے انداز میں اسکے سرخ لبوں پر جھکا تھا۔۔

ازمارے۔۔۔ بھی مہران شاہ۔۔کا ساتھ دیتی اسکے بالوں میں اپنا ہاتھ پھیرنے لگے جس سے مہران۔مزید اپنے لب اس کے لبوں کے ساتھ جوڑتے اس کی سانسیں چھیننے لگا۔۔۔

کچھ دیر بعد اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشتے مہران شاہ اب اسکی گردن کی طرف بڑھتا۔۔

اسکی پوری گردن پر بوسوں کی بوچھاڑ کرتے وہ لو بائٹ بناتے ازمارے ۔۔کو سسکنے پر مجبور کر گیا۔۔

محبت سے ازمارے کو اپنی گود میں اٹھاتے مہران شاہ بیڈ پر لاتے لٹاتے اس پر قابض ہوا۔۔

مان۔۔۔۔لو یو سو مچ میں بہت خوش ہو آپ کے لیے۔۔ازمارے۔۔ اسکے سینے پر سر رکھتے بولی۔۔

میں بھی بہت خوش ہوں جان شاہ۔۔ شکریہ اتنا پیار اوش کرنے کے لیے۔۔۔مہران شاہ۔۔ بھی مزید اسے خود میں سموئے اپنے قریب تر

کر گیا۔۔ازمارے۔۔۔شرماتی ایک بار پھر اسکے سینے میں اپنا چہرہ چھپا گئی۔۔۔مہران شاہ۔۔۔ریموٹ کی مدد سے کمرے کی لائٹ اوف کر گیا لیکن کمرے میں لگی موم بتیاں ایک الگ ہی رومینٹک سا ماحول بنائی ہوئی تھی۔۔اوپر سے پورے کمرے میں پھیلی گلاب کی خوشبوں مہران شاہ ۔۔۔کو بہت کچھ کرنے پر اکسا رہی تھی۔۔۔مہران شاہ ۔۔۔ازمارے۔۔۔کو اپنے سینے سے لپٹائے اس حسین رات کو انجوائے کرنے لگا۔۔

♥♥♥♥♥♥

شاہ۔۔۔۔۔یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔اسمارہ۔۔۔بری طرح سے تڑپتی اس سے دور ہوئی۔۔ساحل شاہ۔۔۔جو بہکے بہکے انداز میں اس پر جھکا ہوا

تھا۔۔۔۔اسارہ۔۔کے تڑپ کر پیچھے ہونے پر اپنا سر بامشکل اٹھا کر اسے دیکھا جو شرم سے بالکل سرخ پڑھ چکی تھی۔۔

جانم سائیں۔۔۔۔تمہارے چہرے پر یہ خوبصورت رنگ دیکھ کر میرا دل چاہ رہا ہے ایک بار پھر میں تمہاری روح سما جاؤں اور اس بار تمہاری ساری دعاؤں کو خاطر میں نہ لاتے پوری رات تمہیں خود میں سموئے تمھاری سسکیاں عروج پر پہنچا دوں!!!!

ساحل شاہ۔۔۔اس کے لال ٹماٹر سرخ چہرے کی طرف دیکھتا گھمبیر لہجے میں بولا۔۔!!!

اسمارہ۔۔۔اس کے بے باک گفتگو سنتے مزید پیچھے کو کھسکی تھی جبکہ اس کے پیچھے جانے پر۔۔۔ساحل شاہ۔۔نے ناگوار نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتے واپس اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اپنی گود میں اٹھا گیا!!!

اب منظر کچھ ایسا تھا اسمارہ۔۔۔کی دونوں ٹانگیں ساحل شاہ کی پشت پر لپٹی ہوئی تھی اور ساحل شاہ اسے ڈریسنگ ٹیبل پر لے جا کر بٹھا گیا۔۔

اپنی پوزیشن دیکھتے اسمارہ۔۔۔۔کی آنکھیں خطرناک حد تک پھیلی تھی اور گال ایسے ہو گئے تھے جیسے کسی نے اس پر سرخ لالی بھر بھر کر لگا دی ہوں!!!۔۔

شاہ۔۔اس کے آگے اسمارہ۔۔۔کچھ کہتی ساحل شاہ۔۔۔۔اس کے دونوں لبوں کا پاوئٹ بنا کے اسے اپنے لبوں میں لیتے شدت سے چومنے لگا۔۔

اسمارہ۔۔۔۔کا ایک ہاتھ ساحل شاہ۔۔۔۔کے بالوں میں چل رہا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اس کے کمر کے گرد لپٹا ہوا تھا وہ اسے سختی سے اور خود میں بھینچ رہی تھی۔۔۔ سسکیاں تھی جو منہ سے برامد ہو کے ساحل شاہ کے منہ میں ہی دم دوڑ رہی تھی۔۔

اس کی دھڑکنوں کو اپنی دھڑکنوں کے ساتھ سہلاتے ساحل شاہ شاہ اسکے وجود میں سپارک پیدا کر گیا۔۔ جس پر اسمارا ابھی اپنے دانت اس کے لبوں پر گھاڑ گئی۔

اسمارہ۔۔۔کی اس حرکت پر ساحل شاہ کے لبوں پر مبہم سی مسکراہٹ رینگی تھی۔۔دس منٹ اپنی سانسیں اس میں انڈیلتے ساحل شاہ نے لبوں کو آزادی بخشی تھی۔۔

اسمارا۔۔۔گہرے گہرے سانس لیتی اسکی گردن میں چہرہ چھپا گئی سانسیں بری طرح سے بکھر گئی تھی۔۔

دونوں کے لبوں پر خون جیسے ایک جگہ سمٹ آیا تھا اسمارہ۔۔کے گہرے گہرے سانس لینے کے باعث اسکی دھڑکنیں ساحل شاہ کو ایک الگ ہی نظارہ پیش کر رہے تھے۔۔

ایک ہی جست میں اپنے ہاتھوں کو اسمارہ کی پشت پر لے جاتے اس کی زپ کھول گیا کھلی شرٹ سرک کر کندھوں پر آئی تھی۔۔

اسمارہ کے منہ سے برامد ہونی والی سسکیاں ساحل شاہ کو مزید بہکا رہی تھی اور وہ بہک رہا تھا اسے کمر سے تھامے وہ ایک بار پھر اپنے قریب کرتا اس کی گہرائیوں کے ساتھ اپنا آپ مس کیا تھا!!

جس پر اسمارہ۔۔۔کا پورا وجود ہچکولے کھانے لگا ماتھے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں نمودار ہوئی تھی سانسیں سینے میں اٹک چکی تھی دل تھا جو زوروں سے ڈھرک رہا تھا نظریں تھی جو وہ ملا نہی پا رہی تھی۔۔اسمارہ۔۔۔کی اتھل پتھل ڈھرکنوں کو اپنے ہاتھوں میں بھرتے

ساحل شاہ اپنا چہرہ چھپاتے شرٹ کے اوپر ہی اپنی زبان سے سک کرتے اسکی ڈھرکنوں کو منتشر کر گیا۔۔

ابکی بار اسکی گردن کی سکن کو اپنے لبوں میں بھرتے بے تحاشہ چومنے لگا تھا جہاں سے پہلے والی شدتوں کے سوغات نہی گئے تھے وہاں اب نئے مہر ثبت ہو رہے تھے۔۔

اس کی دھڑکنیں اپنی دھڑکن پر دھڑکتے محسوس کرتے شاہ گہرا مسکرایا تھا۔۔

اس کے سرخ گالوں پر اپنے دانت گھاڑتے ساحل شاہ بے باک سرگوشی کرنے لگا جس پر اسمارہ۔کے سارا خون سمٹ کر چہرے پر آٹھہرہ تھا۔۔اسمارہ۔۔ کنفیوز ہوتی اپنے نچلے لب کو دانتوں تلے کچلنے لگی۔۔

جانم۔۔۔ابھی تو کچھ کیا ہی نہی اور تم مجھ پر غسل واجب کر گئی ہوں۔۔اس کے کان کی لوح پر اپنے دانت گھاڑتے ساحل شاہ شاہ اپنے ایک ہاتھ کو اسکی ٹائز کے اوپر پنڈلیوں پر پھیرنے لگا۔۔ جس پر اسمارہ کے پیٹ میں تتلیاں سی اڑی تھی۔۔

شاہ۔۔۔ہاتھ ہٹائے کچھ کچھ ہو رہا ہے اسمارہ بہکے لہجے میں کہتے مدہوشی سے آنکھوں بند کر گئی۔۔

میری جان۔۔۔بلاشبہ تم بہت حسین ہو میں تمہاری جھلک دیکھنے کو بیتاب ہوں دل چاہتا ہے تمہاری برہنہ خوبصورتی نگل جاوں اپنے سارے جذبے تم پر نچھاور کر دوں۔۔اپنی ایک انگلی اسکی دونوں ڈھرکنوں کی درمیان اوپر سے نیچے تک کرتا ساحل شاہ۔۔گھمبیر لہجے میں سرگوشی نما آواز میں بولا آنکھوں میں تڑپ صاف واضح تھی۔۔

شاہ۔۔مزید مت تڑپائے۔۔اپنی خشک لبوں پر زبان پھیرتے ابکی بار اسمارہ سسکی تھی۔۔

ساحل شاہ اسکی التجاؤں کو خاطر میں لاتے اپنے آپ کو بھی ہر پردے سے آزاد کرتے اسکی ٹانگیں اپنی پشت پر باندھے مکمل اندر تک اسکی گہرائیوں میں اترا تھا۔۔

اسمارہ کے ہچکولے کھاتے وجود کو سکون ملا تھا وہ سکون سے اب اپنے دونوں ہاتھ اسکی گردن کے گرد حائل کرتی اپنی اور ساحل شاہ کی بے چینی مٹانے لگی۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

اپنے سارے اڈوں کو برباد ہوتے اس نے اس شخص کا پتا لگوایا تھا جو اس کے گلے تک پہنچ گیا تھا۔

تب ہی اسے میجر ساحل شاہ۔۔۔کا پتا چلا تھا۔۔۔اسے کیسے بھول جاتا وہ۔۔۔اس کی ساری انفارمیشن نکالتے اسے پتا چلا تھا وہ یہاں اپنی نئی نویلی بیوی کے ساتھ اپنے خفیہ فلیٹ میں رہ رہا ہے۔۔۔۔

لیکن اس کیس کے شروع ہونے سے اب تک اس گھر کے پاس
نامحسوس انداز میں نہایت سخت سکیورٹی تھی۔۔۔بظاہر سب نارمل دکھتا
تھا لیکن وہاں چڑی بھی پر نہیں مار سکتی تھی جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ
ساحل شاہ۔۔۔کے لیے اس کی بیوی کتنی ضروری ہے۔

پچھلے واقعہ کو وہ اپنے بندوں سے جان گیا تھا۔۔۔اس لیے اس کی بیوی
پر تاک جمائے بیٹھا تھا۔۔۔اس لڑکی میں تو فرمان راؤ۔۔کو بالکل
انٹرسٹ نہ رہا تھا لیکن اسے مار کر وہ ان دونوں کو الگ ضرور کرنا چاہتا
تھا۔

خود تو مرنے ہی والا تھا لیکن میجر ساحل شاہ۔۔کو آخری تحفہ تو بنتا تھا اس
کی طرف سے۔۔۔

ٹریننگ کتنی اچھی ہے یہ تو اگلے کچھ سیکنڈ میں تمہیں اندازہ ہو جائے گا سید۔۔۔۔ساحل شاہ۔۔وہ مسکرایا تھا۔۔۔۔پراسرار مسکراہٹ۔۔۔۔

تیری بیوی۔۔۔۔۔۔

اس کا نام بھی مت لینا۔۔۔۔اپنی گندی زبان سے فرمان راؤ۔آگے بڑھتے اسے دھکا دیا اور اس کے گولی لگے ہاتھ اور ٹانگ کو اپنے بھاری بوٹ تلے روند ڈالا۔

ساحل شاہ۔۔۔نے اس کے سینے پر گن تانے جلاد دینے والی مسکراہٹ سے اسے دیکھا تو فرمان راؤ بھی مسکرایا ایسا کرتے ساحل شاہ تھما تھا۔۔۔۔

اسے بچا سکا تو بچا لئیں میجر۔۔اس سے پہلے کہ وہ اگے بھی کچھ ب****کرتا ساری شاہ نے۔۔پہلے ہی گولیوں نے اسے بھون کر رکھ دیا تھا۔۔

آپ کو ابھی چیف۔کے ساتھ میٹنگ کے لیے بلایا گیا ہے۔۔آپ کو یہ شہر چھوڑنا ہے۔۔۔وہ سب سنتا ان سنا کرتا گاڑی میں بیٹھا تھا۔

آپ سن رہے ہیں میجر شاہ۔۔۔اس کے ائیر پیس سے آواز گونجی۔۔۔

سر میں نے اپنی وردی کی لاج رکھی۔۔۔۔وطن کو ایک غدار سے بچا لیا ۔۔۔۔۔اپنا حق ادا کر دیا میں نے۔۔۔اب مجھے ایک شوہر ہونے کا بھی حق ادا کرنے دیں۔۔۔وہ بنا دوسری طرف کی بات سنے فون کاٹ گیا تھا۔۔

وہ جانتا تھا اس کا انجام برا ہو سکتا ہے۔۔۔

وہ گاڑی دوڑاتا گھر پہنچا تھا گھر میں داخل ہوتے اسے لگا جیسے کسی نے اس کے جسم کو سو ٹکروں میں کاٹا ہو۔۔۔۔۔

ہر جگہ چیزیں بکھری تھیں۔۔۔۔۔جگہ جگہ خون کے دھبے بھی تھے۔۔۔۔وہ بھاگتا کمرے میں آیا۔۔۔

جانم سائیں۔۔۔۔۔

جا مممممم۔۔۔۔۔

سائیں۔۔۔وہ چیخ رہا تھا۔۔۔یہاں سے وہاں گھومتا وہ کوئی پاگل ہی معلوم ہوتا تھا۔

سر انہیں ہسپتال شفٹ کر دیا گیا ہے۔۔۔۔اس کے آدمی نے کہا تو ساحل شاہ۔۔نے اس کا کارلر تھاما۔۔۔

ایک کام سے ڈھنگ سے نہیں کر سکے۔۔۔۔۔وہ سرخ نگاہوں سے انہیں دیکھتا غرایا تو اس کے تعینات کی سکیورٹی کے سر جھک گئے۔۔۔

سر ہم بروقت پہنچ گئے تھے۔۔۔ان میں سے ایک منمنایا۔۔۔

اگر پہنچ گئے ہوتے تو میری جانم سائیں۔۔آج ہسپتال نہ ہوتی وہ چیختا باہر کی طرف بھاگا۔۔۔

ہسپتال آتا وہ اس کے کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔اندر گیا تو دیکھا وہ بستر پر پر سکوں آنکھیں موندے پڑی تھی اس کے بازو اور سر پر پٹی بندھی تھی۔۔۔اس کے آدمیوں نے نمک حرامی نہیں کی تھی۔۔۔

وہ۔۔۔وہ لوگ تھے جن کی ساحل شاہ۔۔نے کبھی نا کبھی مدد کی تھی۔۔۔اپنی نیکی کا صلہ اپنی زندگی کو اپنے سامنے بحفاظت دیکھتے اسنے نم آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھتے سکون کا سانس لیا !!!! تھا۔

آپ ان کے کیا لگتے ہیں۔۔۔لیڈی ڈاکٹر جو اسمارہ کو دیکھنے آئی تھی بولی۔۔۔۔

بیوی ہیں یہ میری۔۔۔اس نے اسمارہ پر نظریں ٹکائے دھیمے سے کہا۔ میرے کیبن میں ملیں مجھ سے۔۔۔اسمارہ کی ڈرپ اتارتے اسے نے ساحل شاہ۔۔۔کو اپنے ساتھ آنے کا کہا تو اسمارہ کو دیکھتا باہر چلا گیا۔

جب انتہائے غم ہو۔۔

کہ آنکھ پوری نم ہو۔۔

بس ایک کام کرنا۔۔

ربّ سے کلام کرنا۔۔

ہاتھوں کو اٹھا کر۔۔

اور دل کو جھکا کر۔۔

ہر غم بیان کرنا۔۔

بس ایک کام کرنا۔۔

سن کر وہ غم تمہارا۔۔

تم پر کرم کرے گا۔۔

اور تمہارے غم کو۔۔

محبت سے وہ چنے گا۔۔

بس جب نہ ہو سہارا۔۔

تو ایک کام کرنا۔۔

ہاتھوں کو تم اٹھا کر۔۔

ربّ سے کلام کرنا

اودیس میرے

تری شان پے صدقے

کوئی دھن ہے کیا

تری دھول سے بڑھ کے

تیری دھوپ سے روشن

تیری ہوا پے زندہ

تو باغ ہے میرا

میں تیرا پرندہ

!!! بیس مارچ

آج کا طلوع آفتاب، سب کی زندگیوں کے لیے نئے روشنی نئے پیغام لایا تھا۔ آخر کو آج وہ دن آ ہی گیا تھا۔ مقدر میں ہار یا جیت کا فیصلہ ہونا تھا۔ آج ملک کے محافظ ماخوروں نے پختہ ارادہ کیا تھا۔ دشمنوں کو ناکوں چنے چبوا کر، ان کی اینٹ سے اینٹ بجائیں گے۔ یا تو غازی بن کر لوٹیں گے۔ یا پھر شہید بن کر سب کے دلوں میں زندہ رہیں گے۔ اس وقت سب اپنے وطن کے وفادار ماخور لگ رہے تھے۔ اپنے سینوں پر ملک کا پرچم لگائے، چہرے پر سکون کا نور لیے، آنکھوں میں گہری آگ لیے، وہ سب تیار تھے۔

ہے عرض یہ دیوانے کی
جہاں گھور سوہانی دیکھی

اک روز وہیں میری شام ہو

کبھی یاد کرے جو زمانہ

مٹی پر مر مٹ جانا

ذکر میں شامل میرا نام ہو

ہو دیس میرے

تیری شان پے صدقے

کوئی دھن ہے کیا

تیری دھول سے بڑھ کے

تیری دھوپ سے روشن

تیری ہوا پے زندہ

تو باغ ہے میرا

میں تیرا پرندہ

باطشہ بیگم نے اپنے بچوں کو جھلملاتی آنکھوں سے دیکھا تھا۔سب کی پیشانیوں پر بوسے دیے تھے،عشاء نے دل میں امل کے لیے شدت سے سلامتی کی دعا کی تھی۔جو کہ آج سب میں موجود نہ تھی، مگر ماں کے لیے ساری اولاد برابر ہوتی ہے،تو بھلا کوئی کیسے اپنی اولاد کو دعاؤں میں بھول سکتیں تھیں۔مہران شاہ۔نے باطشہ بیگم کے گلے لگ کر کان میں سرگوشی کی تھی۔

"مما جانی میری ازی کا مجھ سے بھی زیادہ خیال رکھیے گا۔کیا پتہ زندگی مجھے موقع دے نہ دے۔"مہران شاہ کی گئی سرگوشی پر باطشہ کا دل لرز اُٹھا تھا۔

آنچل تیرا رہے ماں رنگ برنگا

اواونچا آسمان سے تیرا ترنگا

جینے کی اجازت دے دے

یا حکم شہادت دے دے

منظور ہمیں جو بھی تو چھنے

ریشم کا ہو وہ دوشالا یا کفن سپائی والا

اوڑیں گے ہم جو بھی تو بھنے

اودیس میرے

Zubi Novels Zone

تیری شان پے صدقے
کوئی دھن ہے کیا
تری دھول سے بڑھ کے
تیری دھوپ سے روشن
تیری ہوا پے زندہ
تو باغ ہے میرا
میں تیرا پرندہ

ساحل شاہ اور احمر سب کو اچھے سے ہیک کرنا۔۔!! امل اور ساحل " سب کو اچھے سے دھونا۔۔۔!!!، ان کی چمڑی اُدھیڑنا۔۔۔!!! مان بھائی۔۔۔!! میرو۔۔۔نے دل میں سب کو مخاطب کیا تھا۔

آبان شاہ۔۔۔نے سب کو نیک تمناؤں کے ساتھ گلے لگایا تھا۔

۔کچھ ہی وقت میں سب لوگ اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گے تھے۔

♥♥♥♥♥♥

سارے مار خور اپنی منزل کی طرف گامزن تھے۔کہ راستے میں ڈیول نے بھی ان سب کو جوائن کیا تھا۔ سبھی ماخوروں کے چہرے حد درجہ سنجیدہ تھے۔

صبح سے دوپہر کا وقت ہو چکا تھا۔تب جا کہ کہیں وہ لوگ اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچے تھے۔ان کی ساتھ کچھ فورس بھی شامل تھی۔یہ علاقہ آبادی

سے کوسوں دور تھا۔ پہاڑوں اور جنگلوں کے درمیان ایک ڈھکی چھپی عمارت بنائی گی تھی۔ جس کے اطراف میں ڈھیروں فورس پہرا دیے ہوئے تھی۔۔

سارے مارخور آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے تھے۔ چہروں پر خطرناک سی وحشت لیے اپنی گنز پر سائلنسر لگایا ہوا تھا۔ ڈیول ایول اور کیلر دور سے ہی سب کی بجے اڑادے تھے۔ کچھ راستہ صاف ہوا تھا۔ تو سب نے دو ٹیمز بنالیں تھی۔

ایک ٹیم میں ٹاکسک کیلر کے ساتھ ایول مونسٹر اور ڈیول کنگ تھے۔ ان کے پیچھے دس اور افسرز تھے۔ جبکہ دوسری ٹیم میں امل۔۔۔ سپائے ہیکر، فائر اور ہنٹر کے ساتھ دس لوگ شامل تھے۔

بلڈنگ کے ایک طرف کیلر (ساحل شاہ) کی ٹیم تھی، تودوسری جانب۔۔امل کی ٹیم تھی۔ہلکے قدموں سے آگے بڑھے تھے۔ہر کمرے کے سامنے چار چار آدمی پہرا دے رہی تھے۔سب نے نشانہ لیتے ہوئے ان آدمیوں کومار گرایا تھا۔اور کمروں میں کی اندر بڑھے تھے۔

امل۔؟اوراس کی ٹیم جیسے ہی ہال نما کمرے میں داخل ہوئی تھی۔تو سب ہی دنگ رہے گے تھے۔وہاں ہزاروں کی تعداد میں انسان جسم کی اعضاء تھے اور ڈیڈ باڈی تھیں۔سب کی آنکھیں پٹی کی پھٹی رہے گئیں تھیں۔؟۔

ایسے ہی ایک دو اور پھر تین کمرے بھرے ہوئے تھے۔چوتھے کمرے کو جیسے ہی کھولا تھا۔تو سامنے کچھ ڈاکٹرز اور گاڈز کھڑے تھے۔ سبھی نے اپنی پوزیشن سنبھالی تھی۔ مگر ان گاڈز کی طرف جوابی کارروائی نے سارا کام بگڑا تھا۔فائرنگ کی آوازوں نے باقی سب کو الرٹ کیا تھا۔۔۔۔

کیلر اور اُس کی ٹیم نے کمروں کا جائزہ لیا تھا۔جہاں دو کمروں میں تیزاب تیار ہو رہا تھا۔اور ایک کمرے میں کافی زیادہ تعداد میں لڑکی موجود تھیں۔ مگر آخری کمرے میں داخل ہوتے ہی سب کی اعصاب جواب دے گے۔ چھوٹے چھوٹے بچے روتے سسکتے کسی بے جان چیزوں کی مانند پڑے تھے۔۔۔۔

کہ اک سات سالہ بچے کی نظر وردی میں ملبوس کیلر پر پڑی، تو فورن سے خود کے وجود گھسیٹتے ہوئے، اس کی طرف آیا تھا۔ کیلر نے جھک کر بچے کو سیدھا کرتے سہارا دیا تھا۔۔۔۔

آپی۔۔!!م۔۔مجھے۔۔یہ۔۔یہاں۔۔درد۔۔ہو۔۔رہا۔۔ہے، " بہت درد کوئی۔۔درد۔۔کی۔۔دوا۔۔۔دو نہ، آپی!!! قسم خدا کی کھانے کو بھی کچھ نہیں مانگوں گا اور دوسری طرف کا بھی بنا روئے دے "دوں گا۔

سات سالہ بچہ اپنی سسکیوں اور جسم میں ہوتی لزش پر قابو پاتے، اپنے لیے درد کی دوا مانگ رہا تھا۔ جس کا شاید ابھی ہی ایک گردا نکالا گیا

تھا۔ چہرے پر مٹے مٹے آنسوؤں کے نشان تھے۔اور پیٹ پر جماہوا خون ،امل۔۔۔۔نے اُس معصوم سے بچے کو اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔

اس آنکھوں میں آنسو کی جگہ لاوا بھڑک رہا تھا۔ایسا ہی حال ڈیول اور ایول کا تھا۔ جنہوں نے اپنی مٹھیاں بھیچیں تھیں۔

اگر ایک نوجوان مرد کا آپریشن ہوتا ہے، تو وہ ہفتوں بستر سے نہیں ہلتا، کہ آٹھنے، بیٹھنے سے درد کی اک لہر جسم میں دور جاتی ہے۔ مگر یہاں تو سات سالہ بچہ تھا، جو اپنے لیے زندگی کی بجائے، درد کی دوا مانگ رہا تھا۔۔۔

فائرنگ کی آوازوں نے سب کو ہائی الرٹ کیا تھا۔ کیلر نے اپنے ساتھ آئے دس افسرز کو، یہاں اس جہنم موجود سب کو بچوں کو باہر صحیح سلامت نکالنے کو کہا تھا۔ مگر اس سات سالہ بچے نے کیلر ہاتھ دوبارہ سے تھاما تھا۔۔۔

آپی!! یہ انکل مما کے پاس لے جائیں گے۔۔۔؟"اس معصوم سے " بچے کے سوال پر کیلر کا ضبط ٹوٹا تھا۔اور ایک آنسو دغا بازی کرتا ہوا، آنکھ سے چھلکا تھا۔۔۔

ہاں یہ انکل آپ کو مما کے پاس لے جائیں گے۔" کیلر نے اس بچے "
کا ہاتھ ایک افسر کے ہاتھ میں دیا تھا۔اور بار کی طرف بھیجا تھا۔اور جلد از
جلد ڈاکٹرز کی ٹیمز کو یہاں پہنچنے کو کہا تھا۔!!!

ابھی وہ افسر باہر نکلا تھا۔کہ باہر فائرنگ ہوئی تھی۔ کیلر ڈیول اور ایول
تینوں باہر کی طرف بھاگے تھے۔ مگر اپنے ایک افسر کو زمین بوس دیکھ
تینوں نے اپنی گنز نکالتے فائرنگ شروع کی تھی۔اسی بیچ ڈیول کو دو
گولیاں لگیں تھیں۔!!!

فرمان راؤ۔۔۔اور بہرام شیخ جو بلڈنگ اُوپر کے فلور پر تھے۔ان کو جیسے
ہی آرمی کے حملے کا معلوم ہو تھا۔تو جلدی ہر بڑاتے ہوئے اپنی خاص
ٹیم کو الرٹ کیا تھا۔اور اپنے چاپر کو اُڑان کے لیے تیار کروایا تھا۔۔۔

دوسری جانب امل اور ہیکر نے اچھے خاصے لوگوں کو مار گرایا تھا۔ مگر اسی دوران بلڈی ہنٹر کو تین گولیاں تھیں۔امل کی بازو پر گہرے زخم آئے تھے۔ مگر مقابل تعداد زیادہ تھی۔!!!

میجر مہران شاہ اسپیگنگ۔۔!!کرنل ساحل اینڈ احمر ہمیں کور " کریں۔۔۔!!!"امل نے سب کو چاروں طرف سے گھیرا دیکھ، مدد کے لیے ساحل اور احمر۔۔۔کو بلیوٹوتھ میں بتایا تھا۔سب ایجنٹس ایک دوسرے سے کنیکٹ تھے۔توکیلر،ڈیول اور ایول نے اپنا رخ امل ۔۔۔۔۔کی ٹیم کی طرف کیا تھا۔کیوں کہ وہ تینوں اپنی طرف کے سارے آدمی کو جہنم وصول کروا چکے تھے۔

دوسری طرف جیسے ہی آئے تھے۔وہاں اپنی ٹیم کو خون میں لت پت دیکھ ان تینوں کے جسموں میں خون اُبلنے لگا تھا۔وہ تینوں ان سب کی حالتیں دیکھ کر پاگل ہوئے تھے۔امل۔۔۔۔کی سر سے خون کا فوارہ پھوٹ رہا تھا۔اور سپائے ہیکر کے دونوں ہاتھ توڑ دیے گے تھے۔فائر کے پیٹ پر دو بڑے چاکو گھوپے گے تھے۔بلڈی ہنٹر کی،ایک ٹانگ پر تین گولیاں پیوست تھیں،ساتھ ہی،پیٹ پر دائیں جانب بڑا سا چاقو گھونپا گیا تھا۔ڈیول،ایول اور کیلر کی آنکھیں خون ٹپکا رہیں تھیں،مگر لڑتے لڑتے ان تینوں کی گنز میں گولیاں ختم ہو چکیں تھی۔۔

انہوں نے اپنے پاؤں میں چھپے ہوئے چاکو نکالے تھے۔اور سب کا مقابلہ اچھے کر رہے تھے۔مگر ایول مونسٹر کا نشانہ لیتے ہوئے چار فائر کیے تھے۔جس سے وہ لڑکھڑاتے ہوئے ڈھے سا گیا تھا۔تو ڈیول کنگ

نے ان چار شوٹرز کے گلے کاٹے تھے۔ کہ پیچھے سے کسی نے ساحل ۔۔۔۔۔کے سر پر لوہے کے پائپ سے گہرا وار کیا تھا۔ جس سے وہ بھی زمین پر گرا تھا۔ ساحل کو مارنے والا کوئی اور نہیں بلکہ بہرام شیخ تھا۔

مگر پلک جھپکنے سے پہلے ہی بہرام شیخ کے سینے میں اپنا چاقو گھونپا تھا۔ بہرام شیخ کے گرنے پر پیچھے سے گولی چلی تھی۔ جو لگنی ڈیول کنگ کو تھی، مگر کیلر نے اپنے کندھے پر کھائی تھی۔ چار آدمی باقی بچے تھے۔ ان سب نے کیلر کے ساتھیوں پر بندوقیں تانی تھیں۔

ہر سو خاموشی چھا چکی تھی۔ کیلر کی کنپٹی پر گن رکھی گئی تھی۔ اور اُس کے نڈھال ساتھیوں کو اُوپر کی جانب گھسیٹ کر لایا گیا تھا۔ سب کی ہاتھ

پیچھے کی طرف موڑ کر باندھے گئے تھے۔جہاں فرمان راؤ۔۔۔چہرے پر گہری مسکراہٹ لیے کھڑا تھا۔

"بچوں!!کیوں بنتے ہو وطن کے مارخور کتے۔۔۔!!رکھا ہی کیا ہے، اس ملک نے دیا ہی کیا ہے،پہلے وہ میر سالا۔۔"فرمان راؤ۔۔۔ابھی اپنے الفاظ مکمل کرتا کہ،اس سے پہلے ہی کیلر اُس پر قہر برساتی آنکھوں میں وحشت لیے دھاڑی تھی۔

"خبردار!!جو ایک وفادار مارخور کا نام اپنے غدار اور ناپاک منہ سے نکالا،زبان گدی سے کھینچ لوں گی"امل۔۔۔غم وغصے سے غرائی تھی۔

ارے ارے میری بچی کو غصے آگیا، جیسے تمہارے باپ کو آتا تھا، تم " بھی ویسی ہی ہو جذباتی۔۔!! جیسا باپ ویسی بیٹی۔۔۔"فرمان راؤ ۔۔۔۔۔نے دوبارہ سے قہقہہ لگایا تھا۔امل۔۔۔نے نامحسوس سے انداز ، میں اپنے بندھے ہاتھ بالوں میں چلائے تھے۔جیسے اپنا سر دبا رہی ہو۔ اپنی بالوں سے چھوٹی چھوٹی سی سویاں نکال کر نیچے زمیں پر پھنکی تھی۔

امل۔۔،سپائے ہیکر، کولڈ فائر اور بلڈی ہنٹر کی حالت خراب سے خراب ہو رہی تھی۔سات افسرز شہید ہو چکے تھے۔جب کہ آرمی اور ڈاکٹرز کو بلا لیا گیا تھا۔کہ موقع پاتے ڈیول اور ایول نے اپنے پاس کھڑے ہوئے، نقاب پوشوں کی ٹانگوں میں وہ سویاں گاڑھیں تھیں۔

چند منٹوں میں وہ چاروں زمین بوس ہوئے تھے۔اوران کے منہ سے سفید رنگ کی جھاگ نکلنے لگی تھی۔۔۔

فرمان راؤ۔۔۔نے غصے سے آنکھیں کھولیں تھیں،اوراحمراور ساحل شاہ کی ٹانگوں میں فائر کرتے،مہران شاہ کی طرف پلٹا تھا،اور ساتھ ہی !!!مہران کی دونوں ٹانگوں میں فائر کیا تھا۔

مہران شاہ۔۔۔کے قدم لڑکھڑائے تھے۔وہ نیچے کی طرف گررتا، اُس سے پہلے قریب پڑالوہے کا بڑاسا تیز نوکیلا بھالا نمااوزار،فرمان راؤ ۔۔۔کے سینے کے مقام پر گھونپا تھا۔فرمان راؤ۔۔۔کے ہاتھ سے گن چھوٹ کرنیچے گری تھی۔فرمان راؤ۔۔۔نے لڑکھڑائے ہوئے قدم

مہران شاہ۔۔۔کی طرف بڑھائے تھے۔دور کہیں سے ایمبولینسز کی آواز سنائی دے رہی تھے۔شاید باقی کی ٹیمز اچکیں تھی۔۔۔۔

ٹھاہ !!

کہ اچانک ہوا کو چیرتی ہوئی گولی مہران شاہ کے سینے میں پیوست ہوئی تھی۔اور دیکھتے ہی دیکھتے فرمان راؤ۔۔۔نے اپنی پینٹ کی جیب سے چاقو نکالتے ہوئے، مہران شاہ کے پیٹ پر ایک در ایک تین بار وار کیے تھے۔

تلواروں پے سر وار دیے

انگاروں میں جسم جلایا ہے۔

تب جا کہ کہیں ہم نے سر پے

یہ قیصری رنگ سجایا ہے۔

آہہ "مہران شاہ کے منہ سے ہلکی سی سسکی گونجی تھی۔ جس کو سنتے " بہرام شیخ اور فرمان راؤ۔۔۔نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔فرمان راؤ۔۔۔نے مہران شاہ کو بلڈنگ کے اوپر سے دھکا دیا تھا۔

اے میری زمین افسوس نہیں

جو تیرے سو درد سہے

محفوظ رہے تیری آن صدا

چاہے جان میری یہ رہے نہ رہے

مگر اچانک سے مہران شاہ۔۔۔کے ہونٹوں پر پراسرار سی مسکراہٹ بکھری تھی۔ مہران شاہ۔۔کے ارادے بھانپتے ہوئے، ساحل شاہ

۔۔۔احمر،امل۔۔۔نے بے یقینی سے مہران شاہ۔۔۔کو دیکھا تھا۔جس کی کالی آنکھوں میں ہلکی نمی چمکی تھی۔۔فرمان راؤ۔۔۔نے جیسے ہی مہران شاہ۔۔۔اوپر سے دھکا دیا تھا۔مہران شاہ۔۔۔۔نے فرمان راؤ ۔۔۔کا ہاتھ تھامے ہوئے،ایک جھٹکے سے نیچے گرایا تھا۔

ہاں میری زمین محبوب میری
میری نس نس میں تیرا عشق بہے
پھیکا نہ پڑے کبھی رنگ تیرا
جسموں سے نکل کر خون کہے

تیری مٹی میں مل جاؤں
گل بڑکہ میں کھل جاؤں

اتنی ہے دل کی آرزو

تیری ندیوں میں بہے جاؤں

تیرے کھیتوں میں لہروں

ہے اتنی سے دل کی آرزو

" !!!! شاہ "

دھڑام کی آواز سے فرمان راؤ۔۔۔اور مہران شاہ۔۔۔بلڈنگ سے نیچے گرے تھے۔مہران شاہ۔۔۔نے آخری بار اپنا پیار بھرا نام سنا تھا۔ آنکھوں میں چھن سے گھر انتظار کرتی ازمارے۔۔کا چہرہ ابھرہ تھا۔۔۔ جان لٹانے والی ماں یاد آئی۔۔۔لاڈو پلی بہن جو اس کی دنیا تھی اس بابا

سائیں جو اس کا غرور تھا۔۔۔اور اپنی جان چھڑکنے والے بھائی کا عکس نظر آیا تھا۔ہونٹوں سے ہولے ہلے تھے۔

آخر میں پھر دو منتظر آنکھیں اس دیوانی۔۔۔کا چہرہ لہرایا تھا۔جس نے ہمیشہ اُس کو چاہ تھا۔۔کسی سے مل نہ سکو تو خُدا کا شُکر کرو، کیونکہ کسی سے مل کر بچھڑنا بڑی اذیت ہے۔

" لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ "

" پ۔۔پاکستان۔۔ز۔۔زندہ۔۔باد "

اک ہلکی سی ہچکی منہ سے آزاد ہوئی تھی، کہ آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہوئیں تھیں۔آج مہران شاہ۔۔۔نے اپنے وطن سے کیا ہوا، وعدہ پورا کیا تھا۔آسمان میں گہرے کالے بادل گرجے تھے، کہ ہلکی بارش نے برسنا شروع کیا تھا۔بارش کا قطرہ مہران شاہ کی کالی آنکھوں میں گرا تھا۔ مگر آنکھیں ساکت تھیں۔۔

سب حلق بل چیخے تھے۔آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہوئیں تھیں۔

ساحل شاہ کو تو ایسا لگا جیسے آج وہ بھری دنیا میں اکیلا رہ گیا۔۔۔ایک آنسو چپکے سے داغا دے گیا تھا۔۔۔۔

سرسوں سے بھرے کھلایاں میرے

جہاں جھوم کر بھنگاڑا پانہ سکا

آبادرہے وہ گاؤں میرا جہاں لوٹ کر واپس جانہ سکا

ہو وطنَ وے میرے وطنَ وے تیرا میرا پیار نرالا تھا

قربان ہوا تیری عظمت پے میں کتنا نصیبوں ولا تھا

تیری مٹی میں مل جاؤں

گل بڑکہ میں کھل جاؤں

اتنی سی ہے دل کی آرزو

تیری ندیوں میں بہے جاؤں

تیرے کھیتوں میں لہروں

بس اتنی سی ہے دل کی آرزو

دوسری طرف ازمارے۔۔۔کوایسے لگا تھا جیسے کسی نے اس کی جان حلق سے نکال لی ہے۔۔۔وہ کسی گہرے سپنے سے جگ کر اچانک سے لمبے لمبے سانس لینے لگی تھی۔۔۔۔اس کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔!!!!!! ایسے لگ رہا ہے جیسے کوئی اپنا زندگی کی بازی ہار گیا ہو

!قیصری۔۔۔

اوہیر میری تو ہنستی رہے

تیری آنکھ گھڑی بھر نم نہ ہو

میں مرتا تھا جس مکھڑے پے

کبھی اس کا اجلا کم نہ ہو

ہر طرف موت سا سناٹا چھایا تھا، کہ دس سے بارہ گاڑیاں آکر رکی تھیں۔ جن میں کچھ آرمی کی تھیں، کچھ میڈیا اور ایمبولینسز تھیں۔ جنہوں ان سب کو کور کیا تھا۔ آرمی کی وین سے آبان شاہ۔۔۔اترے تھے

اومائی میری کیا فکر تجھے
کیوں آنکھ سے دریا بہتا ہے
تو کہتی تھی تیرا چاند ہوں میں
اور چاند ہمیشہ رہتا ہے

ٹی وی پر چلتی نیوز سب پر کسی پہاڑ کی مانند گری تھی۔ باطشہ بیگم بار بار پلک جھپکائے دیکھ رہیں تھیں۔ جہاں کرنل مہران شاہ کی شہید ہونے کی خبر، ہر نیوز چینل چیخ چیخ کا بتا رہا تھا۔

بان!! بان!! یہ دیکھیں یہ ٹی وی والے جھوٹ بول رہے ہیں "

نہ۔۔۔؟ یہ میرا شاہ۔۔۔ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔؟ نہیں بلکل نہیں۔۔۔ میرا مہران۔۔۔ آئے گا" باطشہ بیگم نے آبان شاہ کو چیخ چیخ کر پکارا تھا۔ مگر وہ تو خود ہی ہیڈ کوارٹر سے آتی کال، سن کر ساکت ہو چکے تھے۔

تیری مٹی میں مل جاؤں

تیری کھیتوں میں لہراوں

اتنی سی ہے دل کی آرزو

تیری ندیوں میں بہے جاؤں

تیری فصلوں میں لہروں

بس اتنی سی ہے دل کی آرزو

جاری ہے۔۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

♥ السلام علیکم ال ریڈرز

آج کے اپیسوڈ پڑھ کر کس کس کو رونا آیا ہے مجھے تو لکھتے وقت اتنا رونا رہا تھا کہ صحیح سے لکھا بھی نہیں جا رہا تھا کیا لگتا ہے مہران شاہ بچ جائے گا

یا سچ مچ میں اس کی ڈیتھ ہو چکی

ہے😐😐😐😐#ناول_طلبِ_عشق

رائٹر_عائشہ_علی#

قسط_52#

💔💔💔💔💔💔💔💔

ڈھلتی شام خیال اور میں

تیری یاد ملال اور میں

کون کہاں کیسے اور کیوں

الجھے چند سوال اور میں

خوشبو ملتے لمحوں کی

خوشبو کا اس جال اور میں

عہد وفا کے خواب اور تو

وقت کی ظالم چال اور میں

کون بھلا سلجھائے گا الجھ گئے ہیں

بال اور میں

اج بھی تجھ کو ڈھونڈ رہے ہیں

دھڑکن کی ہر تال اور میں

ہاسپٹل کا ہے یہاں پر شاہ خاندان والے آئی سی یو (C.M) یہ منظر کے دروازے کے سامنے کھڑے اپنے لاڈلے کی زندگی کی دعائیں مانگ رہے تھے جو زندگی موت کے بیچ میں جھول رہا تھا!!!

ازمارے۔۔۔کو جیسے ہی پتہ چلا مہران شاہ۔۔۔کے بارے میں وہ دیوانی نہیں جانتی تھی اس کے پاؤں میں چپل ہے کہ نہیں ہے۔۔۔۔وہ دنیا کی

پہلی بیوی تھی جو گھر سے ہسپتال تک ننگے پاؤں اپنے شاہ۔۔۔کے لیے بھاگتے ہوئے گئی تھی !!!

چادر سر پر ہے نہیں ہے پاؤں میں کتنے کانٹے چبے ہیں کتنے پتھر لگے ہیں رستے میں کتنی بار پھر اس کو ٹھوکریں لگی کچھ ہوش نہیں تھا۔۔۔اس سے صرف اپنے شاہ کے پاس جانا تھا۔۔۔۔سی ایم ہاسپٹل میں جگہ جگہ پر فوجی تعلینات کیے گئے تھے۔۔۔

لیکن مہران شاہ ساحل شاہ کو کون نہیں جانتا تھا اور مہران شاہ۔۔۔نے تو اپنے وطن کی خاطر اپنی جان کی بازی تک لگا گیا تھا

۔۔۔۔ازمارے۔۔۔۔روتی بلکتی جب ہسپتال میں پہنچی تو ساحل شاہ کو سامنے دیکھ کر اس کا اس کا رہا سہا ہوصلہ بھی جواب دے گیا تھا !!!!

وہ روتے بلکتے۔۔اپنے شاہ کا پتہ پوچھ رہی تھی وہ اس وقت کوئی دیوانی ہی لگ رہی تھی۔۔۔۔ساحل شاہ نے ازمارے کو کافی سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ جوگن جب تک خود اپنی انکھوں سے اپنے شاہ۔۔۔۔کو دیکھ !!!!! نہیں لے گی اس کو چین نہیں ملے گا

لیکن اس کو ملنے نہیں دیا جارہا تھا مہران شاہ کے زندہ ہونے کی خبر سب سے چھپا کر رکھی گئی تھی اسی لیے جیسے ہی حویلی والوں پر اس کی شہادت کی خبر ملی تھی سب پر یہ کہ خبر کسی قیامت سے کم نہیں تھی۔۔۔۔۔

شوٹ کر گیا تھا۔۔۔آبان شاہ سب کو بڑی B.P باطشہ کا تو وہیں پر ہی مشکل سے سنبھال رہے تھے۔۔؟لیکن ازمارے کو نہ جانے کیسے اب جا

کر مہران شاہ کا ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہونے کا پتہ چل گیا تھا۔۔۔وہ بنا کسی سے بولے ہاسپٹل بھاگ آئی تھی!!!

اس وقت بھی وہ ائی سی یو کے دروازے کے سامنے ٹوٹی پھوٹی بیٹھی اپنے شاہ کی سلامتی کی دعائیں مانگ رہی تھی۔؟۔۔آتے جاتے لوگ اس چھوٹی سی لڑکی کو حسرت اور ترس بھری۔۔۔ نگاہوں سے دیکھ رہے تھے!!!!

اتنے میں دانش بھی ہاسپٹل کے اندر اتا ہے ائی سی یو کے دروازے کے سامنے اپنی بہن کو یوں خالی ہاتھ دیکھ کر اس کے دل کچل سا گیا تھا۔۔۔ ساری زندگی جس بہن کو کبھی کسی خوشی کے لیے ترسایا نہیں تھا آج وہ بے یار و مددگار پڑی ہوئی تھی!!!!

دانش کو دیکھتے ہی ازمارے۔۔۔اس کی طرف لپکی تھی۔۔۔۔بھیا پلیز میری شاہ کو بچالے میں نے آپ سے زندگی میں بہت کچھ مانگا ہے ۔۔۔۔اپ نے مجھے زندگی میں کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹایا پلیز بھیا میرا شاہ ۔۔۔مجھے لوٹادے اور وہ رو رہی تھی بلک رہی تھی اور دانش کو ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔۔۔۔۔۔۔

بے شک ازمارے۔۔۔اس کو بہت زیادہ پیاری تھی لیکن میرو کو بھی جس حالت میں گھر میں چھوڑ کر ایا تھا وہ بھی ازمارہے تھے مختلف نہ تھی دونوں دیوانیاں اپنے ایک اپنی بھائی کی محبت میں اور ایک اپنے شوہر کی محبت میں پاگل ہوئی پڑی تھی!!!!

چپ۔۔۔۔۔چپ میرا بچہ ایسے روگے تو شاہ کو ہوش آئے گا تو وہ ایسے روتا ہوا آپ کو دیکھے گا تو اسے اچھا لگے گا کیا۔۔۔۔اور اللہ سے مانگو نہ لوگوں سے مانگنے سے انسان نہیں ملے گا اللہ سے مانگو اللہ تمہیں خالی ہاتھ نہیں لٹائے گا شاباش چلو اٹھو یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے اپنی حالت دیکھو!!!!

چلو آؤ میں تمہاری ڈریسنگ کروادوں۔۔دیکھو پاؤں میں سے کتنا زیادہ خون بہہ رہا ہے۔۔۔ نہیں مجھے مجھے نہیں کروانی پٹی میں ایسے ہی ٹھیک ہوں۔۔۔اپنے شوہر کے لیے دعا مانگنی ہے اللہ سے ہاں میں اللہ سے مانگوں گی اللہ مجھے ضرور میرا سہاگ واپس کرے گا۔۔۔۔وہ مجھے خالی ہاتھ نہیں لوٹائے گا!!!!

ازمارے۔۔۔ویسے ہی لڑکھڑاتے۔۔ہوئی اٹھتی ہے دوپٹا سر پہ صحیح سے لیتی اور نماز روم کی طرف چلی جاتی ہے۔۔۔وضو کرنے کے بعد وہ نفل ادا کرتی ہے۔۔۔۔لیکن دعا کے لیے جیسے ہی ہاتھ اٹھاتی ہے اس کے۔۔۔۔زبان اس کا ساتھ چھوڑ جاتی ہے وہ خاموش آنسو بہانے لگی آسمان کی طرف دیکھ۔۔۔۔

وہ اپنے اللہ کو۔۔خاموش لبوں سے پکار رہی تھی اور رو رہی تھی اور اللہ تو پھر اپنے بندوں سے 70 ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے۔۔۔۔۔وہ تو بندے کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔۔۔۔بھلا ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔کہ اس کا بندہ اسے پکار رہا ہو۔۔۔۔اور وہ اس کی سنیں نا ؟۔۔۔۔

ازمارے کی بھی اس نے سن لی تھی اس کی خاموش التجائیں بھی اللہ تعالی نے سن لی تھی۔۔۔؟اللہ تعالی نے اس کا سہاگ اجڑنے سے بچالیا تھا۔۔۔جب تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آکر خوشخبری سناتے ہیں۔۔۔۔

مہران شاہ کے واپس زندگی کی طرف لوٹنے کی۔۔؟۔شاہ۔۔۔۔خاندان کو ایسے لگا جیسے زندگی کی نوید سب کو مل گئی ہو!!!!

میر وجو ابھی ابھی ہاسپٹل ائی تھی وہ ازمارے کا پوچھتی ہوئی۔۔۔۔نماز روم کی طرف آتی ہے تو دیکھتی ہے ازمارے۔۔۔سجدے میں لیٹی ہوئی سسکیوں۔۔۔۔کے ساتھ رو رہی تھی۔۔۔۔

جب میرو۔۔۔۔اس کندھا جھنجوڑ کر بولتی اٹھ

جاؤ۔۔۔۔ازی۔۔۔۔آپ۔۔۔۔کی دعائیں قبول ہو گئی ہیں۔۔۔۔۔

لالا۔۔۔۔لالا کو ہوش اگیا ہے۔۔۔۔بس اتنا سننا تھا کہ ازمارے

۔۔۔۔وہاں سے اٹھ کر بھاگ کر سب سے پہلے مہران شاہ سے ملنے کے لیے بے تاب تھی۔۔۔۔وہ بھاگتی ہوئی جاتی ہے۔۔۔۔دروازہ کھول کر سامنے دیکھتی ہے!!!!

مہران شاہ کو۔۔۔پٹیوں میں جکڑا دے کر اس کا دل دوبارہ سے کرچی ہو گیا تھا۔۔۔۔پھر جو بچا کچھا حوصلہ بھی اس کا ختم ہو گیا تھا۔۔۔۔۔پھر پورے ہوسپٹل نے اس دیوانی کی چیخیں سنی تھی۔۔۔۔۔ہر کوئی حیران تھا کوئی کسی کو اس قدر بھی بھلا چاہ سکتا ہے!!

مہران شاہ۔۔۔پریشان تھا اپنی اس دیوانی کو دیکھ کر جس نے ایک ہی دن میں رو رو کر اپنے حالت کیا سے کیا بنا رہی تھی۔۔۔۔

ازی۔۔۔۔۔میری جان ہے میں بالکل ٹھیک ہوں ایسے کیوں رو رہی ہو چپ کر جاؤ دیکھو تمہیں پتہ ہے نا مجھے تمہارا رونا بالکل بھی پسند نہیں ہے تم کیا چاہتی ہو میں پھر سے لیٹ جاؤں۔۔۔۔وہ جھٹ سے اپنے آنکھیں صاف کرتی ہوئی مسکراتے ہوئے۔۔۔ کہتی ہے۔۔ خبر دار دوبارہ اپنی آنکھیں بند کی تو میں خود آپ کے جان لے لوں گی۔۔۔۔ !!!!اور ساتھ اپنی بھی جان دے دوں گی

آپ سوچ نہیں سکتے ہیں اپ کے بغیر۔۔۔زندہ۔۔رہنا میرے لیے سوچنا بھی محال ہے پلیز شاہ۔۔۔جلدی سے ٹھیک ہو جائیں آپ نہیں

جانتے میری کیا حالت ہو گئی تھی۔؟جب میں نے آپ کی وہ۔۔۔۔وہ شہادت والی خبر۔۔ سنی تھی۔۔۔۔اس کے زبان شہادت لفظ پہ لڑکھڑا گئی تھی۔۔؟۔

اور مہران شاہ اچھے سے سمجھ گیا تھا کہ اس چھوٹے سے چاند نے کس قدر کی وہ اذیت میں یہ چند گھنٹے گزارے ہیں وہ اس کے بالوں پر اپنے لب رکھتا ہے اور بولتا ہے بس کچھ نہیں ہوا میری جان میں بالکل ٹھیک ہوں بھلا میں تمہیں چھوڑ کر کہاں جا سکتا ہوں ابھی تو ہمارے چھوٹے چھوٹے چنوں منوں بھی انے ہیں چنو منو کے نام پر از مارے۔۔۔ سر اٹھا کر مہران شاہ کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔

بس ہو گئے شروع آپ۔۔۔۔موقع دیکھتے ہیں نا جگہ دیکھتے ہیں شروع ہو جاتے ہیں اور مہران شاہ کا قہقہہ کمرے میں گونجا تھا۔۔۔۔باقی سب لوگ باہر ان کو آپس میں خوش دیکھ کر دل ہی دل میں ان کے لیے دعا گو تھے۔۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

(سات مہینوں بعد)

ساحل شاہ۔۔۔۔بے چینی سے باہر بیٹھا اسمارہ۔۔۔کے روم سے نکلنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔جب ڈاکٹر نے نرس کو کہتے اسے اندر آنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔

تشریف رکھے۔۔ڈاکٹر ساحل شاہ۔۔۔کر دیکھتے کرسی کی طرف اشارہ کر گئی ساحل شاہ۔۔۔۔ بھی سلام کرتے اسمارہ۔۔۔۔کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا تھا۔۔مبارک ہوں شاہ جی۔۔۔۔آپ کی وائف امید سے ہیں۔۔اس لیے انہیں چکر آرہے ابکائیاں آرہی۔۔ڈاکٹر ساحل شاہ کو خوشخبری دیتے بولی۔۔

جس پر ساحل شاہ۔۔۔۔نے خوشی سے ملے جلے تاثرات کے ساتھ اسمارہ۔۔۔۔کو دیکھا تھا۔۔اسمارہ۔۔۔۔کے شرماتے جھجھکتے روپ کو دیکھتے ساحل شاہ۔۔دلکشی۔۔۔۔۔سے۔۔۔۔ مسکرایا۔۔شکریہ ڈاکٹر۔۔!!ساحل شاہ۔۔۔۔ڈاکٹر کا شکریہ ادا کرتے اسمارہ۔۔۔۔کا ہاتھ تھامیں گاڑی کی طرف بڑھا تھا۔۔

شرما کیوں رہی ہوں میری جان جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا ہے۔۔ساحل شاہ ۔۔۔اسکے سرخ ٹماٹر گالوں کو دیکھتے ہوئے۔۔

شکریہ مجھے اتنی اچھی خوشخبری دینے کے لیے مجھے یقین ہو چکا ہے ہمارا دن رات کا رومانس۔۔۔کسی نہ کسی کام تو آیا ہے۔۔

ساحل شاہ۔۔۔بے باکی سے اسمارہ۔۔۔کو آنکھ مارتے بولا۔۔جس پر اسمارہ۔۔۔سٹپٹاتے ہوئے گاڑی میں بیٹھی تھی۔۔

ساحل شاہ۔۔۔بھی مسکراتے گاڑی میں بیٹھا گھر کی طرف روانہ ہوا۔!!!

دونوں کے چہرے پر خوشی کے تاثرات ہوتے ہوئے بھی غم کے تاثرات موجود ہوتے ہیں۔۔

وہ لوگ جیسے ہی حویلی میں داخل ہوئے۔۔۔۔باطشہ۔۔۔ان کا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔اسمارہ۔۔۔۔تو شرماتی للجاتی۔۔۔سی اپنے روم میں بھاگ گئی تھی۔۔۔جبکہ ساحل شاہ دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ ماں کے پاس جا کر بیٹھتا ہے!!!!!

باطشہ۔۔۔۔ایسے پانی کا۔۔گلاس دیتے اور پوچھتی ہے۔۔۔۔۔کیا بولا ڈاکٹر نے۔۔۔۔۔موم۔۔۔۔اپ بڑی۔۔۔۔موم بننے والی

ہے۔۔۔۔اور میں بابا سائیں۔۔۔۔وہ۔۔۔شرماتے ہوئے اپنی ماں کو بتاتا ہے!!!

اور اس کی ماں اس کے سر پر پیار سے چیت لگاتی ہے۔۔۔۔اور کہتی ہے ماشاءاللہ میرا بیٹا اتنا بڑا ہو گیا ہے کے اب۔۔۔۔وہ خود بابا بن گئے۔۔۔۔

لگتا اسمارہ شرما گئی ہے۔۔۔۔میں خود اسے اوپر جا کر مبارکباد دیکھ کر آتی ہوں۔۔۔۔اور میرو۔۔۔کو بھی فون کر کے بتا دینا۔۔۔نہی تو پھر وہ۔۔۔۔بھی ناراض ہوتی پھرے گی!!!!

جی۔۔۔جی موم۔۔۔۔۔میرو۔۔۔۔۔کو تو راستے میں بتا دیا تھا چلیں ٹھیک ہے میں اسمارہ۔۔۔۔سے مل کر آتی ہوں۔۔۔ایسے کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے۔۔۔۔باطشہ۔۔۔ مسکراتے ہوئے اسمارہ کے کمرے کی جانب بڑھ جاتی ہے۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

دانش۔۔۔۔کمرے میں داخل ہوا تھا تو میرو۔۔۔۔کو اپنے انتظار کرتے پایا۔۔!!دانش آپ آگئے۔۔

نہی میں ابھی راستے میں ہوں آرہا ہوں۔۔میرو۔۔۔کی بے تکی بات پر دانش اپنی ہنسی دباتے بولا۔۔

میرا وہ مطلب نہی تھا۔۔میرو۔۔۔خفگی سے بولی۔۔

تم ابھی تک سوئی نہی کیا ارادے ہیں بیگم۔۔دانش شرارت سے بھرپور لہجے میں بولا۔۔

مجھے نیند نہی آرہی دانش۔۔!!میرو۔۔۔اداسی سے بولی۔۔

مجھے بھی نیند نہی آرہی پھر کیا سوچا ہے ہو جائے ایک را۔۔۔اس سے آگے دانش کچھ کہتا میرو۔۔۔۔اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ گئی مزید اگر دانش۔۔۔کی بے حیا گفتگو سنتی ضرور شرم سے ڈوب مرتی۔۔ہاہاہا اچھا

تنگ نہی کرتا بس۔۔کانوں سے ہاتھ ہٹالوں۔۔دانش۔۔۔۔قہقہ لگاتے بولا۔۔

آپ سے اچھے کی امید نہی کی جاسکتی دانش۔۔۔آپ بہت ہی بے شرم انسان ہے میں فریش ہونے جارہی ہوں آپ سکون سے لیٹ جائے۔۔میرو۔۔۔ناک سکھیڑتی واشروم بھاگی تھی۔۔

تھوڑی دیر بعد میرو۔۔۔فریش فریش نکھرے نکھرے سراپے کے ساتھ واشروم سے باہر نکلی۔۔۔

سرخ کلر کے سوٹ میں دھمکتے روپ کے ساتھ میرو۔۔۔آئینے میں بیڈ پر بیٹھے دانش۔۔۔کو دیکھتے اپنے بالوں میں برش کررہی

تھی۔۔دانش۔۔۔۔کی بے باک نظریں خود پر محسوس کرتے شرم اور اسکے شدتوں سے میرو۔۔۔۔کے پاؤں ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔اور لبوں پر شرمگین مسکراہٹ رقصہ ہوئی۔۔

اپنی ابتر بکھری سانسوں کے ساتھ میرو۔۔۔اپنے بال تولیے سے سکھانے لگی۔۔دانش۔۔۔اسکے بدن پر کپکپاہٹ دیکھتے مسکرایا تھا۔۔دانش کے دماغ میں ایک شرارت سوجی تھی۔۔

بیڈ سے اٹھتے وہ کچھ ہی لمحوں میں میرو۔۔۔کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔میرو۔۔۔شرم سے اپنی آنکھیں موند گئی۔۔

لیکن کرنٹ کو اسے تب لگا جب اپنی گردن پر دانش۔۔۔کی انگلیوں کی سرسراہٹ محسوس ہوئی۔۔میرو۔۔۔کی سانسیں سینے میں اٹک چکی تھی۔۔۔دانش۔۔۔نے جھک کر اسکی گردن پر اپنے لب رکھے کہ وہ اچھل کر رہ گئی۔۔

میری جان کیا ہو گیا ایسے کیوں شرما رہی ہوں۔۔اپنے دونوں ہاتھوں کو میرو۔۔۔کے پیٹ کے گرد حائل کرتے اپنی تھوڑی اس کے کندھے پر ٹکا دی۔۔میرو۔۔۔کا دل دھک دھک کرتا جیسے پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بے تاب تھا!!!

ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ دانش۔۔۔کی قربت میں نہ چاہتے ہوئے بھی سمٹنے پر مجبور ہو جاتی تھی۔۔۔۔دانش۔۔۔۔اپنے مضبوط ہاتھ نرمی

سے میرو۔۔۔کے پیٹ پر پھرے اسکے کان پر لب رکھے سرگوشی کی کہ میرو۔۔۔ سمٹ کر پلٹی اسکے سینے میں منہ چھپا گئی۔۔

اسکی حالت دیکھتے دانش۔۔۔نے اسے بانہوں میں اٹھایا اور کندھے پر ڈالتے بیڈ پر لایا اور آرام سے بیڈ پر لٹا کر خود اسکے اوپر آیا جسے دیکھتے میرو۔۔۔کی آنکھیں پھیلی تھی۔۔ گھنٹوں سامنے بٹھا کر دیکھا ہے تمھیں۔۔

یہ لپٹناں، چومنا، بہکنا، یہ تو عام باتیں ہیں۔۔

دانش۔۔۔گھمبیر لہجے میں کہتے اسکے لبوں پر جھکا تھا۔۔

میرو۔۔۔۔ بھی سکون سے دانش۔۔۔کی گردن کے گردن بازو حائل کرتی اس کا ساتھ دینے لگی۔۔ تھوڑی دیر بعد دانش۔۔۔ پیچھے ہوا تو میرو۔۔۔گہرے گہرے سانس لیتے خود کو نارمل کرنے لگی۔

۔میری شہزادی بہت خوبصورت ہوں تم ایسا کیا ہے تم میں تمھیں دیکھتے دانش لاشاری۔۔۔کو۔۔روز تم سے نئے سرے سے عشق کرنے لگ جاتا ہے۔۔۔۔

میری خوشی کی انتہا کا اندازہ نہی لگا سکتی میرا دل کر رہا تمھیں پوری دنیا سے دور لے جاؤ تمھیں ہر تکلیفوں سے دور جہاں میں تم ہوں۔۔دانش۔۔۔اسکے سر پر ہاتھ پھیر رہا تھا اور میرو۔۔۔۔اپنی دھڑکنیں بحال کر رہی تھی۔۔

دانش۔۔۔اسکے تاثرات دیکھتے مسکرا کر اسکے لبوں پر جسارت کرتا اسکی گردن میں منہ چھپانے لگا۔۔دا۔۔نش۔۔۔۔۔مجھے نیند آئی ہے۔۔

لیکن مجھے نیند نہی آئی ہے میرا تو بہت کچھ کرنے کو دل کر رہا ہے میری جان۔۔دانش۔۔ گردن سے اپنا چہرہ نکالتے میرو کی شرٹ کو ڈھر کنوں تک اوپر کرتے اسکی پیٹ پر اپنے لبوں کا لمس بکھیرنے لگا۔۔میرو۔۔۔۔نے کرنٹ کھا کر گہرا سانس بھرا تو سینہ ابھر کر اونچا ہوا۔۔

دانش۔۔۔اسکے اونچی ہوتی ڈھر کنوں کو دیکھتے شرٹ کے اوپر ہی اپنے لبوں کی جسارت کرنا شروع کر چکا تھا۔۔دا۔نش طبعیت ٹھیک نہی ہے

آج نہی۔۔میرو۔۔۔کی کانوں سے دھواں نکلنے لگا تھا پلکیں شرم وحیا سے لرزی تھی۔۔پریشان نہ ہوں زیادہ کچھ نہی کرونگا بس محسوس کرنا چاہتا ہوں تمھیں۔۔

مجھے تب تک تمھیں چومنے دوں جب تک میں تمھارے وجود میں کھو کر اپنے تمام دکھ بھول نہ جاؤ۔۔دانش گھمبیر لہجے میں کہتے میرو۔۔۔کی ڈھر کنوں پر اپنا سر رکھ گیا۔۔

میرو۔۔۔کی اوپر کی سانس اوپر نیچے کی نیچے رہ گئی تھی اس طرح سے کس کمبخت کو نیند آتی بھلا۔۔

میرو۔۔۔کسمساتی دانش۔۔۔کا سر اپنے ڈھر کنوں پر سے ہٹانے لگی۔

میری جان پلیز چند پل سکون لینے دوں ریلیکس رہو کچھ نہی کر رہا۔۔دانش۔۔۔ڈھر کنوں پر سے چہرہ ہٹائے گردن میں چھپا گیا۔۔میرو۔۔۔گہرہ سانس لیتی دانش۔۔۔کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے اسے پر سکون کرنے لگی۔۔

جاری ہے۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

♥ السلام علیکم ال ریڈرز

Zubi Novels Zone

قسط اچھی لگی ہو تو جا کے یوٹیوب چینل کو بھی سبسکرائب لازمی کر دیجیے گا😊😊😊😊 ملتے کل نیکسٹ ایپیسوڈ میں تب تک کے لیے اللہ حافظ ❤❤#ناول_طلبِ_عشق

رائٹر_عائشہ_علی#

قسط_تھرڈ_لاسٹ#

💖💖💖💖💖💖💖💖

گلاب ہاتھ میں ہو، آنکھ میں ستارہ ہو

کوئی وجود محبّت کا استعارہ ہو

کبھی کبھار اُسے دیکھ لیں، کہیں مل لیں

یہ کب کہا تھا کہ وہ خوش بدن ہمارا ہو

قصور ہو تو ہمارے حساب میں لکھ جائے
محبتوں میں جو احسان ہو، تمھارا ہو

یہ اتنی رات گئے کون دستکیں دے گا
کہیں ہوا کا ہی اُس نے نہ رُوپ دھارا ہو

اُفق تو کیا ہے، درِ کہکشاں بھی چُھو آئیں
مسافروں کو اگر چاند کا اشارہ ہو

میں اپنے حصے کے سُکھ جس کے نام کر ڈالوں
کوئی تو ہو جو مجھے اس طرح کا پیارا ہو

اگر وجود میں آہنگ ہے تو وصل بھی ہے

میں چاہے نظم کا ٹکڑا، وہ نثر پارہ ہو

وقت کو تو شائید بنایا ہی پر لگا کر اڑنے کے لیے گیا ہے۔اچھے دن کیسے گزر جاتے ہیں پتہ ہی نہیں چلتا۔یہی معاملہ ان سب کے ساتھ بھی ہوا تھا۔خوشیوں میں ڈوبے کیسے۔۔۔ایک مہینہ گزر گیا انہیں اندازہ بھی نہیں ہوا تھا۔

آج مہران شاہ۔۔۔اتنے عرصے کے بعد دوبارہ اپنے آفس جا رہا تھا۔وہ تو بہت پہلے ہی ایسا کرنا چاہتا تھا لیکن ابان شاہ۔۔۔نے اسے خوب آرام کر کے ٹھیک ہونے کا حکم دیا تھا۔۔۔

مہران شاہ۔۔۔کے آفس میں داخل ہوتے ہی سب اسے دیکھ کر کافی خوش ہوئے تھے۔مہران شاہ۔۔۔سب سے مل کر اپنے آفس میں آیا تو کچھ دیر کے بعد ہی اسکی سیکریٹری کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

"سر مس امل خانزادہ۔۔۔۔آپ سے ملنے آئی ہیں۔۔۔۔"

مہران شاہ۔۔۔نے اس بات پر آبرو اچکا کر سیکریٹری کو دیکھا۔بھلا اس کے مہران شاہ۔۔۔کے پاس آنے کا کیا مقصد ہو سکتا تھا۔

"بھیجو انہیں۔۔۔"

سیکریٹری یس سر کہہ کر وہاں سے چلی گئی اور تھوڑی دیر کے بعد ہی امل۔۔۔کمرے میں آئی اور مہران شاہ۔۔کو سلام کیا۔مہران۔۔۔۔نے ہاں میں سر ہلا کر اسے سامنے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"وہ مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔۔"

امل۔۔۔۔نے زرا سا ہچکچا کر کہا۔۔۔

"کہو۔۔۔"

مہران شاہ۔۔۔سرد مہری سے کہتے ہوئے سامنے پڑی فائلز کو دیکھنے لگا جبکہ امل۔۔اپنے اضطراب پر قابو پاتی ہمت کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

"میری مام آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔۔۔"

مہران شاہ نے فوراً سخت نظروں سے اسے دیکھا۔

وہ روزانہ اس آس پر دن کا اغاز کرتی ہیں کے آپ ان سے صلح کر لیں" گے۔۔۔۔لیکن اب ان کا یوں رونا مجھ سے دیکھا نہیں جاتا آپ پلیز بس ایک بار۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔"

مہران شاہ۔۔۔نے اسکی بات کاٹ کر کہااور غصے سے سامنے پڑے پیپرز کو دیکھنے لگا۔۔۔

لالا۔۔۔میں جانتی ہوں جو زوہی۔۔۔نے کیاوہ بہت بڑا ظلم تھالیکن" آپ جتنامرضی اس بات کو جھٹلالیں سچ یہی ہے کہ وہ آپ کی خالہ ہیں "اور آپ کوان کے رشتے کااحساسِ کرناچاہیے۔۔۔۔

مہران شاہ۔۔۔نے اب کی باردانت کچکچاکر امل کو دیکھا۔

کیسا؟احساس؟؟؟"

وہ احساس جب میری بہن ہاسپٹل میں مر رہی تھی اور اس کو اپنے بیٹے کی پڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

مہران شاہ۔۔۔کی سختی پر امل۔۔۔۔کی پلکیں نم ہو گئیں۔بہت ہمت کر کے اس نے مہران شاہ۔۔۔کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

"پلیز صرف ایک بار ان سے مل لیں تو شائید ان کو سکون آ جائے آپ جانتے بھی نہیں وہ کتنا تڑپتی ہیں بس ایک بار مل لیں۔۔۔۔"

مہران شاہ۔۔۔خاموشی سے اسکی باتوں کو سنتا گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

"پلیز مہران۔۔۔۔لالا۔۔۔"

امل۔۔۔کے اسے لالا۔۔۔پکارنے پر نہ جانے کیوں مہران شاہ کے دل میں ایک ہلچل سی ہوئی تھی۔

"ٹھیک ہے میں سوچوں گا اس بارے میں۔۔۔"

امل اسکی بات پر مسکرادی اور اپنے آنسو پونچھنے لگی۔۔۔

"آپ بھی ساحل لالا۔۔۔کی طرح بہت اچھے ہیں اور میں جانتی ہوں آپ کی بات مان کر وہ بھی مام اور بابا سے ملنے ضرور آئیں گے۔۔۔

امل اتنا کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی پھر اچانک کچھ یاد آنے پر مڑ کر مہران شاہ ۔۔۔۔کو دیکھنے لگی۔

"میں شکر گزار ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ جیسے لالا دیے ہیں۔۔۔۔اب یہ زندگی بہت آسان لگتی ہے۔۔۔

اتنا کہہ کر امل وہاں سے چلی گئی اور مہران شاہ۔۔۔۔کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اسے روک لے اور اسے گلے سے لگا کر اسکا ہر دکھ کم کر دے لیکن پھر بھی وہ اسے روک نہیں پایا تھا۔

موبائل بجنے کی آواز پر مہران شاہ۔۔۔نے اپنا موبائل جیب سے نکالا اور میرو۔۔۔۔کا نمبر دیکھ کر پریشانی سے موبائل کان سے لگا لیا۔

"جی میرو بچہ۔۔۔۔سب ٹھیک ہے ناں؟"

مہران شاہ۔۔۔نے بے چینی سے پوچھا سب سے پہلے اسے ازمارے ۔۔۔کا خیال آیا تھا کہ وہ ٹھیک تو ہے کیونکہ صبح بھی وہ طبیعت خرابی کا بہانہ کر کے سوتی رہی تھی۔

لالا وہ۔۔۔ازی کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تھی تو اسے ہسپتال" "لے کر آئی ہوں۔۔۔۔تم بھی آجاؤ یہاں۔۔۔۔

مہران شاہ۔۔۔کا دل یہ جان کر بہت زور سے دھڑکنے لگا۔وہ فوراً اپنی کار کی چابیاں پکڑتا کھڑا ہو چکا تھا۔

"کونسے ہاسپٹل میں۔۔۔؟"

میرو۔۔۔کے بتاتے ہی مہران شاہ۔۔۔جلدی سے گاڑی کے پاس گیا اور گاڑی میں بیٹھ کر تیز رفتاری سے گاڑی چلانے لگا وہ بس اتنا جانتا تھا کہ اسے جلد از جلد اپنی جان۔۔۔کے پاس پہنچنا ہے کہیں اسے کچھ ہو ۔۔۔۔

اس سے آگے مہران شاہ۔۔۔کچھ سوچ ہی نہیں پایا۔وہ گاڑی کو مزید تیزی سے بھگاتا ہاسپٹل پہنچا اور وہاں سے ازمارے کا پوچھ کر سیدھا اس وارڈ میں گیا جہاں میرو۔۔۔اور ازمارے کو رکھا تھا۔

مہران شاہ۔۔۔جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا بیڈ پر لیٹی ازمارے ۔۔۔۔اسے دیکھتے ہی ہاتھوں میں چہرہ چھپا گئی۔مہران شاہ۔۔۔۔پریشانی سے اسکے پاس آیا اور اسکے چہرے سے ہاتھ ہٹانے چاہے لیکن ازمارے ۔۔۔۔تو جیسے اسے چہرہ دیکھانا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے میری جان بتاؤ تو سہی۔۔۔۔"

اپنی پریشانی میں مہران شاہ۔۔۔۔کا دھیان میرو۔اور ڈاکٹر پر گیا ہی نہیں جو اس کی فکر مندی پر مسکرا رہے تھے۔۔۔

"ڈونٹ وری مسٹر شاہ شی از فائن۔۔۔۔"

مہران شاہ۔۔۔نے غصے سے ڈاکٹر کو دیکھا۔

"وٹ ڈو یو مین شہ از فائن۔ہو سکتا ہے اسے ایسا کچھ ہوا ہو جسکا آپ کو نہیں پتہ آپ اس کا ہر ایک ٹیسٹ کروائیں تاکہ پتہ چلے کہ اسکی طبیعت کیوں نہیں ٹھیک۔۔۔۔"

مہران شاہ۔۔۔کی پریشانی پر ڈاکٹر کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔اسے اس چھوٹی سی گڑیا کی قسمت پر رشک ہوا جسے اتنا پیار کرنے والا شوہر ملا تھا۔۔۔۔

"شی از ایکسپیکٹنگ مسٹر شاہ۔۔۔۔اور اس حال میں یہ سب چلتا رہتا ہے۔۔۔۔۔"

ڈاکٹر کی بات پر مہران شاہ۔۔۔کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اور وہ ہکا بکا سا ازمارے کو دیکھنے لگا جو ابھی بھی ہاتھوں میں چہرہ چھپائے ہوئے تھی۔۔۔۔

آیئے ڈاکٹر صاحبہ آپ مجھے بتادیں کہ ازمارے۔۔۔کو کونسی" "دوائیاں دینی ہیں میں اسے سب سمجھادوں گی۔۔۔۔

میرو۔۔۔نے ڈاکٹر کو وہاں سے لے جانے کے لیے کہا اور انہیں وہاں سے لے جا کر ان دونوں کو اکیلے رہنے کا موقع دیا۔۔۔۔

ان کے جانے کے بعد ازمارے۔۔۔۔نے ایک آنکھ سے ہاتھ ہٹا کر مہران شاہ۔۔۔۔کو دیکھا لیکن اسکے چہرے پر پریشانی دیکھ کر ازمارے ۔۔۔۔کی ساری حیا گل ہوئی۔۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔۔مان۔۔۔۔آپ کو خوشی نہیں ہوئی؟"

ازمارے۔۔۔۔چہرے سے ہاتھ ہٹا کر گھبراتے ہوئے پوچھا اور مہران شاہ۔۔۔۔نے اسکے پاس بیٹھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"خوشی ازی؟ مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ مجھے پورا جہان مل گیا ہو زندگی میں جو ایک کمی تھی آج وہ بھی پوری ہو گئی ہو میرے احساسات خوشی سے بہت زیادہ بڑھ کر ہیں۔۔۔۔"

ازمارے۔۔۔مسکرائی اور اسکا ہاتھ اپنے قریب کر کے اپنے نرم ہونٹ اس پر رکھے۔

"تو پریشان کیوں ہیں؟"

مہران شاہ۔۔۔نے محبت سے سے دیکھا اور جھک کر اپنے ہونٹ اسکے ماتھے پر رکھے۔

کیونکہ چھوٹی سی عمر میں تم پر اتنی بڑی ذمہ داری ڈال دی ہے میری"

"جان۔۔۔۔۔نہ جانے تم کیسے نبھا پاؤ گی۔۔۔؟

ازمارے۔۔۔۔نے منہ بنا کر اسے دیکھا۔

"میں اکیلی تھوڑی سنبھالوں گی جتنی میری اولاد ہے اتنی آپ کی بھی ہے ناں تو آپ بھی سنبھالیں گے اسے۔۔۔۔"

مہران شاہ۔۔۔اسکی بات پر مسکرایا۔

"اوا چھا۔۔۔"

"جی، آپ اسکا ڈائپر بدلا کریں گے اور اسے فیڈر بھی آپ ہی پلائیں گے جب رات کو اٹھ کر روئے تو آپ ہی چپ کروائیں گے اور اسے نہلایا بھی کریں گے۔۔۔۔"

ازمارے۔۔۔کی اتنی لمبی لسٹ پر مہران شاہ۔۔۔نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"تو تم کیا کرو گی؟"

"میں اسے کھلایا کروں گی چھوٹی ہوں ناں ابھی۔۔۔۔"

ازمارے۔۔۔کی شرارت کو سمجھ کر مہران شاہ۔۔۔۔قہقہ لگا کر ہنس دیا اور ازمارے۔۔۔۔بھی اسے دیکھ کر مسکرا دی۔

"یہ ہماری زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہے شاہ جی۔۔۔۔اس کے لیے میری جان بھی حاضر ہے۔۔۔۔"

مہران شاہ۔۔۔نے آنکھوں میں محبتوں کا جہان سمو کر اسے دیکھا۔

"اور تم دونوں کے لیے میرا پورا جہان حاضر ہے۔۔۔۔"

مہران شاہ۔۔۔نے اسکے ماتھے پر ہونٹ رکھ کر کہا تو ازمارے آنکھیں موند کر مسکرادی اور انکی خوشیوں کو دیکھ کر قسمت بھی مسکرادی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

ازمارے۔۔۔کی جانب سے خوشخبری نے پوری حویلی۔۔۔کی خوشیوں میں چار چاند لگادیے تھے۔ابھی مہران شاہ۔۔۔۔نے سب کو لاونج میں بلا کر یہ خوشخبری سنائی تھی۔ساحل شاہ۔۔۔تو چچا بننے کی خوشی میں پاگل ہو رہا تھا جبکہ اسمارہ خوشی سے جگمگاتی شرمائی سی ازمارے ۔۔۔کو اپنے ساتھ لگائے بیٹھی تھی۔

"اب تم دونوں بھی جلد ہی یہ خوشخبری سنا دو تاکہ نانی کے ساتھ ساتھ دادی بھی بن جاؤں میں۔۔۔۔"

میرو۔۔۔۔کی ساس۔۔۔نے دانش سے کہا تو میرو۔۔۔۔شرم سے گلابی ہوتی فوراً اپنا سر جھکا گئی۔

سوچتا ہوں اماں جی اب آج تک ہر کام وقت پر۔۔۔کیا ہے میں نے تو"
"اب پیچھے کیسے رہ جاؤں۔۔۔

دانش۔۔۔کی آنکھوں میں جنون دیکھ کر میرو۔۔۔۔خود میں سمٹ سی گئی۔اسے تو اب اس جنون سے ڈر لگتا تھا جو اسے ہر روز سہنا ہوتا تھا۔۔۔۔

اسے لگا تھا کہ دانش۔۔۔کی محبت ہمیشہ نرمی سے بھرپور ہو گی لیکن یہ اسکی خوش فہمی جلد ہی ختم ہو گئی تھی۔دانش اپنی شدت اور جنون سے اسے بہت جلد آگاہ کروا گیا تھا۔

لیکن اسکی محبت تھی جو اسکے جنون پر بھی حاوی ہوتی تھی۔۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ تم دونوں کو بھی اولاد کی نعمت سے نوازیں اور ڈھیروں"

"خوشیاں دیں آمین۔۔۔۔

اماں۔۔۔۔نے محبت سے دعا دی تو دانش۔۔۔۔ مسکرا دیا۔

"آمین۔۔۔۔"

میرو۔۔۔۔۔نے آہستہ کہا اور نگاہیں اٹھا کر شرمیلی سی مسکراہٹ کے ساتھ دانش۔۔۔۔کو دیکھا جو میرو۔۔۔کے پاس بیٹھ کر اپنا ہاتھ ازمارے۔۔۔۔کے سر پر رکھ چکا تھا۔

صدا خوش رہو میری پیاری سی چھٹکی اور بچہ میرے جیسا پیارا"
سا، شریف سا، ہنس مکھ سا ہو ورنہ ایک اور مہران جیسا آ گیا تو گئی بھینس
"پانی میں۔

دانش۔۔۔کی بات پر جہاں سب ہنسنے لگے تھے وہیں صوفے کے ساتھ کھڑا مہران شاہ۔۔۔اسے گھورنے لگا تھا۔

"تم میں تو شرافت کچھ زیادہ ہی ہے ناں۔۔۔۔"

دانش۔۔۔نے فوراً ہاں میں سر ہلایا۔

"میرا تو اوڑھنا بچھونا شرافت ہے۔۔۔"

اچانک ہی دانش۔۔۔۔ہلکا سا جھک کر میرو۔۔کے قریب ہوا۔

"کیوں ہوں ناں میں شریف؟"

اسکے گھمبیر لہجے ہر میرو۔۔۔پاؤں کے ناخن تک سرخ ہوئی تھی۔

تیار رہنا اب کی بار ہنی مون پر سویٹزرلینڈ جانے کا ہی سوچ رہا ہوں"

"میں۔۔۔۔

دانش ہلکی سی سرگوشی کر کے اس سے دور ہوا جبکہ میرو۔۔۔کا دل کر رہا تھا کہ یہاں سے غائب ہو جائے۔اچانک ہی ازمارے۔۔۔نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں پر رکھ لیے۔

میں نے کچھ نہیں سنا۔۔۔اور سویٹزرلینڈ جانے کے بارے میں تو" " بالکل نہیں سنا۔۔۔۔

ازمارے۔۔۔۔کی بات پر سب کے ہنسنے کے ساتھ مہران شاہ ۔۔۔۔بھی مسکرا دیا۔اسکے دل سے بے ساختہ دعا نکلی کہ انکے خوشیوں میں ڈوبے جہان کو کسی کی نظر نہ لگے۔

♥♥♥♥♥♥♥

(ایک سال بعد)

ازی۔۔۔مجھے لگتا ہے تم نے جو کہا تھا وہ سچ ہی کہا تھا اسے سنبھالنا"

"صرف میری ہی ذمہ داری ہے۔۔۔۔

مہران شاہ۔۔۔نے اپنی باہوں میں موجود ارحم۔۔۔۔کو سنبھالتے ہوئے کہا جس کا نخرہ ہی علیحدہ تھا۔ موڈ کے لحاظ سے وہ کسی کے پاس جاتا تھا اور ابھی تو اسکا مہران شاہ۔۔۔کے پاس رہنے کا کوئی موڈ نہیں تھا اسی لیے برے برے منہ بنا کر رو رہا تھا۔

کیا بات ہے مان۔۔۔جی۔۔۔۔میں ہی تو سنبھالتی ہوں اسے دو منٹ"

"ہوئے ہیں آپ کو اٹھائے اور آپ میرے بٹو کے پیچھے پڑھ گئے۔۔۔۔

ازمارے۔۔۔۔نے ارحم۔۔۔۔کو باہوں میں اٹھا کر نرمی سے اپنے ہونٹ اسکے گال پر رکھے تو وہ فوراً چپ ہو گیا۔

"دیکھا آپ تو اسے سنبھالنا بھی نہیں آتا۔۔۔۔"

مہران شاہ۔۔۔۔نے زرا سا گھور کر اپنے بیٹے تین ماہ کو دیکھا جو ازمارے ۔۔۔۔کی گردن میں موجود چین کو ہاتھ میں پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔

بدعا لگ گئی ہے دانش۔۔۔۔کی بالکل اپنے۔۔۔ماموں۔۔۔پر چلا گیا"

"ہے یہ باپ جیسا تو کچھ ہے ہی نہیں اس میں۔۔۔۔

مہران شاہ۔۔۔۔نے اسکے گال پر ہلکی سی چٹکی کاٹی تو وہ گلا پھاڑ کر روتے ہوئے ازمارے۔۔۔۔کو اسکی شکائیت لگانے لگا۔

یہ دیکھ کر ازمارے۔۔۔۔نے خفگی سے مہران شاہ۔۔۔۔کو دیکھا اور پھر کسی طرح سے اسے بہلا کر سلا دیا۔ابھی اسے نرمی سے بستر پر لیٹا کر وہ مڑی ہی تھی جب زور سے پیچھے کھڑے مہران شاہ۔۔۔۔کے سینے سے ٹکرائی اور مہران شاہ۔۔۔۔نے اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔۔۔

ویسے جب سے تمہارا بیٹا آیا ہے مجھ پر تو دھیان دینا بھول ہی گئی ہو"

"تم۔۔۔۔

مہران شاہ۔۔۔نے جتلاتے ہوئے اسکی نازک سفید گردن میں موجود چین کو چھڑا۔۔۔

آپ بچے ہیں جو آپ پر دھیان دوں میں اپنا خیال خود رکھنا سیکھیں دو"

"دو بچے نہیں پالے جاتے مجھ سے۔۔۔

مہران شاہ اسکی بات پر آبرو اچکا کر اسے دیکھنے لگا۔

"بس اتنی جلدی تھک گئی تم میں تو کوئی دس بچوں کے بارے میں سوچ رہا تھا انہیں کون سنبھالے گا۔۔۔۔؟"

"کیا دس؟"

ازمارے۔۔۔نے صدمے سے پوچھا تو مہران شاہ۔۔۔اپنی ہنسی دباتا اسکے چہرے پر موجود حیرت کو دیکھنے لگا۔

"کیوں کم ہیں کیا؟"

"نہیں بہت زیادہ ہیں۔۔۔۔اتنے کسی کے نہیں ہوتے۔۔۔۔"

مہران شاہ۔۔۔نے اسکی ناک پر اپنے ہونٹ رکھے۔

"ہمارے ہوں گے ناں تم موقع تو دو۔۔۔"

ازمارے۔۔۔۔نے فوراً اپنا آپ اسکی باہوں سے چھڑوالیا۔

"نہ کوئی موقع نہیں بس ہماری ایک اور بیٹی ہو گی انہیں پر گزارہ کریں۔۔۔۔"

ازمارے۔۔۔کے حتمی فیصلہ سنانے پر مہران شاہ۔۔۔کو شرارت سوجھی۔

"یعنی باقی آٹھ بچوں کے لیے مجھے دوسری شادی کرنی پڑے گی۔۔۔"

ازمارے۔۔۔۔فوراً واپس اسکے پاس آئی اور کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے گھورنے لگی۔

"کر کے تو دیکھیں آپ بال نوچ دوں گی اس چڑیل کے کچا چبا جاؤں گی"

"اسے اس دن کو کوسے گی جس۔۔۔۔

اسے یوں بولتا دیکھ مہران شاہ۔۔۔۔نے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کھینچا اور اپنے ہونٹوں کو اسکے ہونٹوں پر رکھتا اسکی بولتی بند کر گیا۔

"بولا تھا اب جب بھی زیادہ بولو گی تو یہی کروں گا۔۔۔۔"

مہران شاہ۔۔۔نے اسکے ہونٹوں سے ہٹتے ہوئے کہا تو ازمارے ۔۔۔۔لہو چھلکاتا چہرہ اسکے سینے میں چھپا گئی۔مہران شاہ۔۔۔نے بھی اسے باہوں لیتے ہوئے سکون سے آنکھیں موند لیں۔

"مان؟"

"ہمم۔۔۔۔"

ازمارے۔۔۔کے پکارنے پر مہران شاہ۔۔۔نے آہستہ سے کہا۔

"میں دس بچے پال لوں گی لیکن آپ دوسری شادی مت کرنا۔۔۔۔"

اس بات پر مہران شاہ۔۔۔۔ہنسنا شروع ہوا تو ہنستا ہی چلا گیا۔

"ٹھیک ہے میری جان بعد میں مکرنا مت۔۔۔۔"

مہران شاہ۔۔۔۔نے اسکا ماتھا چوم کر کہا اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔زندگی اتنی حسین ہو چکی تھی کہ اب اس پر خود ہی رشک ہونے لگا تھا۔

جاری ہے۔۔۔۔۔

ناول_طلبِ_عشق#❤❤❤❤❤❤

رائٹیر_عائشہ_علی#

قسط_سکینڈ_لاسٹ#

💖💖💖💖💖💖💖

سنوانمول تم بھی ہو -

سنونایاب ہم بھی ہیں -

اگرجو تم نہیں ملتے -

سنوکم یاب ہم بھی ہیں -

سنوخوشبوجو تم ٹھہرے -

توپھر گلاب ہم بھی ہیں -

جو تم ہو چاندنی -

تو مہتاب ہم بھی ہیں -

نہیں کوئی تم سا یہاں -

تو ہم سا یہاں کوئی نہیں ہے -

جو تم سراب کی مانند -

تو ایک خواب ہم بھی ہیں -

آج صبح سے ہی شاہ منشن میں کافی گیما گیمی لگی ہوئی تھی وجہ تھی عیشاء ۔۔۔۔اور زوایار خانزادہ۔۔۔۔کی حویلی والوں کے ساتھ صلح تھی۔۔۔۔۔

اس دن۔۔۔۔امل کے مل کے جانے کے بعد مہران شاہ نے ساحل شاہ سے۔۔۔۔بیٹھ کر بات کی تھی جس سے ان لوگوں نے یہ سوچا تھا کہ جو

ہونا تھا ہو گیا۔۔۔۔ان کی لاڈلی اور اپنی زندگی میں خوش ہے تو عیشاء کو اب کس چیز کی سزا مل رہی ہے۔۔۔۔۔

اس لیے سب نے ایک دوسرے سے بات کر کے عیشاء۔۔۔۔اور زوایار خانزادہ۔۔۔۔سے صلح۔۔صفائی کر لی تھی۔۔۔۔

ہاں البتہ زوہان کو انہوں نے اپنے سامنے آنے سے منع کیا ہوا تھا ابان شاہ کا کہنا تھا۔۔۔اس میں اتنا ظرف نہیں ہے کہ وہ اپنی بیٹی کے دشمن کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ سکے۔۔۔۔۔

ماضی میں جو کچھ بھی میرو۔۔۔۔کے ساتھ ہوا ہے وہ

جب۔۔۔جب۔۔۔۔ بھی زوہان کو دیکھتا ہے تو وہ سب زخم تازہ ہو

جاتے ہیں۔۔۔۔

زوایار خانزادہ۔۔۔۔نے بھی زوہان کو سمجھا دیا تھا۔۔۔۔اس وجہ سے زوہان۔۔۔۔شاہ مینشن میں تو آتا تھا۔۔۔۔لیکن حویلی میں اس کے آنے پر پابندی تھی۔۔۔۔

انوشے بیگم۔۔۔۔ بھی اپنی بیٹی سے مل کر کافی زیادہ خوش تھی۔۔۔۔ غلط فہمیوں کی جو بھی دھول مٹی تھی۔۔سب ختم ہو گئی تھی۔۔۔۔اب سب لوگ اپنی اپنی زندگی میں خوش تھے۔۔۔۔۔

امارہ۔۔۔اور۔۔۔فارح سلطان کے گھر والوں نے اکرر خصتی کی بات کرلی تھی۔۔۔۔۔جسے باخوشی قبول کر لیا تھا۔۔۔۔امل اور امارہ کی ایک ساتھ ہی رخصتی طے پائی تھی۔۔۔۔احمر۔۔۔نے بھی اپنے گھر والوں کو جھج۔۔۔کر امل کے رشتے کی بات پکی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

اج کل سب لوگ شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے عیشاء کے تو پیر۔۔۔۔زمین پر نہیں ٹیک رہے تھے۔۔۔۔ایک تو بیٹی کی شادی اوپر سے تمام فیملی والے دوبارہ سے اسے مل گئے تھے۔۔۔۔۔

باطشہ۔۔۔۔حسالہ۔۔۔۔اور عیشاء۔۔۔۔کی جوڑی دوبارہ سے بن گئی تھی۔۔۔۔وہ تینوں تو بہت کافی زیادہ خوش تھیں۔۔۔۔۔۔

زوایار۔۔خانزادہ۔۔۔۔اورابان شاہ۔۔۔ بھی آپس میں مل کر کافی۔۔۔خوش۔۔۔۔تھے۔۔۔۔اتنے سالوں کے دوستی ان کے دوبارہ سے کچھ ٹائم کے لیے بچوں کی وجہ سے ان کی دوستی میں دراڑ آگئی تھی لیکن وہ آج بھی ایک دوسرے کا احترام پہلے دن کی طرح ہی کرتے تھے۔۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

آج۔۔۔۔مائیوں۔۔۔کی رات تھی۔۔۔۔امل اور امارہ۔۔۔۔کو۔۔۔۔۔مائیوں بٹھایا گیا تھا۔۔۔۔۔اسمارہ۔۔۔۔۔تو اپنے بیٹی کے ساتھ ہی مصروف تھی۔۔۔۔اسمارہ۔۔۔۔کی چھ مہینے کی بیٹی

تھی۔۔۔۔مومل۔۔۔۔اورازمارے۔۔۔۔۔بھی۔۔۔۔اپنے بیٹے کے ساتھ مصروف تھی۔۔۔۔۔۔ان کو تو بچوں سے ہی فرصت نہیں تھی۔۔۔۔۔

انہوں تیاری کیا خاک۔۔۔کرنی تھی۔۔۔۔باطشہ۔۔۔۔نے۔۔۔۔دونوں اپنے پوتی بوتے کو اپنے۔۔پاس رکھ کر ان کو پارلر ۔۔۔۔بھیج دیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن ان کا دھیان پھر بھی اپنے بچوں میں ہی تھا۔۔۔۔

ویسے سچ کہتے ہیں لڑکی تب تک ہی اپنے فیشن پر۔۔۔۔دھیان دیتی) ہے جب تک وہ اکیلی اور جب بچے پیدا ہو جائیں تو ان کا سارا دھیان اپنے

بچوں پر ہی لگ جاتا ہے۔۔۔۔پھر کیا تیار ہونا کیا کپڑے پہنے۔۔۔۔ان (کو کچھ نہیں سوجتا۔۔۔۔

وہ دونوں تیار۔۔۔۔ہو کر۔۔۔پالر۔۔۔سے اگئ تھیں۔۔۔۔امل اور امارہ۔۔۔۔کو۔۔۔۔تو گھر پر ہی بیوٹیشن تیار کرنے۔۔۔اچکی تھی۔۔۔۔۔

مائیوں۔۔۔۔کا فنکشن کافی زور و شور سے جاری تھا۔۔۔۔سب نے مائیوں کے تھیم کے حساب سے پیلی ڈریسنگ کی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

لڑکیاں تو تتلیاں بنی ادھر ادھر اڑتی پھر رہی تھی جبکہ لڑکے بھی کسی سے کم نہیں تھے سب نے سفید کاٹن کے کرتے کے اوپر گلے میں ۔۔۔پیلے دوپٹے ڈال رکھے تھے۔۔۔۔۔۔

ارحم کب سے ازمارے۔۔۔۔کو تنگ کیا جارہا تھا۔۔۔۔اب تو وہ اسے چپ کرواکر واکر ہلکان ہو چکی تھی۔۔۔۔۔اتنے میں مہران کسی کام کی وجہ سے عورتوں کے ہال کی جانب آتا ہے۔۔۔۔جب ازمارے۔۔۔۔ روہانسی ہوئی اسے ارحم کو پکڑاتی ہے۔۔۔۔

مان اسے پکڑ لینا۔۔۔یہ مجھے بہت تنگ کر رہا ہے۔۔۔۔۔

ہاں تو تم اس کا دھیان رکھو نا۔۔۔تم تو یہی چاہتی ہو کہ میں اکیلی پھروں ۔۔۔بچوں کو باپ کے حوالے کر دو۔۔۔۔۔اور خود تتلیاں بنی پھرو ؟؟؟؟؟

ہاں تو ایک ہی تو گھر کا فنکشن آیا اس میں بھی ہم لوگ کھل کر انجوائے۔۔۔۔نہ کریں از مارے۔۔۔اس کو گھورتے ہوئے۔۔۔۔ارحم۔۔۔۔کو۔۔۔اس کی گود میں چڑھا دیتی ہے۔۔۔۔۔

مہران شاہ۔۔۔۔ارے۔۔۔۔ارے کر تا رہ گیا۔۔۔۔لیکن از مارے ۔۔۔۔امارہ اور امل۔۔۔۔کے پاس جا کر۔۔بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

اور دوسری جانب اسمارہ۔۔۔کا حال بھی یہی تھا مومل۔۔۔ بھی اسے کافی زیادہ پریشان کر رہی تھی۔۔۔۔اتنے زیادہ مہمان دیکھ کر بچے بھی کافی ڈسٹرب ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

اسمارہ نے بھی۔۔۔مومل۔۔۔کو ساحل شاہ۔۔۔کو پکڑا دیا اور خود مزے سے جا کر امارہ۔۔۔۔لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر خوش گپیوں میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔۔

مہران اور ساحل شاہ۔۔۔۔نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور پھر بچوں کی جانب دیکھا اور پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔۔۔۔۔۔ارے یار یہ دونوں تو ہمیں بے وقوف بنا کر چلی گئی ہیں۔۔۔۔۔۔

مہران شاہ۔۔۔غصے سے دباد باسا بولتا ہے۔۔۔۔جب ساحل شاہ بولتا ہے۔۔۔۔تو کوئی بات نہیں یار۔۔۔۔۔ہر رات وہ ہی ان کو سنبھلتی۔۔۔۔ہیں۔۔۔۔اگر تھوڑی دیر ہم ان کو سنبھال لیں گے۔۔۔۔۔تو کیا ہو جائے گا؟؟؟؟؟

مومل۔۔۔۔تو اپنے بابا کے پاس آکر کافی زیادہ خوش تھی۔۔۔۔لیکن ارحم۔۔۔۔ناراض۔۔۔۔ناراض۔۔۔سا۔۔تھا۔۔۔۔ارحم۔۔۔۔اور مہران کی آپس میں کم ہی بنتی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ لوگ ابھی آپس میں باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔جب دانش مسکراتا ہوا ۔۔۔ان کی طرف آتا ہے۔۔۔۔۔اور بولتا ہے واہ بھئی واہ

۔۔۔۔سالے صاحب شروع ہو گئی۔۔۔۔ڈیوٹی تم لوگوں کی۔۔۔۔۔

اپنے۔۔۔تو مزے ہے دیکھو مزے سے چل پھر رہے ہیں۔۔۔۔کوئی شور کرنے والا نہیں ہے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ہاں کر لو۔۔۔۔مزے۔۔۔تم بھی بس چند ماہ۔۔پھر تمہارا بھی کوئی چھوٹی یا چھوٹا جائے گا۔۔۔۔۔پھر تم سے پوچھیں گے مہران !!!!!شاہ۔۔۔۔تپا۔۔تپا۔۔۔سا۔۔دانش کو گھور کر بولتا ہے

اور دانش کا قہقہہ لان میں گونجتا ہے۔۔۔۔تب کی۔۔تب دیکھیں گے سالے صاحب۔۔۔ابھی تو ہم لوگ انجوائے کر رہے ہیں۔۔۔۔ !!!!!میرو کے بھی خیر سے۔۔۔ساتواں مہینہ شروع ہو چکا تھا

♥♥♥♥♥♥♥♥

آج کا دن امارہ شاہ۔۔۔کے لیے اور امل خانزادہ۔۔۔کے لیے خوشیوں سے بھرپور دن تھا۔۔۔دونوں کو ان کی محبت ملنے جا رہی تھی۔۔خاص کر امارہ شاہ۔۔۔جس نے ایک ہجر کاٹا تھا۔۔اپنی محبت کے انتظار میں۔۔ وہ تو بہت زیادہ خوش تھی۔۔آخر کار وہ دن آ گیا۔۔جب اس کی محبت !!!اس کی جھولی میں پڑھنے جا رہی تھی

اسمارہ توکل سے ہی شاہ منشن میں رکی ہوئی تھی۔۔اس کی لاڈلی بہن کی شادی تھی۔۔ بھلا وہ کیسے واپس جا سکتی تھی۔۔ساحل شاہ اس کو چھوڑنے کو تیار نہیں تھا۔۔ لیکن وہ ساحل شاہ سے ضد کر کے رک چکی تھی۔۔کیونکہ امارہ شاہ۔۔نے اسے اپنے پاس روک لیا تھا!!!

امو" یار کب تک سوتی رہو گی۔۔اٹھ جاؤ۔۔آج تمہاری شادی ہے۔۔ لیکن تمہیں کوئی فکر ہی نہیں ہے۔۔اسمارہ اس کے سر پر کھڑی کوئی دسویں بار اس کو بلانے آ چکی تھی!!

یار سونے دو نا؟؟؟

تم تو ایسے کر رہی ہو۔۔ جیسے پھر تمہیں سونا نصیب ہی نہیں ہو گا۔۔اسمارہ کی بات سن کر امارہ شاہ۔۔لال سرخ ہو گئ۔۔۔

ہاں دیکھو۔۔۔دیکھو چہرے پہ لالگی کیسے چھا گئ۔۔شرما گئ میری !!!!بنو۔۔۔اسمارہ۔۔۔اس کو مزید چھیڑنے لگی

بس کرو اسمارہ۔۔۔تم تو پیچھے ہی پڑ گئ۔۔امو۔۔غصے سے کمبل سائیڈ پر پھینکتے ہوئے۔۔۔اپنی انکھیں مسلتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئ۔۔۔

اچھا بس کرو چلو۔۔۔شاباش اٹھ جاؤ فریش ہو کر آؤ میں تب تک تمہارے لیے ناشتہ لے کر آتی ہوں؟؟؟

ارے واہ۔۔۔آج تو میری بہن۔۔۔۔بڑا میرا خیال رکھ رہی ہے؟؟

ہاں کیونکہ اب تم اس گھر میں مہمان ہو۔۔تو خیال تو رکھنا ہے نا ورنہ سلطان جیجو کیا بولیں گے۔۔۔۔کہ اس کی بیوی کا کسی نے خیال ہی نہیں رکھا۔۔۔اسمارہ۔۔۔۔اس کو آنکھ مارتے ہوئے کمرے سے نکل گئی!!!

سلطان کے نام پر امارہ کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی۔۔۔اس کے ساتھ بیتے پل اس کی نظروں کے سامنے کسی فلم کی مانند چلنے لگے۔۔۔۔اور انے والے لمحات کا سوچ کر کہ بھی اس کو ٹھنڈے پسینے آرہے تھے!!!۔۔۔۔سلطان کے جنون سے تو امارہ شاہ واقف ہی تھی

لیکن وہ پھر بھی خوش تھی۔۔آخر اتنے سالوں کے بعد اس کی محبت اسے ملنے جا رہی تھی۔۔۔وہ خدا کا جتنا بھی شکر ادا کرتی۔۔اس کے لیے کم تھا۔۔۔۔

دوسری جانب امل مل بھی اپنی تیاریوں میں زور و شور سے لگی ہوئی تھی۔۔۔امل تم نے اپنی ساری پیکنگ کر لی ہے نا؟؟؟ سارے ڈریس سب کچھ اپنے بیگز میں رکھ لیے ہیں... عیشاء۔۔۔جو امل کے کمرے میں آتی ہے۔۔۔اس سے پوچھتی ہے !!!!

!!جی مما۔۔اپ پریشان نہ ہو میں نے اپنی ساری پیکنگ کر لی ہے

ٹھیک ہے پھر آج تمہارا سامان ان لوگوں کے گھر میں پہنچا دیتے ہیں۔۔۔جیسے آپ کو مناسب لگے مما!!!ٹھیک ہے تم تیار ہو جاؤ بیوٹیشن آنے والی ہے۔۔۔پھر یہیں سے سیدھا ہال میں جائیں گے!!!!

لیکن مما مجھے تو بیوٹی پارلر جانا تھا نا۔۔۔۔

نہیں میری باطشہ سے بات ہو گئی ہے۔۔۔اسی کے جاننے والی ہے وہی تمہیں تیار کرے گی۔۔یہیں سے سیدھا ہم لوگ ہال میں جائیں گے!!!!۔۔۔عیشاء امل کو سمجھاتی ہے

ٹھیک ہے مما۔۔۔زوئی کہاں ہے۔۔۔زوہان اپنی تیاری میں لگا ہوا ہے۔۔۔کافی دیر سے اس کی ڈیوٹی کا بھی حرج ہو گیا تھا۔۔تو وہ ڈیوٹی پر گیا ہوا ہے۔۔۔لیکن اس نے بولا ہے کہ وہ شام سے پہلے گھر آ جائے گا !!!

عیشاء۔۔امل کو پکڑے بیڈ پر لاتی ہے۔۔۔اس کو اپنے سامنے بٹھا کر۔۔اس کے ہاتھ پکڑ کر بولتی ہے؟؟؟

بیٹا آج سے تم اپنی نئی زندگی شروع کرنے جا رہی ہو۔۔مجھے امید ہے تم کبھی بھی کوئی ایسی حرکت نہیں کرو گی۔۔جس سے تمہارے والدین کی تربیت پر انگلی اٹھے !!!

جی مما۔۔۔میں آپ کا ڈر اور آپ کی باتیں سمجھ رہی ہوں۔۔آپ میری طرف سے بے فکر ہو جائیں۔۔۔انشاءاللہ میں کبھی بھی آپ کا۔۔اور بابا کا۔۔۔سر کسی کے سامنے جھکنے نہیں دوں گی۔۔۔یہ آپ کی بیٹی کا وعدہ ہے آپ سے !!!

عیشاء۔۔اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتی ہے۔۔۔اور بولتی ہے مجھے پورا یقین ہے اپنی پرورش پر اور اپنی بیٹی پر۔۔۔چلو جلدی کرو دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔

مما آپ جائیں گی۔۔۔تو میں کچھ کروں گی نا امل روہانسی ہوئے بولتی ہے۔۔۔اور عیشاء۔۔۔ہنستے ہوئے اس کے سر چپت لگاتے ہوئے

کمرے سے نکل جاتی ہے۔۔۔اور پیچھے امل اپنی تیاری میں مگن ہو گئ

۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

شہر کے مشہور بینکوئٹ۔۔میں دونوں براتوں کا انتظام ایک ساتھ کیا گیا تھا۔۔امل اور امارہ تیار ہو کر برائڈل روم میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔جب بارات آنے کا شور اٹھا۔۔اسمارہ حسالہ اور باطشہ۔۔۔عیشاء۔۔۔سب لوگ بارات کے ویلکم کے لیے کمرے سے نکل گئ تھی۔۔۔۔بارات کا سن کر امل اور امارہ شاہ کے دلوں میں عجیب سی سنسناہٹ پھیل گئ تھی۔۔

امارہ شاہ۔۔۔کے تو ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو رہے تھے۔۔جبکہ امل بھی احمر کی محبت کو یاد کرتے ہوئے۔۔۔شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔برات ہال میں پہنچ چکی تھی۔۔چونکہ امارہ کا اور سلطان کا نکاح پہلے ہی ہو چکا تھا۔۔اس لیے اب ان کی رخصتی تھی۔۔۔اور امل کا نکاح ہونا باقی تھا۔۔ تھوڑی دیر بعد زوایار خانزادہ نکاح خواں کے ساتھ بریڈل روم کی طرف آتا ہے۔۔۔

اور یوں کچھ ہی دیر بعد امل خانزادہ سے امل احمر۔۔بن چکی تھی نکاح کے بعد امل اور امارہ۔۔ کو سٹیج پر لایا گیا۔۔دونوں نے سیم ڈریسنگ کی ہوئی تھی۔۔دونوں کے محرون کلر کے لہنگے جن پر گولڈن باریک لیکن بھاری کام کیا گیا تھا۔۔۔دونوں کی گوری رنگت۔۔ان رنگوں میں کافی کھل رہی تھی!!!!

فارح سلطان۔۔۔اور احمر تو اپنی بیویوں کو دیکھ کر مدہوش ہی ہو چکے تھے۔۔۔وہ لگ ہی اتنی پیاری رہیں تھیں۔۔۔ہال میں سب لوگ ان کی جوڑیوں کو سہرا رہے تھے۔۔۔جیسے کہ وہ چاروں بنے ہی ایک دوسرے کے لیے ہوں !!!!

فارح سلطان۔۔۔تو امارہ شاہ۔۔۔کو اپنے ساتھ بٹھاتے ہی اس کے کانوں میں میٹھی میٹھی سرگوشیاں کرنے لگ چکا تھا۔۔۔امل بھی شرمائی للجائی سی احمر کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔احمر نے دو تین دفعہ اس کے کان میں کوئی بات کہی تھی۔۔لیکن اگے سے رسپانس نہیں ملا تو۔۔۔وہ سنجیدہ سا ہو کر بیٹھ گیا !!!!

مرحا۔۔۔پورے حال میں تپی تپی پھر رہی تھی۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔وہ فارح سلطان۔۔۔کے پہلو سے امارہ سلطان کو اٹھا کر وہاں خود بیٹھ جاتی۔۔۔لیکن جو قسمت میں لکھا ہو وہ اس کو مل کر رہتا ہے۔۔۔فارح سلطان۔۔۔تو تھا ہی امارہ سلطان کا۔۔۔پھر بلا وہ کسی اور کو کیسے مل سکتا تھا؟؟؟؟

فارح سلطان۔۔۔کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا۔۔۔اس کی تو آج مسکراہٹ ہی نہیں تھم رہی تھی زویا بیگم بار بار فارح سلطان ۔۔۔کی نظر اتار رہی تھی۔۔۔اخر کار وہ دن آ ہی گیا تھا جب امارہ سلطان۔۔پوری کی پوری اس کے دسترس میں آ گئی تھی۔۔۔۔

دونوں دیوانوں کو مزید نہ انتظار کرواتے ہوئے۔۔۔رخصتی کا شور اٹھا۔۔۔پہلے فارح سلطان اور امارہ کے رخصتی ہوئی۔۔اور اس کے ساتھ ہی امل اور احمر کے رخصتی ہو گئی تھی۔۔۔

عیشاء کافی افسردہ تھی۔۔اپنی کلوتی بیٹی کو رخصت کر کے لیکن یہ دن تو ہر والدین پر آتا ہے۔۔۔عیشاء کی والدین پر بھی تو یہ دن آیا ہی تھا۔۔اور آج عیشاء پر بھی دن آیا تھا۔۔۔جو اپنی جان سے پیاری بیٹی کو کسی اور کے حوالے کر گئی تھی!!!

اللہ سب بیٹیوں کے نصیب اچھے کرے اور والدین کا بہت بڑا دل ہوتا ہے جو اپنی بیٹی جوان کر کے پڑھا لکھا کر کسی غیر کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

سلطان مینشن میں اس وقت دلہن کے آنے کے استقبال کی خوب ساری تیاریاں کی جارہی تھی۔۔سلطان مینشن کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔۔آخر کو اس مینشن کے اکلوتے چشمہ چراغ کی شادی تھی !!!

تھوڑی ہی دیر بعد گاڑی کی آنے کا شور سن کر سب لڑکیاں ہاتھوں میں پھولوں کے تھال اٹھائے مینشن کے گیٹ کے پاس جا کھڑی ہوئی۔۔۔اتنے دیر میں فارح سلطان۔۔۔کی گاڑی گیٹ کے اندر انٹر ہوتی ہے۔۔۔سب لوگ اس کی گاڑی پر ہی پھول برسانا شروع ہو چکے تھے۔۔گاڑی گیٹ کے اندر اتا کر رکتی ہے۔۔سب سے پہلے اس میں سے فارح سلطان نکلتا ہے۔۔۔اور دوسری سائیڈ پر آکر وہ گاڑی کا

دروازہ کھول کر اپنا ہاتھ اگے بڑھاتا ہے۔۔جسے امارہ مہندی لگے ہاتھوں سے تھام گئی۔۔۔

فارح سلطان۔۔نے اس کو نیچے اترنے سے پہلے ہی اپنی گود میں اٹھالیا تھا۔۔میں چل سکتی ہوں۔۔۔۔سلطان !!

مجھے پتہ ہے۔۔میری بیوی چل سکتی ہے۔۔لیکن یہ میری خواہش تھی کہ میں اپنی دلہن کو اپنی گود میں اٹھا کر اپنے کمرے تک لے کر جاؤں۔۔اور پلیز مجھے میری خواہش پوری کرنے دو !!!

فارح سلطان۔۔کے بولنے پر امارہ چپ کر گئی۔۔اور شرم سے اپنا چہرہ فارح۔۔۔کے سینے میں چھپا گئی۔۔جبکہ تمام ینگ جنریشن نے خوب سیٹی!!!ساری ہوٹنگ کی تھی

ارے۔۔ارے بچو بس کرو اب ان کو اندر بھی جانے دو۔۔زویا بیگم آتے ہوئے تمام لوگوں کو پیچھے ہٹاتی ہے۔۔۔سارے سلطان امارہ ۔۔۔کو لیے اندر بڑھ گیا۔۔۔۔

فارح سلطان۔۔۔نے کوئی بھی رسم نہیں کرنے دی تھی۔۔امارہ۔۔کی تھکن کی وجہ سے کیونکہ اس کو ہال میں بھی محسوس ہو رہا تھا۔۔کہ اس کی مسز۔۔۔کافی تھکی تھکی سی ہے۔۔۔اس نے اپنی ماں سے کہہ دیا

تھا۔۔کہ جو بھی رسم ہے وہ آپ لوگ بعد میں کر لینا۔۔لیکن ابھی میری بیوی کو آرام کرنا ہے!!!

بڑی بزرگوں نے تو کافی بولا تھا کہ یہ شادی کی رسمیں تمام پوری کرنی چاہیے۔۔۔امارہ نے بھی فارح سلطان۔۔۔سے کہا تھا کہ میں مینج کر لوں گی۔۔۔لیکن فارح سلطان۔۔کو تو کسی کی بات سننا ہی نہیں تھی!!!

وہ امارہ۔۔۔کو لیے ہوئے اپنے کمرے میں آتا ہے اور کمرے کا دروازاہ۔۔۔کو پاؤں کی ٹھوکر سے کھول کر امارہ کو لیا سیدھا بیڈ کی جانب آتا ہے۔۔۔سلطان۔۔۔امارہ۔۔۔کو بیڈ پر لٹا کر خود بھی اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے۔۔۔

امارہ۔۔بھی جب تک سیدھی ہو کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔امارہ کے چہرے پر ابھی تک گھونٹ تھا۔۔۔جسے فارح سلطان۔۔نہایت محبت سے اٹھاتا ہے۔۔ایک پل کے لیے تو فارح سلطان۔۔۔بھی مہوت سا امارہ ۔۔۔کو دیکھنے لگا۔۔۔وہ آج اس کے لیے سجی سنواری نہایت خوبصورتی !!!!لگ رہی تھی۔۔۔آسمان سے اتری حور کو بھی مات دے چکی تھی

واللہ۔۔۔آپ تو آج ہماری جان ہی لے کر رہیں گی۔۔۔کیا خوبصورتی !!!!ہے۔۔۔کیا کشش ہے۔۔۔دل کر رہا ہے ابھی آپ کو کھا جاؤں

شرم کریں سلطان آپ کو تو بس رومینس کرنے کا بہانہ چاہیے۔۔

امارہ۔۔۔ بھی اپنی شرم کو سائیڈ پہ رکھتے ہوئے۔۔ گھور کر فارح سلطان کو بولتی ہے!!

تو بیگم آج رات رومانس ہی کرنا۔۔اور کرنا کیا ہے۔۔بہت بے صبری سے اس رات کا انتظار کیا ہے۔۔اور جب یہ رات ہماری دسترس میں آئی ہے!!!۔۔تو کیوں نہ اس کا بھرپور فائدہ اٹھایا جائے

سلطان۔۔میں بہت تھک چکی ہوں۔۔ان بھاری کپڑوں میں۔۔امارہ روہانسی ہوئے بولتی ہے۔۔۔

میری جان۔۔۔اب ہم اپنے روم میں آ گئے ہیں۔۔جاؤ جا کر چینج کر لو۔۔ چلیں آئیں میں ہی آپ کی مدد کر دیتا ہوں۔۔ سلطان لب دبائے۔۔امارہ۔۔کی طرف دیکھ کر کہنے لگا!!!

نہیں۔۔ نہیں میں خود ہی کر لوں گی۔۔امارہ۔۔ جلدی سے بیڈ سے اٹھتے ہوئے جواب دیتی ہے۔۔۔۔

میری جان۔۔آپ تو ایسا کہہ رہی ہو۔۔۔ جیسے پہلے میں نے آپ کو کبھی بنا کپڑوں کے دیکھا ہی نہیں۔۔فارح سلطان آنکھ مار کر امارہ کو بولتا ہے۔۔

امارہ۔۔۔اس کے بعد سن کر پیر کے ناخن تک سرخ ہو گئی تھی۔۔

بہت ہی بے شرم انسان ہیں۔۔وہ دانت پیستے ہوئے الماری سے

!!!اپنا۔۔۔سادہ سا سوٹ نکالتی ہے۔۔اور واش روم میں گھس گئی

تقریبا آدھے گھنٹے بعد اس کی واپسی ہوتی ہے۔۔اچھی طرح شاور لینے کے بعد وہ فریش۔ فریش نکھری۔ نکھری سی تولیے سے اپنے بال سے رگڑتی ہوئی باہر نکلتی ہے۔۔اور آکر آئینے کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے۔۔۔وہ اپنے بال سکھانے لگی۔۔۔

فارح سلطان۔۔۔کو لمبے بال پسند تھے۔۔ جس کے چلتے امارہ۔۔نے اپنے بال بڑھا لیے تھے۔۔پہلے اس کے شولڈر کٹ بال تھے۔۔ لیکن !!!اب وہ کمر سے بھی نیچے تک آتے تھے

بالوں میں سے پانی کسی آبشار کی مانند نکل رہا تھا۔۔فارح سلطان ۔۔۔جو ابھی چینج کر کر چینجنگ روم سے نکلا تھا۔۔وہ چلتا ہوا۔۔امارہ کے پیچھے جا کھڑا ہوتا ہے۔۔اور امارہ کے گیلے بالوں کے پاس اپنا چہرہ لے کر آتا ہے۔۔اور اس کی خوشبو اپنے اندر تک اتارتا ہے۔۔۔۔مجھے عشق ہے تمہارے لمبے بالوں سے وہ۔۔امارہ۔۔۔کہ کانوں کے قریب جھک کر جھک سرگوشی کرتا ہے؛!

فارح سلطان۔۔۔کی گرم گرم سانسوں سے امارہ۔۔اندر تک تڑپ اٹھی تھی۔۔کیا کر رہے ہیں۔۔۔سلطان پیچھے ہٹیں۔۔مجھے بال بنانے دیں!!!

مسزاب آپ ایسے ٹائم پاس کر رہی ہیں۔۔۔بالوں کا کیا ہے وہ تو پھر بھی بکھر ہی جائیں گے۔۔چلو بیڈ پر چلتے ہیں۔۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا اسے بیڈ پر لے آتا ہے۔۔۔امارہ۔۔۔کو پتہ چل گیا تھا فارح سلطان اپنی منمانی کرے گا۔۔سو اس نے ہتھیار ڈال دیے تھے !!!!

فارح سلطان۔۔امارہ۔۔کو بیڈ پر لا کر اس کو بٹھاتا ہے۔۔اور خود اس کے شدت دیوانگی سے اس کے اوپر چھا گیا۔۔سب سے پہلے وہ امارہ۔۔کی پیشانی پر اپنی لب رکھتا ہے۔۔پھر باری۔۔باری۔۔۔اس کی دونوں آنکھوں پر لب رکھتا ہے۔۔اس کے بعد اس کی کھڑی تیکھی ناک پر جس میں اس نے لونگ پین رکھی تھی !!!!

... دلکش ہونٹ لمسِ محبت سے بھرپور

... گر ہو اجازت تو چھو لوں حضور

تمہاری یہ لونگ مجھے اپنے دل میں اترتی محسوس ہوتی ہے۔۔اور پھر اس کے لبوں پر جھک گیا ہے۔۔کافی دیر تک اس کے نرم رسیلے ہونٹوں کا رس پینے کے بعد جب اس کو لگا امارہ اب سانس نہیں لے پا رہی تو۔۔ وہ اس کو چھوڑ کر پیچھے ہٹتا ہے۔۔

اور امارہ۔۔زور زور سے سانسیں لے کر اپنا سانس ہموار کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔ابھی وہ ٹھیک سے سانس لے بھی نہیں پائی تھی۔۔کہ فارح سلطان۔۔۔دوبارہ سے اس کے ہونٹوں کو اپنی دسترس میں لے گیا۔۔۔اب تو امارہ۔۔کہ ہونٹ بھی لال سرخ ایسے ہوئے پڑے تھے۔۔جیسے ابھی اس میں سے خون ٹپک پڑے گا۔۔۔

فارح سلطان۔۔نے دوبارہ اس کے ہونٹوں کو تب چھوڑا جب اس کو !!!!اپنے منہ میں خون کا ذائقہ گھلتا محسوس ہوا

ہونٹوں سے ہٹ کر سلطان۔۔اس کی سفید دودھیا گردن پر اپنے لب رکھتا ہے۔۔نہایت نرمی سے۔۔اور پیار سے وہ امارہ۔۔۔کو ایسے چھو رہا تھا۔۔جیسے وہ کوئی کانچ کی گڑیا ہو۔۔جسے اگر ذرا سا بھی سختی سے چھوا۔۔تو وہ ٹوٹ جائے گی۔۔اس کی گردن پر جا بجا اپنے لبوں کا بوسہ دینے کے بعد۔۔۔اس کا رخ اب امارہ۔۔کی دھڑکنوں پر تھا۔۔

سب سے پہلے اس نے امارہ۔۔کی شرٹ کو اتارا۔۔امارہ نے شرٹ کے نیچے بلیک۔۔بریزر پہن رکھا تھا۔۔جو اس کی دودھیا رنگت پر کافی جچ رہا تھا۔۔فارح سلطان۔۔تو اس کو دیکھ کر ہی دیوانہ ہو گیا تھا۔۔وہ اس کی

دونوں دھڑکنوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر آہستہ آہستہ دبانے لگا !!!!

امارہ۔۔کے اندر درد اور سکون کی ایک ملی جلی سی لہر دوڑ گئی۔۔جیسے ہی فارح سلطان۔۔نے اس کی دھڑکنوں پر ہاتھ رکھا۔۔امارہ۔۔ایک زور کی سسکاری لے کر رہ گئ۔۔

افففف۔۔۔فا۔۔۔۔۔۔۔ر۔۔۔۔۔۔۔ح۔۔۔بس کریں مجھے کچھ کچھ ہو رہا ہے۔۔۔امارہ۔۔۔لزت سے بھرپور مزہ لیتے ہوئے بولی۔۔۔

کچھ کچھ ہو رہا ہے۔۔۔میری جان مجھے تو بہت کچھ ہو گیا ہے۔۔اور رہی بات بس کرنے کی تو؟؟؟

تیرے سینے سے لگ کر تیری آرزو بن جاؤں

!!تیری سانسوں سے مل کر تیری خوشبو بن جاؤں

آج کی رات میں آپ پر اپنے پیار کی اس قدر شدت سے چھاپ چھوڑوں گا کہ۔۔آپ یہ رات کبھی بھول نہیں سکیں گی۔۔۔یہ کہتے ہوئے وہ وہ بریزر کے اوپر سے ہی امارہ۔۔کی دھڑکنوں پر اپنے لب رکھ گیا۔۔۔اور دوسری دھڑکن کو ایک ہاتھ سے دبانے لگا مسلنے لگا۔۔

امارہ۔۔زور زور سے سسکاریاں لینے لگی۔۔امارہ۔۔کی سانسیں تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھی۔۔۔جس سے اس کی دھڑکنیں اوپر نیچے کو ہو

رہی تھی۔۔۔یہ منظر فارح سلطان۔۔کو اتنا خوبصورت لگا کہ۔۔۔وہ دیوانہ وار اس کو چومنے لگا۔۔۔

اب دونوں دھڑکنوں کو باری باری اپنے منہ میں لے کر ان کو رب کرنے لگا۔۔۔کافی دیر تک امارہ کی دھڑکنوں پر اپنی منمانیاں کرنے کے بعد۔۔۔اس کا رخ امارہ۔۔کے پیٹ کی جانب تھا۔۔

فارح سلطان۔۔۔کے ہاتھ اس کے پیٹ پر پھر رہے تھے۔۔اور امارہ۔۔تڑپ رہی تھی۔۔سسک رہی تھی۔۔فارح سلطان کی دیوانگی بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔وہ اپنی زبان اس کی بٹن بیلی پر رکھتا ہے۔۔۔اور

اس کو گول گول گھمانے لگا۔۔۔امارہ۔۔۔اس وقت مزے کی آخری سٹیج پر پہنچ چکی تھی۔۔۔

وہ فارح سلطان۔۔کے بالوں میں اپنی انگلیاں چلانے لگی۔۔اور ساتھ ہی۔فارح سلطان۔۔۔کا سر زور زور سے اپنے بٹن بیلی میں گھسانے لگی۔۔فارح سلطان۔۔اس کی بٹن بیلی میں اپنی زبان کو گول گول گھما رہا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی ننگی کمر پر ہاتھ بھی پھیر رہا تھا۔

!! تھوڑی سی محبت سے کام نہیں چلتا

!! یہ وہ معاملہ ہے جس میں ___ سکون دینا اور لینا پڑتا ہے

Zubi Novels Zone

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا
ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور
ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کہی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM 👉 ZNZ.LIFE

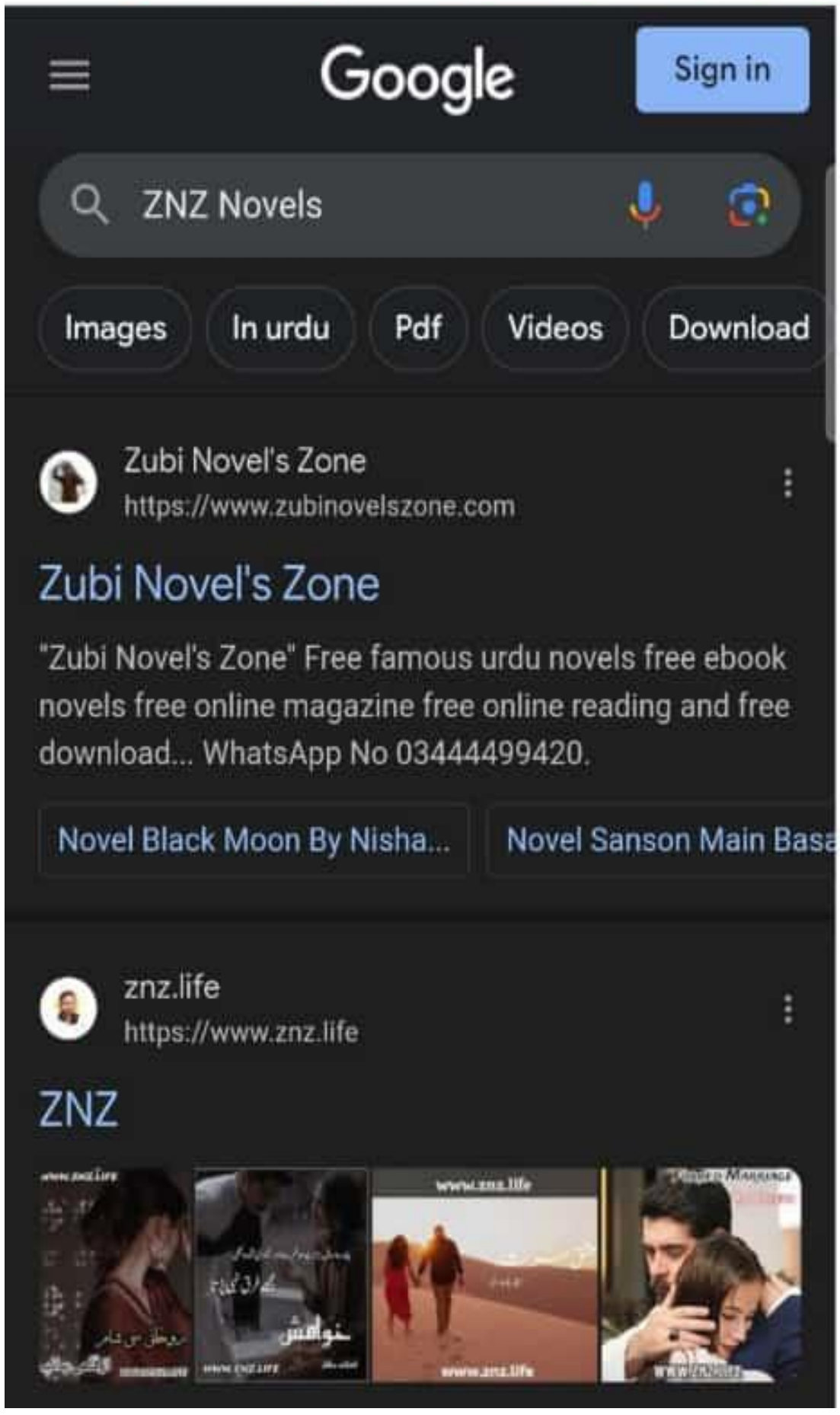

تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر
جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے
گے جسکی سکرین شاٹ آپ
سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی
ایک سائٹ وزٹ کریں اور
اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے
بآسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں
مذید کے لئے رابطہ کریں

0344 4499420

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now

طلبِ عشق

رائٹر:عائشہ علی

لاسٹ قسط

زرا بیٹھ تو میرے روبرو

تجھے اشک اشک اتار لوں

تیرا لفظ لفظ ہے داستاں

میں غزل تجھ سے سنوار لوں

کسی رات میں کسی خواب میں

میری زندگی میرے پاس آ

اسی رات میں اسی خواب میں

میں یہ زندگی بھی گزار لوں

کچھ مہینوں بعد

لیبر روم کے باہر چکر کاٹتے ہوئے اس کے قدم ایک لمحے کو بھی رکے نہ تھے۔۔۔بالوں میں بے چینی سے ہاتھ پھیرتے ہوے اس کی آنکھیں کئی بار نم ہوئی تھیں!!!

باطشہ بیگم۔۔نے ہاتھ میں تسبیح پکڑے آج حقیقت میں اس کو اپنے سامنے یوں پریشان ہوتے دیکھا تھا۔۔۔وہ واقعی ایک مکمل مرد تھا۔۔۔کہتے ہیں اگر عورت کی خوشی کا اندازہ لگانا ہو تو اس کے مرد کو دیکھ کر لگایا جا سکتا تھا۔۔وہ اس کہاوت پہ پورا اترا تھا۔۔۔۔۔۔

اسے کبھی بھی غم و ملال نہ دیا تھا۔۔۔۔مکمل خوشی سے اس کی ہر چھوٹی سے چھوٹی خواہش پوری کرتا رہا تھا۔۔۔

ابھی بھی اس کی بے قراری کو دیکھتے ہوئے باطشہ بیگم نے اسے پکار لیا تھا۔۔۔

وہ جو تیز دھڑکتے دل کے ساتھ ہر لمحہ گزار رہا تھا۔۔۔اس کی زندگی اندر تھی۔۔۔۔اس کی روح کی غذا۔۔۔۔آنکھوں کے سامنے گزرے لمحے جگمگا رہے تھے۔۔۔۔وہ کتنا پیارا ہنستی تھی۔۔۔۔اور اس کا شرمانا۔۔۔۔اس کی ہر ادا معصوم تھی۔۔۔۔۔انہی سوچوں میں وہ لمحے گزار رہا تھا جب ان کی آواز پہ پلٹا تھا۔۔۔۔

وہ بینچ تک آیا اور ان کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔۔۔۔اس کے ہاتھ کپکپاہٹ کا شکار تھے۔۔۔۔باطشہ بیگم۔کو پہلی دفعہ میرو۔۔کی خوش قسمتی پہ یقین آیا تھا۔۔۔۔وہ واقعی ایک اچھا شوہر تھا۔۔۔۔

پریشان مت ہو۔۔۔وہ انشاءاللہ بچوں سمیت صحت یاب ہوگی۔۔۔۔اسے کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔وہ نرم آواز میں اس کی ہمت بندھا رہی تھیں۔۔۔دانش نے تشکر بھری نگاہوں سے انہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

تبھی اس کی سماعت سے بچے کے رونے کی آواز ٹکرائی تو وہ جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔۔۔دل کی رفتار تیز تھی۔۔۔لب بار بار بھینچتے ہوئے وہ دروازے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ تبھی روم کا دروازہ کھلا اور پھر نرس اپنے بازوں میں ننھے منے سفید و گلابی دو نومولود وجود تھامے اس کی طرف آئی تھی۔۔۔وہ سفید کمفرٹ میں لپٹے ہوئے تھے۔۔۔دانش کی آنکھیں نم آلود ہوئی تھیں

اسے بے بی پکڑاتے ہوئے وہ مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

آپ کی بیوی اور بچے بالکل تندرست ہیں۔۔۔پریشانی کی ضرورت نہیں۔۔۔بس کچھ دیر تک انہیں روم شفٹ کروا دیا جائے گا۔۔۔وہ کہہ رہی تھی۔۔۔اور وہ بغور نومولود چھوٹے بچوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔وہ بالکل اس پہ گے تھے۔۔۔

ماشاءاللہ بہت پیارے ہیں۔۔۔۔باری باری ان کے سرخ و سفید بھرے بھرے گالوں کو چھوتے ہوئے باطشہ بیگم نے کہا تھا تو وہ خوشی سے مسکراتے ہوئے ان کے ماتھے کو چوم گیا۔۔۔۔

میرے بچے۔۔۔۔خوشی و مسرت اس کے چہرے سے چھلک رہی تھی۔۔۔۔باپ کے عہدے پہ فائز ہو کر وہ بہت پرمسرت تھا۔۔انگ انگ جھوم اٹھا تھا۔۔۔اس کے اور میرب کے بچے ان کے پیار کی نشانی۔۔۔۔۔۔اس طلب عشق ومحبت کا اظہار۔۔۔۔۔وہ اس عشق کی نشانیاں تھی۔۔۔

بچوں کو انہیں پکڑا کر وہ ساتھ مسجد چلا۔گیا۔۔۔۔

□❤□❤□❤□❤□❤□❤□

اس کا نام عبدل ہوگا۔۔۔۔یہ نام محبت سے دونوں نے سوچ کر رکھا تھا۔۔۔میرا بیٹا۔۔۔عبدل۔۔۔

میرو اپنے بیٹے کو گود میں لئے ممتا بھری مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہی تھی اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔۔۔۔۔

اور اپنی پری کا نام میں خود رکھوں گا۔۔دانش اپنی بیٹی کو اپنی گود میں اٹھائے بولا۔۔

میرو اور دانش کے جڑواں بچے ہوئے تھے۔۔ایک بیٹی اور ایک بیٹا!!!

ٹھیک ہے رکھیں۔۔آپ اپنی پری کا نام میں نے تو اپنے بیٹے کا نام عبدل رکھ لیا ہے۔۔میرو اپنے بیٹے کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولی...

یہ میری پری ہے۔۔میری پریشے۔۔دانش اپنی بیٹی کی پھولے پھولے گالوں کو چومتے ہوئے۔۔اس کے ننھے منے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر محبت سے بولا!!!

میں ڈاکٹر سے میڈیسن کے بارے میں پوچھ کر آتا ہوں دانش پریشے کو باتشہ بیگم کو پکڑاتے ہوئے کمرے سے نکل گیا!!!!

بہت پیارا نام ہے۔۔باطشہ کو بھی پریشے نام کافی پسند آیا تھا۔۔

میرب نے نظر اٹھا کر دانش کی طرف دیکھا۔۔جو پری سے کھیلنے میں مصروف تھا۔۔کتنا مکمل مرد تھا وہ جس نے ایک بیٹے ہونے کا فرض ایک بھائی ہونے کا فرض ہے اور ایک شوہر

ہونے کا فرد اچھے سے نبھایا تھا۔۔میرب کو اپنی خوش قسمتی پر ناز ہوا جسے دانش جیسا ہم سفر ملا۔۔۔۔۔

میرو۔۔۔۔۔بیٹی تمہارا شوہر بہت خوبصورت دل کا مالک ہے۔۔۔آج اس کی تمہارے لیے دل میں موجود محبت صاف میں نے دیکھ لی۔۔۔اس کی نم آنکھیں تمہاری محبت سے بھری پڑی تھیں۔۔۔۔وہ ایک اچھا شوہر ثابت ہوا ہے۔۔۔۔۔اللہ پاک تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔۔اسے کہتے ہوئے ان کے چہرے پہ پرنور چمک تھی۔۔

میرو اپنی ماں کا لفظ بہ لفظ اپنے دل میں اترتا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

اور کچھ دیر بعد وہ بھی روم میں آ چکا تھا۔۔۔۔۔جی ساتھ میں ہدایات کا انبار لئے۔۔۔۔۔پریگنینسی کے دوران بھی اس نے اپنے ڈاکٹر ہونے کا بھرپور فائدہ اٹھایا تھا۔۔۔۔اور اب بھی اسے ایسے بیٹھو۔۔۔۔یہ کھاو۔۔۔یہ کرو جیسی ہدایات دے رہا تھا!!!!

وہ ہمیشہ کی طرح منہ پھلائے اس کا ہدایت نامہ سن رہی تھی۔۔۔اور دور بیٹھی باطشہ نے مسکراتے ہوئے انہیں دیکھا تھا!!

اچھا جی تو میرا شرارتی بیٹا جلد ہی ماں کے ساتھ گھل مل گیا ہے۔۔۔وہ مصنوعی شرارتی لہجے میں اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔

پھر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے بغور اسے دیکھنے لگا

تمہارا شکریہ میرو۔۔۔

میری زندگی میں آنے کے لئے

میری روح کی غذا

میری ڈیلیشیئس بے بی

تمہیں پا کر کسی چیز کی چاہ نہیں رہی

اتنے خوبصورت بچے تحفہ میں دینے کا شکریہ

یہ ہمارے عشق کے گواہ رہیں گے۔۔۔۔۔وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔۔اس کی کالی آنکھیں اپنے اندر گہری محبت موجزن کئے ہوئے تھیں۔۔۔۔۔

میرو۔۔نم آنکھیں لئے اس شہزادے کو دیکھ رہی تھی جس نے اپنا آپ اس پہ قربان کر دیا تھا۔۔۔اس کی کالی آنکھیں محبت سے بھرپور تھیں۔۔۔۔۔بالکل اس کے بچوں کی طرح۔۔۔

پری ۔ نے باپ سے کالی آنکھیں۔۔۔اور ماں سے لبوں کے پاس موجود تل چرایا تھا۔۔۔۔گپلو سے گول مٹول پری اور عبدل۔۔یقینا ان دونوں کی جان تھے۔۔۔

وہ اس کے ماتھے پہ جھک کر اپنا لمس عطا کر رہا تھا۔۔۔اس کا لمس تشکر سے بھرپور تھا۔۔۔میرو۔آنکھیں بند کرتے اسے محسوس کرنے لگی۔۔۔

پھر اس کی ہاتھ کی ہتھیلی پہ وہ اپنی انگلی سے دل بنا رہا تھا۔۔۔اور اس دل میں اس کی جان تھی۔۔۔اس کا سینے میں موجود دل تیز رفتاری سے دھڑک رہا تھا

شکریہ ہر چیز کے لئے۔۔۔وہ عبدل۔۔سے کھیلتے ہوئے اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا!!!!

ان کا یہ عشق ساری زندگی ایک دوسرے پہ برستا رہے گا۔۔۔۔وہ کبھی ایک دوسرے سے بے وفائی نہیں کریں گے۔۔۔اور جدائی صرف موت کی صورت ہی ملے گی۔۔۔ورنہ دو جسم اور ایک جان بن کر وہ اس دنیا میں گزاریں گے۔۔۔۔۔۔

❤□❤□❤□❤□❤□❤□

کچھ عرصے بعد!!

"امو یہ کیا کر رہی ہو تم؟"

سلطان کی آواز پر بیڈ شیٹ ٹھیک کرتی امارہ نے سہم کر اسے دیکھا۔

"کیا ہوا؟"

سلطان فوراً اسکے پاس آیا اور اسے کندھوں سے تھام کر بیڈ پر بیٹھا دیا۔

"ڈاکٹر نے منع کیا ہے ناں کام کرنے سے تو کیوں کرتی ہو؟"

سلطان ۔۔کا غصہ دیکھ کر۔۔امارہ۔۔ نے گہرا سانس لیا۔جب سے امارہ۔۔پر گنیٹ۔۔ہوئی تھی۔۔سلطان تو اسکی جان کا وبال بن چکا تھا۔ہر وقت اسکے پیچھے پڑا رہتا تھا۔۔۔

انکی زندگی خوشیوں سے بھرپور ہو چکی تھی۔امارہ اور سلطان۔۔ایک دوسرے کو جان سے زیادہ چاہتے تھے۔۔

مرحا کی سچائی بھی سب گھر والوں کو پتہ چل گئ تھی۔۔سلطان نے اس کو گھر سے دھکے مار کر نکال دیا تھا۔۔ہوا کچھ یوں تھا ایک دن مرحا اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ سلطان کو مارنے کی پلاننگ بنا رہی تھی۔!!!

جب گھر کی نوکرانی سب باتیں سن لیتی ہے۔۔اور وہ جا کر زویا بیگم کو بتا دیتی ہے۔۔زویا کہ پاس ہی بیٹھا فارح سلطان سب کچھ سن لیتا ہے۔وہ اسی وقت جا کر مرحا۔۔کو کمرے سے کھینچتے ہوئے باہر لاتا ہے۔اس کا سامان اور ایسے سلطان مینشن سے اٹھا کر باہر پھینک گیا!!!

اس نے مرحا۔۔کو دھمکی دی تھی کہ دوبارہ اگر وہ منشن کے آس پاس بھی نظر آئی۔۔تو اسے پولیس کے حوالے کر دے گا۔۔اس بار تو اس کو چھوڑ رہا ہے۔کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ اس کے گھر کی عزت باہر اچھالی جائے!!!!

"بیڈ شیٹ ٹھیک کرنا کوئی کام نہیں سلطان کیا ہو گیا ہے؟"

امارہ۔۔کی بات پر سلطان نے غصے سے اسے دیکھا اور اسکے پیر بیڈ پر رکھ کر اسکے پاس بیٹھ گیا۔

"اب میری اجازت کے بغیر یہاں سے اترو گی نہیں تم۔۔۔۔"

امارہ نے اکتا کر اسے دیکھا۔

"سلطان آپ چاہتے کیا ہیں مجھے کچھ کرنے نہیں دیتے کسی سے بات نہیں کرنے دیتے تا کہ بے بی کسی اور پر نہ چلا جائے۔۔۔۔میں کروں تو کروں کیا؟"

سلطان نے محبت سے اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام لیا۔

"بس مجھے دیکھو اور مجھ سے پیار کرو اور کسی سے نہیں۔۔۔۔"

سلطان کے جنون سے کہنے پر امارہ نے گھور کر اسے دیکھا۔

"آپ کے علاوہ کل کو اپنے بچے سے بھی تو پیار کرنا پڑے گا ناں تو کیا آپ اس سے بھی جیلس ہوں گے؟"

اسکی معصومیت پر سلطان نے اپنے ہونٹ اسکے ماتھے پر رکھے۔۔۔

"وہ تو میرا حصہ ہو گا ناں اسے تمہارے قریب برداشت کر لوں گا میں۔۔۔"

یہ جان کر امارہ کو کچھ حوصلہ ہوا اور وہ مسکراتے ہوئے سلطان۔۔کے قریب ہوئی!!!

"سلطان ہماری بیٹی ہو گی ناں تو ہم اس کا نام مہک رکھیں گے مجھے بہت پسند ہے۔۔۔مہک بہت پیارا نام ہے۔۔جیسے میری جان کہے تو ڈن ہوا۔۔اگر ہماری بیٹی ہوئی تو ہم اس کا نام مہک رکھیں گے !!!

لیکن اگر ہمارا بیٹا ہوا تو سلطان۔۔ مسکراتی نظروں سے امارہ۔۔کی طرف دیکھ کر بولا تو اس کا نام بھی سوچ لیں گے.. امارہ بولی۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی بیٹی کا نام پہلے ہی سوچ لیا۔۔ اور بیٹے کا نام جب پیدا ہو گا تب سوچیں گے۔۔سلطان۔۔امارہ کو گھور کر بولا۔۔۔اگر بیٹا ہوا تو اس کا نام میں رکھوں گا۔۔اور اگر بیٹی ہوئی تو اس کا نام آپ رکھیں گی۔۔۔۔

چلیں ٹھیک ہو گیا امارہ۔۔ مسکراتے ہوئے۔۔ کہتی ہے اور سلطان کے گلے لگ گئی۔۔ سلطان نے بھی امارہ۔۔ کو اپنی مضبوط بانہوں میں قید کر گیا!!!

سلطان آپ مجھ سے ایک وعدہ کریں۔۔ امارہ اس کے سینے سے لگی ہی سر اٹھا کر سلطان کی طرف دیکھ کر بولی؟؟؟

کون سا وعدہ میری جان؟؟؟

یہی کہ ہم اپنے بچوں کو یہ سکھائیں گے کہ۔۔ ایک دوسرے پر ہمشہ یقین کرنا۔۔ کبھی کسی کے بہکاوے میں نہ آنا۔۔ وعدہ کرے مجھ سے ہم اپنے بچوں کے تربیت میں یہ چیز لازمی اپنائیں گے۔۔ امارہ۔۔ بچوں کی طرح ضد کرنے لگی !!

وعدہ میری جان۔۔ جیسے میری جان کہے گی۔۔ بالکل ویسا ہی ہو گا چلو اب سکون کرو۔۔ اور مجھے بھی سکون کرنے دو۔۔ سلطان کی بات پر امارہ نے سکون سے اپنی انکھیں موند لی!!!

سلطان بھی امارہ کو اپنے سینے سے لگاتا سکون سے آنکھیں موند گیا۔ بے شک اگر زندگی میں دل۔ اور مشکل ہے تو اس کے بعد خوشیاں اور آسانی بھی ہو گی۔ بس انسان صبر اور برداشت کا دامن تھامے تو خدا اسکا صلہ ضرور دیتا ہے۔

□❤□❤□❤□❤□❤□❤

اہل۔۔ ملازموں کے سر پہ کھڑی کچن میں مینو آرڈر بنوا رہی تھی۔۔۔ احمر نک سک تیار ٹائی کی نوٹ باندھ رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ بیوی صاحبہ اول جلول حلیے میں ادھر ادھر کام کروا رہی تھیں۔۔۔۔ اسے کافی دیر تک روم میں آتے نہ دیکھ کر وہ مجبورا خود باہر آیا۔۔۔

پھر اسے کھینچ کر اندر لے گیا۔۔۔اب وہ ہاتھ سے پکڑے اسے اپنے سامنے کئے کھڑا تھا۔۔۔

کب تک یونہی بھاگتی رہو گی۔۔۔جاو تیار ہو جاو۔۔۔اپنا بھی دھیان رکھو۔۔۔کیا حالت بنا رکھی۔۔۔وہ اسے ڈپٹ کر بول رہا تھا۔۔۔امل نے گھور کر اس کو دیکھا تھا۔۔۔مردانہ کلون کی خوشبو چاروں اطراف پھیل چکی تھی۔۔۔

کیا مطلب اس بات کا۔۔۔کیا میں اب پیاری نہیں لگ رہی آپ کو۔۔۔میرا حلیہ اتنا بگڑ گیا ہے۔۔۔وہ منہ پھلاتے ہوئے بہت کیوٹ لگی تھی!!!

ہر بات کو الٹا لے جاتی ہو۔۔۔ایسی کوئی بات نہیں میں بس تمہیں ریسٹ کرنے کا کہہ رہا۔۔دیکھو صبح سے کام کر رہی ہو۔۔۔۔وہ اسے ڈپٹ کر اس کے ماتھے پہ جھک گیا تھا۔۔۔۔امل کو احمر کا یہ انداز بہت بھایا۔۔۔

اچانک جی متلانے پہ وہ منہ پہ ہاتھ رکھتی اٹیچ واشروم کی طرف بھاگی تھی وہ پریشانی سے اس کے پیچھے گیا۔۔۔

اس کی کراہ۔۔۔اور سسکیوں پہ وہ بے چین ہویے باہر ویٹ کر رہا تھا۔۔۔ابھی تک تو ٹھیک تھی۔۔۔وہ اسے کہہ بھی رہا تھا۔۔یوں زیادہ کام مت کرو۔۔۔اب ہو گئی طبیعت خراب۔۔۔

امل۔۔سرخ چہرہ لیے منہ پونچھ کر باہر آئی تو اس کے جیل سے سجے بالوں اور گھنی مونچھوں تلے لب بھینچے ہوئے تھے۔۔۔آنکھوں میں بے چینی تھی۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔ادھر بیٹھو۔۔۔وہ اس کے زرد چہرے کو دیکھ کر ہی گھبرا گیا تھا۔۔۔اور جلدی سے اسے بیڈ پہ بیٹھا دیا۔۔۔۔۔

پتا نہیں احمر چکر آ رہے۔۔۔۔۔وہ کنپٹی پہ ہاتھ رکھے۔۔۔نیم واں آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ جلدی سے گلاس میں پانی بھر کر اسے دینے لگا۔۔۔لیکن ایک دفعہ پھر بری حالت لیے وہ ریسٹروم بھاگی تھی۔۔۔۔

اس کی سانسیں تیز تھی۔۔۔قہہ آنے کی صورت اس کی رنگت زرد پڑ گئی تھی۔۔۔۔۔احمر تعجب سے وہاں بیٹھا معاملہ سمجھ رہا تھا۔۔۔وہ پریشان بھی تھا ظاہری بات ہے کہ اسے فوڈ پوائزنگ نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔وہ گھر کا کھانا ہی کھا رہی تھی۔۔۔پھر کیا گڑبڑ تھی۔۔۔وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔

احمر۔۔۔اس کی واشروم سے آتی آواز پہ اس کی سوچ کا بھنور ٹوٹا اور وہ جلدی سے واشروم کی طرف آیا۔۔۔اسے پکڑ کر بیڈ تک لاتے وہ بغور اس کے نقاہت زدہ وجود کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

پھر جلدی سے بلیڈ پریشر ساتھ ہی کچھ جانچ پڑتال کرنے کے بعد وہ معاملہ کی طے تک پہنچ گیا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔۔۔امل آنکھیں بند کیے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔اور گہری سانس لے رہی تھی۔۔۔

کتنے ڈفر ہیں ہم دونوں ڈاکٹر ہونے کے باوجود بھی تم اپنی حالت کا اندازہ نہیں لگا سکی۔۔۔پاگل بیوی۔۔۔۔وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔اس کی پرجوش آواز پہ امل۔ نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔۔گہری گرین آنکھیں ناسمجھی سے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔وہ نم آواز میں بولی تھی۔۔۔۔

مطلب۔۔ہمم۔۔۔تمہارے چیک اپ اور ٹیسٹ ہونے کے بعد ہی کنفرم ہو گا۔۔۔وہ سوچ بھرے انداز میں بولتے ہوئے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔

احمر۔تنگ مت کریں۔۔۔وہ سر پہ ہاتھ رکھتی دوبارہ آنکھیں بند کر گئی تو وہ اس کے کان میں جھک کر سرگوشی کر گیا۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔اس کی چیخ پہ وہ اپنے کان پہ ہاتھ رکھ گیا۔۔۔

اوفف اتنی ہمت کہاں سے آ گئی میرے کان کے پردے پھاڑنے ہیں کیا۔۔۔وہ مصنوعی معصومیت بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

امل۔نے اس کی سرگوشی پہ سرخ ہوتے اپنے گلابی ہاتھوں سے اس کو مکے مارے تو وہ جلدی سے کراہ کر اس کی پہنچ سے دور ہوا تھا۔۔۔

یار میں کہہ رہا ہوں ناں۔۔۔۔۔ابھی کنفرم نہیں۔۔۔اور ویسے بھی یہ خوشی کی بات ہے۔۔۔مجھے کیوں مار رہی ہو۔۔۔۔جب سے وہ اس کی زندگی میں آیا تھا۔۔۔۔دن بہ دن کو شرارتی ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔امل۔۔اس کی شرارتوں سے عاجز آ چکی تھی۔۔۔۔۔

اتنی جلدی۔۔۔۔وہ اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھتے بولی تھی۔۔۔۔

شکر ادا کرو رب کا۔۔۔۔۔۔وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔امل۔۔ نے چہرے سے ہاتھ ہٹائے۔۔۔۔

احمر۔۔۔۔کیا یہ سچ ہو گا۔۔۔۔وہ جھجھکتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔اس کی آنکھیں حیا سے بھاری ہو رہی تھیں۔۔۔۔چہرے پہ وہی لالی بکھر گئی تھی۔۔۔۔۔

ہو سکتا۔۔۔وہ اس کے ہونٹوں پہ جھک گیا تھا۔۔۔۔

ہماری پیاری سی فیملی ہو گی۔۔۔وہ اس پہ جھکا کہہ رہا تھا۔۔۔اور پھر ہنسی خوشی زندگی بسر ہو گی۔۔۔اس کی آنکھوں میں مستقبل کے حسین خواب تھے۔۔۔امل یک ٹک اس کے خود پہ جھکے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اور خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کر رہی تھی

اچھا ٹھیک ہے پیچھے ہٹیں۔۔۔میں ریڈی ہو جاو۔۔۔جانا بھی ہے۔۔۔۔وہ اٹھتے ہوئے بولی تو احمر نے اسے گھورا تھا۔۔۔وہ کندھے اچکا گئی

جانا تو ہے۔۔۔میری لاڈلی بہن ہے۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔اسے کہتے ہوئے وہ ملازم کو آواز لگا گیا۔۔۔۔پھر اسے جوس پلا کر ہی اٹھا تھا

❤❤❤❤❤❤

(ایک سال بعد)

شاہ۔۔۔اور کتنی دیر ہے اسمارہ چینجنگ روم کے باہر کھڑی ساحل شاہ کو پوچھ رہی تھی ۔۔۔بس جانم سائیں ابھی آیا اندر سے ساحل شاہ کی آواز آئی۔۔افففف شاہ جی آپ تو لڑکیوں سے بھی زیادہ ٹائم لیتے ہیں تیاری میں۔۔اسمارہ تپ کر بولی۔۔

جانم سائیں۔میرو کے گھر جا رہے ہم اب بچوں کی سالگرہ ہے تو ماموں کو بھی تو ہینڈسم دیکھنا چاہے نہ۔۔

بوڑھے ہو گئے ہیں اب آپ شاہ۔۔ابھی بھی نوجوان بننے کی کوشش میں ہو۔۔اسمارہ ساحل شاہ۔۔کی عمر پر چوٹ کرتے ہوئے بولی!!!

بس کرے جانم سائیں۔۔اگر میں نے بولنا شروع کر دیا تو پھر آپ کو چھپنے کو جگہ نہیں ملنی۔۔ساحل شاہ۔۔بھی اگے سے کون سا کم تھا!!!

اچھا بتائیں ہماری پرنسس کہاں ہیں وہ تیار ہو گئی کیا۔۔اس پہلے کے اسارہ جواب دیتی ۔۔مومل سرخ رنگ کی اسٹلیش فراک پہنے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

بابا۔۔بابا وہ کمرے میں آتے ہی بابا کی رٹ لگا چکی تھی۔اور ساحل شاہ کی گود میں چڑھ گئی ۔۔ماشاءاللہ میری پرنسز کتنی خوبصورت لگ رہی ہے۔۔مومل نے اسارہ کے جیسے ہی سرخ رنگ کی فراک پہن رکھی تھی۔۔اور گھنگرلے کالے سیاہ بالوں میں چھوٹی چھوٹی دو پونے بنا رکھی تھی۔۔پھولے پھولے گالوں کے ساتھ نہایت خوبصورت لگ رہی تھی!!!

لو جی گئی بھینس پانی میں۔۔اب ان دونوں باپ بیٹی کا پیار ختم ہو گا تو جائیں گے۔۔بالوں کو جوڑے کی شکل دیتے ہوئے ان دونوں باپ بیٹی کو ایک دوسرے سے پیار کرتے دیکھ کر گھور کر بولی!!!!!

جانم سائیں آپ کیوں جلتی ہیں اس چھوٹی سی بچی سے وہ بھی تو ہم دونوں کے پیار کی نشانی ہے۔۔ساحل شاہ مومل کو گود میں اٹھائے اسارہ کے قریب اتے ہوئے بولا !!!!

آللہ نہ کرے شاہ کیسی باتیں کر رہے ہیں میں کیوں اپنی بیٹی سے جلوں گی وہ تو میں بس ایسی بول رہی تھی۔۔چلیں اب دیر ہو رہی ہے میرو پھر ناراض ہو جائے گی۔۔میں کب دیر کرتی آپ ہی جلدی تیار نہیں ہوتے۔۔اسارہ بڑی چلاکی سے سارا ملبہ ساحل شاہ پر ڈال گئی!!!!

آج میرو کے دونوں بچوں کی سالگرہ تھی جس کی وجہ سے سب کی دوڑیں لگی ہوئی تھیں میرو۔۔نے خاص کر سب کو تاکید کی تھی کہ وہ وقت سے پہلے وہاں پر پہنچائیں اس لیے حویلی والوں کی دوڑیں لگی ہوئی تھی ہر کوئی جلدی سے جلدی تیار ہونے کے چکر میں تھا۔۔۔

مومی۔۔۔ارحم بھائی تیار ہو گئے مومل نے ہاں میں سر ہلایا جیسے اسے بڑی سمجھ آگئی ہو۔۔اسارہ اور ساحل شاہ اپنی ننھی سی جان کو دیکھ کر مسکرانے لگے۔۔زندگی میں اب سکون ہی سکون تھا۔۔۔۔

□❤□❤□❤□❤□❤□❤□❤

زوہان خانزادہ آج کسی کام سے مال آیا ہوا تھا۔۔وہ ایک شاپ سے نکلنے لگا تو اس کا موبائل رنگ ہوا اس نے اپنی پینٹ کی جیب سے موبائل نکالا تو سکرین پر عیشاء کا نمبر جگمگا رہا تھا ۔۔زوہان نے جیسے ہی کال پک کی ؟؟؟

زوہی کہاں پے ہو؟؟

موم میں شاپنگ کرنے مال میں آیا ہوا ہوں۔۔کچھ اپنی شرٹس اور شوز وغیرہ لینے تھے۔۔

ٹھیک ہے جلدی گھر آ جانا۔۔

کیوں خیریت موم تمہیں بتایا تھا نا تمہارا بابا کے دوست کے ہاں جانا ہے۔۔تمھارے لیے لڑکی دیکھنے۔۔عیشاء نے وجہ بتائی !!!!

میں نے آپ سے کتنی بار بولا ہے مجھے ابھی شادی نہیں کرنی موم۔عیشاءجب بھی زوہان کو شادی کے بارے میں بولتی تھی وہ اس ٹاپک کو چینج کر جاتا تھا۔۔۔لیکن اب عیشاء نے بھی

ارادہ کر لیا تھا کہ وہ اس کی شادی کر کے رہے گی۔۔یہ کب تک میرو کی یاد میں خود کو سزا دیتا رہے گا۔۔۔کوئی اس کی زندگی میں بھی آ جائے گا تو اپنا ہر دکھ درد بھول جائے گا !!!!

اور میں نے بھی تم سے کہا ہے جلدی گھر آ جانا میں اس بارے میں کوئی اور بات نہیں کروں گی۔۔یہ کہتے ہوئے عیشاء غصے سے فون کٹ کر گئی !!!!

وہ فون پر باتیں کرتا ہوا ہی شاپ سے نکل رہا تھا جب کسی سے اس کا زبردست ٹکراؤ ہو گیا۔۔ایک 18/ 19 سال کی لڑکی جس کے شولڈر ہیر کٹ تھے آنکھوں پر بلیک چشمہ لگائے اندر داخل ہو رہی تھی ٹکراؤ کے باعث۔۔وہ نیچے گرنے لگی جسے زوہان نے اپنی مضبوط بانہوں میں تھام لیا۔۔لڑکی نیچے گرنے کے ڈر سے انکھیں بند کر گئی لیکن جب کافی دیر تک وہ نیچے نہ گری تو اس نے آہستہ سے اپنی انکھیں کھولی۔۔۔اور سامنے ہی ایک خوبرو نوجوان پر نظر پڑی۔۔جس نے بلیک کلر کی پینٹ شرٹ کے اوپر بلیک کوٹ پہنا ہوا

تھا۔۔بال اچھے سے جیل سے سیٹ کیے آنکھوں بلیک گلاسز لگائے اپنی خوبصورتی میں اپنے مثال آپ تھا!!!!

انیشا نے اس کو دیکھا تو دیکھتی رہ گئی کتنا خوبصورت ہے وہ۔۔نہ جانے اس کا دل میں یہ کیوں خیال آیا کہ وہ یوں ہی اس کی بانہوں میں صدا گری رہے!!!!

میڈم یہ میرے بازو ہیں کوئی جھولا نہیں جس سے اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی ہو۔۔ زوہان کی بات سن کر انیشا کی ہوش میں آئی اور جلدی سے اسے الگ ہوئی سوری میں جلدی میں تھی دیکھ نہ پائی۔۔انیشا۔شرمندگی سے اپنی نظریں جھکا گئی۔۔۔

دیکھ کے چلا کرو میڈم آنکھیں کیا گھر پہ رکھ کر آتی ہو زوہان ایسا بول وہاں سے نکل گیا اور انیشا اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ گئی۔۔انیشا کی نظروں نے دور تک زوہان کا پیچھا کیا تھا!!!!

بے وقوف سارا ٹائم خراب برباد کر دیا۔۔میرا وہ منہ میں بڑبڑاتے ہوئے گاڑی کا لاک کھولتا اور گاڑی میں بیٹھ کر دوبارہ ہاسپٹل کی جانب گاڑی بھگا لیجاتا ہے یہ یہ بھی شاید قدرت کا کوئی اشارہ ہی تھا زوہان کی زندگی میں کسی جیون ساتھی کے آنے کا۔۔۔۔۔

❤❤❤

ختم شد

الحمدللہ میرا ایک اور ناول مکمل ہو گیا ہے آپ سب اس ناول کے بارے میں اپنا اپنا ریویو لازمی دیجئے گا جلد ہی ملتے ہیں نیو ناول کے ساتھ تب تک کے لیے اپنا بہت سارا خیال رکھیے گا اللہ حافظ ❤❤❤❤